آئیے قرآن سیکھئے

مؤلفین

پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی

پی ایچ ڈی علومِ اسلامیہ

پروفیسر مسز مسرت عظمت فاروقی

ایم اے اسلامیات، عربی، انگلش، اردو TEFL

آئیے قرآن سیکھئے

مئولفین

☆ پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی

پی ایچ ڈی علومِ اسلامیہ

☆ پروفیسر مسز مسرت عظمت فاروقی

ایم اے اسلامیات،عربی، انگلش، اردو، TEFL

Azeem Publications

جملہ حقوق بحقِ ادارہ محفوظ

کتاب کا نام

آئیے قرآن سیکھیے

مئولفین

☆ پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی

پی ایچ ڈی علومِ اسلامیہ

☆ پروفیسر مسز مسرت عظمت فاروقی

ایم اے اسلامیات،عربی، انگلش، اردو، TEFL

بار پنجم

۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء

صفحات	قیمت
۲۹۴	۵۰۰ روپے

ISBN:
978-969-9855-01-6

مرکزی دفتر

عظیم پبلی کیشنز پاکستان، گوجرانوالہ/اسلام آباد

عظیم ایجوکیشنل کانفرنس (جسٹرڈ)، گوندلانوالہ روڈ، گوجرانوالہ

0321-6441756, 0345-5040713
E-mail: azeempublications@gmail.com

فہرست

باب نمبر	نام ابواب	صفحہ نمبر
باب اول	قرآن ایک نظر میں	
باب دوئم	جمع وتدوینِ قرآن	
باب سوئم	قرآنِ مقدس کی **114** سورتوں کا تعارف واہم مضامین	
باب چہارم	بنیادی عربی گرائمر	
باب پنجم	علمِ تجوید وقراءت کے اہم اصول ومشقیں	
باب ششم	تیس پاروں کے مکمل الفاظ معانی	

انتساب

میں جملہ رفقاء کی مشترکہ سعی جمیلہ کو اللہ تعالیٰ کے حضور شرفِ قبولیت کے لئے پیش کرتا ہوں اور اس کارِ خیر کی تمام حسنات و برکات کو اپنے شیخِ مکرم

شیخ طریقت حضرت علامہ **پیر ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی** نقشبندی قادری چشتی شاذلی اویسی

کی خدمتِ عالیہ میں بطور ھدیہ ءایصالِ ثواب پیش کرتا ہوں۔

مولائے کریم ہماری خطاؤں کو معاف فرمائے۔ جملہ رفقاء کو دارین کی برکتوں سے مالا مال کرے اور میرے آقائے ولی نعمت ؒ کی قبر انور کو بقعہ نور بنائے اور آپ کے درجات اپنے حضور بلند ترین فرمائے۔

آمین (بجاہ النبی الکریم ﷺ)

خادمِ اسلام

پروفیسر محمد عظیم فاروقی

باب اوّل

قرآن ایک نظر میں

خدا تعالیٰ کی کتابیں:

خدا تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں پیغمبروں پر نازل ہوئیں۔مگر بڑی کتابوں کو کتاب اور چھوٹی کتابوں کو صحیفے کہتے ہیں۔ چار کتابیں مشہور ہیں۔

۱۔ توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۲۔ زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۳۔ انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۴۔ قرآن مجید جو ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔

صحیفے:

صحیفوں کی تعداد معلوم نہیں۔ ہاں کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر کچھ حضرت شیث علیہ السلام پر اور کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ان کے علاوہ اور بھی صحیفے ہیں جو بعض اور پیغمبروں پر نازل ہوئے۔مشہور یہ ہے کہ سو(۱۰۰) سے زائد صحائف نازل ہوئے۔

خدا تعالیٰ کی کتابیں:

اگر کوئی شخص توریت، زبور، انجیل کو خدا تعالیٰ کی کتابیں نہ مانے تو وہ شخص کافر ہے کیونکہ ان کتابوں کا خدا کی کتابیں ہونا قرآن مجید سے ثابت ہوا ہے تو جو شخص ان کو خُدا کی کتابیں نہیں مانتا وہ قرآن مجید کی بتائی ہوئی کتاب کو نہیں مانتا اور جو قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

قرآن مجید سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اِن کتابوں کو لوگوں نے ادل بدل کر دیا ہے۔موجودہ توریت، زبور، انجیل وہ اصلی آسمانی کتابیں نہیں بلکہ ان میں تحریف (ادل بدل) ہوئی ہے اس لئے موجودہ تینوں کتابوں کے متعلق یہ یقین نہیں رکھنا چاہیے کہ یہ مکمل اصلی آسمانی کتابیں ہیں۔

قرآن مجید:

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب بھی ہے اور خدا تعالیٰ کا کلام بھی۔قرآن مجید سب سے افضل ہے۔

قرآن مجید کو پہلی کتابوں پر فضیلت:

قرآن مجید کی ہر آیت معجزہ ہے یعنی ایسے اُونچے درجہ کی عبارت ہے کہ قرآن مجید کی چھوٹی سے چھوٹی سورت کے مثل بھی کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔

قرآن مجید آخری شریعت کے احکام لایا ہے اس لئے اس کے بہت سے احکام نے پہلی کتابوں کے حکموں کو منسوخ کر دیا۔

پہلی کتابیں ایک دفعہ ہی اکٹھی نازل ہوئیں اور قرآن مجید تیئیس (۲۳) برس تک ضرورتوں کے وقت اُترنے کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں اُترتا گیا اور سینکڑوں، ہزاروں آدمی اس کے احکام کو قبول کرتے اور مسلمان ہوتے گئے۔

قرآن مجید ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور یہ سینہ بسینہ حفاظت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک زمانے سے آج تک برابر چلی آتی ہے اور انشاءاللہ قیامت تک جاری رہے گی۔

اسی سینہ بسینہ حفاظت کی وجہ سے اسلام کے دُشمنوں کو کسی وقت یہ موقعہ نہ ملا کہ قرآن میں کمی بیشی کرسکیں یا اسے دُنیا سے ناپید کردیں اور نہ خدا چاہے قیامت تک ایسا موقع ملے گا۔

قرآن مجید کے احکام ایسے معتدل ہیں کہ ہر زمانے اور ہر قوم کے لئے مناسب ہیں۔ دُنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں کہ وہ قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے سے عاجز ہو۔ چونکہ قرآن مجید کے احکام ہر زمانے اور ہر قوم کے لئے مناسب ہیں اس لئے قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد کسی دوسری شریعت اور کسی دوسری آسمانی کتاب کی حاجت باقی نہیں رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت تمام دُنیا کے لئے عام کردی گئی۔ اور آپ ﷺ کو ختم نبوت کا تاج پہنا دیا گیا ہے۔

قرآن ایک نظر میں

قرآن کے تیس پاروں کے اسماء مبارکہ:

(۱) الٓمّ	(۲) سیقول	(۳) تلک الرسل
(۴) لن تنالوا	(۵) والمحصنت	(۶) لایحب اللّٰہ
(۷) واذاسمعوا	(۸) ولو اننا	(۹) قال الملاء
(۱۰) واعلمؤا	(۱۱) یعتذرون	(۱۲) وما من دآبة
(۱۳) ومآابرّیء	(۱۴) رُبما	(۱۵) سبحان الذیٓ
(۱۶) قال الم	(۱۷) اقترب للناس	(۱۸) قدا فلح
(۱۹) وقال الذین	(۲۰) امن خلق	(۲۱) اُتل مآء
(۲۲) ومن یقنت	(۲۳) ومالی	(۲۴) فمن اظلم
(۲۵) الیه یرد	(۲۶) حمٓ	(۲۷) قال فما خطبکم
(۲۸) قدسمع اللّٰہ	(۲۹) تبارک الذی	(۳۰) عم یتساء لون

غلط اعراب وتلفظات سے پرہیز:

قرآن پاک کی تلاوت میں زیر، زبر اور پیش وغیرہ کی دائیگی میں احتیاط کرنا نہایت ضروری ہے۔ قرآن پاک میں بیس مقامات ایسے ہیں جن کے پڑھنے میں ذرا بھی بے احتیاطی اور غلطی ہونے سے کلمہ کفر سادر ہوجاتا ہے کیونکہ زیر، زبر، پیش کی صحیح ادائیگی میں غلطی اور فرق ہوجانے

سے ان مقامات پر معنی میں ایسی تبدیلی ہو جاتی ہے جو گناہِ کبیرہ ہوتی ہے بلکہ جان بوجھ کر ان مقامات کو غلط پڑھنا کفر کا مرتکب بنا دیتا ہے۔

نمبرشمار	مقام	صحیح	غلط
۱	سورۃ الفاتحہ	اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ	اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡهِمۡ
۲	سورۃ الفاتحہ	اِيَّاكَ نَعۡبُدُ	اِيَاكَ نَعۡبُدُ (بغیر شد)
۳	سورۃ البقرۃ، آیت ۱۵	وَاِذۡبۡتَلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ	وَاِذۡبۡتَلٰٓى اِبۡرٰهٖمُ رَبَّهٗ
۴	سورۃ البقرۃ، آیت ۳۳	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوۡتَ	قَتَلَ دَاوٗدَ جَالُوۡتُ
۵	سورۃ آل عمران، آیت ۲۴	اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط	آاللّٰهُ (بالمدّ)
۶	سورۃ آل عمران، آیت ۳۶	وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ	وَاللّٰهُ يُضٰعَفُ
۷	سورۃ النساء، آیت ۲۳	مُبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ	مُبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذَرِيۡنَ
۸	سورۃ التوبہ، آیت ۱	مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ وَرَسُوۡلُهٗ	وَرَسُوۡلِهٖ
۹	سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۲	وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيۡنَ	مُعَذَّبِيۡنَ
۱۰	سورۃ طٰہٰ، آیت ۷	وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ	اٰدَمَ رَبُّهٗ
۱۱	سورۃ انبیاء، آیت ۶	اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ	اِنِّىۡ كُنۡتَ
۱۲	سورۃ الشعراء، آیت ۱۱	لِتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُنۡذِرِيۡنَ	مِنَ الۡمُنۡذَرِيۡنَ
۱۳	سورۃ فاطر، آیت ۴	يَخۡشَى اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا	يَخۡشَى اللّٰهُ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓءَ
۱۴	سورۃ صافات، آیت ۲	فِيۡهِمۡ مُنۡذِرِيۡنَ	مُنۡذَرِيۡنَ
۱۵	سورۃ الفتح، آیت ۴	صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوۡلَهُ	صَدَقَ اللّٰهَ رَسُوۡلُهُ
۱۶	سورۃ الحشر، آیت ۳	مُصَوِّرُ	مُصَوَّرُ
۱۷	سورۃ حاقہ، آیت ۱	اِلَّا الۡخَاطِئُوۡنَ	اِلَّا الۡخَاطَئُوۡنَ
۱۸	سورۃ المزمل، آیت ۱	فَعَصٰى فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ	فِرۡعَوۡنَ الرَّسُوۡلُ
۱۹	سورۃ مرسلت، آیت ۲	فِىۡ ظِلٰلٍ	فِىۡ ظَلٰلٍ
۲۰	سورۃ النازعات، آیت ۲	اِنَّمَآ اَنۡتَ مُنۡذِرُ	اَنۡتَ مُنۡذَرُ

چند کاتبانِ وحی کے اسمائے مبارکہ:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے کاتبانِ وحی کی مختلف روایتوں کے مطابق تعداد چالیس تھی، جن میں مشہور تر یہ ہیں۔

نمبر شمار	نام صحابی	نمبر شمار	نام صحابی
۱	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	۱۳	حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ
۲	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۱۴	حضرت عبداللہ بن ارقم الزہریؓ
۳	حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	۱۵	حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ
۴	حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۱۶	حضرت عبداللہ بن سلول رضی اللہ عنہ
۵	حضرت حنظلہ بن ربیع رضی اللہ عنہ	۱۷	حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ
۶	حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ	۱۸	حضرت معاویہؓ بن ابی سفیانؓ
۷	حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ	۱۹	حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
۸	حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ	۲۰	حضرت ثابت بن قیس بن شماسؓ
۹	حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ	۲۱	حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ
۱۰	حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ	۲۲	حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ
۱۱	حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ	۲۳	حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ
۱۲	حضرت جہم بن الصلت رضی اللہ عنہ	۲۴	حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ

(صحاح ستہ، طبقات ابن سعد)

سات سند یافتہ قراء وحفاظؓ:

نمبر شمار	نام صحابی	نمبر شمار	نام صحابی
۱	حضرت عثمان بن عفانؓ	۴	حضرت زید بن ثابتؓ
۲	حضرت علیؓ بن ابی طالب	۵	حضرت عبداللہ بن مسعودؓ
۳	حضرت ابی بن کعبؓ	۶	حضرت ابوالدرداؓ
۷	حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ		

مشہور حافظاتِؓ قرآن:

نمبر شمار	نام صحابیہ	نمبر شمار	نام صحابیہ
۱	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ	۳	ام المومنین حضرت اُم سلمہؓ
۲	ام المومنین حضرت حفصہؓ	۴	اُم ورقہ بن نوفلؓ

قرآن میں سجدہ ہائے تلاوت:

☆ متفق علیہ ۱۴مقامات

☆ اختلافی ۱مقام

مضامین کے اعتبار سے اقسام آیات:

۱	آیاتِ وعدہ	۱۰۰۰
۲	آیاتِ وعید	۱۰۰۰
۳	آیاتِ نہی	۱۰۰۰
۴	آیاتِ امر	۱۰۰۰
۵	آیاتِ قصص	۱۰۰۰
۶	آیاتِ مثال	۱۰۰۰
۷	آیاتِ تحلیل	۲۵۰
۸	آیاتِ تحریم	۲۵۰
۹	آیاتِ تسبیح	۱۰۰
۱۰	آیاتِ متفرق	۶۶
۱تا۱۰	جملہ عام آیات	۶۶۶۶

حروف قرآن کی تفصیلات:

ا	۴۸۸۷۲	ب	۱۱۴۲۸	ت	۱۱۹۹
ث	۱۲۷۶	ج	۳۲۷۳	ح	۹۷۳
خ	۲۴۱۶	د	۵۶۰۲	ذ	۴۶۹۷
ر	۱۱۷۹۳	ز	۱۵۹۰	س	۵۹۹۱
ش	۲۲۵۳	ص	۲۰۱۲	ض	۱۳۰۷
ط	۱۲۷۷	ظ	۸۴۲	ع	۹۲۲۰
غ	۲۲۰۸	ف	۸۴۹۹	ق	۶۸۱۳
ک	۹۵۰۰	ل	۳۴۳۲	م	۳۶۵۳۵
ن	۴۰۱۹۰	و	۲۵۵۳۶	ہ	۱۹۰۷۰
لا	۳۷۲۰	ء	۴۱۱۵	ی	۴۵۹۱۹

حرکات (اعراب) قرآن کی تفصیل:

۱	فتحات (زبر) (َ)	۵۳۲۲۳
۲	کسرات (زیر) (ِ)	۳۹۵۸۲
۳	ضمّات (پیش) (ُ)	۸۸۰۴
۴	مدّات (ٓ) (ٓ)	۱۷۷۱
۵	تشدید (شدّ) (ّ)	۱۲۷۴
۶	نقاط (نقطے) (.)	۱۰۵۶۸۴

☆ کل تعداد کلمات: ۸۶۴۳۰

☆ کل تعداد حروف: ۳۲۱۲۶۵

☆ قرآن کریم کی کل مدت نزول: تقریباً ۲۲ سال ۵ ماہ

نوٹ: (بہت سی کتابوں میں ۲۲ سال ۵ ماہ ۱۴ دن یا ۲۳ سال لکھی ہوئی ہے)

۱۔کل رکوع:	۵۴۰	۲۔پارے:	۳۰
۳۔کل گول آیات:	۶۲۳۶	۴۔عام آیات:	۶۶۶۶
۵۔منزلیں:	۷	۶۔سورتیں:	۱۱۴
۷۔سجدے:	۱۴	۸۔حروف مقطعات:	۱۴

منازلِ قرآن کی تفصیل:

نمبر شمار	سات منازل کی تقسیم	سورتیں	رکوع	آیات
۱	سورۃ فاتحہ تا سورۃ النساء	۴	۸۵	۶۶۹
۲	سورۃ مائدہ تا سورۃ توبہ	۵	۸۶	۶۹۵
۳	سورۃ یونس یا سورۃ نحل	۷	۶۸	۶۶۵
۴	سورۃ بنی اسرائیل تا سورۃ فرقان	۹	۷۶	۹۰۳
۵	سورۃ الشعراء تا سورۃ یسین	۱۱	۷۲	۸۵۶
۶	سورۃ والصّٰفّٰت تا سورۃ حجرات	۱۳	۶۶	۸۴۲
۷	سورۃ قٓ تا سورۃ الناس	۶۵	۱۰۵	۱۵۹۶
	میزان	۱۱۴	۵۵۸	۶۲۳۶

مکی سورتوں کی تفصیل (قبل از ہجرت مدینہ): 86

۱	الفاتحہ	۲۳	سجدہ	۴۵	حآقہ	۶۷	لیل
۲	انعام	۲۴	سبا	۴۶	معارج	۶۸	ضحی
۳	اعراف	۲۵	فاطر	۴۷	نوح	۶۹	انشراح
۴	یونس	۲۶	یٰسین	۴۸	جن	۷۰	تین
۵	ھود	۲۷	صافآت	۴۹	مزمل	۷۱	علق
۶	یوسف	۲۸	صٓ	۵۰	مدثر	۷۲	قدر
۷	ابراھیم	۲۹	زمر	۵۱	قیامہ	۷۳	عادیات
۸	حجر	۳۰	مومن	۵۲	مرسلات	۷۴	قارعة
۹	نحل	۳۱	حٰمٓ السجدہ	۵۳	نبا	۷۵	تکاثر
۱۰	بنی اسرائیل	۳۲	شوریٰ	۵۴	نازعات	۷۶	عصر
۱۱	کھف(الاسراء)	۳۳	زخرف	۵۵	عبس	۷۷	ھمزة
۱۲	مریم	۳۴	دخان	۵۶	تکویر	۷۸	فیل
۱۳	طٰہٰ	۳۵	جاثیہ	۵۷	انفطار	۷۹	قریش
۱۴	انبیاء	۳۶	احقاف	۵۸	مطففین	۸۰	ماعون
۱۵	مومنون	۳۷	قٓ	۵۹	انشقاق	۸۱	کوثر
۱۶	فرقان	۳۸	ذاریات	۶۰	بروج	۸۲	کافرون
۱۷	شعراء	۳۹	طور	۶۱	طارق	۸۳	لھب
۱۸	نمل	۴۰	نجم	۶۲	اعلیٰ	۸۴	اخلاص
۱۹	قصص	۴۱	قمر	۶۳	غاشیہ	۸۵	الفلق
۲۰	عنکبوت	۴۲	واقعہ	۶۴	فجر	۸۶	الناس
۲۱	روم	۴۳	ملک	۶۵	بلد		
۲۲	لقمان	۴۴	قلم	۶۶	شمس		

مدنی سورتوں کی تفصیل (بعداز ہجرتِ مدینہ):28

۱	بقرة	۸	حج	۱۵	حديد	۲۲	تغابن
۲	آل عمران	۹	نور	۱۶	مجادله	۲۳	طلاق
۳	نسآء	۱۰	احزاب	۱۷	الحشر	۲۴	تحريم
۴	مائده	۱۱	محمدؐ	۱۸	ممتحنة	۲۵	دهر
۵	انفال	۱۲	فتح	۱۹	صف	۲۶	زلزال
۶	توبة	۱۳	حجرات	۲۰	جمعه	۲۷	نصر
۷	رعد	۱۴	رحمن	۲۱	منافقون	۲۸	بينه

آئمہ سبعہ (فنِ قرأت کے سات امام)

۱۔ امام نافع مدنی
۲۔ امام ابن کثیر
۳۔ امام ابوعمر
۴۔ امام ابن عامر
۵۔ امام عاصم بن ابی الخود
۶۔ امام حمزہ
۷۔امام کسائی

چند معروضی حقائق:

۱۔ باب القرآن سورۃ فاتحہ کو کہتے ہیں۔
۲۔ قرآن پاک میں سب سے لمبی سورت بقرہ ہے۔
۳۔ سورۃ توبہ میں بسم اللہ ایک بار بھی نہیں آئی۔
۴۔ سورۃ النحل میں بسم اللہ دو بار آئی ہے۔ایک بار شروع میں ایک بار آخر میں۔
۵۔ روح القرآن سورۃ یٰسین کو کہتے ہیں۔
۶۔ صحابی رسول ﷺ حضرت عمر فاروق ؓ کے حق میں متعدد بار آیات قرآنی نازل ہوئی ہیں۔
۷۔ حضرت زید بن حارث کا نام سورۃ احزاب میں آیا ہے۔

۸۔ قرآن مجید میں سب سے لمبی آیت سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۸۲ ہے۔

۹۔ خانہ کعبہ کو قرآن میں مسجد الحرام کے نام سے پکارا گیا ہے۔

۱۰۔ جامع القرآن صحابی رسولؐ حضرت عثمانؓ کو کہتے ہیں۔

۱۱۔ دُشمن اسلام کے نام سے سورۃ اللہب موجود ہے۔

۱۲۔ قرآن میں رسول اللہ کے واقعہ معراج کے سلسلے میں مسجد اقصیٰ اور مسجد الحرام کا اکٹھا ذکر سورۃ بنی اسرائیل میں ہے۔

۱۳۔ حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک محترم خاتون کے نام سے سورۃ مریم قرآن مجید میں ہے۔

۱۴۔ قرآن پاک میں پہلا سجدہ تلاوت پارہ نو ۹ میں ہے اور قرآن میں کل سجدہ تلاوت ۱۴ ہیں۔

۱۵۔ قرآن پاک میں یَآاَیُّھاالنَّبِیُّ ۲۳ مرتبہ، ذکرِ خیرات ۱۵۰ مقامات پر، دُعا مانگنے کی تاکید ۰ ۷ سے زائد مرتبہ آئی ہے۔

۱۶۔ قرآن مجید میں نماز کی تاکید سات سو مقامات پر آئی ہے۔

۱۷۔ قرآن مجید کی سورۃ یوسف میں بیان کردہ قصے کو احسن القصص کہا گیا ہے۔

۱۸۔ قرآن مجید لکھوانے کا کام حضرت ابوبکر صدیقؓ نے شروع کیا۔

۱۹۔ قرآن مجید کے پہلے حافظ حضرت عثمان غنیؓ تھے۔

۲۰۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰؑ کا ذکر سب سے زیادہ آتا ہے۔

۲۱۔ قرآن مجید میں جبریلؑ کا لقب روح الامین ہے۔

۲۲۔ قرآن کی سب سے چھوٹی سورت سورۃ الکوثر ہے۔

۲۳۔ قرآن مجید کی آخری دو سورتوں کو معوذتین کہتے ہیں۔

قرآن کی توقیفی اور نزولی ترتیب:

قرآن مجید کے نزول دو ہیں۔ اول یہ ہے کہ پہلے تمام قرآن مجید ایک ہی مرتبہ لوح محفوظ سے آسمانِ دُنیا (پہلے آسمان) پر نازل کیا گیا۔ دوسرا نزول یہ کہ وقتاً فوقتاً ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا دُنیا میں اُترا۔ پہلے نزول سے مُراد ہے کہ رمضان شریف کے مہینے کی ایک رات میں (جو شب قدر تھی) لوح محفوظ سے آسمانِ دُنیا پر نازل ہوگیا اور تیئس برس میں نازل ہونے سے دوسرا نزول مراد ہے کہ آسمانِ دُنیا سے حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تیئس سال میں نازل ہوا۔

قرآن مجید کے رموزِ اوقاف کا مفہوم:

ہر ایک زبان کے اہل زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں۔ کہیں نہیں ٹھہرتے، کہیں کم ٹھہرتے ہیں، کہیں زیادہ اور اِس

ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔قرآن مجید کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے۔اسی لئے اہل علم نے اس کے ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کی علامتیں مقرر کردی ہیں جن کو رموزِ اوقاف قرآن مجید کہتے ہیں۔ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے ان رموز کو ملحوظ رکھیں اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ O جہاں بات پوری ہوجاتی ہے وہاں چھوٹا سا دائرہ لکھ دیتے ہیں یہ حقیقت میں گول "ت" ہے جو بہ صورت ۃ لکھی جاتی ہے اور یہ وقف تام کی علامت ہے اس پر ٹھہرنا چاہیے۔اب ۃ تو نہیں لکھی جاتی چھوٹا سا حلقہ ڈال دیا جاتا ہے۔اسی کو آیت کہتے ہیں۔

۲۔ م: یہ علامت وقف لازم کی ہے۔اس پر ضرور ٹھہرنا چاہیے۔اگر نہ ٹھہرا جائے تو احتمال ہے کہ مطلب کچھ کا کچھ ہوجائے۔اس کی مثال اردو میں یوں سمجھنی چاہیے کہ مثلاً کسی کو یہ کہنا ہو کہ اُٹھو مت بیٹھو۔جس میں اُٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے تو اٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے اگر ٹھہرا نہ جائے تو اُٹھو، مت بیٹھو ہوجائے گا جس میں اُٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے اور یہ قائل کے مطلب کے خلاف ہوجائے گا۔

۳۔ ط: وقف مطلق کی علامت ہے۔اس پر ٹھہرنا چاہیے مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب تمام نہیں ہوتا اور بات کہنے والا ابھی کچھ اور کہنا چاہتا ہے۔

۴۔ ج: وقف جائز کی علامت ہے یہاں ٹھہرنا بہتر اور نہ ٹھہرنا جائز ہے۔

۵۔ ز: علامت وقف مجوز کی ہے یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

۶۔ ص: علامت وقف مرخص کی ہے۔یہاں مِلا کر پڑھنا چاہیے لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے۔معلوم رہے کہ "ص" پر ملا کر پڑھنا "ز" کی نسبت زیادہ ترجیح رکھتا ہے۔

۷۔ صلے: الوصل اولیٰ کا اختصار ہے۔یہاں ملا کر پڑھنا بہتر ہے۔

۸۔ ق: قیل علیہ الوقف کا خلاصہ ہے۔یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیے۔

۹۔ صل: قَدْ یُوصَلُ کی علامت ہے یعنی یہاں کبھی ٹھہرا بھی جاتا ہے کبھی نہیں۔لیکن ٹھہرنا بہتر ہے۔

۱۰۔ قف: یہ لفظ قِف ہے جس کے معنی ہیں ٹھہر جاؤ اور یہ علامت وہاں استعمال کی جاتی ہے جہاں پڑھنے والے کے ملا کر پڑھنے کا احتمال ہو۔

۱۱۔ س یا سکتة: سکتہ کی علامت ہے یہاں کسی قدر ٹھہر جانا چاہیے مگر سانس نہ ٹوٹنے پائے۔

۱۲۔ وقــــفة: لمبے سکتہ کی علامت ہے۔یہاں سکتہ کی نسبت زیادہ ٹھہرنا چاہیے لیکن سانس نہ توڑے۔سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے کہ سکتہ میں کم ٹھہرنا ہوتا ہے، وقفہ میں زیادہ۔

۱۳۔ لا: لا کے معنی نہیں کے ہیں۔یہ علامت کہیں آیت کے اوپر استعمال کی جاتی ہے اور کہیں عبارت کے اندر، عبارت کے اندر ہو تو ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے۔آیت کے اوپر ہو تو اختلاف ہے۔بعض کے نزدیک ٹھہر جانا چاہیے۔بعض کے نزدیک نہیں ٹھہرنا چاہیے۔لیکن ٹھہرا جائے یا نہ ٹھہرا جائے اس سے مطلب میں خلل واقع نہیں ہوتا۔وقف اسی جگہ نہیں چاہیے جہاں عبارت کے اندر لکھا ہو۔

۱۴۔ ک: کذٰلک کی علامت ہے یعنی جو رمز پہلے ہے وہی یہاں سمجھی جائے گی۔

چند اصلاحات قرآن مجید کی وضاحت:

قرآن مجید اور علوم قرآن کے متعلق سینکڑوں اصطلاحیں ہیں۔ یہاں مجمل طور پر صرف ان اصطلاحوں کو لکھیں گے جن کا ذکر اس کتاب میں آیا ہے اور جن کی کسی قدر وضاحت کی ضرورت ہے۔

۱۔ **آیت**: قرآن مجید کے اس جملے کو کہتے ہیں جو اپنے ماقبل و مابعد سے منقطع ہو۔ اس کا نشان O ہے یعنی یہاں جملہ ختم ہوا۔ آیات کا علم توقیفی ہے۔

۲۔ **سورۃ**: حد کو کہتے ہیں اس لئے قرآن کے ہر محدود جُز کا نام سورۃ ہے یعنی چند آیتوں کا مجموعہ۔

۳۔ **سیپارہ**: یہ فارسی لفظ ہے، عربی میں جُزو کہتے ہیں۔ قرآن کے تیس حصے ہیں اس لئے ہر حصے کو سیپارہ کہتے ہیں۔ عرب **الجزء الاول** اور **الاجزء الثانی** وغیرہ بولتے اور لکھتے ہیں۔

۴۔ **رُبع**: سیپارے کا چوتھائی حصہ۔

۵۔ **نصف**: آدھا سیپارہ۔

۶۔ **ثُلث**: ایک سیپارے کا تین چوتھائی حصہ۔

۷۔ **حزب**: مصر و مغرب میں بجائے سیپارے کے نصف و ثلث ہر جز و یعنی سیپارے کو دو حصوں پر منقسم کرتے ہیں اور ہر حصے کو حزب کہتے ہیں۔

۸۔ **مقرء**: قرأ اور حفاظ اپنے شاگردوں کو حفظ کرانے کے لئے حزب کے جو حصے مقرر کرتے ہیں۔

۹۔ **رکوع**: قرآن مجید کی ہر بڑی سورت منقسم ہے۔ اس کو ایک رکوع کہتے ہیں یعنی چند آیات کا مجموعہ۔

۱۰۔ **منزل**: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات دن میں قرآن مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔ روزانہ دور کے لئے آپ نے سورتیں تقسیم کر لی تھیں۔ آپ کے روزانہ دور کو ایک حزب یا منزل کہتے ہیں۔ اس لئے قرآن میں سات منزلیں ہیں۔

۱۱۔ **سبع اطوال**: قرآن کی سات بڑی سورتیں بقرہ، آل عمران، النساء، مائدہ، انعام، اعراف اور انفال معہ توبہ۔

۱۲۔ **سبع المئین**: وہ سورتیں جن میں کم و بیش سو آیتیں ہیں۔ سورۃ یونس سے سورۃ فاطر تک۔

۱۳۔ **سبع المثانی**: سورۃ یٰسین سے سورۃ ق تک۔ مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ ان میں قصص کو دہرایا گیا ہے اور بار بار نصیحتیں کی گئی یہ سو سے کم آیات والی سورتیں ہیں۔

۱۴۔ **مفصل**: سورۃ ق سے آخر قرآن تک کو کہتے ہیں۔ سورۃ ق چھبیسویں سیپارے میں ثلث کے بعد ہے۔ مفصل اس لئے کہتے ہیں کہ یہ چھوٹی چھوٹی علیحدہ سورتیں ہیں۔

۱۔ طوال مفصل: ق سے مرسلت تک

۲۔ ارساط مفصّل: سورۃ نبآء سے ضحیٰ تک۔

۳۔ قصار مفصل: الم نشرح سے ناس تک۔

۱۵۔ **تعوذ و استعاذہ: اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم**

۱۶۔ **تسمیہ: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم**

۱۷۔ **صحابی:** وہ لوگ جنہوں نے بحالتِ ایمان و اسلام رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور اسلام پر ہی ان کا خاتمہ ہوا۔

۱۸۔ **تابعی:** وہ لوگ جنہوں نے بحالتِ اسلام کسی صحابی کو دیکھا اور اسلام ہی پر ان کا خاتمہ ہوا۔

۱۹۔ **تبع تابعین:** وہ لوگ جنہوں نے بحالتِ ایمان و اسلام کسی تابعی کو دیکھا اور اسلام ہی پر ان کا خاتمہ ہوا۔

۲۰۔ **حدیث:** قول و فعل و تقریر رسول کریمؐ، حدیث کو خبر بھی کہتے ہیں۔ وحی غیر متلو اور وحی خفی بھی کہتے ہیں۔ ان کا مطلب حضور اکرمؐ کے قلب مبارک پر نازل ہوتا جس کو حضورؐ اپنی عبارت میں بیان فرماتے تھے۔

۲۱۔ **تخریج:** کسی حدیث کی تلاش کر کے صحیح سند نکالنا اور کسی حدیث کو مع سند ذکر کرنا۔

۲۲۔ **وحی متلو یا وحی جلی:** جس کے الفاظ و عبارت منجانب اللہ حضور اکرمؐ پر نازل ہوتے تھے۔ یہ قرآن ہے۔

۲۳۔ **تفسیر:** قرآن کی شرح ہے۔

۲۴۔ **سنَد:** راویوں کا سلسلہ صاحبِ واقعہ تک۔

۲۵۔ **راوی:** روایت بیان کرنے والا۔

۲۶۔ **اصول الراویہ:** وہ قواعد جن سے نفسِ حدیث کی جانچ ہوتی ہے۔

۲۷۔ **اصول درایت:** وہ قواعد جن سے نفسِ حدیث کی جانچ ہوتی ہے۔

۲۸۔ **تعدیل:** راوی کے اوصاف بیان کرنا۔

۲۹۔ **جرح:** راوی کے نقائص بیان کرنا۔

۳۰۔ **حافظ:** جس کو تمام قرآن زبانی یاد ہو۔

۳۱۔ **قاری:** جس نے قواعدِ تجوید کے مطابق قرآن پڑھا ہو۔

۳۲۔ **تعامل:** عمل درآمد۔

۳۳۔ **توارث:** قدامتِ عمل۔

۳۴۔ **مقری:** پانچویں صدی ہجری تک علوم قرآن میں فنِ قرأت، تفسیر اور علم ناسخ و منسوخ شامل تھے۔ ان علوم کے اربابِ کمال کو مقری کہتے ہیں۔ مقری کا علوم دینیہ میں صاحبِ دستگاہ ہونا شرط ہے۔

۳۵۔ **حدیث صحیح:** جس کی سند صحیح ہو اور مسلسل ہو اور اس میں کسی قسم کی علت نہ ہو۔

۳۶۔ **اخبار آحاد:** جو حدیث متواتر نہ ہو۔

۳۷۔ **حدیثِ حسن:** جس کے رواۃ حدیث صحیح کے راویوں سے صفت ضبط میں کم ہوں۔

۳۸۔ مدرج: جس حدیث کی سند یا متن میں صحابی یا تابعی کا قول مل گیا ہو۔

۳۹۔ مضطرب: راوی سے اس طرح تبدیلی ہوئی ہو کہ ایک روایت کو دوسری روایت پر ترجیح دینا ممکن نہ ہو یا راوی کو سلسلہ روایت یا عبارت میں حدیث مسلسل یاد نہ رہی ہو۔

۴۰۔ موضوع: گھڑی ہوئی بات۔

۴۱۔ ضعیفہ: وہ حدیث جس کے راویوں میں کوئی راوی کم فہم یا بد حافظ ہو۔

۴۲۔ مرفوع: وہ حدیث جس کی سند رسول کریمؐ پر منتہی ہو اور سب راوی ثقہ ہوں۔

۴۳۔ اثر: وہ حدیث جس میں راوی صحابی کے قول و فعل یا تقریر کو بیان کرے۔

۴۴۔ مرسل: وہ جس سے تابعی کے اوپر کا راوی ساقط ہو۔

۴۵۔ طرق: سلسلہ روایت۔

قرآن مجید کے چند مقاماتِ نزول واہم جگہیں:

۱۔ غارِ حراء (مکہ مکرمہ سے تین میل شارع عرفات پر جبل النور کی بلندیوں میں):

وہ بابرکت غار جس کی تنہائیوں میں ہادی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعثت سے قبل خلوت گزینی، عبادت اور غور و فکر کے کئی دور گزارے اور جس کی خلوتوں میں اللہ تعالیٰ کے آخری کلام کی پہلی وحی نازل ہوئی۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ (۱) خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ (۲) اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ (۳) الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (۴) عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ (۵)

''پڑھ اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب بڑی عزت والا ہے جس نے قلم کے ذریعے سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا''۔ (سورۃ العلق: آیات ۱ تا ۵)

۲۔ کوہِ صفا (بیت اللہ کے سامنے وہ پہاڑی جہاں حجاج کرام ''سعی'' کرتے ہیں):

وہ پہاڑی جس کے دامن میں حضرت ہاجرہ اپنے لختِ جگر ننھے اسماعیل علیہ السلام کے لئے پانی کی تلاش میں بار بار دوڑی تھیں۔ تا آنکہ انہیں حضرت اسمٰعیل کے قدموں میں زمزم کا چشمہ اُبلتا نظر آیا۔ یہ پہاڑی ''اللہ تعالیٰ کا نشان'' بنی اور ہر زائرِ حرم کے لئے حضرت ہاجرہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے یہاں سعی کرنا (دوڑنا) لازم قرار پایا۔ ارشادِ ربانی ہے:

ان الصفا و المروۃ من شعائر اللّٰہ ج فمن حج البیت او اعتمر فلا جُناح علیہ ان یطوف بھما ط

ومن تطوع خیرا لا فان اللّٰہ شاکر علیمO

''بے شک صفا و مروہ اللہ کے نشانات ہیں۔ پس جو کوئی خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان کے درمیان طواف کرے اور جو کوئی خوشی سے کوئی نیکی کرے۔ سو اللہ تعالیٰ قدر دان اور جاننے والا ہے''۔ (البقرۃ: آیت ۱۵۸)

۳۔ دار ارقم (مکہ مکرمہ میں بیت اللہ سے متصل حضرت ارقمؓ کا مکان ہے):

دعوت اسلامی کا مرکزِ اولین جہاں حلقہ بگوش اسلام ہونے والے اولین صحابہؓ جمع ہوتے تھے۔ داعیٔ برحق سے اسلام کی تعلیم حاصل کرتے اور چھپ چھپ کر بحضورِ حق سجدہ ریز ہوتے۔ اس مختصر سے گھر میں حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تھا اور ان کی شمشیر برہنہ جو خاکم بدہن داعیٔ اسلام کو ختم کرنے کے لئے اُٹھی تھی۔ یہیں آ کر جہادِ حق کے لئے وقف ہو گئی۔

۴۔ مسجدِ جنّ (مکہ مکرمہ کی ایک تاریخی مسجد):

قرآن مجید کے انتسویں پارے میں ایک مشہور سورۃ ''الجنّ'' ہے۔ جس کا نمبر ۷۲ ہے۔ عامل حضرات اس کے ورد و وظیفے کرتے ہیں مگر تعلیماتِ قرآنی کے دلدادہ اس میں عبرت اور موعظت کے بے پایاں خزانے پاتے ہیں۔ سورہ جنّ نزول کے اعتبار سے مکی سورۃ ہے۔ اس سورۃ مبارکہ کا نزول جس مقام سے منسوب تھا وہاں مسجد جنّ تعمیر کر دی گئی ہے۔ سورت کی ابتداء ان الفاظ سے ہوتی ہے۔

قُل اوحی الی انه استمع نفر من الجن فقالو انا سمعنا قرانا عجباO یھدی الی الرشد فامنا به ط ولن نشرک بربنا احداO

''کہہ دیجئے مجھے وحی ہوئی ہے کہ جنوںؒ میں سے کتنے ہی لوگ تھے جنھوں نے توجہ سے بات سُنی۔ پھر کہنے لگے ہم نے سُنا ہے ایک قرآن عجیب کہ سمجھاتا ہے نیک راہ، سو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے''۔ (سورۃ الجن: ۱ تا ۲)

۵۔ مسجد قباء (مدینہ منورہ سے چار میل دور تاریخِ اسلام کی اولین مسجد):

داعیٔ برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اِن کے جاں نثار صحابہ کرامؓ اپنا گھر بار سب کچھ چھوڑ کر مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ نکل کھڑے ہوئے۔ شہر سے ایک منزل پہلے قبا کی کی بستی والوں نے اس خانماں برباد قافلہ کو اپنا مہمان بنایا۔ چند روزہ قیام میں قافلہ سالار ﷺ نے یہاں عباداتِ الٰہی کے لئے پہلی مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس کے بارے میں ارشادِ الٰہی ملاحظہ ہو۔

لمسجد اُسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیه ط فیه رجال یحبون ان یتطهرواط واللّٰه یحب المطهرینO

''البتہ وہ مسجد اول دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی وہ زیادہ لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے''۔ (التوبہ: آیت ۱۰۸)

۶۔وادی بدر (مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ایک تاریخی مقام):

اولین معرکہ حق و باطل کا میدان کارزار جہاں تین سو تیرہ بے سروسامان مجاہدین حق ایک ہزار کیل کانٹے سے لیس کفار سے بھڑ گئے۔ فتح ونصرت الٰہی نے اہل ایمان وصبر کے حق میں فیصلہ دیا۔اس بارے میں قرآن حکیم کا بیان ہے۔

ولقد نصر کم اللّٰہ ببدر وانتم اذلة ج فاتقو الله لعلکم تشکرونO

''اور تحقیق اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب کہ تم کمزور تھے۔سو اللہ تعالیٰ سے ڈروتا کہ تم شکر گزار ہو جاؤ''۔(آل عمران: آیت۱۲۳)

۷۔جبلِ اُحد (مدینہ منورہ کے شمال میں تاریخی پہاڑ):

وہ تاریخی پہاڑ جس کے دامن میں تاریخ اسلام کا دوسرا بڑا معرکہ ہوا۔اس پہاڑ کے درمیان ایک درہّ ہے اس درہّ پر مامور تیر اندازوں سے مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں مجتہدانہ غلطی سرزد ہوئی جس کی وجہ سے جیتی ہوئی جنگ کا نقشہ ہی بدل گیا۔دامن اُحد میں رحمتِ عالمؐ کے دندان مبارک شہید ہوگئے۔عم رسولؐ حضرت امیر حمزہ اور دوسرے متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شمع رسالت پر قربان ہوگئے۔ دُشمنوں نے افواہ اُڑادی کہ خاکم بدہن سرورکائنات شہید ہو گئے ہیں۔اس سے ساتھیوں کے دل بیٹھنے لگے۔ارشاد الٰہی ہوا۔

وَمَا مُحَمَّدُ اِلَّارَسُول'' ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِكُمْ طوَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرُّ اللّٰهَ شَيْئاً ط وَسَيَجْزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَO (آل عمران: آیت۱۴۲)

''اور محمدؐ تو رسول ہیں،ان سے پہلے بھی رسول ہو گزرے ہیں وہ اگر انتقال کر جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنے اُلٹے پاؤں لوٹ جاؤ گے؟ اور جو اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ گیا اس نے اللہ تعالیٰ کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑا اور اللہ تعالیٰ عنقریب شکر گزاروں کو جزا عطا کرے گا''۔

۸۔مقام خندق (مدینہ منورہ میں غزوہ احزاب کا مقام):

۵ہجری میں قریش مکہ اور کفار عرب کے متحدہ عساکر چاروں طرف سے جمع ہوئے۔اس طوفانی حملے کو روکنے کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہؓ کے ساتھ مل کر بیس دن کی قلیل مدت میں مدینہ منورہ کے گرد وسیع وعریض خندق کھودی۔کم وبیش مزید بیس دن کفار کا محاصرہ جاری رہا۔صحابہ کرامؓ نے اس موقع پر بڑی پامردی کا مظاہرہ کیا۔قرآن مجید میں اس کی تصویر کشی ان الفاظ میں ہوئی ہے۔

وَلَـمَّا رَاَلْمُئُومِنُوْنَ الْاَحْزَابَ لا قَـالُـوْ هٰـذَا مَـاوَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُه' وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُه'ز وَمَـا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًاO (سورۃ الاحزاب: آیت۲۲)

''اور جب مومنوں نے (کفار عرب کے) لشکروں کو دیکھا تو پکار اُٹھے۔یہ وہی ہے جس کا وعدہ ہم سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے کیا تھا اور سچ دکھایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے اور ان کے اندر یقین وجذبہ اطاعت اور بڑھ گیا''۔

۹۔ مسجد قبلتین (مدینہ منورہ کی مشہور مسجد):

مکی زندگی میں ۱۳ سال اور ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں بھی ۱۴ ماہ تک نمازیں قبلہ اول کی طرف منہ کر کے ادا کی جاتی تھیں۔ رجب ۲ ہجری میں ''مسجد قبلتین'' کے اندر عین دورانِ نماز مسجد اقصیٰ کے بجائے بیت اللہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم نازل ہوا۔ سب کے رُخ قیامت تک کے لئے خانہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔

فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَیْثُ مَاکُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَکُمْ شَطْرَه‘O (البقرۃ: آیت ۱۴۴)

''سو اپنا رُخ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور تم جہاں کہیں ہو اپنا رُخ اس کی طرف پھیر لیا کرو''۔

۱۰۔ مسجد سیدنا امیر حمزہؓ:

۳ ہجری میں کفر و اسلام کی دوسری آویزش احد کے دامن میں ہوئی۔ اس معرکہ میں عم رسول سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت نے جامِ شہادت نوش کیا۔ مسلمانوں کے لئے یہ غم بڑا غم تھا۔ جس کی طرف کلام اللہ نے یوں ارشاد کیا۔

اِنْ یَّمْسَسْکُمْ قَرْح'' فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْح'' مِّثْلُه‘ ط وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِO (آل عمران: آیت ۱۴۰)

''(اُحد کے معرکہ میں) اگر تمہیں زخم لگا ہے تو (اس سے قبل میدان بدر میں) انہیں بھی ایسا ہی زخم کاری لگ چکا ہے اور ہم اس سلسلہ ایام کو لوگوں میں باری باری گردش دیتے رہتے ہیں''۔

(دامنِ کوہ میں بائیں جانب شہدائے اُحد مدفون ہیں اور دائیں طرف حضرت امیر حمزہؓ کی آخری آرام گاہ ہے اور مسجدِ سیدنا امیر حمزہؓ)

۱۱۔ وادی عرفات (مقام حج۔ جبل الرحمت کی وادی):

اس مقدس وادی میں حج کے دن ذوالحجہ کی ۹ تاریخ کو خدائے واحد کے پرستار آتے ہیں۔ مشرق و مغرب سے، شمال و جنوب سے، دُور دراز سے آتے ہیں۔ کالے، گورے، سرخ و سفید، ہر رنگ کے مرد و زن، چھوٹے، بڑے، امیر و غریب حاضر ہوتے ہیں۔ یہ جواب ہے اس پکار کا جو تقریباً پانچ ہزار سال قبل حضرت ابراہیم جدالانبیاء کی زبان سے بلند ہوئی تھی۔

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالاً وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍO (الحج: آیت ۲۷)

''اور لوگوں کے درمیان حج کے لئے منادی کر دے کہ تیری طرف آئیں پیدل چل کر، دبلے پتلے پر سوار ہو کر، دور دراز ان کی راہوں سے''۔

۱۲۔ مشعر الحرام (مزدلفہ کی وادی میں ایک مقام):

مقاماتِ حج میں سرفروشانِ وادی عشق کی ایک مختصر منزل جہاں دو چادروں کے احرام میں لپٹے ہوئے پرستارانِ حق میدانِ عرفات سے واپسی پر ۹، ۱۰ ذی الحجہ کی درمیانی شب میں مختصر قیام کرتے ہیں اور اس ارشاد خداوندی کی تعمیل کرتے ہیں کہ:

فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ص وَاذْکُرُوْهُ کَمَا هَدٰکُمْO (البقرۃ: آیت ۱۹۸)

''پھر جب تم عرفات سے لوٹو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرو 'مشعر الحرام' کے نزدیک اور اللہ کو یاد کرو جیسے تمہیں سکھایا ہے''۔

۱۳۔ وادی منیٰ (قافلہ حجاج کی پہلی اور آخری منزل):

عرفات جاتے ہوئے ایک دن کے لئے اور واپسی پر ۱۰ سے ۱۲ ذوالحجہ تک اہل ایمان کے قافلے اس وسیع وعریض وادی میں فرد کش رہتے ہیں۔ یہیں ''رمی جمرات'' کرتے ہیں جسے عرفِ عام میں شیطان پر کنکریاں مارنا کہا جاتا ہے۔ یہیں سُنت ابراہیمیؑ کو زندہ رکھنے کے لئے جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ جس کا حکم کتاب الٰہی میں یوں آیا ہے:

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَارَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ O

''ان ایام میں اللہ تعالیٰ کا نام لیں۔ ان جانوروں کو ذبح کرنے کے لئے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کئے ہیں۔ سو ان میں سے خود بھی کھائیں اور محتاجوں کو بھی کھلائیں''۔ (سورۃ الحج: آیت ۲۸)

۱۴۔ مسجدِ فتح (مقام غزوۂ خندق۔ مدینہ منورہ):

غزوۂ خندق کے موقع پر کفار کا محاصرہ بیس دن جاری رہا۔ یہ طویل عرصہ صحابہ کرامؓ نے شب وروز کفار کے متوقع حملے اور خندق کی حفاظت میں گذارا۔ اسی دوران جہاں جہاں نمازیں ادا کی گئیں وہاں خندق کے ساتھ ساتھ مسجدیں بن گئیں جو ''مساجد فتح'' کے نام سے موسوم ہیں۔

قرآن مجید کے پارہ نمبر ۲۱، ۲۲ کی مشہور سورۃ نمبر ۳۳ ''اَلْاَحْزَاب'' اس غزوہ سے منسوب ہے۔

۱۵۔ بیعتِ رضوان:

۶ ہجری میں رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ساتھ مدینہ منورہ سے عمرہ ادا کرنے کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ دو منزل پہلے ہی حدیبیہ کے مقام پر کفار نے ان کا راستہ روک لیا۔ صلح کی گفت وشنید کے لئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سفیر بن کر گئے کہ ان کی شہادت کی افواہ اُڑ گئی۔ اس موقع پر صحابہ کرامؓ نے حضرت عثمانؓ کے انتقام کے لئے حضورؐ کے دستِ مبارک پر بیعت کی جسے ''بیعت رضوان'' کہا گیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

''بے شک درخت کے نیچے جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں، وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے''۔
(الفتح: آیت ۱۷)

۶۱۔ مسجدِ اقصیٰ (فلسطین کے شہر بیت المقدس میں):

مسلمانوں کا قبلہ اول۔ بہت سے جلیل القدر انبیاء حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ کی یادگار۔ نبی اکرمؐ کے سفر معراج کی پہلی منزل اور نشاناتِ خداوندی کا مرکز جس کے بارے میں خالق ارض وسماء نے فرمایا:

''پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو راتوں رات سیر کرائی، مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔ جس کے اردگرد کو ہم نے بابرکت

بنایا ہے تا کہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں ۔ بے شک وہ سُننے والا ، دیکھنے والا ہے'' ۔ (بنی اسرائیل: آیت ا)

۱۷۔ مدائنِ صالح (قوم ثمود کے آثار):

مدائن کا وہ تاریخی کنواں جہاں سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی نے پانی پیا تھا۔ اس اونٹنی کو اللہ تعالیٰ نے ''ناقتہ اللہ'' کا نام دیا اور اپنا نشان قرار دیا۔ اس کے بارے ارشاد ربانی ہے:

''سوان سے اللہ تعالیٰ کے نبی نے کہا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے اور یہ اس کے پانی پینے کی باری ہے''۔

۱۸۔ الطُّور (ارض مقدس کا تاریخی پہاڑ سینا):

اس بابرکت پہاڑ کو الطّور، جبل الطّور، طورِ سینا کے ناموں سے پکارا جاتا ہے۔

''کلام اللہ میں اسے طور ایمن بھی کہا گیا ہے''۔ (سورۃ طٰہٰ: آیت ۸۰)

''اس کی وادی کو وادی الایمن کا بھی نام دیا گیا ہے''۔ (سورۃ القصص: آیت ۳۰)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہاں جلوہ خداوندی دیکھا اور اللہ جل شانہ سے ہمکلامی کی اور یہیں انہوں نے یہ پُر جلال تقریر سُنی:

اِنِّیٓ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًیO (سورۃ طٰہٰ: آیت ۱۲)

''بے شک میں تیرا رب ہوں۔ اپنی جوتیاں اُتار دے۔ تو طویٰ کی وادی میں ہے''۔

یہیں فرعون کے سامنے جا کر کلمہ حق کہنے کا فرمان ملا اور دو بیّن معجزات عطا کئے گئے۔

۱۹۔ جبلِ زیتون:

ارض مقدس فلسطین کا مشہور پہاڑ حضرت مسیح علیہ السلام کے مولد سے قریب ہے۔ یہیں ان کے شب و روز گذرے۔ ان کے اکثر مواعظ میں کوہِ زیتون کا ذکر آتا ہے۔ قرآن مجید میں اس نام سے ایک مستقل سورۃ ''والتین'' ہے۔

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِOوَطُوْرِ سِیْنِیْنَ O وَھٰذَاالْبَلَدِالْاَمِیْنِ O (سورۃ والتین: آیت ا)

قسم ہے تین، زیتون، طور سینا اور شہرِ امن کی۔

۲۰۔ مدین کا کنواں:

شہر مدین حضرت شعیب علیہ السلام کا مسکن تھا۔ مصر میں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں غیر ارادی طور پر ایک شخص قتل ہو گیا تو وہ اپنا وطن چھوڑ کر اس طرف آ گئے۔ سب سے پہلے وہ اس کنویں پر پہنچے۔ قرآن مجید نے اس واقعے کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

وَلَمَّاوَرَدَمَآءَ مَدْیَنَ وَجَدَ عَلَیْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ ۫ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَیْنِ تَذُوْدٰنِO (سورۃ القصص: آیت ۲۳)

''اور جب وہ مدین کے کنویں پر پہنچے تو وہاں لوگوں کی ایک جماعت کو پانی پلاتے دیکھا ان کے ڈر سے اس نے دو عورتوں کو دیکھا جو اپنی بکریاں روکے کھڑی تھیں''۔

یہیں سے حضرت شعیب علیہ السلام کے خانوادے سے منسلک ہوئے۔

۲۱۔حضرت مسیحؑ یہود کی عدالت میں:

بیت المقدس کی وہ ''عدالت'' جس میں یہود کی ایک جیوری (Jury) نے نقیب امن حضرت مسیح علیہ السلام کو (نعوذ باللہ) ''مجرم'' قرار دیا اور مصلوب کرنے کا حکم جاری کیا۔مگر وہ اپنے عزائم پورے نہ کرسکے۔قرآن مجید نے اعلان کیا ہے:

وَّقَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِۚ O (النساء: آیت ۱۵۷)

''اور ان کا یہ کہنا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے رسول مسیح ابن مریم کو قتل کردیا''۔

۲۲۔حضرت مسیح بیت المقدس کی گلیوں میں:

بیت المقدس کی وہ گلی جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہودی انہیں اس راہ سے صلیب پر چڑھانے کے لئے لے گئے تھے۔اللہ تعالیٰ نے اِن کی تردید میں فرمایا:

وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰـكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ‌ ط وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ‌ ط مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ‌ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا O

''اورانہوں نے نہ اسے قتل کیا نہ اسے سولی پر چڑھایا بلکہ معاملہ ان کے لئے مشتبہ کردیا گیا (یعنی وہ غلط فہمی کا شکار ہوگئے) اور وہ جو اس کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ بھی شک میں مبتلا ہیں۔ان کے پاس کوئی یقینی خبر نہیں۔وہ تو صرف اٹکل پر چل رہے ہیں اور انہوں نے بالیقین اسے قتل نہیں کیا''۔(سورۃ النساء: آیت ۱۵۷)

اقسامِ تفاسیر

ا۔تفسیر ماثور:

تفسیر ماثور اس تفسیر کو کہا جاتا ہے جس میں قرآن پاک کے الفاظ اور آیات کے معنی کے تعین میں اصل انحصار حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آثارِ صحابہ پر کیا جاتا ہے۔اس سلسلے کی چند اہم تفاسیر یہ ہیں۔

ا۔تفسیر حضرت ابن عباسؓ (رئیس المفسرین حضرت ابن عباسؓ)

حضرت ابن عباسؓ کی شخصیت وہ تھی جس کے لئے علم قرآن اور تفقہ فی الدین کی دُعا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی تھی۔کئی صحابہ اور بے شمار تابعین نے ان سے استفادہ کیا اور اُمت مسلمہ ان کو ''ترجمان القرآن'' کے نام سے یاد کرتی ہے۔قرآنی علوم و معارف کا وافر ذخیرہ وہ رکھتے تھے۔

امام احمد بن حنبلؒ کے مطابق مصر میں ان کی روایات کا ایک مستند ترین صحیفہ موجود ہے اور بقول بعض محدثین امام بخاری نے کتاب التفسیر میں اس صحیفے پر اعتماد کیا ہے۔تمام متداول تفاسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے تفسیری اقوال کثرت سے ملتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ تمام صحابہ کرام میں سے علوم قرآن کے موضوع پر حجت مانے گئے ہیں انہوں نے سب سے پہلے قرآن مطالب پر

اشعارِ جاہلیت اور اسالیبِ کلام عرب سے استدلال کیا اور قرآن پر غور و فکر کی بنیاد رکھی۔ یہ کتاب بڑی تقطیع کے ۴۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲۔تفسیر طبری:

اس کا نام ''جامع البیان عن تاویل القرآن'' ہے اور ابوجعفر بن جریر طبری (۲۲۴۔۱۳۰) کی تصنیف ہے اور یہ ہمارے موجودہ تفسیری سرمائے کا ماخذ ہے۔طبری کی یہ کتاب تفسیرِ قرآن کا قدیم ترین اور جامع ترین ذخیرہ ہے۔علماء نے تسلیم کیا ہے کہ ان کی تفسیر کی کوئی نظیر آج تک نہیں پائی گئی۔

۳۔تفسیر ابن کثیر:

یہ حافظ عماد الدین ابولفداء اسمعیل بن الخطیب (۷۰۵۔۷۷۴ھ) کی تصنیف ہے۔اصل نام ''تفسیر القرآن العظیم'' ہے اور تفاسیر ماثورہ میں سے صحیح ترین تفسیر ہے۔صحابہؓ وتابعین کی تمام صحیح روایات اور آثار نقل کی ہیں اور احادیث کی نقل میں صحت اور سند کا خیال رکھا ہے۔فقہی اختلافات کے موقع پر مختلف مذاہب کی تفصیل دی ہے۔اس کتاب کی ایک خوبی یہ ہے کہ اندازِ بیان دل نشین ہے۔عبارت بالکل سادہ ہے۔عربی سے بقدرِ ضرورت واقفیت ہو تو بڑی سہولت سے اس سے براہ راست استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

۲۔کلامی تفسیر یا تفسیر بالرائے:

یہ وہ تفاسیر ہیں جن میں کلامی نقطہ نظر کو غلبہ حاصل رہا ہے اور جن میں عقلی دلائل کے ذریعے قرآن کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔

۱۔انوار التنزیل (اسرار التاویل)

یہ علامہ ناصر الدین ابوالخیر عبداللہ بن عمر البیضاوی کی تصنیف ہے۔یہ نہایت مشہور اور متداول کتاب ہے اور عرصہ دراز سے پورے عالم اسلام کے نصاب تعلیم میں داخل ہے۔اردو میں بھی اس کی شہرت کا عالم یہ ہے کہ ادبی تلمیح کے طور پر نام آتا ہے۔

۲۔التفسیر الکبیر:

یہ ابوعبداللہ محمد بن عمر بن حسین الملقب بہ فخر الرازی کی تصنیف ہے۔کتاب تیس حصوں میں ہے۔تفسیر کا اصل نام ''مفاتح الغیب'' ہے۔ تفسیر میں کلامی بحثوں میں معتزلہ کی تردید مضامین فلسفہ، مباحثِ ریاضی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

اس تفسیر کی خوبی یہ ہے کہ اس کو سوال وجواب کی شکل میں اور مسائل کی شکل میں مباحث کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

۳۔تفسیر ابنِ عربی:

کہا جاتا ہے کہ یہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی تصنیف ہے اور اس مفروضے پر لکھی گئی ہے کہ قرآن مجید کا ایک مفہوم تو وہ ہے جو ظاہری ہے اور ایک مفہوم باطنی ہے۔

۴۔کشاف:

یہ محمود بن عمر جار اللہ متوفی ۵۳۸ھ کی تصنیف ہے۔کتاب کی خاص خوبی یہ ہے کہ اس میں قرآن کریم کے اسلوب بیان، فصاحت

وبلاغت اور ادبی پہلو پر خاص کام کیا گیا ہے۔ اس پہلو سے اس کا معیار اتنا بلند ہے کہ نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد اس معیار کا کوئی کام کیا گیا۔ تمام مفسرین نے اس کی خوبی کو تسلیم کیا ہے۔

۳۔ فقہی تفاسیر:

اس نوع کی تفاسیر میں اصل اہمیت استنباطِ احکام کو دی گئی ہے تا کہ قرآن کا ضابطہ قانون پوری تفصیل کے ساتھ سامنے آ جائے۔

۱۔ احکام القرآن:

یہ کتاب احمد بن علی رازی مشہور ابو بکر جصاص کی تصنیف ہے۔ یہ تفسیر فقہی آیات کی تفسیر ہے جو سورتوں ہی سے لکھی گئی ہے۔ علمی اور فقہی اختلافات پر مجتہدانہ بحث کی گئی ہے اور حنفی مسلک کی وضاحت اور وکالت کی گئی ہے۔

۲۔ احکام القرآن:

یہ ابو بکر محمد بن عبداللہ ابن عربی کی تصنیف ہے۔ آیات اور سورتوں کی موجودہ ترتیب قرآن کے مطابق تشریح کی گئی ہے اور ان تمام اختلافات کو لیا ہے جو احکام کے بارے میں آئمہ کے مسلکوں کے بارے میں پائے جاتے ہیں۔

۳۔ التفسیرات الاحمدیہ:

کتاب کا پورا نام ’’التفسیرات الاحمدیہ فی آیات الشرعیۃ‘‘ ہے۔ یہ شیخ احمد ملا جیون متوفی ۱۱۳۰ھ کی تصنیف ہے۔ قرآن کریم کی صرف اِن آیات کی تفسیر کی گئی ہے جن سے احکام مستنبط ہوتے ہیں۔ مصنف ہندوستان میں احناف کے مشہور علماء میں سے گذرے ہیں۔

۴۔ جامع تفسیر:

اس عنوان کے تحت تفاسیر کا ذکر کیا جا رہا ہے جو کسی محدود فنی نقطہ نظر سے نہیں لکھی گئی ہیں بلکہ علوم القرآن کے قریباً تمام اہم پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہیں۔

۵۔ تفسیر قرطبی:

یہ ابو عبداللہ محمد ابن احمد انصاری قرطبی کی تصنیف ہے اور پورا نام ’’الجامع الاحکام القرآن‘‘ ہے۔ مصنف نے تمام تفسیری مباحث کو لیا ہے۔ البتہ تاریخی واقعات کی تفصیلات کا ذکر کرنے کی بجائے انہوں نے احکام القرآن کی طرف زیادہ توجہ دی ہے۔

۶۔ رُوحُ المعانی:

مصنف علامہ محمود آلوسی متوفی ۱۲۷۰ھ، یہ تیس پاروں کی تفسیر تیس اجزاء میں کی گئی ہے اور دس ضخیم جلدوں میں ہے۔ علامہ موصوف نے فقہ، کلام، تصوف اور عقائد ہر لحاظ سے کلام کیا ہے۔ یہ متقدمین کی طرز پر لکھی ہوئی تفاسیر کا آخری نمونہ ہے۔

موجودہ دور کی اہم عربی تفاسیر:

اب ان تفاسیر کا تعارف کرایا جاتا ہے جو دورِ حاضر کے معاشرتی اور عمرانی حالات کے پس منظر میں لکھی گئی ہیں اور جن میں فکرِ جدید کے

چیلنج کا پورا پورا خیال رکھا گیا ہے۔

ا۔ تفسیر المنار:

یہ تفسیر علامہ رشید رضا کی مرتب کردہ ہے۔ ان کے استاد مفتی محمد عبدہ درس قرآن کے سلسلے میں جو بولتے اور تفسیر بیان کرتے تھے رشید رضا لکھتے جاتے یا املاء کرتے جاتے تھے اس وجہ سے یہ اصلاً مفتی عبدہ کی تصنیف ہے۔ انہوں نے صحیح روایات، عقلی دلائل، حکمتِ تشریع اور کائنات میں قانونِ قدرت جیسے موضوعات کو لیا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ قرآن مجید ہر دور کے لئے ذریعہ ہدایت ہے۔ مصنف نے دورانِ تفسیر بڑی دل سوزی سے مسلمانوں کی موجودہ حالت کا قرآنی تعلیمات سے تقابل کیا ہے۔

یہ تفسیر دراصل تحریک احیائے اسلام کی طویل کڑیوں میں سے اہم کڑی ہے اور دورِ حاضر کے مسائل اور علوم کو سامنے رکھ کر راہِ اعتدال کو اختیار کیا گیا ہے۔ یہ تفسیر صرف سورۃ یوسف تک لکھی جا سکی۔

۲۔ تفسیر الجواہر:

یہ زمانہ حال کے عالم علامہ طنطاوی جوہری کی تصنیف ہے۔ مصنف نے اپنی اس تفسیر میں عام تفسیری مباحث کو مختصراً لیا ہے اور ایسے مسائل پر جو زمانہ حاضر سے تعلق رکھتے ہیں تفصیلاً بحث کی ہے لیکن انہوں نے پوری ذہنی طاقت زمانہ حاضر کے ترقی یافتہ سائنسی علوم پر صرف کی ہے۔ انسانی جسم اس کی ساخت اور باریکیوں، نباتات ان کی مختلف اقسام اور سائنس کے دوسرے شعبوں کی بنیادی معلومات کو انہوں نے تفسیر میں لکھ دیا ہے۔

مصنف کی کاوش کا یہ فائدہ ہے کہ پرانی درس گاہوں کے تعلیم یافتہ علماء کے سامنے جدید علوم کے خاکے آجاتے ہیں۔

۳۔ فی ظلال القرآن و تفہیم القرآن:

یہ شہید اسلام سید قطب کی تفسیر ہے۔ سید قطب ۱۹۵۰ء کے لگ بھگ اخوان سے متاثر ہوئے۔

اس دوران میں پاکستان کے مفکرِ اسلام سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم کا لٹریچر عربی میں شائع ہونا شروع ہو گیا تھا۔ مولانا مودودی مرحوم اور سید قطب کے افکار میں بڑی مماثلت ہے۔ ان دونوں کا نقطہ نظر دعوتی اور تحریکی ہے۔ ہمارے پیش نظر اس تفسیر کا تیسرا ایڈیشن ہے جو مکتبہ احیاء التراث العربی بیروت کا شائع کردہ ہے۔ پوری کتاب تیس حصوں اور آٹھ ضخیم جلدوں میں ہے۔

اس تفسیر کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ سراسر دعوتِ عمل ہے۔ اس کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک جملے سے اسلام اور ایمان ٹپکا پڑتا ہے۔ پوری کتاب میں تجدید پسندی، سقیم تاویلات اور معذرت خواہانہ اندازِ بیان کا نام و نشان نہیں ہے اور جدید تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود وہ مغرب کے مادی تصورِ حیات کے سخت دُشمن ہیں اور دل نشین انداز میں دُنیا کی بے ثباتی بیان فرماتے ہیں۔ کتاب کا اسلوبِ بیان، طرزِ ترتیب اور نقطہ نظر بالکل نیا اور اس کے بارے میں انہوں نے سابقہ مفسرین میں سے کسی کی تقلید نہیں کی۔

۴۔ ضیاء القرآن:

یہ تفسیر پیر محمد کرم شاہ الازہری کے رشحاتِ قلم کا نادر خزانہ علم و عرفان ہے۔ جو پانچ جلدوں میں قرآنِ مقدس کی مکمل تفسیر ہے۔ یہ تفسیر ہر

لحاظ سے جدید دور کے تمام تقاضوں کو پیشِ نظر رکھ کر لکھی گئی۔اس میں مسلمانوں کی موجودہ حالت اور مسائل کا بہترین حل ہے۔اسے بجا طور پر جدید سائنسی وفکری دور کی نمائندہ تفسیر کہا جاسکتا ہے۔

تراجم قرآن کی مختصر تفصیل:

زبان	تعداد تراجم	زبان	تعداد تراجم	زبان	تعداد تراجم
اردو	۹۲	ملیالم	۳	اسٹر	۲
گجراتی	۹	ہندی	۱۸	انگریزی	۲۶
جاوی	۱	ترکی	۵	اطالوی	۱۹
جاپانی	۱	برمی	۲	یونانی	۲
فلپائنی	۱	سواملی	۴	روسی	۶
مالٹی	۱	حبشی	۱	سویڈشی	۳
گورمکھی	۱	سنسکرت	۲	سربین	۲
سندھی	۲	کنٹری	۱	ارضی	۴
ٹیمل	۱	مرہٹی	۱	بوہیمیا	۲
فارسی	۵۲	پشتو	۱۴	لاطینی	۱۵
عبرانی	۵	فرانسیسی	۲۲	اسپینی	۶
انڈوچائنا	۱	جرمنی	۱۶	مکاسرین	۲
چینی	۵	ڈچ	۵	ڈینش	۴
ہوس	۱	ارگونین	۱	پوش	۳
تیلگو	۳	بلغاری	۱	ہنگری	۲
بنگلہ	۶	پرتگالی	۴	رومانی	۱
پنجابی	۶	البانی	۱	کل تراجم	۳۷۹

نوٹ:قرآن کریم کے تراجم کی تعداد نامکمل ہے کیونکہ دُنیا بھر میں مختلف زبانوں میں نئے نئے تراجم ہورہے ہیں۔

اسلامی مہینوں کے نام:

(۱) محرم	(۲) صفر	(۳) ربیع الاول
(۴) ربیع الثانی	(۵) جمادی الاول	(۶) جمادی الثانی
(۷) رجب	(۸) شعبان	(۹) رمضان
(۱۰) شوال	(۱۱) ذیقعد	(۱۲) ذوالحج

اسلامی دنوں کے نام:

السبت (ہفتہ)	الاحد (اتوار)	الاثنین (پیر)
الثلاثاء (منگل)	الاربعاء (بدھ)	الخمیس (جمعرات)
الجمعة (جمعہ)		

باب دوئم

جمع وتدوینِ قرآن

لفظِ قرآن کا مفہوم

لفظِ قرآن یا تو قرء سے بنا ہے یا قراءۃ سے یا قرن سے (تفسیرِ کبیر پارہ ۲) قرء کے معنی جمع ہونے کے ہیں۔ اب قرآن کو قرآن اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بھی سارے اولین وآخرین کے علموں کا مجموعہ ہے۔ (تفسیر کبیر، روح البیان پارہ ۲) دین ودنیا کا کوئی ایسا علم نہیں جو قرآن میں نہ ہو۔ حق تعالیٰ نے خود فرمایا کہ

نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (نحل: ۸۹)

نیز یہ سورتوں اور آیتوں کا مجموعہ ہے۔

اور اگر یہ قراءۃ سے بنا ہے تو اس کے معنی ہیں پڑھی ہوئی چیز۔ تو اب اس کو قرآن اس لئے کہتے ہیں کہ اور انبیاء کرام کی کتابیں یا صحیفے حق تعالیٰ کی طرف سے لکھے ہوئے عطا فرمائے گئے لیکن قرآن کریم پڑھا ہوا اُترا۔ اس طرح کہ جبرائیل امین حاضر ہوتے اور پڑھ کر سناجاتے اور یقیناً پڑھا ہوا نازل ہونا لکھے ہوئے نازل ہونے سے افضل ہے۔ نیز جس قدر قرآن کریم پڑھا گیا اور پڑھا جاتا ہے اس قدر کوئی دینی ودنیاوی کتاب دنیا میں نہ پڑھی گئی۔

اور اگر یہ قرن سے بنا ہے تو قرن کے معنی ہیں ملنا اور ساتھ رہنا۔ اب اس کو قرآن اس لئے کہتے ہیں کہ حق اور ہدایت اس کے ساتھ ہیں نیز اس کی سورتیں اور آیتیں ہر ایک بعض بعض کے ساتھ ہیں کوئی کسی کے مخالف نہیں نیز اس میں عقائد اور اعمال اور اعمال میں اخلاق، سیاسیات، عبادات، معاملات تمام ایک ساتھ جمع ہیں۔

تفسیرِ قرآن کا مفہوم

لفظ تفسیر فسر سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں کھولنا۔ محاورہ میں تفسیر یہ ہے کہ کلام کرنے والے کا مقصد اس طرح بیان کرنا جس میں کوئی شک وشبہ باقی نہ رہے۔ تفسیرِ قرآن کے چند مرتبے ہیں۔

۱۔ تفسیرِ قرآن بالقرآن ہو۔

۲۔ تفسیر قرآن بالحدیث ہو۔

۳۔ قرآن کی تفسیر صحابہ کرام خصوصاً فقہائے صحابہ اور خلفائے راشدین کے اقوال کے مطابق ہو۔

۴۔ تفسیرِ قرآن تابعین یا تبع تابعین کے قول سے ہو۔

لفظِ تاویل کا مفہوم

لفظ تاویل اول سے مشتق ہے۔ اس کے معنی ہیں رجوع کرنا۔ اصطلاح میں تاویل یہ ہے کہ کسی کلام کو علمی دلائل سے ترجیح دینا یا کلام میں

علمی نکات وغیرہ بیان کرنا۔
مفسر وہ شخص ہوسکتا ہے۔

۱۔ جو کہ قرآن کے مقصد کو پہچان سکے۔

۲۔ ناسخ ومنسوخ کی پوری خبر رکھتا ہو۔

۳۔ آیات واحادیث میں مطابقت کرنے پر قادر ہو۔

۴۔ آیتوں کے شانِ نزول سے باخبر ہو۔

۵۔ آیتوں کی توجیہہ کر سکے۔

۶۔ آیات میں محذوفات نکالنے پر قدرت رکھتا ہو۔

۷۔ عرب کے محاورے سے پوری طور پر واقف ہو۔

۸۔ محکم اور متشابہ آیت کو پہچانتا ہو۔

۹۔ قراءتوں کے اختلاف سے واقف ہو۔

۱۰۔ مکی اور مدنی آیتوں کو جانتا ہو اور دیگر علومِ دینیہ،لسانیاتِ عرب اور فقہ وغیرہ سے آگاہ ہو۔

جمع قرآن کا مفہوم

جمع قرآن کے دو معنی ہیں

۱۔ جمع کے ایک معنی ہیں۔قرآن کا حفظ کرنا اور سینہ میں جگہ دینا ۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ عَلَيۡنَا جَمۡعَه‘ وَقُرۡاٰنَه‘o(القیمہ ۱۷-۱)

ترجمہ:قرآن کو آپ کے سینہ میں محفوظ کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے۔

اسی لئے حُفّاظِ قرآن کو محافظینِ قرآن بھی کہتے ہیں۔

۲۔ جمع کے دوسرے معنی قرآن کو لکھنے کے ہیں۔

قرآن کریم کی سورتوں اور آیتوں کو بالترتیب مختلف صحیفوں میں لکھ کر ان کو کتابی صورت میں ایک جگہ جمع کر دینا۔(علوم القرآن-ڈاکٹر صبحی صالح)

عہد نبویﷺ میں حفاظتِ قرآن

آنحضورﷺ بذات خود سید الحُفّاظ تھے۔آپ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی قرآن کریم کا کچھ حصہ نازل ہوتا تو صحابہ رضی اللہ عنہ کو سنا دیتے تھے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہ آپﷺ سے سن کراسے ازبر کر لیتے تھے۔عہد رسالت میں بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہ ایسے تھے جنہیں پورا قرآن مجید زبانی یاد تھا۔جب کوئی آیت نازل ہوتی تو آپﷺ فوراً اس کے لکھوانے کا بندوبست کرتے۔اس غرض سے بہت سے کاتب مقرر کررکھے تھے۔(جن کے نام عام طور پر معروف ہیں۔)بعض علماء نے ان کی تعداد ۲۶ بتائی ہے۔علامہ حلبی نے سیرت العراقی کے حوالہ سے ان کی

تعداد ۴۲ لکھی ہے۔خلفائے اربعہ رضوان اللّٰہ تعالی علیھم اجمعین کے اسمائے گرامی کاتب وحی صحابہ رضی اللّٰہ عنہ میں سرفہرست ہیں۔اس زمانے میں سامان کتابت کا فقدان تھا۔لکھنے کے لئے کھجور کے چوڑے پتے، اونٹ کے شانے کی ہڈی، ہرن کی جھلّی وغیرہ استعمال ہوتی تھی۔جو چیزیں مل جاتیں اس پر نازل شدہ آیات لکھ لی جاتی تھیں۔پھر آپ ﷺ اس تحریر کو مسلمانوں میں پھیلاتے وہ اس سے نقل کر کے اپنے پاس رکھتے تھے جن چیزوں پر کلام الٰہی تحریر ہوتا تھا صحابہ رضی اللہ عنہ دنیا کی ہر قیمتی چیز سے ان کو بیش قیمت خیال کرتے اور انہیں حرز جان بنا کر رکھتے تھے۔مخصوص کاتبینِ وحی کے علاوہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنہ نے اپنے طور پر قرآن مجید لکھا تھا۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللّٰہ عنہ بن العاص فرماتے ہیں کہ میں نے عہد نبوی ﷺ میں سارا قرآن مجید جمع کیا اور رات بھر پڑھتا تھا۔یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے ایک ماہ میں قرآن مجید ختم کرنے کا حکم فرمایا۔ (مسند احمد ونسائی)

جب آپ ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو مسجد نبوی ﷺ میں ایک صندوق رکھوا دیا جس میں قرآن مجید کا ہر نیا نازل شدہ حصہ لکھوا کر رکھ دیا جاتا تھا اور تمام مسلمان اس سے اپنے لئے نقل کرتے رہتے تھے۔اس طرح آپ ﷺ کے وصال ۱۱ ہجری تک قرآن کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جو کہ تحریری صورت میں مسلمانوں کے پاس موجود نہ ہو۔البتہ یہ ایک کتاب کی صورت میں مرتب نہ تھا بلکہ اس کے اجزاء منتشر تھے۔

تَرْتِیبِ سُوَر ''وَآیَات''

ظاہر ہے کہ قرآن مجید آج جس مرتب صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔یہ وہ ترتیب نہیں جس کے مطابق نازل ہوا تھا۔اگر ایسا ہوتا تو سورۃ العلق قرآن کریم کا نقطہ آغاز ہوتی۔البتہ یہ صحیح ہے اور سب علماء اس پر متفق ہیں کہ آیات کی ترتیب ''توقیفی'' ہے۔ توقیف کے معنی ہیں ''واقف اور آگاہ کرنا''۔مطلب یہ ہے کہ اس ترتیب سے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر ﷺ کو آگاہ کیا تھا۔اس میں آنحضور ﷺ کی رائے واجتہاد کو دخل نہیں۔آنحضور ﷺ کو ایک ایک آیت کا مقام ومحل حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا تھا۔(فتح الباری)

قرآن حکیم کی سورتوں اور آیات کو مضامین کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے۔ترتیب نزولی کے مطابق نہیں۔بعض چھوٹی سورتیں ایک دفعہ ہی نازل ہوئیں۔بعض سورتوں کی آیات تھوڑی تھوڑی کر کے نازل ہوتی رہیں۔یہ ضروری نہیں تھا کہ ایک سورۃ کے ختم ہونے کے بعد دوسری سورۃ شروع ہو بلکہ ایک سورت کے نزول کے دوران دوسری سورۃ شروع ہو جایا کرتی تھی۔آپ ﷺ صحابہ رضی اللّٰہ عنہ سے فرماتے کہ فلاں آیت کو فلاں سورۃ میں رکھو۔ جمع وترتیب کا یہ کام حیاتِ نبوی ﷺ ہی میں اتمام پذیر ہوا۔قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب اسی وقت سے چلی آتی ہے۔آج تک اس میں سرِ مو تبدیلی رونما نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔۔

چونکہ نزول قرآن کا سلسلہ آنحضور ﷺ کی عمر مبارک کے آخری حصہ تک جاری رہا۔اس لئے آپ ﷺ کی بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق قرآن مجید کو کتابی صورت میں یکجا نہ کیا جا سکا۔البتہ قرآن مجید کو حفظ کرتے وقت اس ترتیب کو ملحوظ رکھا جاتا تھا۔اس میں شک نہیں کہ قرآنی آیات پر مشتمل نوشتے متفرق طور پر صحابہ رضی اللّٰہ عنہ کے پاس موجود تھے۔اس کے ساتھ آیتوں اور سورتوں کی اندرونی ترتیب وتہذیب کا کام مکمل ہو چکا تھا۔اس لئے برملا یہ کہا جاتا تھا کہ فلاں سورۃ اتنی آیات پر مشتمل ہے اور فلاں آیت کا نمبر یہ ہے۔یہ ترتیب حُفّاظِ قرآن کے سینوں میں محفوظ تھی۔

عہد رسالت میں متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم **ایسے تھے جن کو پورا قرآن مجید یاد تھا مثلاً حضرت معاذ بن جبل** رضی اللہ عنہ **؛ حضرت ابی بن کعب** رضی اللہ عنہ **؛ حضرت عبداللہ بن مسعود** رضی اللہ عنہ **؛ حضرت سالم بن معقل** رضی اللہ عنہ **؛ حضرت زید بن ثابت** رضی اللہ عنہ **؛ حضرت ابوزید** رضی اللہ عنہ **؛ اور حضرت ابوالدرداء** رضی اللہ عنہ، **ان کے علاوہ ایسے صحابہ** رضی اللہ عنہم **تو بکثرت تھے جن کو قرآن مجید کے بعض حصے یاد تھے۔**

جامع القرآن خود آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی ہے

مستشرقینِ یورپ نے دینِ اسلام پر جو بہتان طرازیاں کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ قرآن کریم عہد رسالت ﷺ میں جمع نہیں ہوا۔ بلکہ آئندہ تاریخی ادوار میں مرتب ہوا۔ اس سے ان کا مقصد قرآن کریم میں شکوک وشبہات کو جگہ دینا اور یہ ثابت کرنا ہے کہ موجودہ قرآن بہ حیثیت مجموعی خداوند تعالیٰ کا نازل کردہ نہیں بلکہ دوسرے لوگوں نے اس میں بہت کچھ ترمیم واضافہ کر دیا ہے۔ مستشرقین کی اس ہرزہ سرائی کی تردید کے لئے کہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں۔ قرآن کریم میں خود اس بات کی شہادت موجود ہے کہ اس کی آیات شروع ہی سے تحریری حالت میں تھیں اور صحابہ کرام ان کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ کلام الٰہی کو کتاب (تحریر کردہ) اور قرآن (پڑھی جانے والی کتاب) کے نام سے موسوم کیا گیا۔ مندرجہ ذیل آیات ملاحظہ ہوں۔

وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۝ (سورۃ طور ۲-۳)

ترجمہ: قسم ہے لکھی ہوئی کتاب کی جو کشادہ ورق میں ہے۔

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝ (سورۃ الواقعہ ۷۷۔ ۷۸)

ترجمہ: یہ آبرو والا قرآن ہے۔ ایک غلاف پوش کتاب میں ہے۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۝ (سورۃ بقرہ-۲)

ترجمہ: اس کتاب میں کوئی شک وشبہ نہیں۔

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ (سورۃ البروج ۲۱۔۲۲)

ترجمہ: یہ قرآن مجید محفوظ تختیوں پر لکھا۔

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ (سورۃ القیامہ-۱۷)

ترجمہ: بے شک قرآن کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمے ہے۔

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن مجید عہد رسالت میں آنحضرت ﷺ کے حکم سے لکھا جاتا تھا۔ بہت سے لوگ تلاوت کے لئے اپنے طور پر لکھ لیتے تھے۔ بعض کے پاس پورا قرآن لکھا ہوا موجود تھا اور بعض کے پاس قرآن کا کچھ حصہ۔

مندرجہ ذیل واقعات اس حقیقت کی آئینہ داری کرتے ہیں کہ قرآن کریم بڑی حد تک عہد رسالت ﷺ میں لکھا جا چکا تھا۔

☆ **روایتِ صحیح سے منقول ہے کہ حضرت عمر** رضی اللہ عنہا **نے دیکھا کہ آپ کی بہن چمڑے پر لکھا ہوا قرآن مجید پڑھ رہی ہے آپ** رضی اللہ عنہ **نے اپنے بہنوئی کو پیٹا تھا کیونکہ وہ بھی تلاوتِ قرآن میں مشغول تھے۔ آپ** رضی اللہ عنہ **نے وہ اوراق لے کر چاک کر دیئے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ** رضی اللہ عنہ **کے پاس لکھا ہوا قرآن موجود ہوا کرتا تھا۔**

☆ یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے ایک صندوق میں پورا قرآن مجید رکھا تھا۔

☆ سرورِ کائنات ﷺ نے مرض الموت میں فرمایا کہ قلم دوات لاؤ۔ میں کچھ لکھوا دوں۔ اس کے جواب میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ہمارے لئے کتاب اللہ کافی ہے۔ یہ اس امر کی بین دلیل ہے کہ موجودہ ترتیب آنحضرت ﷺ کی دی ہوئی ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پورا لکھا ہوا قرآن موجود تھا۔

مذکورہ صدر دلائل و براہین سے یہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ قرآن مجید کی موجودہ ترتیب آنحضرت ﷺ کی دی ہوئی ہے اور آپ ﷺ ہی دراصل جامع القرآن ہیں۔

حفاظتِ قرآن میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کردار

سرورِ کائنات ﷺ کے وصال کے بعد عرب بھر میں کفر و الحاد کا طوفان اٹھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوری اسلامی طاقت کو اس فتنہ کے فرو کرنے میں لگا دیا۔ ان میں ایک بڑا محاذ مسیلمہ کذاب کے خلاف تھا۔ مسیلمہ کے خلاف جنگ یمامہ میں بارہ سو کے قریب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔ جن میں سے سات سو حفاظِ قرآن اور ستر کے قریب قاری تھے۔ یہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آنحضور ﷺ کے تربیت یافتہ اور عرب و عجم تک قرآن کی تعلیم پہنچانے کے ضامن تھے ان قُرّاء کو قرآن حکیم نہ صرف زبانی یاد تھا بلکہ ان کے پاس اس کے تحریری اجزاء بھی تھے۔ ان میں سے بعض نے براہِ راست آنحضور ﷺ کی زبان مبارک سے قرآن حکیم سن کر لکھ لیا تھا۔ ان کی تحریروں کا کھو جانا ایک ناقابل تلافی نقصان تھا۔ اس وقت عرب بھر میں مرتدین کے خلاف جنگ جاری تھی۔ شمع حق کے پروانے دیوانہ وار جانیں نچھاور کر رہے تھے۔

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حفاظ قرآن کی شہادت کا یہ عالم دیکھ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اگر قرآن کے حفاظ و قراء اسی طرح جام شہادت نوش کرتے رہے تو قرآن مجید کے بہت سے اجزاء کھو جائیں گے۔ لہٰذا بہتر یہ ہوگا کہ قرآن کو ایک مرتب کتاب کی صورت میں جمع کر لیا جائے۔ (ترمذی ابواب التفسیر نیز بخاری باب جمع القرآن)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پہلے انکار کیا مگر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اصرار سے اس پر رضامند ہو گئے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس کام پر مامور کیا۔ زید رضی اللہ عنہ عہد رسالت ﷺ میں کاتب وحی رہ چکے تھے۔ آنحضور ﷺ نے جب آخری مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن کا اعادہ کیا تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس وقت موجود تھے۔ اس قدر ذہین تھے کہ آنحضرت ﷺ کے حکم پر صرف دو ہفتوں میں عبرانی زبان سیکھ لی تھی۔ جب آنحضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اس وقت زید رضی اللہ عنہ صرف گیارہ برس کے تھے۔ قوتِ حافظہ کا یہ عالم تھا کہ سترہ سورتیں یاد کر چکے تھے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اس گراں بار فریضہ کی بجا آوری میں تامل ہوا مگر حکم صدیق و فاروق رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سامنے گردن تسلیم خم کر دی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم سے زید رضی اللہ عنہ کے پاس وہ تمام نوشتے لائے گئے جو آنحضور ﷺ نے خاص اہتمام سے لکھوائے تھے۔ اسی طرح دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس قرآن کے جو مسودات تھے۔ وہ سب اکٹھے کر لئے گئے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کا طریقہ کار یہ تھا کہ کسی آیت کو لکھنے سے پہلے ان تحریری مجموعوں میں اسے تلاش کرتے اور پھر حفاظ قرآن کی یادداشت سے مقابلہ کر کے لکھ لیتے تھے۔ صرف

حافظہ یا صرف تحریر پر اعتماد نہیں کرتے تھے بلکہ دونوں کی تصدیق ضروری تھی۔ عام طور پر اعلان کیا گیا کہ جس صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے براہ راست سن کر قرآن حکیم کا جا ہے کچھ بھی حصہ لکھ رکھا ہوا سے پیش کرے۔ لوگوں کے پاس چمڑے کے ٹکڑوں، لکڑی اور پتھر وغیرہ کی تختیوں پر جو آیات تھیں، اٹھالائے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کمال احتیاط اور تصحیح ومقابلہ کے بعد قرآن کریم کا جو نسخہ تیار کیا وہ ترتیب وتہذیب بلکہ ہر لحاظ سے وہی قرآن تھا جو آنحضور ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ اسے مصحف کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اس طرح زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے تحریر کردہ مصحف پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تحویل میں رہے پھران کے جانشین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حفاظت میں آئے۔ ان کے بعد یہ نسخہ ان کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا گیا۔ (البدایہ والنہایہ)

امام ابن حزم رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت دیار مصر وشام اور عراق ویمن میں قرآن مجید کے ایک لاکھ نسخے موجود تھے۔ (کتاب الفصل ج۲ص۸۰)

حفاظتِ قرآن وحضرت عثمانؓ

جس طرح ہر زبان میں علاقائی اختلاف سے کسی حد تک لب ولہجہ میں فرق آجاتا ہے۔ اسی طرح عرب قبائل کا تلفظ بھی یکساں نہ تھا۔ مثلاً بعض قبیلے علامت مضارع کو مفتوح کی بجائے مکسور پڑھتے تھے۔ چنانچہ یَعْلَمُ کو یِعْلَمُ بکسر الیا پڑھتے۔ بعض قبیلے اَسْلَمُ کو عَلَمُ اور حَتّٰی کو عَتّٰی پڑھتے۔ مزید برآں رسم الخط میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ تاہم یہ اختلاف قرأت معنی ومطلب پر اثر انداز نہیں ہوتا تھا۔ آنحضرت ﷺ خاندان قریش سے وابستہ تھے۔ اس لئے آپ ﷺ قریشی لب ولہجہ میں قرآن پڑھتے تھے۔ جب مختلف قبائل کے لوگ حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے اور یکا یک انہیں اپنے بچپن کے پختہ لب ولہجہ کو چھوڑ کر قریش کی زبان میں قرآن پڑھنا دشوار نظر آیا تو آپ ﷺ نے بحکم خداوندی ہر قبیلہ کو اپنے اپنے لب ولہجہ کے مطابق قرآن پڑھنے کی اجازت دے دی۔ تعمیلِ ارشاد میں عرب قبائل کے لوگ قرآن کو اپنے علاقائی طرزِ انداز میں پڑھنے لگے۔

حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں اسلامی فتوحات کی وہ فراوانی ہوئی کہ اسلام دنیا کے دور افتادہ گوشوں تک پہنچ گیا۔ عجمی اقوام دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں۔ نماز پڑھنے کے لئے قرآن کا سیکھنا از بس ناگزیر تھا۔ انہیں قرآن پڑھنے کے لئے عربوں کی شاگردی اختیار کرنا پڑی۔ عربوں میں قرات کا اختلاف تھا۔ اس لئے نومسلموں میں بھی اس کا اثر رونما ہوا۔ اختلاف قراءت میں اگرچہ بنیادی قباحت نہ تھی۔ تاہم یہ خطرہ دامن گیر تھا مبادا کہ یہ اختلاف آگے چل کر شدت اختیار کرے۔

عثمانی عہد خلافت میں ایک صحابی حضرت حُذیفہ رضی اللہ عنہ بن یمان آرمینیا کے محاذ پر سپہ سالاری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ بعض مسلمان اپنی قراءت کو صحیح تصور کر کے دوسروں کی قراءت کو غلط تصور کر رہے ہیں۔ کچھ بعید نہ تھا کہ فتنہ برپا ہو جائے۔ ۲۵ ہجری میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اسی محاذ سے حج کرنے گئے اور خلیفہ سوئم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حالات سے آگاہ کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلا کر حالات سے آگاہ کیا۔ سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ امت کو ایک قراءت پر جمع کرنا چاہیے۔ چونکہ ابتداً قرآن قریش کے محاورہ کے مطابق پڑھا جاتا تھا۔ لہذا اختلاف کو رفع کرنے اور یکسانیت برقرار رکھنے کے لئے اب بھی قریشی لہجہ اختیار کرنا چاہیے۔ (البدایہ والنہایہ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والا نسخہ قرآن منگوا کر زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور دیگر تین صحابہ رضی اللہ عنہم پر مشتمل بورڈ کو حکم دیا کہ وہ اس کی نقلیں تیار کریں۔ چنانچہ قریشی لہجہ کے مطابق قرآن حکیم کی نقلیں کی گئیں اور ہر صوبے کے مرکز میں ایک ایک نسخہ بھیج دیا گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک نسخہ اپنے پاس مدینہ رکھا۔ اسے ''المصحف الامام'' کہتے ہیں۔ یہ نسخے الگ الگ صحیفوں میں تھے یکجانہ تھے۔ اس لئے مصاحف کہلاتے تھے۔ یہ مصاحف چونکہ آئندہ نسخوں کے لئے ایک نظیر کی حیثیت رکھتے تھے۔ اس لئے ان کو المصاحف الائمۃ یعنی معیاری مصاحف بھی کہتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن کے جو نسخے باہر بھیجے ہر نسخے کے ساتھ اس شہر میں ایک خاص قاری بھی بھیجا تاکہ لوگ اب اپنے لیے قرآن صرف ان نئے نسخوں سے نقل کریں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورہ سے فرمان جاری کیا کہ جہاں کہیں علیحدہ قراءتوں میں لکھے ہوئے قرآن ہوں جلا دیئے جائیں تاکہ اختلاف کا کوئی امکان نہ رہے۔ یہ کام سن ۳۰ ہجری میں انجام پذیر ہوا۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اسی دور اندیشی کا ثمر ہے کہ آج کرہ ارضی پر قرآن کا صرف ایک ہی نسخہ موجود ہے اور اس میں ذرا بھر اختلاف نہیں پایا جاتا۔ (بخاری)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جمع قرآن کا مقصد یہ تھا کہ قرآن مجید کو ہڈیوں' کھجور کے پتوں اور تختیوں وغیرہ سے نقل کر کے اوراق میں لکھ دیا جائے۔ تاکہ آئندہ کے لئے کسی حصے کے ضائع ہونے کا خطرہ باقی نہ رہے۔ خلافت عثمانی رضی اللہ عنہ میں جمع قرآن سے یہ مقصود تھا کہ لوگ مختلف قراءتیں چھوڑ کر صرف قراءت قریش پر متحد ہو جائیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس عظیم قرآنی خدمت کی وجہ سے جامع القرآن کہلائے یعنی امت کو ایک قراءت پر جمع کرنے والے۔ جہاں تک قرآن کو صرف جمع کرنے کا تعلق ہے تو یہ کام آنحضور ﷺ کے ہاتھوں آپ کی حیات مبارکہ میں انجام پا چکا تھا۔ آج اسلامی دنیا میں قرآن کے جتنے نسخے موجود ہیں وہ ان ہی مصاحف عثمانی یا ''مصحف امام'' کے مطابق ہیں۔ ظاہر ہے کہ ''مصحف امام اور مصحف ابی بکر رضی اللہ عنہ خود آنحضرت ﷺ کے لکھائے اور یاد کرائے ہوئے قرآن کے عین مطابق تھا۔ خلاصہ کلام یہ کہ موجودہ قرآن مجید وہی ہے جو آنحضور ﷺ نے امت کو دیا تھا۔

اِعراب

اعراب سے مراد حروف پر حرکات (زِیر، زَبر، پیش وغیرہ) دینا ہے۔ ان اعراب کی وجہ سے تلفظ کی صحیح ادائیگی آسان ہو جاتی ہے۔ علماء کرام کے علاوہ عام آدمی بھی عربی زبان کو آسانی سے پڑھ سکتا ہے۔

نزولِ قرآن کے وقت عربوں میں حروف پر اعراب لگانے کا کوئی رواج نہ تھا۔ یہ کام صرف نقاط سے لیا جاتا تھا۔ عربوں کو اپنی مادری زبان کی وجہ سے کوئی دشواری پیش نہ آتی تھی۔ چنانچہ خلافتِ راشدہ کے دور میں اسلامی سلطنت کی حدود میں بہت ممالک غیر قوموں کے شامل ہوئے۔ ان قوموں نے جب اسلام قبول کیا تو انہیں قرآن پاک پڑھنے میں بہت دقت پیش آتی تھی۔ ان لوگوں کی سہولت کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں اس مسئلہ پر غور ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ایک شاگرد ابوالاسود الدئلی نے گرائمر کے کچھ اصولوں کو مرتب کیا اور ساتھ ہی اعراب لگانے کا بھی کچھ کام کیا۔ البتہ بعد میں اس کے شاگردوں نے اس کام کو جاری رکھا۔ حتیٰ کہ حجاج بن یوسف نے اس کام میں دلچسپی لے کر اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ یہ بات بہت زیادہ مشہور ہے کچھ مورخین نے اس بات سے اختلاف کیا ہے ان کا خیال ہے کہ اعراب لگانے کا کام عباسی

دور میں ایک شخص خلیل بن احمد نے مکمل کیا تھا۔

حفاظتِ قرآن

تمام آسمانی کتابوں میں قرآن کریم کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ خاتم الکتب ہے- اسی طرح ہمارے نبی کریم ﷺ خاتم الرسل والانبیاء ہیں۔ آنحضور ﷺ سے پہلے انبیاء کی نبوت کسی خاص قوم کی طرف محدود ہوا کرتی تھی یا کسی خاص دائرہ زمان و مکاں میں محصور و مقید ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ مختلف خطہ ارضی میں بیک وقت متعدد نبی آیا کرتے تھے اور ایک نبی کے بعد دوسرے رسول یا نبی کی ضرورت لاحق ہوتی تھی۔ جب سالار رسل ﷺ ایک دائمی و ابدی رسالت لے کر تشریف لے آئے تو آپ ﷺ کے بعد رسالت و نبوت کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا گیا۔

قرآن کریم کی خصوصیت

جس طرح سرور کائنات ﷺ کو ابدی رسالت دے کر مبعوث کیا گیا- اسی طرح جو کتاب آپ ﷺ کو عطا ہوئی وہ بھی دائمی اور نا قابل تغیر و تبدل ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ (سورة العنكبوت ۴۵)

ترجمہ: تمہاری طرف رب کی کتاب سے جو کچھ وحی کیا گیا اس کی تلاوت کیجئے۔

قرآن کریم اِس سرزمین عرب میں اترا جو لوازِم تہذیب سے یکسر عاری تھی۔ پورے ملک پر ضلالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ پڑھے لکھے لوگ خال خال پائے جاتے تھے قریش میں سترہ آدمی فن کتابت سے آشنا تھے۔ چھاپہ خانہ تو مدتوں بعد کی ایجاد ہے۔ کاغذ تک ناپید تھا۔ لکھنے کے لئے جانوروں کی کھال، کھجور کی چھال اور اونٹ کے شانے کی چوڑی ہڈی استعمال کی جاتی تھی۔ تاہم آج پندرہ صدیاں ہونے کو آئی ہیں مگر قرآن حکیم روز اول کی طرح صحیح و سالم اور محفوظ ہے۔ اعدائے دین کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ دین اسلام میں کوئی نہ کوئی رخنہ تلاش کیا جائے اور اسے عیب دار ثابت کرنے کے لئے اس کی حامل کتاب میں کیڑے نکالنے کی سعی لاحاصل کی جائے مگر وہ آج تک یہ ثابت نہیں کر سکے کہ قرآن کریم کی زیر و زبر یا شد و مد میں بھی فرق آیا ہو۔

حفاظت قرآن کے بارے میں وعدۂ خداوندی

پہلی آسمانی کتابوں میں سے کسی کے بارے میں یہ ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت اپنے ذمہ لی ہو۔ قرآن کریم سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئیں ان کی زبانیں تک مردہ ہو چکی ہیں اور خطہ ارضی پہ کہیں بولی نہیں جاتیں۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف قرآن کریم کو دست بُردِ زمانہ سے محفوظ رکھا۔ بلکہ اس کی زبان کو بھی زندہ و پائندہ بنا دیا۔ آج دنیا میں کروڑوں انسان عربی بولتے اور سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم میں فرمایا۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر۔۹)

ترجمہ: ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن کریم اپنی حفاظت میں انسانی مساعی سے بے نیاز ہے۔ اس کی حفاظت کی ذمہ داری خالقِ ارض و سماء نے خود لی ہے اور جس چیز کا محافظ خداوند عالم ہو اس کو نقصان پہنچانا کسی کے بس کا روگ نہیں۔ قرآن کو نازل کرنے والا حی و قیوم ہے۔ وہ خود

قائم ودائم ہے اور دوسروں کی زندگی اس سے وابستہ ہے جس کو وہ زندہ رکھنا چاہے۔ اسے کوئی ہلاک نہیں کرسکتا۔ قرآن سے پہلے اس نے جو کتابیں نازل کیں۔ اس نے ان کی حفاظت کی ذمہ داری اپنی ذات پر عائد نہیں کی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کتابیں اپنی اصلی حالت میں کرہ ارضی پر کہیں موجود نہیں۔ ان کے ماننے والوں نے ہی حسب مرضی ان میں ترمیم واضافہ کردیا۔ قرآن کریم میں ارشاد فرمایا۔

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ(سورۃ المائدہ-۱۳)

ترجمہ: وہ کلمات کو ان کی جگہ سے بدل دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سابقہ کتب کی حفاظت کا کام ان کے حاملین کے سپرد کیا تھا مگر وہ اس عظیم ذمہ داری کو نبھانے سے قاصر رہے۔ قرآن پاک میں فرمایا۔

فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًاؕ(آل عمران-۱۸۷)

ترجمہ: انہوں نے اس کتاب کو پس پشت ڈال دیا اور تھوڑی قیمت کے عوض بیچ ڈالا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَۚ(سورۃ مائدہ-۴۴)

ترجمہ: کیونکہ انہیں کتاب کی حفاظت سونپی گئی تھی اور اس کی (صداقت) پر گواہ تھے۔

جب قرآن نازل ہوا تو نہ صرف اس کی حفاظت بلکہ اس کو آنحضورﷺ کے سینہ الم نشرح میں محفوظ کرنے اور آپﷺ کو پڑھانے تک کی ذمہ داری قبول کی۔ آغاز نبوت میں آنحضورﷺ کا معمول تھا کہ نزول وحی کے وقت جلدی جلدی لب ہلاتے تھے تاکہ نازل شدہ آیات اچھی طرح یاد ہو جائیں۔ اس ضمن میں فرمایا۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖؕ **اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ**(سورۃ القیامہ ۱۶-۱۷)

ترجمہ: آپ اپنی زبان کو جلدی جلدی حرکت نہ دیں بے شک اس کا جمع کرنا اور پڑھانا ہمارا ذمہ ہے۔

اس آیت کے بعد آپﷺ کا معمول یہ ہو گیا کہ جبرائیل علیہ السلام آتے تو آپﷺ خاموش ہو کر سنتے جاتے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام جب چلے جاتے تھے تو نازل شدہ آیات کی اس طرح تلاوت کرتے جس طرح جبرائیل علیہ السلام سے سنا تھا۔ اس طرح سارا قرآن سینہء اقدسﷺ میں محفوظ ہو گیا۔

حفاظتی تدابیر

اگرچہ حفاظتِ قرآن کی ذمہ داری خود اس کے نازل کرنیوالے نے لی تھی۔ تاہم اس نے اس کی حفاظت کے لئے مندرجہ ذیل ظاہری تدابیر بھی اختیار کی تھیں۔

طریقِ نزول

قرآن کریم کا طریق نزول خود اس کی حفاظت کا ضامن تھا۔ جبرائیلِ امین علیہ السلام قرآن مجید کو حضورﷺ کے سینہ مبارک میں

بحفاظت اتار دیتے اس کے بعد نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلا کر قرآن کا یہ حصہ سناتے اور صحابہ رضی اللہ عنہم اسے از بر کر لیتے۔ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پورا قرآن یاد تھا۔کئی صحابہ رضی اللہ عنہم نازل شدہ آیات کو لکھنے کا فوری اہتمام کرتے تھے۔قرآن کریم میں فرمایا۔

وَاِنَّہٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ہ(سورۃ الشعراء ۱۹۲-۱۹۳)

ترجمہ: اس قرآن کو روح الامین نے جہانوں کے مالک کی طرف سے مجھ پر نازل کیا ہے۔

بَلْ ھُوَ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُو الْعِلْمَ(عنکبوت ۴۹)

ترجمہ: یہ واضح آیات ان لوگوں کے سینوں میں ہیں جن کو علم دیا گیا ہے۔

جب جبرائیل علیہ السلام اپنا کام ختم کرتے تو حضور ﷺ کا کام شروع ہو جاتا اور مسلمانوں کے سینوں تک پہنچا کر ختم ہوتا۔ یہ قرآنِ کریم آسمانی لوحِ محفوظ سے اتر کر حضور ﷺ کے قلب مبارک کی لوحِ محفوظ میں آتا پھر آپ ﷺ اسے نیک نہاد صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاکیزہ سینوں میں منتقل فرمادیتے۔ایمان کی مضبوط تار نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے دلوں کو آنحضور ﷺ کے قلب مبارک سے جوڑ دیا تھا۔وحی کی روشنی جونہی آپ ﷺ کے دل میں آتی۔زبان مبارک کی ہلکی سی جنبش سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے دل نور قرآن سے جگمگا اٹھتے۔حضور ﷺ جب قرآن سناتے تو تشنہ ءِ کاتبانِ وحی اس سے اپنی روحانی پیاس بجھاتے۔

حفظ وضبط قرآن

نبی کریم ﷺ حفاظت قرآن کا خاطر خواہ اہتمام فرماتے تھے۔جب کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ ﷺ کو فوراً اس کے لکھوانے کی فکر دامن گیر ہوتی۔اس مقصد کے لئے آپ ﷺ نے بہت سے کاتب مقرر کر رکھے تھے۔علامہ حلبی نے سیرت العراقی کے حوالہ سے ان کی تعداد ۴۲ لکھی ہے۔ آپ ﷺ کے چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم بھی یہ فریضہ انجام دیتے تھے۔پھر آپ ﷺ اس تحریر کو مسلمانوں میں پھیلاتے وہ اس سے اپنا نسخہ تیار کرتے اور اسے اپنے پاس محفوظ کر لیتے۔مخصوص کاتبینِ وحی کے علاوہ بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے طور پر قرآن مجید لکھا ہوا تھا۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ عمرو بن العاص کا بیان ہے کہ میں نے عہد نبوی ﷺ میں سارا قرآن جمع کیا اور رات بھر پڑھتا رہتا تھا۔نبی کریم ﷺ نے ایک ماہ میں پورا قرآن ختم کرنے کا حکم دیا تھا۔(مسند احمد ونسائی)

خلاصہ کلام یہ کہ آنحضور ﷺ کی مساعی جلیلہ سے عہد رسالت میں پورا قرآن لکھا جا چکا تھا۔اگرچہ اس کے اجزاء متفرق تھے اور ان کی شیرازہ بندی کی نوبت نہیں آئی تھی۔خلافت صدیقی میں جب عرب بھر میں کفر والحاد کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔تو دوسری جانب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔اس کے خلاف جنگ آزمائی میں بارہ سو کے قریب صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔جن میں سات سو حفاظِ قرآن اور ستر کے قریب قاری تھے۔حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حفاظِ قرآن کی شہادت کا یہ عالم دیکھا تو حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ قرآن کو ایک مرتب کتاب کی صورت میں جمع کر لیا جائے۔حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پہلے انکار کیا مگر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اصرار پر رضامند ہو گئے۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم نے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ خدمت سپرد کی جن میں حضرت زید بن ثابتؓ نمایاں ہیں۔جن کی کوشش سے قرآن کریم کے اجزاء کو کتابی صورت میں یکجا کیا گیا۔قرآن کریم کا یہ نسخہ ترتیب وتہذیب کے اعتبار بلکہ ہر لحاظ سے وہی قرآن تھا جو آنحضور ﷺ پر

نازل ہوا تھا۔ یہ نسخہ پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کی تحویل میں رہا پھر اُن کے جانشین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حفاظت میں رہا اُن کے بعد ان کی صاحبزادی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دیا گیا۔ امام ابن حزمؒ کا قول ہے کہ ''فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت دیار مصر وشام اور عراق و یمن میں قرآن مجید کے ایک لاکھ نسخے موجود تھے''۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا اور نئی نئی قومیں حلقہ بگوش اسلام ہوئیں تو مختلف قبائل کے لوگ اپنے اپنے لب ولہجہ کے مطابق قرآن پڑھنے لگے۔ جس سے تلاوت قرآن میں اختلاف رونما ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہ کو اس کی نقلیں کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ قریشی لہجہ کے مطابق قرآن کریم کی نقلیں کی گئیں اور ہر صوبہ کے مرکز میں ایک نسخہ بھیج دیا گیا۔ حضرت عثمانؓ نے ایک نسخہ اپنے پاس مدینہ میں رکھ لیا اسے ''مصحف الامام'' کہتے ہیں۔ آج قرآن کریم کا نسخہ اس کائنات ارضی کے چپہ چپہ پر پایا جاتا ہے۔ یہ مصحف عثمانی کی نقل ہے جس میں آج تک زیر وزبر کا بھی فرق نہیں آیا اور مصحف عثمانی ہو بہو اس قرآن سے نقل کیا گیا تھا جو آنحضور ﷺ نے امت کو دیا۔

تلاوتِ قرآن

کتاب وسنت میں تلاوتِ قرآن کی جو تاکید کی گئی ہے اور اس پر جزاء وثواب کا جو وعدہ کیا گیا ہے۔ حفاظت قرآن کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ ہر مسلمان تلاوت قرآن کا شیدائی نظر آتا ہے اور مشاغل حیات میں سے تلاوت کے لئے تھوڑا بہت وقت ضرور نکال لیتا ہے۔ صبح کا وقت تلاوت قرآن کے لئے خصوصی طور پر زیادہ بابرکت ہے۔ قرآن میں فرمایا۔

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا ٥ (بنی اسرائیل ۷۸)

ترجمہ: صبح کی تلاوت قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

نماز فجر کے بعد ہر گھر سے تلاوت قرآن کے خوش آئند نغمے فضا میں بلند ہو کر پورے ماحول کو تقدس وروحانیت سے بھر دیتے ہیں۔ قرآن میں خود حضور ﷺ کو تلاوت کا حکم دیا گیا ہے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ (العنکبوت ۴۵)

ترجمہ: کتاب سے جو آپ کی طرف وحی کی گئی ہے۔ اسکی تلاوت کیجئے۔

ماہِ رمضان اور قرآن

نبی کریم ﷺ جبریل امین علیہ السلام کے ساتھ قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے۔ یہ دور خصوصی طور پر ماہ رمضان میں ہوا کرتا تھا۔ نزول قرآن کا آغاز ماہ رمضان میں ہوا تھا۔ اس لئے رمضان وقرآن کو ایک دوسرے سے گہری مناسبت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان نماز وتراویح میں بڑے ذوق وشوق سے قرآن سنتے ہیں۔ قرآن کریم کا سننا پڑھنے سے بھی زیادہ ضروری اور موجبِ اجر وثواب ہے۔

وَاِذَا قُرِیءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا (الاعراف ۲۰۴)

ترجمہ: جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور زبان سے خاموش رہو۔

معیارِ فضیلت

نبی کریم ﷺ نے قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے کو معیار فضیلت قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

خَیرُ کُم مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَه' (بخاری و مسلم)

ترجمہ: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔

بحوالہ احادیث

مندرجہ ذیل احادیث سے تلاوتِ قرآن کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

☆ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص رشک کے قابل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضور ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ کچھ لوگ محوِ عبادت ہیں اور کچھ قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہیں آپ ﷺ قرآن کریم پڑھنے والوں کے ساتھ بیٹھ گئے اور فرمایا کام وہ بھی اچھا کرتے ہیں لیکن میں تمہارے ساتھ ہوں۔ (بخاری و مسلم)

☆ قرآن کا ہر حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ بنابریں ''الم'' پڑھنے سے تیس نیکیاں ملیں گی۔

تلاوتِ قرآن کی یہ ترغیب و تشویش حفاظت قرآن میں بڑی حد تک مدومعاون ثابت ہوئی مسلمان ہمہ تن قرآن پڑھنے پڑھانے اور حفظ کرنے میں لگ گئے۔ قرآن کے سوا کسی دوسری کتاب کو یہ مقبولیت حاصل نہیں ہوئی۔ اس سے واضح ہوا کہ تلاوت قرآن کا ذوق و شوق بھی قرآن کی حفاظتی تدابیر میں سے ایک ہے۔

حفظِ قرآن

قرآن مجید دنیا کی واحد کتاب ہے جس کو مسلمان سینہ میں جگہ دیتے اور اس کو حرز جان بنا کر رکھتے ہیں۔ قرآن کریم کے سوا کائنات ارضی کی کسی کتاب کو زبانی یاد نہیں کیا جاتا۔ آج دنیا میں لاکھوں حفاظِ قرآن اور قاری موجود ہیں۔ جن کی زندگی کا واحد سرمایہ صرف قرآن کریم ہے اور انہوں نے اس کے حفظ و ضبط اور تلاوت کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ دنیا کی کسی قوم نے اپنی مذہبی کتاب کے تحفظ و بقاء کے لئے یہ اہتمام نہیں کیا۔ یہ حفاظت قرآن کی ایسی دلیل ہے کہ جس کی نظیر کہیں موجود نہیں۔ مندرجہ ذیل احادیث سے حفظ قرآن کی اہمیت اُجاگر ہوتی ہے۔

☆ آپ ﷺ نے فرمایا جس کھال میں قرآن ہوگا وہ آگ میں نہیں جائے گی۔ (دارمی)

☆ آپ ﷺ نے فرمایا روز قیامت حافظ قرآن کو حکم ہوگا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے مدارج طے کرتا جا۔ جہاں تیرا قرآن ختم ہوگا۔ وہی تیرا مقام ہے۔

☆ جس صحابی رضی اللہ عنہ کو زیادہ قرآن یاد ہوتا تھا۔ آپ ﷺ اسی کو قبیلہ کا امام اور سردار مقرر کرتے تھے۔ چنانچہ اسی بناء پر حضور ﷺ نے ایک قبیلے کے آٹھ سالہ لڑکے کو امام بنایا۔ (مشکوٰۃ شریف)

☆ آپ ﷺ نے فرمایا۔ جو قرآن کو یاد کر کے بھلا دے وہ قیامت کو کوڑھی بن کر اٹھے گا۔ (بخاری)

☆ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے اپنی امت کا کوئی گناہ اس سے بڑا نہیں دیکھا کہ کسی نے ایک آیت یاد کر کے بھلا دی ہو۔ (صحاح ستہ)

قرأت صلوٰۃ

نماز بدنی عبادات میں ایک اہم مقام رکھتی ہے۔ یہ دین کا ستون ہے۔ جس کے منہدم ہونے سے دین کی عمارت گر جاتی ہے۔ تلاوتِ قرآن نماز کا جزوِ اعظم ہے۔ جس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مسلمان اپنی استطاعت کی حد تک نماز میں پڑھنے کیلئے قرآن یاد کرتا ہے۔ فرائض سے زیادہ نوافل میں قرآن پڑھا جاتا ہے۔ روئے زمین پر وہ کون سی مسجد ہے جس میں ماہ رمضان کے دوران تراویح میں قرآن کریم ختم نہیں کیا جاتا۔ بناء بریں نماز میں قرآن خوانی اس امر کی موجب ہوئی کہ مسلمان زیادہ سے زیادہ قرآن یاد کریں۔ تاکہ طویل قراءت کے ساتھ نماز ادا کریں اور اس میں طمانیت واعتدال کی روح پیدا کریں۔

بزرگانِ سلف کی روایات

بزرگان سلف سے نماز میں قرآن پڑھنے سے متعلق عجیب وغریب روایات منقول ہیں۔ جن سے ان کے والہانہ ذوق وشوق کا اندازہ ہوتا ہے۔ مثلاً حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک ایک رکعت میں قرآن ختم کیا کرتے تھے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک رکعت میں قرآن ختم کرنا منقول ہے۔ ایک غزوہ میں نبی کریم ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر اور عبادہ رضی اللہ عنہ بن بشیر کو حکم دیا کہ رات کو باری باری پہرہ دیں۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی باری پہلے تھی۔ وہ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے دشمن نے آپ رضی اللہ عنہ کو کھڑا دیکھ کر تین تیر مارے۔ آپ رضی اللہ عنہ جسم سے تیر نکالتے رہے مگر نماز کو ترک نہ کیا۔ جب نماز ختم کی اور ساتھی کو جگایا تو دشمن بھاگ گیا تھا۔ ساتھی نے آپ رضی اللہ عنہ کو لہولہان دیکھ کر وجہ پوچھی تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ''میں نے سورہ کہف شروع کر رکھی تھی اسے نا تمام چھوڑنے کو جی نہ چاہتا تھا۔'' (حکایات صحابہ)

مندرجہ صدر بیان سے واضح ہوتا ہے کہ نماز میں قراءت قرآن بھی کلام ربانی کی حفاظتی تدابیر میں سے ایک موثر تدبیر تھی جس سے قرآن کے تحفظ واشاعت میں بڑی مدد ملی۔

قرآن کریم کی اشاعت اور اسکے قدیم نسخے

☆ قرآن مجید کا وہ نسخہ جس کی تلاوت کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا۔ روس میں موجود ہے یہ نسخہ امیر تیمور کے زمانہ میں ابوبکر الشاشی کی جانب سے حضرت شیخ عبداللہ کے مرقد پر رکھا گیا۔ جہاں سے وہ روسیوں کے ہاتھ آیا۔

☆ روایات میں منقول ہے کہ قرآن مجید کی ایک نقل حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بھی تیار کی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قرآن مجید کے چند اوراق حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تحریر کردہ لاہور کی شاہی مسجد میں موجود ہیں۔

☆ ۱۹۳۰ء ماہ نومبر میں ایران کے محکمہ آثار قدیمہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک نسخہ کردستان کی ایک مسجد سے ملا تھا۔

☆ قرآن مجید کا ایک نسخہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے دست مبارک سے لکھا تھا یہ ہرن کی کھال پر لکھا ہوا ہے۔

☆ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے لکھے ہوئے قرآن مجید کے چند اوراق جو خط کوفی میں لکھے گئے تھے۔ امیر تیمور کو بایزید یلدرم کے کتب

خانے سے ملے تھے جو تیموری سلاطین کی حفاظت میں رہے۔۱۸۵۷ء میں یہ اوراق بہادر شاہ ظفر آخری تیموری بادشاہ سے لے کر انگریزی حکومت نے برطانیہ بھجوا دیئے لیکن چند اورق جن میں ایک پر شاہ جہاں کی مہر ہے۔ دہلی میں موجود ہیں۔

☆ خلفائے بنی امیہ نے بھی قرآن کریم کی اشاعت میں بڑا حصہ لیا۔ خلیفہ عبدالملک نے اپنے عہد میں قرآن کریم کے نسخے شمالی افریقہ میں پہنچائے۔ یہاں سے یہ نسخے سوڈان اور حبشہ میں پہنچے۔ جب ولید کا دور آیا تو قرآن مجید یورپ میں پہنچ چکا تھا۔ فرانس میں قرآن مجید گیارہویں صدی عیسوی سے پہلے پہنچ چکا تھا۔ بارہویں صدی عیسوی کی ابتداء میں قرآن کا لاطینی ترجمہ ہو چکا تھا۔ چودھویں صدی میں قرآن کریم اٹلی پہنچا اور پندرھویں صدی میں جرمنی والے اس سے روشناس ہوئے۔ مشرقی یورپ میں قرآن ترکوں کے ذریعہ پہنچا۔ چینی ترکستان میں قرآن ۳۵۰ ہجری میں سلطان بغرا خان کے عہد میں پہنچا۔ بلغاریہ میں ۳۱۰ ہجری میں قرآن پہنچ چکا تھا۔ قرآن مجید مع تفسیر چار جلدوں میں روس سے ۱۷۷۷ء میں شائع کیا گیا۔ اس کی اشاعت کا اہتمام روس کی ملکہ کیتھرائن دوم نے کیا تھا۔

قرآن کریمِ کے مذکورہ صدر قدیم نسخے اس حقیقت کے زندہ گواہ ہیں کہ موجودہ قرآن مجید بعینہٖ وہی ہے جو عہد رسالت ﷺ اور قرون اولیٰ میں تھا۔ نیز یہ کتابِ ربّانی دست برد زمانہ سے بالکل محفوظ و مصئون رہی ہے اور گردش ایاّم نے اس پر کچھ اثر نہیں ڈالا۔

حفاظتِ قرآن کا نسخہ اکسیر

قرآن کریم کے تحفظ و بقا کے لئے حفاظت خداوندی کے علاوہ جو ظاہری وسائل و ذرائع اختیار کئے گئے۔ ان میں موثر ترین ذریعہ اہل اسلام کا وہ ذوق و شوق اور قرآن کریم کے ساتھ انتہائی شغف ہے جو تاریخ کے ہر دور میں موجود رہا۔ اسی جذبہ محبت و الفت کا تقاضا تھا کہ مسلمان تلاوت قرآن کریم کے شیدائی رہے اور گوناگوں مشاغل حیات میں گھِر جانے کے باوجود اس کے پڑھنے پڑھانے سے کبھی محروم نہ رہے۔

لمحہء فکریہ

بد قسمتی سے تہذیب جدید اور غلامانہ طرز فکر نے جہاں دوسری اسلامی اقدار کو پامال کر دیا۔ وہاں تلاوت قرآن کا جذبہ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہا۔ اب قرآنِ کریم کو یا تو ریشمی غلافوں میں لپیٹ کر زینت طاق بنا دیا گیا اور یا عدالتوں میں حلف اٹھانے کے لئے اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اگر کبھی اس کی تلاوت کا خیال دامن گیر ہوتا بھی ہے تو کسی قریب الموت شخص کو سورۃ یٰسین سنانے کے لئے۔ حالانکہ قرآن ایک زندہ کتاب ہے اور مُردوں سے زیادہ اس کی ضرورت ان لوگوں کو ہے جو بقید حیات ہیں۔

اگر مسلمان قرآن کو ایک کتابِ ناطق قرار دیتے جو ان کے انفرادی و اجتماعی معاملات میں فیصلہ کن احکام صادر کرتی ہے تو اس کو گلدستۂ طاقِ نسیان بنانے کی نوبت کبھی نہ آتی۔

گر تو می خواہی مسلمان زیستن   نیست ممکن جز بقرآن زیستن

قرآن حکیم ہی ایک ایسی منفرد کتاب ہے جو چودہ سو سال گزرنے کے باوجود ہر قسم کے تغیر و تبدل سے محفوظ ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ یہودی اور عیسائی مذہب میں کوئی سرے سے ایسی چیز نہیں جو عام طور پر قرآن کے مقابلے میں پیش کی جا سکے۔

اعجاز القرآن

قرآن مجید ایک ایسی نادر اور بے مثل کتاب ہے جس کی نظیر کائنات میں کہیں بھی نہیں ملتی آسمانی کتابیں ہوں یا زمینی ۔خالق کی طرف سے ارسال کردہ ہوں یا مخلوق کی طرف سے تحریر کردہ۔ زمانہ ماضی میں لکھی گئی ہوں یا زمانہ حال میں۔موجودہ کتابیں ہوں یا مستقبل میں چھپنے والی کتابیں الغرض کوئی کتاب بھی اس کے مدِ مقابل نہ ہوئی ہے نہ ہوگی۔ ہادیٔ کون ومکاں ﷺ جب اس نسخہ ہدایت کو غارحرا سے لے کر تشریف لائے تو اس کے مخاطبین یعنی کفار مکہ نے اسے کلام الٰہی ماننے سے انکار کر دیا تھا اور اس پر تہمت دھری کہ یہ کلامِ بشر ہے یعنی انسانی کلام ہے۔ مالکِ کائنات نے ان کے اس اعتراض پر فرمایا کہ

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا

شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؀ (سورۃ البقرہ-۲۳)

ترجمہ: اگر تم شک میں ہو اس قرآن کے بارے میں جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا تو اس معیار کی ایک سورۃ ہی بنا کر دکھا دو اور اس کام میں اللہ کے سوا اپنے تمام مددگاروں کو بھی شامل کرلو اگر تم سچے ہو۔

بہر کیف اللہ تعالیٰ کے اس چیلنج کو چودہ صدیاں گزر جانے کے باوجود اب تک کوئی بھی قبول نہ کر سکا ہے اور نہ کر سکے گا۔ اس چیلنج کے متعلق اللہ نے نزول قرآن کے ایام ہی میں فرما دیا تھا کہ۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ (سورہ بقرہ ۲۴)

ترجمہ: پس اگر تم نہ کرسکو اور ہرگز نہ کرسکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن بنیں گے آدمی۔

بہر کیف خالق کے کلام کا مقابلہ مخلوق کا کلام ہرگز نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی شخص کوشش بھی کرے گا تو وہ عاجز رہے گا۔ کفار مکہ کا اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے محض یہ اعتراض برائے اعتراض ہی تھا۔ لیکن مکہ میں ایک ایسا موقع بھی آیا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خانہ کعبہ کیساتھ سورۃ الکوثر لکھ کر مع معلقات کے ساتھ لٹکا دی تو عرب کے ادباء اور شعراء ہی نے کہا کہ

مَاهٰذَا كَلَامَ الْبَشَر ؀

ترجمہ: یہ کلامِ بشر نہیں ہوسکتا۔

حاصلِ کلام

بہر کیف قرآن حکیم قیامت تک اور مابعد القیامت ایک زندہ جاوید معجزہ ہے۔ اس کی فصاحت و بلاغت اس کا خاص نظم وضبط اس کی ترتیب وتدوین کا خصوصی طرز بیان اور طرز استدلال، عالم غیب کی خبریں اور ہدایت کی تاثیر بے مثل اور لاجواب ہے۔ الغرض اس بے مثل کتاب نے اپنے مقابلے پر سب کو عاجز کر دیا ہے قرآن کے اعجاز کا تفصیلی خاکہ پیش کرنا محال ہی نہیں ناممکن بھی ہے بہر کیف اس کا اجمالی خاکہ درج ذیل ہے۔

۱- فصاحت و بلاغت ۲- ماضی و مستقبل پر محیط علم

۳- اسلوب بیان ۴- مکمل ضابطہ حیات

۵- نظم وضبط ٦- اثر انگیزی

۷- سہولت حفظ ۸- حفاظت قرآن

1۔فصاحت و بلاغت

عربوں کو اپنی زباں دانی، شاعری فصاحت و بلاغت پر بڑا ناز تھا وہ اپنے مقابلے میں غیر عربوں کو "عجمی" یعنی گونگا انسان کہتے تھے لیکن قرآن کریم نے جب اپنی فصاحت و بلاغت افرینی ان پر واضح کی تو وہ گنگ ہوگئے یہاں تک کہ جب انہیں یہ چیلنج ملا کہ تم اس کلام کے ایک سو چودہ حصوں کے مقابلے میں اس طرح کا صرف ایک نمونہ لے کر آ ؤ تو کفار مکہ سے لے کر آج تک چودہ صدیاں بیت گئی ہیں لیکن انسان ایسا کرنے سے قاصر رہا ہے۔قرآن کریم نے اپنے اظہار کے لئے کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ مطالب بیان کرنے کا جو نہایت عمدہ پاکیزہ اور خالص شستہ اسلوب اپنایا ہے یہ کمال کسی دوسری کتاب کو حاصل نہیں ہے۔ جہاں لوگ حضورﷺ کی شخصیت اور کردار کو دیکھ کر مسلمان ہوئے تھے وہاں وہ قرآن کے فصیح و بلیغ کلام سے متاثر ہوئے بغیر بھی نہ رہ سکتے تھے۔ایک اُمّی شخص سے ایسا کلام سن کر بے ساختہ کہہ اٹھتے تھے کہ

مَاھٰذَا کَلَامَ الْبَشَرِ o

ترجمہ: یہ انسانی کلام نہیں ہوسکتا۔

2۔ماضی و مستقبل پر محیط علم

قرآن کریم ایک ایسا کلام ہے جس میں اقوامِ سابقہ کے ایک ہزار واقعات اپنی صحیح صحت کے ساتھ موجود ہیں۔گویا کلام اللہ سابقہ اقوام کی تاریخ کا ایک بہت بڑا ماخذ ہے کفار مکہ جب ایک اُمّی نبیﷺ کی زبان سے سابقہ اقوام کے حالات کا اس طرح بیان سنتے جو خود انہیں معلوم نہ تھے تو وہ دنگ رہ جاتے اور بعض اوقات تو وہ قرآن کی مدد سے اپنے عقائد اور تاریخ کی تصحیح کرتے تھے۔نیز قرآن مجید نے مستقبل کے متعلق جو پشین گوئیاں کی ہیں وہ بھی سو فیصد درست نکلی ہیں۔مثلاً فتح مکہ کی بشارت، قرآن کی حفاظت، روم کی فتح وغیرہ یہ سب باتیں درست نکلیں علاوہ ازیں قرآن نے قیامت تک کے لئے جو پیشن گوئیاں فرمائی ہیں اب وہ حقیقت کا روپ دھار رہی ہیں۔

3۔اسلوبِ بیان

قرآن مجید نے اپنے اظہار کیلئے جو اسلوب پیش کیا وہ نہایت انوکھا اور بے مثل ہے۔ایسا اسلوب بیان عرب کے شعراء وادباء کیلئے بالکل نرالا اور انوکھا تھا کیونکہ یہ رائج الوقت تمام اسالیب سے ہٹ کر تھا اور ایک اُمّی شخص کی طرف سے اس کا پیش ہونا معجزہ سے کم نہ تھا۔اس طرزِ بیان اور اسلوب کی آج تک کوئی نقل تک نہ اتار سکا ہے۔اس میں اکثر مقامات پر لفظی اور معنوی تکرار نظر آتی ہے۔لیکن ذوق سلیم پر گراں نہیں گزرتی بلکہ ہر تکرار اپنے نئے مقصود اور تازہ تاثیر کے ساتھ ابھر کے سامنے آتی ہے اور اگر یہی اسلوب کسی اور کتاب میں ہوتا تو طبیعت اس سے اکتا جاتی اور ذوقِ سلیم پر بار گراں ہوتا۔لیکن قرآن کریم جتنا پڑھتے جائیں طبیعت کو اکتاہٹ کی بجائے سُرور ملتا ہے۔

4۔مکمل ضابطہءحیات

اللہ کی زمین میں انسان اس کا نائب اور خلیفہ ہے۔خلافت اور نیابت کے تقاضوں میں یہ بات بدرجہ اتم شامل ہے کہ نائب کے لئے مقتدرِاعلیٰ اصول وضوابط عطا کرے جو اس کی ساری زندگی کو کفایت کریں۔لیکن اللہ نہ صرف مقتدرِاعلیٰ ہے بلکہ خالق بھی ہے۔وہ انسانی فطرت کو جانتا ہے چنانچہ اس کی طرف سے نازل کردہ قرآن انسان کی تمام مادی اور روحانی ضروریات کی کفالت کرتا ہے۔اور اس کی عطا کردہ ہدایات اپنی افادیت، جامعیت، دوامیت، عالمگیریت، عمل پذیری اور باہمی ہم آہنگی کے اعتبار سے دنیا کا کوئی انسانی قانون قرآنی قانون کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتا اور قرآنی قانون واحد قانون ہے جو انسان کی زندگی کے تمام شعبوں میں اس کی راہنمائی کرتا ہے۔اور قرآنی قانون ہی واحد قانون ہے جو انسانی فطرت سے مطابقت رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کے تمام دکھوں کا ہر حال اور ہر زمانے میں مداوا ہے۔

5۔نظم وضبط

قرآن کے اسلوب اور معانی میں ایک عجیب ربط ہے اور ان کا آپس میں رشتہ نہیں ٹوٹتا جو لفظ جہاں جڑ گیا ہے اسے وہاں سے اٹھا کر دوسرا لفظ لگائیں تو معنویت جاتی رہتی ہے۔قرآن مجید میں مختلف مضامین یکے بعد دیگرے آتے ہیں۔کہیں وعظ ونصیحت ہے تو کہیں اخلاق و عادات، کہیں احکامِ عبادات ہیں تو کہیں احکامِ معاملات لیکن نظم وضبط اور ربط میں کوئی فرق نہیں آیا بلکہ تمام مضامین کے علاوہ ماقبل اور مابعد میں ایک خاص ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

6۔اثرانگیزی

قرآن کریم کے الفاظ میں اتنی شیرینی اور بلا کی اثرانگیزی ہے کہ جو بھی اسے پڑھتا یا سنتا ہے مسحور ہو جاتا ہے حتیٰ کہ غیر مسلم بھی اس کلام کو سن کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔محسنِ انسانیتﷺ جب بھی اس نسخہءِ کیمیا کو کفار کے سامنے پیش کرتے تو وہ یا تو مسلمان ہوئے بصورت دیگر معاندانہ انداز اختیار کرتے تھے ایک یہ کہ وہ لوگوں کو یہ کہہ کر بدکاتے تھے کہ محمدﷺ بن عبداللہ سے گفتگو بالکل نہ کریں کیونکہ اس کی گفتگو میں تو سحر پایا جاتا ہے جو اثر کئے بغیر نہیں رہتا دوسرا یہ کہ قرآن کو بالکل ہی نہ سنو اس کی سماعت سے انسان اپنا دین چھوڑ دیتا ہے۔ان کی اس حرکت کو قرآن نے خود یوں بیان کیا ہے۔

لَاتَسْمَعُوْا لِھٰذَاالْقُرْاٰنِ وَالْغَوْافِیْہِ لَعَلَّکُمْ تَغْلِبُوْنَ(حٰمٓ سجدہ:۲۶)

ترجمہ:اس قرآن کو بالکل نہ سنو(تاکہ تم مغلوب نہ ہو جاؤ) بلکہ شور ڈال دو تا کہ تم غالب رہو۔

7۔سہولت حفظ

اتنی بڑی کتاب کا زبانی یاد ہو جانا بھی بہت بڑا معجزہ ہے۔ہر زمانے میں ایک دو نہیں بلکہ لاکھوں مسلمان مرد عورتیں قرآن مجید کے حافظ چلے آئے ہیں۔یہ صرف قرآن مجید کا اعجاز ہے کہ جو اس کو سیکھتا اور یاد کرتا ہے یہ اس کو نہ صرف حفظ ہو جاتا ہے بلکہ اس کے حافظ کو اللہ نے ایک اور اعزاز بھی بخشا ہے کہ اس کے حفظ کرنے سے انسانی دماغ کی نہ صرف خفتہ شریانیں بلکہ پورے جسم کی خفتہ صلاحیتیں بھی جاگ اٹھتی ہیں اور اسطرح اس کا حافظہ ہر شعبہ زندگی میں طاق نظر آتا ہے۔

8۔حفاظتِ قرآن

قرآن مجید ایک ایسے دور، ایک ایسی قوم اور ایک ایسے ملک میں نازل ہوا۔ جو ہر لحاظ سے دنیا کی پس ماندہ ترین قوم تھی۔ جہاں پر جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے چھائے ہوئے تھے عرب کے پورے معاشرہ میں پڑھے لکھے آدمی کی تلاش محال تھی۔ سامان تحریر جس میں کاغذ، پنسل، قلم اور سیاہی خاصے محدود تھے چھاپہ خانوں کا وجود مفقود تھا۔ مگر یہ قرآن مجید کا معجزہ اور اعجاز ہے کہ ایسی سہولتوں کے نہ ہوتے ہوئے بھی وہ تحریر ہوا اور چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی بالکل اسی طرح صحیح وسالم ومحفوظ ہے اور اس میں کہیں بھی ایک بھی حرف شد، مد، زیر، زبر کی کمی بیشی نہیں ہوئی، مگر اس کتاب کے علاوہ خواہ آسمانی کتابیں ہوں یا انسانی، کسی کی بھی مجال نہیں کہ وہ یہ دعویٰ کر سکے کہ وہ اسی حالت میں موجود ہے جس حالت میں نازل ہوئیں یا ابتداء میں لکھی گئیں۔ آج قرآن کے علاوہ تمام سابقہ کتب سماویہ تحریف شدہ ہیں مگر قرآن زمانے کی دست برد سے بالکل مامون اور محفوظ ہے۔ حقیقت حال یہ ہے وہ کتاب جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالی نے خود اٹھایا ہوا ہے جب وہ خود اس کا محافظ ہے تو پھر کس کی مجال ہے کہ اس میں کمی بیشی کرے۔

اِنَّا نَحنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ (الحجر۔ ۹)

ترجمہ: اس ذکر (قرآن) کو ہم ہی نے نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنیوالے ہیں۔

باب سوئم

قرآن مقدس کی 114 سورتوں کا تعارف واہم مضامین

1- سُوۡرَةُ الۡفَاتِحَةُ

"فــاتــحة" کےلغوی معنی ہیں ' کھولنے والی ' یہاں مراد ہےقرآن مجید کی ابتداء۔ یہ قرآن مجید کا دیباچہ ہے۔اس لئے یہ سورۃ فاتحۃُ الکِتاب کہلاتی ہے۔ یہ نام حدیث میں مروی ہےاس سورۃ کےاور بھی نام ہیں۔ سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِیۡ یہ نام سورۃُ الحِجر میں آتا ہے۔ارشادِالٰہی ہے۔

وَلَقَدۡ اٰتَیۡنٰکَ سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِیۡ وَالۡقُرۡاٰنَ الۡعَظِیۡمَ (آیت ۸۷)

ترجمہ: اورہم نے ہی تجھے سات بار دہرائی گئی آیتیں اورعظمت والاقرآن دیا ہے۔

بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِیۡ سے مرادسورۃ فاتحہ ہےحدیث شریف میں اس سورۃ کا نام اُمُّ الۡقُراٰن یا اُمُّ الۡکِتَابِ بھی آیا ہےجس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سورۃ قرآنِ کریم کی تعلیم کا نچوڑ اورخلاصہ ہے۔حدیث میں اورنام بھی وارد ہوئے ہیں۔اَلدُّعَآءُ - اَلصَّلٰوۃُ – اَلشَّفَآءُ (روحانی اورجسمانی بیماریوں کی شفا) اَلۡکَنۡزُ (خزانہ) اَلۡحَمۡدُ. (تعریف یعنی اللہ کی تعریف)

حدیث میں اس سورۃ کو اَعۡظَمُ السُّوَرِ فِی الۡقُراٰنِ کہا گیا ہے۔یعنی قرآن مجید کی سب سے زیادہ عظمت والی سورۃ۔اس سورۃِ قرآنی میں مندرجہ ذیل اہم مضامین کی طرف اشارہ وتعلیم ملتی ہے۔

چنداہم مضامین

☆ حمدِ باری تعالیٰ کا استحقاق

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ وہ مالکِ ارض وسماء بڑی عظمت وجبروت اورعزت وشان والا ہے۔اسکی عظمت وکبریائی کے سامنے بڑوں بڑوں کی عظمت واقتداراور بڑائیاں سربسجود ہیں۔وہ سب حاکموں کا حاکم اورسب بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔اورتمام حمدوثناءاسی کیلئے ہے۔

☆ ربوبیتِ خداوندی

وہی خدائے کارساز ہے۔جس نے محض لفظ کُن سے یہ اتنا بڑا کارگاہِ حیات اورکارخانہ عالم بناڈالا۔وہ ہمیں عدم سے وجود میں لایا اور ہماری روحانی وجسمانی نشوونمااورتربیت وتکمیل کیلئے سامان مہیا کیے۔

☆ رحمٰن ورحیم مولا کی شان بندہ نوازی

اسکی شان یہ ہے کہ وہ رحمٰن اوررحیم ہے۔جولوگ اپنی بداعمالیوں اورسیاہ کاریوں کی وجہ سے ارزل الامم بن گئے،اس مہربان کوفراموش کرکےنفس وشیطان کےغلام بن گئے،اس رحیم کی محبت واطاعت سے منہ موڑکرخواہشِ عشرت اورتمنائے دولت میں مگن ہوگئے۔تو ایسے بھولے بھٹکوں اوردربدر کی ٹھوکریں کھانے والوں کیلئے بھی اسکی ذات رحیم وکریم،بندہ نوازاورخطاپوش ہے۔

☆ یومِ آخرت کی ضرورت

عقیدہءآخرت کا سب سے بڑا اور اہم فائدہ یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنی دنیاوی زندگی کو با مقصد سمجھنے لگتا ہے وگرنہ اسے یہ زندگی بالکل عبث اور بے مقصد معلوم ہوتی ہے۔ اگر اخروی زندگی نہ ہو تو پھر یہ دنیاوی زندگی ، پیدا ہونا، جوان ہونا، کھانا پینا، مصائب برداشت کرنا اور پھر مر جانا۔ یہ بالکل واہیات اور فضول اعمال محسوس ہوتے ہیں۔ اس صورت میں اگر کوئی زندگی بسر کرے گا تو محض فطرت کے صبر کے تحت، جیسے حیوان اور دوسرے جاندار زندگی بسر کرتے ہیں۔ عقیدہءآخرت انسان میں زندگی کی مقصدیت پیدا کرتا ہے۔

☆ عبادت واستعانت حقوقِ مولائے کریم ہیں

عبادت و بندگی اس مولا کریم کیلئے ہے۔ عبادت و بندگی صرف نماز، روزہ کا نام نہیں بلکہ ہمارے ان کاموں کا نام ہے جو ہم تمام دن اور رات میں کرتے ہیں۔ بندگی کا دعویٰ اس وقت صحیح ہوسکتا ہے کہ ہم ہر کام خدا کی مرضی اور اس کے حکم کے مطابق کریں۔ ہمارا کھانا پینا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، شادی وغمی، لباس و وضع غرضیکہ ہر حرکت وسکون عبادت میں داخل ہے بشرطیکہ ہم اسے احکامِ خداوندی کے مطابق کریں۔

☆ صراطِ مستقیم کی عظمت ورفعت

اس خدا نے جو نیکی کا راستہ بتلایا ہے، سیدھا وہی راستہ ہے اور اسی پر چل کر ہم دارین کی فائز المرامی اور فلاح ونجات حاصل کر سکتے ہیں۔ اسکے بتلائے ہوئے راستے کے سوا تمام راستے ٹیڑھے ہیں اور گمراہی وہلاکت و بربادی کی طرف لے جانیوالے ہیں۔

اس صراطِ مستقیم پر ثابت قدمی کی وجہ سے غفلت و مدہوشی کے ماروں کے اندر حجازی آن بان اور شان وشوکت پیدا ہوتی ہے۔ فسق و عصیاں کے ماروں کو اس صراطِ مستقیم پر چلنے کی وجہ سے دل کی آنکھیں، عقلِ رسا اور مستقیم نظر عطا ہوتی ہے۔

☆ انعاماتِ خداوندی کے مستحق خوش نصیب

انعامات کے مستحق خوش نصیبوں کا ذکر کیا اور اس کا اظہار اللہ نے سورۃ النساء میں کیا کہ ان خوش نصیبوں میں انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین شامل ہیں۔

☆ مغضوب اور گمراہوں سے بیزاری کا اعلان

سورۃ کے آخر پر اس مولائے کریم نے اپنے پوجنے والوں کو یہ نصیحت کی کہ گمراہی شیطان کا راستہ ہے۔ اس سے بچو، کیونکہ میرے غضب کے آگے نمرود جیسی ہستیوں کے سارے کس بل خاک میں مل جاتے ہیں۔ لہذا اس غضب والے راستے کی بجائے ''صراطِ مستقیم'' کا راستہ اختیار کرو۔

☆ کلمہ آمین کی اہمیت

''آمین'' کے کلمات دعا کی قبولیت میں انتہائی مدو معاون ہوتے ہیں۔ دعا مانگنے والا اور سننے والا بھی آمین کہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب بندہءمومن دعا مانگتا ہے تو ملائکہ مقربین بھی ''آمین'' کہتے ہیں اور جس خوش نصیب کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی وہ بخشا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ سورہ فاتحہ کے اختتام پر خصوصی طور پر ''کلمہ آمین'' کہنے کی تاکید ہے۔

اس سورۃ میں 1 رکوع 7 آیات ہیں۔ یہ مکہ میں نازل ہوئی۔

سورۃ فاتحہ کے فوائد و برکات

☆ الحمد شریف چالیس بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے بخار والے کے منہ پر چھینٹا دیں ان شاءاللہ تعالیٰ بخار جاتا رہے گا۔

☆ سورۃ فاتحہ کو چینی کے پاک برتن پر مشک و زعفران سے لکھ کر اگر مریض کو پلا دیں تو ہر قسم کے جسمانی مرض ان شاءاللہ تعالیٰ جاتے رہیں گے۔

☆ چیچک کے واسطے گیارہ مرتبہ اس سورۃ کو پڑھ کر دم کرنا مجرب ہے۔

☆ الحمد شریف ہر روز صبح کی سُنتوں کے بعد اور فرضوں سے پہلے اکتالیس مرتبہ پڑھنا موجب برکت ہے اور ہر کام کے لئے مفید ہے۔ اس کو پڑھ کر جو دُعا مانگے وہ ان شاءاللہ تعالیٰ قبول ہوگی۔

2- سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

"بقرہ" کے معنی ہیں ایک گائے۔ اس کے مضامین کی جامعیت کی وجہ سے اسے فُسْطَاطُ الْقُرْآن (قرآن کا خیمہ) یاسَنَامُ الْقُرْآنِ (قرآن کی چوٹی) کہا گیا ہے۔ اس سورت کا نام البقرہ اس تذکرے سے لیا گیا ہے جو بنی اسرائیل کو ایک گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیئے جانے سے متعلق اس سورۃ کے آٹھویں رکوع میں کیا گیا ہے۔ چونکہ اس سورۃ میں خاص طور پر یہودیوں کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ یہود کو شرک کی دلدل سے نکالنا چاہتا تھا۔ یہود مصر میں رہ کر گائے کی پرستش میں مبتلا ہو چکے تھے۔ اس لئے گائے کے ذبح کا تذکرہ اس سورۃ کا ایک اہم ترین مضمون ہے۔

چند اہم مضامین

☆ مشرکینِ مکہ اور یہودِ مدینہ کی گمراہی کا فرق

اس کے علاوہ ایک یہ بھی حقیقت ہے کہ اہلِ مکہ مشرک و بت پرست تھے۔ وحی، نبوت، قیامت وغیرہ کا کوئی تصور ان کے ذہن میں نہ تھا۔ قتل و غارت اور لوٹ مار میں وہ فخر اور لذت محسوس کرتے تھے۔ اس لئے مکہ میں جو سورتیں نازل ہوئیں ان میں انکے عقائدِ باطلہ اور اعمال فاسدہ کی اصلاح پیش نظر تھی۔ یثرب کے اصلی باشندے گو انصار تھے لیکن قوت و اقتدار یہود کے ہاتھ میں تھا۔ وحی، رسالت، قیامت، جنت، دوزخ وغیرہ پر اُن کا ایمان تھا اور عملی طور پر یثرب پر حکومت یہود کی تھی۔ ان حالات میں رحمتِ دو عالم ﷺ نے مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا اور یہود و انصار کو اسلام کی دعوت دی۔

☆ اسلامی ریاست کے اہم خدوخال

مدینہ طیبہ میں جو پہلی سورۃ نازل ہوئی اس کے کئی رکوع یہود کی اصلاح کیلئے وقف ہیں۔ ہجرت کے بعد اسلام متفرق اور منتشر افراد کا مذہب نہیں رہا تھا بلکہ ایک جماعت اور ایک قوم کا دین بن گیا تھا۔ اب ضرورت اس بات کی تھی کہ ایسے مضبوط خطوط پر ان کی تنظیم کر دی جائے کہ کثرت، وحدت میں کھو جائے۔ اور کوئی گوشہ ایسا نہ رہے جس میں بدنظمی اپنے قدم جما سکے۔ ان اہم ضروریات کے پیش نظر اس سورۃ میں قانون، اخلاق، آئین اور سیاست کے بیشتر قواعد و ضوابط بیان فرما دیئے گئے ہیں۔

☆ مسلمانوں کو چند نصیحتیں

مکی زندگی میں تو مسلمان کفار کے ظلم وستم سہتے اور چپ ہو جاتے ۔ مدینہ طیبہ میں جب مسلمان اکٹھے ہوگئے تو کفار نے اپنی اجتماعی طاقت سے اسلام کو مٹانے کا عزم کرلیا۔ اُدھر اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے بندوں کو کفر سے ٹکر لینے کی اجازت دے دی اور انہیں یہ بتایا کہ اپنی بے کسی اور بے بسی اور مخالف کی قوت وسطوت سے مت گھبراؤ۔ فتح یاب تو وہی ہوتا ہے جس کے شاملِ حال میری تائید اور نصرت ہوتی ہے۔ اور وہ تمہارے ساتھ ہے۔ یقیناً تم ہی غالب ومنصور ہوگے۔ نیز ملتِ اسلامیہ کے لئے قبلہ کا تعین بھی فرما دیا تاکہ ان کی توجہات کا ظاہری مرکز بھی ایک ہی ہو جائے اور کہیں ان کی عبادتیں انتشار کا شکار ہوکر اپنا جماعتی حسن نہ کھودیں۔

اس سورۃ میں 40 رکوع 286 آیات ہیں۔ یہ مدینہ میں نازل ہوئی۔

سورۃ بقرہ کے فوائد وبرکات:

☆ اگر کسی دُشمن کا خوف ہو تو اس سورۃ کو رات کے بارہ بجے پڑھے اور دل میں تصور اپنے دُشمن کا رکھے اللہ تعالیٰ اس سورۃ کی برکت سے اس دُشمن کی بُرائی کو دفع کردے گا اور اس کا کوئی حیلہ اور فریب اس پر نہ چل سکے گا۔

3- سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ

''اٰلِ عمران'' کے معنی ہیں۔ عمران کی نسل، اس سورت میں اولادِ عمران کے ذکر کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ عمران حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ کے والد کا نام ہے اور عمران حضرت مریمؑ کے والد کا نام بھی ہے۔ مفسرین کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ اس سورۃ میں عمران سے کون مراد ہے۔ چونکہ اس سورت میں نبوت کے سلسلہ موسویہ سے رخصت ہونے کا ذکر ہے اور اس سلسلہ کے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اور ان کے متبعین کے غلط عقائد کا بھی ذکر تفصیلاً کیا گیا ہے اس مناسبت سے اس کا نام اٰلِ عمران رکھا گیا ہے۔

صحیح مسلم میں سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران کو ''اَلزَّھْرَوَانِ'' کے نام سے پکارا گیا ہے جو زھر کا تثنیہ ہے یعنی روشن یا پھول، دونوں میں توحید اور رسولِ کریم ﷺ کی نبوت کا اثبات ہے۔

چند اہم مضامین

☆ دینِ اسلام تمام انبیاءؑ کا مذہب

اس سورۃ میں بڑے واضح انداز سے اس امر کی تصریح کی گئی ہے کہ انسان کی ہدایت کیلئے اس کے خالق نے جو ضابطہ عطا فرمایا وہ ایک ہی ہے اور اس کا نام ہے دینِ اسلام۔ سب کے جدِّ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی دینِ اسلام کے علمبردار تھے۔

☆ تمام انبیاءؑ پر ایمان اور ختمِ نبوت

کیونکہ تمام انبیاءؑ ایک ہی دین کے داعی اور مبلغ تھے۔ اس لئے ہر نبی نے اپنے سے پہلے گزرے ہوئے انبیاءؑ ورسول کی تصدیق کی اور اپنی اپنی اُمتوں کو بعد میں آنے والے انبیاءؑ پر ایمان لانے کی ہدایت کی۔ اسی سنت پر حضورِ کریم ﷺ نے عمل فرمایا اور تمام انبیاء ورسل گذشتہ کی

تصدیق کی۔لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کیونکہ کوئی اور نبی مبعوث ہونے والا نہیں تھا اس لئے کسی نئے نبی پر ایمان لانے کا حکم نہیں دیا۔ختمِ نبوت کی یہ بھی بڑی واضح دلیل ہے۔لہٰذا اگر تمام اہلِ کتاب و مخلوقِ خدا میں اتحاد و اتفاق ہوسکتا ہے تو صرف اسلام کے جھنڈے کے نیچے اور حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی قیادت میں ہی ہوسکتا ہے۔

☆ جھوٹے عقیدہء تثلیث کا محاسبہ

اس سورۃ میں عیسائیوں کے عقائد کی درستی کی طرف خاص توجہ فرمائی گئی ہے اور ان کے عقیدۂ تثلیث کا ایسا سخت محاسبہ کیا گیا ہے جس کا جواب مسیح کے پرستاروں کے پاس تب تھا نہ اب ہے۔اس سورۃ کا بہت سا حصہ اس وقت نازل ہوا جب نجران کے عیسائیوں کے علماء و رؤسا کا ایک وفد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور اپنے عقائد کے متعلق حضور ﷺ سے مناظرہ شروع کیا۔

☆ اجازت جہاد

مسلمانوں کو کفار سے جہاد کرنے کی اجازت دی گئی تھی اس کے بعد کفر و اسلام کی جنگوں کا سلسلہ شروع ہوگیا پہلی جنگ بدر کے میدان میں لڑی گئی جس میں مٹھی بھر مسلمانوں نے اپنی بے سروسامانی کے باوجود کفار کو شکست فاش دی۔

☆ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حکم اور فوائد

اس سورۃ میں مسلمانوں کو اپنے مقام بلند اور فرضِ منصبی سے آگاہ کیا گیا ہے کہ تم خیر الامم ہو اور تمہاری خیرات و برکات صرف اپنے لئے اور صرف اپنوں کیلئے ہی نہیں بلکہ سب کائنات کیلئے،ساری نوعِ انسانی کیلئے ہیں۔اور یہ منصب جتنا عظیم اور بلند ہے اتنا ہی کٹھن اور دُشوار ہے۔اس لئے تمہیں باہمی اتفاق و محبت کی ضرورت ہے۔اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے نہ پکڑے رکھا اور اُخوتِ اسلامی کے جذبہ سے سرشار نہ رہے اور آپس میں سرپھٹول شروع کردی تو نہ صرف یہ کہ تم اپنے منصبِ رفیع کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہ ہوسکو گے بلکہ تمہاری اپنی ناموس اور بقاء خطرے میں پڑ جائے گی۔

☆ حُرمتِ سود

معاشی ناہمواریوں کی ایک بہت بڑی وجہ سودخوری کا ظالمانہ نظام ہے۔اس لئے اس کی حرمت کو یہاں پھر دہرایا گیا تاکہ ملت ایسے عوامل سے بچی رہے جو اس کی صفوں میں انتشار اور ذہنوں میں اضطراب پیدا کرنے کا سبب بن سکتے ہیں۔

اس سورۃ میں 20 رکوع 200 آیتیں ہیں۔یہ مدینہ میں نازل ہوئی۔

سورۃ آل عمران کے فوائد و برکات

☆ آیۃ: الٓمّٓ ۔ اللہُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ سے الفرقان تک مشک و گلاب سے لکھ کر ایک سرکل (سرکنڈا) میں جو طلوع آفتاب سے پہلے کاٹا گیا ہو،رکھ کر اس کے مُنہ پر موم لگا کر بچے کے گلے میں پہنا دیا جائے تو آسیب،اُمُّ الصُّبْیَان،نظر بد اور جمیع حوادث سے محفوظ رہے۔

☆ ہرن کی جھلی پر باریک قلم سے لکھ کر نگین انگشتری کے نیچے رکھ لیا جائے جو شخص باوضو پہنے جاہ قبولیت حاصل ہو اور دُشمن سے محفوظ رہے۔

☆ جو شخص باوضو پانچ مرتبہ ہر نماز کے بعد سورۃ آل عمران پڑھے اس کے سب کام آسان ہوں۔

☆ حاملہ عورت پر اس سورت کو پڑھ کر دم کرے، دردزہ کی تکلیف نہ ہو اور بچہ نیک کردار سعادت اطوار پیدا ہو۔

4- سُوْرَۃُ النِّسَآءِ

''اَلـنِّسَـآءُ'' کے معنی ہیں عورتیں۔اس سورۃ میں عورتوں کے حقوق معاشرت اور خانہ داری کے متعلق امور کا ذکر ہے۔اس مناسبت کی وجہ سے اس سورۃ کا نام اَلنِّسَآءُ ہے۔اس سورۃ کے تین اہم بڑے عنوانات ہیں۔

(۱) یتیموں کے حقوق،عورتوں کے حقوق اور ان سے تعلقات (۲) منافقین (۳) یہودی۔

چند اہم مضامین

☆ خوشگوار خانگی زندگی کے اصول

اس سورۃ میں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ توجہ گھریلو زندگی کو خوشگوار بنانے پر دی گئی ہے۔گھر ہی قوم کی خشتِ اوّل ہے۔گھر ہی وہ گہوارہ ہے جہاں قوم کے مستقبل کے معمار پرورش پاتے ہیں۔گھر ہی وہ مدرسہ ہے جہاں اخلاق وکردار کی جو قدریں اچھی یا بری، بلند یا پست لوحِ قلب پر لکھ دی جاتی ہیں۔تو ان کے نقوش کبھی مدہم نہیں پڑتے۔صرف جذبات کتنے پاکیزہ اور معصوم کیوں نہ ہوں حقائق کا مقابلہ کرنے کی تاب نہیں لا سکتے۔قرآن حقائق کو حقائق کی حیثیت سے دیکھتا ہے۔اس لئے گھر کے ماحول کو خوشگوار بنانے کیلئے مبہم نصیحتوں پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کیلئے واضح اور غیر مبہم قاعدے اور ضابطے متعین فرما دیئے۔

☆ یتیموں کی کفالت اور حق وراثت

اس سورت میں قرآن حکیم نے اپنے ماننے والوں کو صاف الفاظ میں حکم فرمایا کہ وہ یتیم بچوں اور بچیوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ان کے حقوق کی نگہبانی اور ان کے اموال کی حفاظت کریں۔قرآن نے پہلی مرتبہ اعلان کیا کہ جس طرح مرد کے حقوق عورت پر ہیں اسی طرح عورت کے حقوق بھی مرد پر ہیں اس کی رائے ہے اور قانون اس کی رائے کا احترام کرتا ہے اس کو اپنے والدین' اپنے خاوند' اپنی اولاد کا وارث تسلیم کیا گیا۔اس کو ملکیت کے حقوق تفویض کئے گئے۔

☆ بیویوں کے ساتھ حسنِ سلوک

مرد کو بیوی کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا اور اگر اس کی کوئی چیز پسند خاطر نہ ہو تو اس پر صبر کرنے کی ہدایت کی۔اگر باہمی تعلقات کشیدہ ہو جائیں تو اصلاح حال کی تدبیر بتائی۔

☆ تقسیمِ میراث اور حفاظتِ حقوق العباد

اس سورت میں تقسیم میراث کا مفصل قانون نازل فرمایا۔اس سورت میں بھی مسلمانوں کو حق کی حفاظت کیلئے اپنی جان تک کی بازی لگانے کا حکم دیا گیا اور ان کے حوصلوں کو بلند کیا گیا اور منافقوں کے مختلف گروہوں کے ساتھ ہر ایک کے مناسب حال رویہّ اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی۔

☆ عملِ پیہم اور عملی تحریک

اُمتِ مصطفویہ کو صاف صاف بتا دیا گیا کہ اس رزم گاہِ حیات میں جیت اسی کی ہوگی جو اپنے پیہم اور نتیجہ خیز عمل سے اپنی فوقیت اور برتری ثابت کردے۔ خیالی پلاؤ پکانے اور ہوائی قلعے تعمیر کرنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

☆ اطاعتِ رسول کریم ﷺ

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ اکرم رسول معظم ﷺ کی غیر مشروط اطاعت کا حکم دیا ہے اور "فلا وربک" (اے محبوب ﷺ تیرے ربّ کی قسم) کے پُرجلال الفاظ سے قسم اُٹھا کر بتایا کہ کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک وہ میرے رسول کے ہر فیصلہ کو خواہ وہ اس کے خلاف بھی ہو دل وجان سے بخوشی قبول نہ کرے۔

اس سورۃ میں ۲۴ رکوع اور ۱۷۶ آیات ہیں اور یہ سورۃ مدنی ہے۔

سورۃ النساء کے فوائد و برکات

☆ اس سورت کو زعفران سے لکھ کر تین روز متواتر دھو کر پیئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس قسم کا ڈر یا خوف رکھتا ہو اس سے نجات ملے گی۔

☆ واسطے عورت کے دس بار اس سورت کو پڑھے اور دُعا کرے انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

5- سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ

مائدہ کے معنی ہیں۔ دسترخوان جن پر کھانا ہو۔ یہ نام مائدہ کے اس ذکر سے لیا گیا ہے جو اس کے پندرھویں رکوع میں ہے هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ یعنی کیا تیرا رب طاقت رکھتا ہے کہ وہ آسمان سے مائدہ نازل کرے۔ ذکر یہ ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی تھی کہ انہیں کثرت سے کھانے کی چیزیں ملیں تاکہ وہ سرورِ دائمی کا موجب بنیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انہیں منع فرمایا اور کہا کہ حقیقی خوشی تقویٰ اللہ سے پیدا ہوتی ہے۔ مگر ان کے اصرار پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نزول مائدہ کی دُعا کی۔

صلح حُدَیبیہ سے لے کر حجۃ الوداع کے دوران یہ سورت نازل ہوئی جب اسلام فتوحات کے جھنڈے گاڑھ رہا تھا۔ ان بدلے ہوئے حالات میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔

چند اہم مضامین

☆ تربیت اخلاقِ حسنہ

اس سورۃ کا آغاز تربیت اخلاق سے ہوا ہے۔ اس سورۃ میں مختلف اقسام کے اخلاقی سبق دیئے گئے ہیں۔ کہ جو وعدہ کرو اس کو پورا کرو۔ خواہ یہ وعدہ نجی کاروبار کے متعلق ہو اپنے حلیفوں سے ہو یا حریفوں سے ہو اور خواہ اپنے رب ذوالمجد والعلیٰ سے ہو۔

☆ قاضی و جج کے لئے ہدایات

جب قضا کی کرسی پر بیٹھو تو یاد رہے عدل وانصاف تمہارا شعار ہو۔ فریق مقدمہ تمہارا دشمن ذاتی نہیں بلکہ دینی دشمن ہی کیوں نہ ہو عدل کا

دامن تمہارے ہاتھوں سے چھوٹنے نہ پائے۔فرزندانِ آدم کا قصہ بیان کر کے بتایا کہ حسد بہت بری چیز ہے اس نے بھائی کو بھائی کا قاتل بنا دیا۔تم اس مذموم خصلت سے احتراز کرنا۔

☆ کتبِ سماوی کے احکامات میں مطابقت

دوسری اہم چیز جس کا ذکر اس سورۃ میں کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ تورات' انجیل اور قرآن الگ الگ نظریات کے علم بردار نہیں بلکہ یہ تینوں نہریں ایک ہی سرچشمہ فیض سے پھوٹتی ہیں سب میں ہدایت ہے سب میں نور ہے اور ہر ایک کتاب میں اپنے زمانہ کے مطابق شریعت کا مکمل ترین نظام اور اخلاقیات و معاملات کا واضح ضابطہ موجود تھا۔اور ان سب کا جامع اور ان تمام بلند اخلاقی قدروں کا نقیب' محافظ اور نگہبان قرآن مجید ہے۔

☆ مومن کا فرض منصبی ہدایات کی تقسیم کاری

حاملانِ قرآن کو تنبیہہ فرما دی کہ دیکھو! ہدایت و نور یہود کے پاس بھی آیا اور نصاریٰ کے پاس بھی۔لیکن اُنہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔اے غلامانِ مصطفیٰ! اب وہی ہدایت و نور اپنی پوری آب و تاب اور شوکت و جلال سے تمہارے مطلع حیات پر نمودار ہو رہا ہے اور تمہیں اس سے استفادہ کا موقع دیا جا رہا ہے کہیں تم بھی اپنے پیش روؤں کی طرح اپنی خواہشات اور خود ساختہ مصلحتوں کی قربان گاہ پر اسے بھینٹ نہ چڑھا دینا۔اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کی پوری پوری تعمیل کرنا۔کیونکہ جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کے مطابق فیصلے کرتا ہے وہ منکر حق ہے وہ نافرمان ہے وہ اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے۔نیز فرمایا کہ یہود و نصاریٰ خود تو بھٹکے ہوئے ہیں وہ تمہیں بھی جادۂ حق سے بہلانے پھسلانے کی انتہائی کوشش کریں گے۔خبردار! ہوشیار! ان کے دامِ فریب میں نہ پھنس جانا۔

☆ جزئیاتِ شریعت

قرآن جو شریعت لے کر آیا اس کی کئی جزئیات کا یہاں ذکر کیا گیا ہے حج کے آداب' شعائر اللہ کی تعظیم' شراب اور جوا کی قطعی ممانعت' وضو و تیمّم کے احکام' حلال و حرام اشیاء کا ذکر' پُر امن راستوں پر ڈاکہ زنی کرنیوالوں اور چوری کرنیوالوں کے لئے عبرتناک سزائیں۔

☆ تکمیلِ دین کا اعلان

اس سورۃ کا طرۂ امتیاز وہ آیت کریمہ ہے جو بتاریخ 9 ذی الحج سن 10 ہجری میدانِ عرفات میں رحمت عالمیاں، پیکر ہدایت، نورِ مجسم ﷺ پر نازل ہوئی۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً

ترجمہ: آج کے دن میں نے مکمل کر دیا تمہارے لیے تمہارا دین اور پوری کر دی میں نے تم پر اپنی نعمت اور پسند کر لیا میں نے واسطے تمہارے اسلام کو دین۔

اس سورت میں ۱۶ رکوع ۱۲۰ آیات ہیں۔یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ مائدہ کے فوائد و برکات

☆ تندرستی اور قحط سالی میں اکتالیس بار اس سورۃ کو پڑھنا،غیب سے رزق پہنچتا ہے۔

☆ جو شخص تجارت کے اسباب میں اس سورۃ کولکھ کر احتیاط سے رکھے، اس میں ان شاء اللہ فائدہ ہو۔

6- سُوْرَۃُ الْاَنْعَامِ

انعام کے معنی ہیں چار پائے۔ اس سورۃ کے رکوع ۱۷، ۱۸، میں بعض انعام (مویشیوں) کی حرمت کے متعلق اہلِ عرب کی توہمات کی تردید کی گئی ہے۔ اس مناسبت سے اس کا نام ''اَلْاَنْعَامِ'' رکھا گیا ہے۔

ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یہ پوری سورت مکہ میں بیک وقت نازل ہوئی تھی۔ چوپایوں کے متعلق اہلِ عرب میں عجیب مشرکانہ رسوم مروج تھیں۔ بعض اقسام کے جانوروں کو متبرک سمجھا جاتا تھا۔ ان کی یہ رسوم شرک کی حد تک پہنچی ہوئی تھیں۔ اسلام نے توحید کی جو دعوت دی وہ اس وقت تک پوری نہ ہوسکتی تھی جب تک کہ ان مشرکانہ رسوم کی بیخ کنی نہ کی جائے۔ اس سورت کا اصل مضمون توحیدِ الٰہی ہے۔

چند اہم مضامین

☆ بتوں کی حقیقت

مکہ کی تقریباً تمام تر آبادی مشرک اور بت پرست تھی ان پتھر کے بتوں اور مٹی کی مورتیوں کے متعلق ان کا عقیدہ یہ تھا کہ وہ بھی الہ (خدا) ہیں۔ اس بے سروپا بات کے اظہار میں انہیں ذرا تامل نہ تھا۔ بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں بتایا کہ یہ بے جان اور بے زبان مجسمے خدا نہیں۔ خدا تو وہ ذات والہ صفات ہے جو زمین و آسمان کا خالق ہے۔ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو یہ سن کر وہ حیران و ششدر ہو گئے۔

☆ تسخیرِ کائنات کا حکم اور عرفانِ الٰہی

قرآن اپنے پڑھنے اور سننے والے کو فلسفہ کی بھول بھلیوں میں حواس باختہ اور اس کی ثقیل اور غیر مانوس اصطلاحوں سے مرعوب نہیں کرتا۔ بلکہ کائنات کی اس کھلی ہوئی کتاب میں غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔ یہ سورج، یہ چاند کس کی کبریائی کے شاہکار ہیں۔ زمین کی سطح پر لہلہاتے ہوئے شاداب کھیت، رنگ رنگ کے پھول، قسم قسم کے پھل کس کی قدرت کی شہادت دے رہے ہیں۔ یہ گھنگور گھٹائیں اور ان سے ٹپکنے والے حیات بخش قطرے کس کی رحمت کا مظہر ہیں۔ صرف اللہ وحدہ لاشریک کے۔ کون انکار کرسکتا ہے۔ ان حقائق کا۔ یہی وہ نور تاباں تھا جس کی تجلیوں کے سامنے کفر وشرک کی ظلمتوں کو کہیں پناہ نہ ملی۔

☆ جاہلانہ رسوم کا خاتمہ

سورۃ کے آخری حصہ میں مشرکین کی ان جاہلانہ رسموں کی تردید کی گئی ہے جو انہوں نے جانوروں کی حلت وحرمت وغیرہ کے متعلق مقرر کر رکھی تھیں اور واضح طور پر بتادیا کہ یہ تمہاری من گھڑت باتیں ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نہیں۔

☆ مکارمِ اخلاق اور روحِ توحید

اس میں مکارمِ اخلاق کی تعلیم بھی دی گئی ہے اور اخلاق رذیلہ سے اپنے حکیمانہ انداز میں منع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کے آخری رکوع میں اپنے محبوب کریم ﷺ کو حکم فرمایا ہے کہ

"قل ان صلوتی۔۔تا۔۔ اوانا اول المسلمین"

کا اعلان کریں۔ان دونوں آیتوں کا ترجمہ آپ بار بار پڑھیں اور غور کریں۔آپ کا دِل پکار اُٹھے گا کہ بخدا یہی حاصل اسلام ہے یہی رُوحِ توحید ہے۔

اس سورت میں ۲۰ رکوع اور ۱۶۵ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ انعام کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو اکتالیس مرتبہ پڑھنا ہر ایک ضرورت اور خواہش کے لئے سودمند ہے۔

☆ اس سورۃ کو رات کے وقت پڑھنے سے ہر قسم کی پریشانی دور ہو، دل میں نُور رہو، مرے تو جنت پائے۔

7- سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ

اعراف کے معنی ہیں "بلند مقامات"۔اس سورت کے پانچویں اور چھٹے رکوع میں کچھ لوگوں کا ذکر ہے جو اعراف میں ہوں گے اور یہ انبیاء علیہم السلام کا گروہ ہے یا ان کے کامل متبعین کا۔ارشادِ الٰہی ہے۔

وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَال" يَّعْرِفُوْنَ كُلًّام بِسِيْمٰهُمْ

اعراف پر کچھ مرد ہوں گے۔جو سب کو ان کے نشانوں سے پہچانتے ہوں گے۔چونکہ اس میں ضرورت نبوت پر بحث کی گئی ہے۔اس لئے اس کے نام میں انبیاء کے بلند مقام کی طرف توجہ دلائی ہے۔

چند اہم مضامین

☆ **مشرکینِ عرب کو خطاب**

اس سورۃ میں بھی خطاب اُنہیں لوگوں سے ہے جو سورۃ الانعام میں مخاطب تھے یعنی مشرکینِ عرب۔اس لئے اُنہیں کے عقائدِ باطلہ کی تردید، اُنہیں کے اوہامِ فاسدہ کا بطلان، انہیں کی غلط کاریوں کا ازالہ اور انہیں کی کج فہمیوں کی اصلاح پر سارا زورصرف کیا گیا ہے۔

☆ **مشرکینِ عرب کا انبیاءؑ سے سلوک**

انبیاء کرام نے جب اپنی اپنی قوموں کو توحید کی دعوت دی اور اس کے لئے ناقابل تردید دلائل پیش کئے تو ان میں غور و فکر کرنے کی بجائے ان کی قوموں نے ان کا مذاق اڑایا' ان کی تکذیب کی، اور اُنہیں اذیت پہنچانے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی۔اس سورۃ میں متعدد انبیاء کرام نوحؑ، ہودؑ، صالحؑ، لوطؑ، شعیبؑ کا نام لے کر ان کے احوال بیان فرمائے اور ان کی قوموں نے جو ناروا سلوک اور معاندانہ برتاؤ اپنے مخلص، پاکباز رہنماؤں کے ساتھ کیا اس کا ذکر کیا اور اس حقیقت کو بڑی فصاحت سے آشکار کیا کہ جب مزاج بگڑ جاتا ہے اور فطرتِ سلیمہ مسخ ہوجاتی ہے تو اس وقت حق پذیری کی اِستعداد بے کار اور مفلوج ہوکر رہ جاتی ہے۔اس سورت میں ۲۴ رکوع اور ۲۰۶ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الاعراف کے فوائد و برکات

☆ تین مرتبہ سورۃ اعراف کو سورۃ اخلاص کے ساتھ روز پڑھنا عقوبت آخرت سے نجات دیتا ہے۔

8- سُوۡرَۃُ الۡاَنۡفَالِ

انفال جمع ہے "نفل کی" جس کے معنی ہیں "زیادت"۔ یہاں انفال سے مراد مال غنیمت یا وہ مال ہے جو باقاعدہ جنگ میں دشمن سے ہاتھ آتا ہے۔ جہاد کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور غنیمت ایک زائد چیز ہے۔ لہذا اس کو انفال کہا گیا۔ اس سورت میں مالِ غنیمت کی تقسیم کا ذکر ہے۔ اس وجہ سے اس کا نام "اَلۡاَنۡفَالِ" رکھا گیا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے۔

یَسۡئَلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوۡلِ ۔

ترجمہ: آپ ﷺ سے مال غنیمت کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ ﷺ فرمادیں کہ مال غنیمت اللہ اور رسول ﷺ کا ہے۔

اس سورۃ میں اصل ذکر جنگ بدر کا ہے اور یہ سب سے پہلی باقاعدہ جنگ ہے جو مسلمانوں اور کفار کے مابین ہوئی۔

چند اہم مضامین

☆ غزوہ بدر کے محرکات واسباب

سورۃ کے مضامین میں غور کرنے سے واضح ہوجاتا ہے کہ اس کا نزول سن ۲ ہجری غزوہ بدر کے فوراً بعد ہوا۔ کیونکہ اس سورۃ کا بیشتر حصّہ غزوۂ بدر سے متعلق ہے اس لئے اس کو پُوری طرح سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ اس غزوہ کے محرکات واسباب اور اس سے پیدا ہونے والے نتائج پہ نظر رکھی جائے۔

حضور نبی کریم ﷺ تین سو تیرہ مسلمانوں کی معیت میں مدینہ سے نکلے جن میں ۸۳ مہاجر، ۶۱ قبیلہ اوس اور باقی (۱۷۰ کے قریب) قبیلہ خزرج کے انصار تھے۔ حضور ﷺ جب وادیٔ ذَفران میں پہنچے تو اطلاع ملی کہ ابو جہل ایک لشکرِ جرّار لے کر مکّہ سے مدینہ کی طرف بڑھا چلا آرہا ہے۔ اب مسلمانوں کا مدِّ مقابل وہ تجارتی قافلہ نہ تھا جس کے محافظوں کی تعداد تیس چالیس کے لگ بھگ تھی بلکہ جنگجو اور تجربہ کار بہادروں کا ایک لشکرِ عظیم تھا جس کی قیادت مکہ کا مشہور سردار ابو جہل کر رہا تھا جو تعداد میں مسلمانوں کی اس مختصر جماعت سے تین گنا زیادہ تھا اور ساز وسامان اور اسلحہ میں مسلمانوں کو ان سے کوئی نسبت ہی نہ تھی۔

☆ نبی ﷺ کی دور اندیشی

حضور رحمتِ عالم ﷺ بھی حالات کا گہری نظر سے مطالعہ فرما رہے تھے۔ حضور ﷺ کو یہ معلوم تھا کہ اگر آج کمزوری دکھائی گئی تو صرف یہی نہیں کہ کفارِ مکہ کے حوصلے بڑھ جائیں گے اور وہ مسلمانوں کے خلاف اپنی مساعی کو تیز تر کردیں گے بلکہ خود مدینہ میں مسلمانوں کیلئے زندہ رہنا مشکل ہوجائے گا۔ یہودی اور منافق جو ابھی تک سہمے سہمے رہتے ہیں وہ بھی دلیر ہوجائیں گے اور داخلی امن بھی خطرہ کی نذر ہوجائے گا اس لئے اب موقع تھا کہ جرات وہمّت سے کام لے کر سرفروشانہ طور پر کفّار کی طاقت سے ٹکر لی جائے۔

☆ دعائے رسول ﷺ اور حضور ﷺ کی حکمتِ عملی

رات کو سب لوگ محوِ خواب تھے لیکن چشمِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء بیدار تھی ساری رات اسلام کی نُصرت اور مسلمانوں کی فتح مندی کیلئے دعائیں فرماتے رہے۔ صبح ہوئی مسلمانوں کی صفوں کو درست کیا۔ سامنے کفار کا لشکر جنگ کی تیاریوں میں مصروف تھا ان کی سہ گُنا قوت کو دیکھا اور مسلمانوں کی بے بسی کو ملاحظہ فرمایا۔ اپنے عریش میں واپس تشریف لائے اور بارگاہِ خداوندی میں انتہائی عجز و نیاز سے عرض کی۔

اے اللہ! اب آ جائے تیری وہ مدد جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے اے اللہ! اگر ان مٹھی بھر مسلمانوں کو تو نے ہلاک ہونے دیا تو پھر تیری بھی عبادت نہیں کی جائے گی۔

☆ یومُ الفرقان

رمضان کی سترہ تاریخ تھی اور جمعہ کا دن تھا جب چشمِ آفتاب نے اور وادیء بدر کے سنگریزوں نے اس انوکھی جنگ کا مشاہدہ کیا۔ جس میں باطل اپنی پوری قوت جبروت سے مسلح ہو کر حق کو کچلنے کیلئے نکلا تھا اور حق نے اپنی بے سروسامانی کے باوجود باطل کو پاش پاش کر کے رکھ دیا۔ اگر اس روز اللہ تعالیٰ کی تائید اور مسلمانوں کی جانفروشی کے باعث حق کا بول بالا نہ ہوتا تو آج آفتابِ صداقت کی یہ جلوہ سامانیاں نہ ہوتیں بلکہ یہ کائنات کفر و شرک کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی ہوتی۔ اسی لئے قرآن حکیم نے اس روزِ سعید کو یوم الفرقان فرمایا ہے یعنی وہ دن جس نے حق و باطل کو الگ الگ کر دیا۔

☆ غزوہ بدر کا سیاسی و تاریخی پسِ منظر اور اللہ کی تائید و نصرت

اس جنگ بدر کا سیاسی اور تاریخی پس منظر جس کے متعلق اس سورۃ میں گفتگو فرمائی گئی ہے نیز اس میں مسلمانوں کو ان کی کوتاہیوں پر بھی آگاہ کر دیا تا کہ وہ اپنی پہلی فرصت میں ان کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ یہ بھی واضح کر دیا کہ فتح و کامرانی محض اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا نتیجہ ہے اس لئے اس کی اور اس کے رسول کریم کی اطاعت میں کوشاں رہو تا کہ تائیدِ غیبی ہمیشہ ہمیشہ تمہارے شاملِ حال رہے ایسا نہ ہو کہ تم اپنی بہادری اور شجاعت پر مغرور ہو کر احکامِ الٰہی اور ارشاداتِ مصطفوی ﷺ سے سرتابی کرنے لگو۔

☆ صحابہ کرام کی جانفروشی و شانِ اصحابِ رسول ﷺ

سورۃ کے آخری حصہ میں حضور کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحابہ کرام کی شان بھی بیان فرمادی جن کی سرفروشیوں، قربانیوں، جانبازیوں، پیہم جدوجہد اور مسلسل سعی و عمل سے دین اسلام کو کامیابی اور عروج نصیب ہوا۔ تا کہ آئندہ آنے والی نسلیں ان کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر اسی اخلاص، اسی للّٰہیت، اسی ایثار اور اسی جانفروشی سے پرچم اسلام کو بلند سے بلندتر کرنے کیلئے ہمہ تن مصروف جہاد رہیں۔

اس سورت میں ۱۰ رکوع اور ۷۵ آیات ہیں۔ یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ الانفال کے فوائد و برکات

☆ ساٹھ مرتبہ سورۃ الانفال کا ہر روز پڑھنا واسطے رہائی قید کے لئے مفید ہے۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ شریف کی مداومت کرے گا تو قیامت کے دن میں گواہی دوں گا اور یہ شخص نفاق

سے بیزار رہے گا۔

9- سُوْرَۃُ التَّوْبَۃِ

توبہ کے معنی ہیں ''لوٹنا''۔ تَابَ یَتُوْبُ تَوْبَۃً ۔اسلام کی اصطلاح میں اَلتَّوْبَۃُ کے معنی ہیں اپنے گناہوں کی معافی چاہنا اور خدا سے عہد کرنا کہ دوبارہ گناہ سرزد نہیں ہوگا۔التوبہ کے معنی مہربانی بھی ہے۔ یہ نام اس آیت سے ماخوذ ہے۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ ۔(آیت ۱۱۷) ترجمہ: اللہ تعالیٰ نبی پر مہربان ہوا۔

اس سورت کا دوسرا نام اَلْبَرَآءَ ۃُ ہے۔ برآءۃ کے معنی ہیں۔ بے زاری یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔

بَرَآءَ ۃٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِہٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ(آیت ۱)

ترجمہ: یہ بے زاری (کا اعلان) ہے اللہ اور اس کے رسولﷺ کی طرف سے مشرکوں میں سے ان لوگوں کی طرف جن کے ساتھ تم نے معاہدہ کیا تھا۔

اس سورۃ کے نام احادیث میں اور بھی درج ہیں۔اَلْمُقَشْقَشَۃِ یعنی شفا دینے والی۔اَلْمُنَقِّرَۃُ ، اَلْبَحُوْثُ، اَلْمُبَعْثَرَۃُ و غیرہ یہ نام اس سورت کے مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔اس سورت کے ابتداء میں تسمیہ (یعنی بسم اللہ شریف) نہیں پڑھی جاتی۔

چند اہم مضامین

☆ فتح مکہ اور اشاعتِ اسلام

مکّہ جو اب تک کفر و شرک کا ایک نا قابلِ تسخیر قلعہ بنا ہوا تھا سن ۸ ہجری میں فتح ہوا۔اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے بے خانماں مہاجروں اور انصار نے پھر حرمِ خلیل میں توحید کا پرچم لہرا دیا۔اس کا اثر یہ ہوا کہ عرب کے بیشتر قبائل خود بخود آ کر مشرف با اسلام ہونے لگے۔رفتہ رفتہ اسلام کا اثر و رسوخ جزیرہ عرب کی سرحدوں کو عبور کر کے دوسرے ہمسایہ ممالک میں بھی محسوس ہونے لگا۔

☆ حاکم شرجیل کو دعوتِ حق اور غزوہ ءتبوک

دوسرے بادشاہوں کی طرح حضور علیہ السلام نے بصریٰ کے حاکم شرجیل کی طرف بھی دعوتِ اسلام دینے کیلئے اپنا مکتوب اپنے قاصد کے ہاتھ روانہ کیا۔لیکن شرجیل نے اُسے قتل کر دیا۔حضور نبی کریمﷺ نے شہداء کا انتقام لینے کیلئے تین ہزار کی جمعیت حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں روانہ فرمائی۔شرجیل ایک لاکھ فوج لے کر مقابلہ کے لئے بڑھا۔اور ہرقل کا بھائی تھیوڈور بھی ایک لاکھ کا لشکرِ جرار لے کر اس کی امداد کو آ پہنچا۔تین ہزار مجاہدین کے سامنے اب دو لاکھ فوج صف بستہ تھی۔مسلمان بھی کب ٹلنے والے تھے۔جنگ شروع ہوئی۔یکے بعد دیگرے تین مسلمان جرنیلوں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ،جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب اور عبداللہ رضی اللہ عنہ بن رواحہ نے جام شہادت نوش کیا ان کے بعد حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اسلام کا جھنڈا اٹھا ما اور اس بے جگری اور جانبازی سے اپنے سے چھیاسٹھ گنا فوج کا مقابلہ کیا کہ ان کے دانت کھٹے کر دیئے۔ان واقعات نے ہرقل کو چوکنا کر دیا اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ آج ہی مسلمانوں کی ہر لحظہ بڑھتی ہوئی قوت کو کچل دے گا چنانچہ اس نے زور و شور سے جنگ کی تیاری شروع کر دی اور خود بڑھ کر مدینہ پر حملہ کرنے کیلئے پر تولنے لگا۔

☆ حضورﷺ کی نگاہِ دور بین

رسولِ عربیﷺ کی نگاہِ دور بین دورافق پر نمودار ہونے والے فتنہ وفساد کے بادلوں کو کیسے نظر انداز کر سکتی تھی چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی شام پر چڑھائی کا عزم فرمالیا۔ حالات بڑے ناسازگار تھے ملک میں عام قحط سالی کا دور دورہ تھا۔ گرمی کا موسم تھا چلچلاتی دھوپ اور جھلس دینے والی لو غضب ڈھا رہی تھی۔

☆ اہلِ مسلم کی طرف سے امداد اور مسلمانانِ اسلام کا جوش

جب جنگ کی تیاری کا حکم ہوا تو مردانِ وفا کیش تو بلا تامل تعمیل حکم کے لئے حاضر ہو گئے اور ہر ایک نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مالی امداد بھی کی۔ عورتوں نے اپنے کانوں کی بالیاں اور گلے کے ہار تک اُتار کر پیش کر دیئے۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی عمر بھر کا اندوختہ اُٹھا کر بارگاہِ نبوتﷺ میں حاضر کر دیا۔

☆ لشکرِ اسلام کی پیش قدمی

آخر تیس ہزار کا یہ لشکر اللہ تعالیٰ کے محبوب رسولﷺ کی قیادت میں اپنے مولائے کریم کا نام بلند کرنے کے لئے اور اسلام کی عظمت کا جھنڈا گاڑنے کے لئے موسم کی اس ناسازگاری کے باوجود، سامان خورد ونوش کی قلت اور سواریوں کی کمیابی کے باوجود دنیا کی ایک عظیم ترین طاقت سے ٹکر لینے کیلئے روانہ ہوا قیصر کو جب اطلاع ملی کہ جن کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کیلئے وہ حملہ کی تیاریاں کر رہا تھا وہ جوانمرد اپنے فقر و درویشی سے مسلّح ہو کر اس کی طاقت و سطوت کو اس کے اپنے ملک میں اور اس کے اپنے گھر میں للکارنے آ گئے ہیں تو اس نے مصلحت اسی میں دیکھی کہ اپنی فوجوں کو سرحد سے ہٹالے اور اپنے شہروں میں قلعہ بند ہو جائے۔

☆ غزوہ تبوک کے فوائد

نبی اکرمﷺ نے بیس روز تک وہاں قیام فرمایا اور اس عرصہ میں اردگرد کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو اپنا باجگزار بنایا۔ اگرچہ رُوم کے ساتھ جنگ نہیں ہوئی لیکن اس مُہم سے اسلام کی ترقی میں بڑی مدد ملی۔ سلطنتِ رُوم کی سرحد کے ساتھ ساتھ جتنے عرب قبائل تھے۔ یا تو وہ مسلمان ہو گئے یا باجگزار، اس طرح عرب کی یہ سرحد دشمن کی یلغار سے محفوظ ہوگئی۔ غزوۂ تبوک کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا جو اپنی اہمیت میں کسی سے کم نہیں کہ منافقین بے نقاب ہو گئے اور جو مراعات ان کے ساتھ پہلے روا رکھی جاتی تھیں ان سے وہ محروم کر دیئے گئے۔

☆ تنسیخ معاہدات

دوسرا اہم واقعہ جس کا ذکر اس سورۃ میں کیا گیا ہے۔ وہ مشرکین اور کفار کے ساتھ کئے گئے معاہدوں کی تنسیخ ہے۔ اب جبکہ عرب کے طول و عرض میں اسلام کا پرچم لہرا رہا تھا۔ تو ضروری تھا کہ کعبۂ مقدسہ سے کفّار کی تولیت ختم کر دی جائے اور اہل ایمان کو اس کا متوّلی بنایا جائے چنانچہ یہ حکم بھی فرمادیا کہ آج کے بعد مسلمان ہی کعبہ اور مسجد حرام کی خدمت انجام دیا کریں گے۔

اس سورت میں ۱۶ رکوع ۱۲۹ آیات ہیں۔ یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ توبہ کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو سات مرتبہ اعتقادِ دل سے پڑھنا بادشاہ کے قہر کو دُور اور تمام ہجوم اور غم سے علیحدہ کرتا ہے بشرطیکہ صدقِ دل سے پڑھے۔اس سورۃ کی نسبت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اپنے پڑھنے والے کو نفاق سے بچاتی ہے۔(خازن)

10- سُوْرَۃُ یُوْنُسَ

حضرت یونس بن متی علیہ السلام بنی اسرائیل میں ایک پیغمبر ہو گزرے ہیں۔ان کا زمانہ ۷۸۴ع اور ۸۶۰ق-م کے درمیان ہے۔شور والوں کی رشد و ہدایات کے لئے عراق میں مبعوث ہوئے۔اس قوم کا مرکز نینوٰی کا مشہور شہر تھا جو ۶۰ میل تک پھیلا ہوا تھا۔اس کے کھنڈرات آج بھی دریائے دجلہ کے مشرقی کنارے پر موجود شہر موصل کے عین مقابل پائے جاتے ہیں۔

ایک بار کچھ ایسے ناراض ہوئے کہ قوم کو چھوڑ کر علاقہ چھوڑ دیا۔اللہ تعالیٰ کو یہ فعل پسند نہ تھا۔لہٰذا جب وہ دریا میں سفر کر رہے تھے تو انہیں ایک مچھلی نے نگل لیا۔اس وجہ سے ان کا نام کہیں ذُوالنُّوْن ہے یا کہیں صَاحِبُ الْحُوْتِ (ذوالنون اور حوت' مچھلی کو کہتے ہیں) بائبل میں ان کا نام یوحنا ہے۔

سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ کی مشہور ترین آیت کو ''آیت کریمہ و دعائے یونسؑ'' کہتے ہیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

کیونکہ یہ سورۃ مکہ میں نازل ہوئی اس لئے اس کے مخاطب بھی وہی لوگ تھے وہی ان کی بیماریاں تھیں وہی ان کے شبہات تھے اور وہی ان کا رویہ تھا جن کا ذکر گزشتہ مکی سورتوں میں گزر چکا ہے۔اس لئے اس سورۃ میں بھی انہی لوگوں کی اصلاح کی مشفقانہ کوششیں کی جا رہی ہیں اور بڑے پیار بھرے انداز سے ان کے اعتراضات کا جواب دیا جا رہا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ حق و باطل کی نشاندہی

ان کے معبودانِ باطل کی خدائی پر ضربِ کاری لگانے کے بعد ان کے اس تذبذب کو دور کیا جا رہا ہے کہ اگر یہ خدا نہیں تو کون خدا ہے؟ اس کے متعلق فرمایا کہ اس کو جاننے اور پہچاننے کے لئے زیادہ عرصہ پریشان اور سرگریباں رہنے کی ضرورت نہیں چشم ہوش کھولو تمہیں اس جہان کی وسعتوں میں سینکڑوں نشان ملیں گے تمہارا وہی سچا خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا جس نے آفتاب و مہتاب کی قندیلیں فروزاں کر کے شبِ ہستی کو منور کر دیا۔جس کے حکم سے گردشِ لیل و نہار کا سلسلہ جاری ہے جس کی قدرت و حکمت جس کی ہمہ دانی اور ہمہ بینی کے آثار تمہیں اپنے گردو پیش نظر آ رہے ہیں۔

☆ بعثتِ نبی ﷺ کی وجہ

نیز مشرکینِ عرب اس بات پر حیران تھے کہ ایک بشر کو منصبِ رسالت پر کیوں فائز کیا گیا ہے تو فرمایا کیا تمہاری یہ خواہش ہے کہ تمہیں راہ راست دکھانے کے لئے تمہیں پیغامِ حق سنانے کے لئے کوئی جن یا کوئی فرشتہ بھیجا جاتا۔جس کو نہ تم دیکھ سکتے اور نہ اس کی گفتگو کو سمجھ سکتے اور اگر وہ تمہیں اپنا آپ دکھاتا تو تم اس کی ہیبت و جلال سے اپنا ہوش و حواس کھو بیٹھتے اور لینے کے دینے پڑ جاتے۔تم ہی فیصلہ کرو کیا اس قسم کے نبی کی بعثت

تمہارے لئے موجب رحمت ہوتی یا باعث زحمت۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور رحمت کا تقاضا یہی ہے کہ تم میں سے کسی کو شرفِ نبوت سے مشرف کر کے مبعوث فرمائے تا کہ تم اس سے فیض حاصل کر سکو۔

☆ کلام الٰہی پر اعتراض اور قرآن کا چیلنج

انہیں قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے پر بھی اعتراض تھا وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ بھی کسی انسان کا بنایا ہوا کلام ہے ان کے اس شبہ کو دور کرنے کیلئے انہیں چیلنج دیا گیا کہ تم ایسا کرو کہ سب مل کر بیٹھو۔ تمہارے ملک میں جتنے زبان آور شعراء، شعلہ بیاں خطباء اور قادر الکلام ادباء ہیں سب کو بلا لو۔ اور اپنی اجتماعی فصاحت و بلاغت کو بروئے کار لاتے ہوئے زیادہ نہیں ایک چھوٹی سی سورۃ ہی اس جیسی بنا دو اس طرح خود بخود اسلام کا چراغ بجھ جائے گا اور تمہاری یہ بے چینی دور ہو جائے گی جس نے تمہارے دن کا چین اور رات کی نیند حرام کر رکھی ہے اور اگر تم سب مل کر بھی ایک چھوٹی سی سورۃ نہیں بنا سکتے تو پھر بے جا ضد اچھی نہیں۔ مان لو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ یہ کتاب جو تمہارے لئے نازل کی گئی ہے جانتے ہو کہ یہ کن خیرات و برکات کی حامل ہے۔

☆ علم وحکمت کے موتی

ان اساسی مضامین کے علاوہ علم وحکمت کے کئی دمکتے ہوئے موتی ہیں جو اس سورۃ میں سجے ہوئے ہیں۔

اس سورت میں ۱۱ رکوع اور ۱۰۹ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ یونس کے فوائد و برکات

☆ جو شخص اکیس بار سورۃ یونس کو پڑھے، دُشمن پر فتح پائے۔

☆ اس سورۃ کو زعفران اور مشک سے ہرن کی جھلی پر بطور تعویذ لکھ کر بازو پر باندھنا آسیب، جن، پری اور ہر رنج وملال سے محفوظ رکھتا ہے۔

11- سُوْرَۃُالْھُوْدِ

''ھُوْد'' ایک پیغمبر کا نام جو قوم عاد کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ قران مجید کی رو سے اس قوم کا مسکن احقاف کا علاقہ تھا جو حجاز، یمن اور یمامہ کے درمیان واقع ہے۔ یہاں سے نکل کر اس قوم نے یمن کے مغربی ساحل سے عراق تک اپنی حکومت قائم کر لی۔ تاریخی لحاظ سے اس قوم کے آثار دنیا سے تقریباً ناپید ہیں لیکن جنوبی عرب میں کہیں کہیں کچھ پرانے کھنڈرات موجود ہیں جن کو عاد کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ ایک جگہ پر حضرت ہود علیہ السلام کی قبر بھی مشہور ہے۔

چند اہم مضامین

☆ وجہ نزول اور مشرکین کی زبردستی

ہجرت سے کچھ عرصہ پہلے اس سورۃ کا نزول مکہ مکرمہ میں ہوا۔ قرآئن اس بات پر شاہد ہیں کہ سورۃ یونس کے فوراً بعد یہ سورۃ نازل ہوئی اسلامی دعوت کا یہ وہ نازک دور ہے جب سنگین مزاحمتوں کے باوجود اسلام کا نور کفر وشرک کے پختہ مورچوں کو سر کرتا ہوا آگے بڑھ رہا ہے۔ جس

کے باعث کفار ومشرکین آتش زیرپا ہوگئے ہیں اپنے ترکش جور وجفا کا ہر تیر آزمانے پر اُتر آئے ہیں اسلام اور حضور رحمتِ عالم ﷺ کے خلاف ان کی ہرزہ سرائی اور بہتان طرازی خِسّت وکمینگی کی حد تک پہنچ چکی ہے نادار اور بے بس مسلمانوں پر انہوں نے ظلم کی انتہا کردی ہے ان حالات میں اس سورۃ کا نزول ہوتا ہے۔

☆ مشرکین کو دعوتِ اسلام اور اصلاحِ احوال

پہلے دور کوعوں میں حسبِ سابق بڑے موثر پیرایہ میں کفار کے سامنے اسلام کے بنیادی عقائد توحید، وحی، رسالت اور قیامت پیش کئے گئے ہیں۔ پھر انہیں فرمایا کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں بلکہ کسی انسان کا بنایا ہوا ہے تو پھر تم سب مل کر اس کی مثل کیوں پیش نہیں کرسکتے۔ زیادہ نہیں تو دس سورتیں ہی اس جیسی بنالاؤ۔ اگر ملک سخنوری کے تاجدار ہونے کے باوجود تم دس سورتیں بھی پیش کرنے سے قاصر ہو تو پھر بے جا ضد نہ کرو۔ اور مان لو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کا لانے والا اس کا سچا رسول ہے۔

☆ مشرکین کا ردِعمل

ایک بات توجہ طلب ہے ہر قوم، ہر معاشرہ اپنے مخصوص سیاسی، معاشی اور معاشرتی حالات کے زیرِاثر مختلف قسم کی غلط کاریوں کا شکار ہوتا ہے اور ان کی اصلاح کے لئے جب کوئی مصلح میدان میں نکلتا ہے تو اس کی قوم کا ردِعمل بھی خاص نوعیت کا ہوتا ہے کہیں قومِ نوحؑ کی طرح جہالت کی تاریکی اور تقلید کا جمود اپنے پنجے گاڑے ہوتا ہے اور کہیں قومِ لوطؑ کی طرح عیش وعشرت اور نفس کی ہوسناکیوں نے اخلاقی انحطاط اور آوارگی پیدا کردی ہوتی ہے کہیں قومِ شعیب علیہ السلام کی مانند تجارت کی ہماہمی نے کاروباری بددیانتی کا بازار گرم کردیا ہوتا ہے اور کہیں قومِ ثمود کی طرح صنعت و حرفت میں ترقی کے باعث ذہن بگڑ چکے ہوتے ہیں اور دل مسخ ہوجاتے ہیں اور کہیں فرعونی استبداد نے قوم سے آزادئ فکر وعمل کی صلاحیتیں سلب کرلی ہوتی ہیں اور جب کوئی مصلح اصلاحِ احوال کیلئے کوشاں ہوتا ہے تو اسے مختلف قسم کے ردِعمل سے واسطہ پڑتا ہے۔

☆ رحمۃ اللعالمین ﷺ کی عالمگیریت

انبیاءِ سابقین کی بعثت کیونکہ صرف ایک مخصوص حلقہ کیلئے اور ایک محدود وقت تک تھی۔ اس لئے ان کی تعلیمات بھی انہیں مقامی اور وقتی ضروریات کے مطابق تھیں لیکن وہ مرشدِ اعظم اور ہادئ اکمل ﷺ جو تمام اقوام کے لئے اور قیامت تک کیلئے تشریف فرما ہوا اس نے ہر معاشرہ کی اصلاح کرنا تھی۔

☆ حضور ﷺ کو ربِ کائنات کی ھدایت

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام عبادتِ الٰہی میں سرگرم رہیں اور اس کی تائید ونصرت پر بھروسہ رکھیں اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے سامنے دشمنانِ اسلام کا کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہوگا اور فتح ونصرت آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم چومے گی۔ انشاءاللہ۔

اس سورت کے ۱۰ رکوع ہیں ۱۲۳ آیات ہیں۔ یہ سورت مکی ہے۔

سورۃ ھود کے فوائد وبرکات

☆ سورۃ ہود کو تیرہ مرتبہ صدق دل سے پڑھنا ہر سخت مرض کے لئے مفید ہے۔

☆ سورۃ ہود کا پڑھنا ذہن کے کشادہ کرنے کے لئے بھی اکسیر ہے۔

12- سُوْرَةُ يُوْسُفَ

''یوسفؑ'' پیغمبر کا نام ہے۔حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادے تھے جو حضرت یعقوب علیہ السلام کی بیوی راخیل سے پیدا ہوئے۔ بھائیوں نے سازش سے ایک کنوئیں میں پھینک دیا۔ اتفاقاً ایک تجارتی قافلہ اس طرف سے گزرا اس نے آپ علیہ السلام کو نکالا اور مصر کے بازار میں فروخت کر دیا۔ وہاں بادشاہ مصر کے ایک بڑے عہدے دار فوطیفار نے جسے قرآن مجید میں ''عزیز'' کے لقب سے موسوم کیا گیا ہے آپ علیہ السلام کو خرید ا۔ اس عزیز مصر کی بیوی کے اتہام کی وجہ سے قید میں ڈال دیا گیا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو تمام الزامات سے بری کیا اور عزیز مصر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ آپ علیہ السلام نے اَسّی سال مصر پر حکومت کی اور ایک سودس سال کی عمر میں وفات پائی۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی وجہ سے بنی اسرائیل کو بہت عروج حاصل ہوا اس سورت کا نام یوسف حضرت یوسف علیہ السلام کے تذکرہ سے لیا گیا ہے جو اس سورت کا واحد مضمون ہے۔

چند اہم مضامین

☆ احسن القصص اور حضرت یوسف علیہ السلام کی داستانِ حیات

یوں تو قرآنِ حکیم میں سابقہ انبیاء کرام کی پرنور اور درخشاں زندگیوں کے بیسیوں قصّے مذکور ہیں۔ جن کا ہر پہلو رشد و ہدایت کے انوار برسا رہا ہے۔ لیکن ''احسن القصص'' کے لقب سے صرف یوسفِ صدیق علیہ الصلوۃ والسلام کی داستانِ حیات کو ہی نوازا گیا ہے اس کی وجہ؟ اس کی وجہ ظاہر ہے تکمیل انسانیت کی منزلِ رفیع کی طرف جو راستہ جاتا ہے اس کے سارے پیچ وخم، نشیب وفراز، پیش آنے والی دشواریاں، منزل سے دل برداشتہ کر دینے والے سنگین مرحلے، منزل سے غافل کر دینے والے حسین وجمیل مناظر اور دل موہ لینے والی دلچسپیوں کو اتنی وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے کہ کسی ابہام والتباس کی گنجائش تک نہیں رہتی۔ پھر اس جانگداز، کٹھن اور طویل راہ کو طے کرنے کے لئے مسافر کو جس صبر، عزم، توکل، تقویٰ، عالی حوصلگی اور سیر چشمی کی ضرورت ہوتی ہے اس کا ذکر بھی اتنے دلنشین اور موثر پیرائے میں کیا گیا ہے کہ اگر انسان فطرت سعید اور قلب سلیم کی نعمت سے محروم نہ ہو تو وہ اس منزل تک رسائی حاصل کرنے کیلئے بے تاب ہو جاتا ہے وہ طوفانوں سے کھیلتا، بپھری ہوئی لہروں سے آنکھ مچولی کرتا، ہلاکت انگیز گردابوں کا منہ چڑاتا، چٹانوں سے کبھی ٹکراتا، کبھی دامن بچاتا ہوا ساحل مراد کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے آپ خود انصاف فرمائیے جس ذاتِ اقدس واطہر کی داستان حیات کا دامن ایسے انمول حقائق سے لبریز ہو اگر اسے احسن القصص نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے اور اگر قرآن اسے احسن القصص نہ کہے تو اور کون کہے۔

اس سورۃ کے ۱۲ رکوع اور ۱۱۱ آیات ہیں اور یہ مکی سورۃ ہے۔

سورۃ یوسف کے فوائد وبرکات

☆ اگر کوئی شخص اپنی ملازمت سے علیحدہ ہو جائے تو اس سورۃ کو پڑھا کرے جس کی برکت سے بحال ہو جائے گا۔

☆ اس سورۃ کو تیرہ مرتبہ پڑھ کر حاکم کے سامنے پیش ہو گا تو مُراد کو پہنچے گا۔

13- سُوْرَۃُ الرَّعْدِ

رعد کے معنی ہیں کڑک۔قرآن مجید نے رعد (کڑک) کوان خطرناک حملوں سے تشبیہہ دی ہے جو دشمن حق کو نیست و نابود کرنے کے لئے کرتا ہے۔اس سورۃ میں جہاں اسلام کی کامیابی اور غلبہ کا ذکر ہے وہاں مصائب اور دشمنوں کے خوفناک ارادوں کا بھی ذکر کیا ہے۔اس مناسبت سے اس سورۃ کا نام اَلرَّعْدِ رکھا گیا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے دلائل

سورۃ کا آغاز اس بیان سے ہوا کہ قرآنِ حکیم کلامِ الٰہی ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی واحدانیت، اس کی عظمت و کبریائی، اس کی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ کو ایسی روشن اور نا قابلِ انکار تکوینی آیات سے ثابت کیا گیا ہے جن کا انکار فقط وہی بدنصیب کرسکتا ہے جس نے عقل وفہم کا چراغ بجھا دیا ہو۔سر پر آسمان ہے جس کی رفعت اور وسعت کا اندازہ لگایا ہی نہیں جاسکتا۔پھر اس میں آفتاب و ماہتاب اپنے انوار سے ہر طرف اجالا کررہے ہیں۔نیچے زمین کا فرش بچھا ہے اس میں کہیں چشمے ابل رہے ہیں کہیں میٹھے اور ٹھنڈے پانی کے دریا بہہ رہے ہیں کہیں پہاڑ ہیں جن کی برف پوش چوٹیاں آسمان سے باتیں کررہی ہیں اور جن کی وادیاں قدرت کی رنگینیوں کی جلوہ گاہ ہیں، کہیں شاداب کھیت لہلہا رہے ہیں کہیں باغات اپنے گونا گوں اشجار واثمار کی بہار دکھا رہے ہیں۔زمین ایک ہے پانی ایک ہے لیکن اس ایک زمین سے جو پھل پھول اُگتے ہیں وہ اپنے رنگ و بو میں، اپنے ذائقہ اور تاثیر میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔یہ بوقلمونی اور تنوّع کہاں سے آ گیا۔کیا کوئی قلبِ سلیم اس ذات پاک کا انکار کرسکتا ہے جس کی قدرت کی جلوہ طرازیاں چاروں طرف محوِ خرامِ ناز ہیں۔

☆ منصبِ رسالت اور اسکی ذمہ داریاں

آخر میں یہ فرما کر بات ختم کردی کہ اے محبوب ﷺ! میں نے تجھے رسالت کا منصب بخشا ہے۔اور صحیفہء رشد وہدایت عطا فرمایا ہے تا کہ تو اندھیروں میں بھٹکتی ہوئی انسانیت کو شاہراہ ہدایت پر گامزن کردے۔زبان تیری ہے لیکن بات میری ہے۔قدم تو اٹھاتا ہے توفیق میں بخشتا ہوں۔رکاوٹوں دشواریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے منکرین کے شور وغوغا کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے آپ ﷺ اپنے فرضِ رسالت کی ادائیگی میں سرگرم رہیں۔اگر یہ کورِ باطن تیری نبوت کا انکار بھی کریں تو پرواہ نہیں۔تیری رسالت' تیری صداقت کا میں خود گواہ ہوں۔اور وہ لوگ بھی گواہ ہیں جن کے دل نورِ وحی سے منور ہیں۔

اس سورت میں ۶ رکوع ۴۳ آیات ہیں یہ سورت مدنی ہے-

سورۃ الرعد کے فوائد وبرکات

☆ سورۃ الرعد کو اُنیس بار پڑھ کر روتے ہوئے بچے پر دم کرے تو وہ رونے سے باز رہے۔

☆ اس سورۃ کو نئی طشتری پر اندھیری رات میں لکھ کر بارش کے پانی سے دھو کر اندھیری رات میں ظالم حاکم کے دروازے پر چھڑکنے سے رحم دل

ہوجائے گا۔

14- سُورَۃُ اِبْرَاھِیمَ

''ابراھیم علیہ السلام'' پیغمبر کا نام ہے۔قرآن مجید میں آزر چچا کو(باپ) کہا گیا ہے۔آپؑ عراق میں اُر کے مقام پر پیدا ہوئے۔آپ علیہ السلام کی نسل میں سے بے شمار نبی پیدا ہوئے ہیں ان میں آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔اس سورۃ کے چھٹے رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کا ذکر ہے۔جو آپؑ نے مکہ اور اہلِ مکہ کے لئے کی تھی جس دعا میں یہ ذکر ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ایک خاص مقصد کے لئے اس وادی غیر ذی زرع میں چھوڑا گیا ہے وہ خاص مقصد یہ ہے کہ ان کی نسل سے ایک عظیم الشان نبی پیدا ہوگا۔جس کا پیغام ساری دنیا کے لئے ہوگا۔اور وہ رحمتہ للعالمین ﷺ بن کر دنیا میں مبعوث ہوگا۔اس لحاظ سے اس سورت کا نام ابراہیم رکھا گیا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ بعثتِ نبی کی وجہ

اس سورۃ کا آغاز اس حقیقت کے بیان سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول ﷺ کو یہ صحیفہء رشد و ہدایت دے کر اس لئے مبعوث کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کو گھمبیر اندھیروں سے نکال کر ہدایت کی روشنی کی طرف لے آئیں تا کہ لوگ عزیز و حمید پروردگار کی راہ پر پورے یقین کے ساتھ گامزن ہوسکیں۔

☆ منکرینِ حق کی سرگرمیاں اور سازشیں

اس کے معاً بعد یہ بتا دیا کہ منکرینِ حق جو گونا گوں بیماریوں کا شکار ہیں انہوں نے آخرت کی ابدی زندگی اور اس کی دائمی نعمتوں کو پسِ پُشت ڈال دیا ہے اور اس فانی زندگی کی آسائشوں اور آرائشوں پر فریفتہ ہوگئے ہیں نیز خود بھی بادیہ ضلالت میں سرگرداں ہیں اور دوسرے لوگوں کو بھی حق کو قبول کرنے سے روکتے ہیں۔مزید برآں اس دینِ حق کو اس غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں کہ لوگوں کے دلوں میں اس کی رغبت ہی ختم ہو جائے۔

☆ حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں

اس سورت میں خصوصیت کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات کا تذکرہ ہے۔ان کی پیاری پیاری دُعائیں ہیں جو انہوں نے بڑے خلوص اور نیاز سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ عظمت میں پیش کیں۔کعبہ کے شہر کے لئے،اس شہر کے مکینوں کے لئے،اپنی اولاد کی ہدایت اور رزق حلال کے لئے التجائیں کیں ساتھ ہی عرض کیا کہ الٰہی اس لق و دق صحرا اور اس بے آب وگیاہ بیابان میں تیرے گھر کے پڑوس میں میں نے اپنی اولاد کو اس لئے بسایا ہے کہ وہ تیری عبادت کرتے رہیں۔الٰہی! لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت اور لگن پیدا کردے تا کہ وہ ان کے پاس کھچے کھچے چلے آئیں۔یہ وادی جہاں سرسبزی و شادابی کا دُور دُور تک نشان نہیں۔اس وادی میں رہنے والوں کو کھانے کے لئے تازہ پھل عطا فرما۔

حضرت خلیل علیہ السلام کی ساری دعائیں قبول ہوئیں اور اگر کسی کو اس کا عینی مشاہدہ کرنا ہو تو وہ آج مکہ مکرمہ میں جا کر مشاہدہ کرسکتا ہے۔

☆ کفار کو تنبیہہ

آخر میں قیامت کے روز کفار کی حالتِ زار کا نقشہ کھینچ کر لوگوں کو تنبیہہ کر دی گئی کہ اگر تم اس روز اس عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو میرے نبی کریم ﷺ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ تمہارا مکر اگر چہ اتنا زبردست ہو کہ پہاڑوں کو بھی اپنی جگہ سے ہلا ڈالے لیکن تم اپنے بُرے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ مَیں حق کا محافظ ہوں۔ تمہارے سارے منصوبے اور سازشیں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔

☆ اللہ تعالیٰ سے دعائے کرم

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا عرفان اور صراط مستقیم پر ثابت قدمی سے آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس سورت میں ۷ رکوع اور ۵۲ آیات ہیں۔ یہ سورت مکی ہے۔

سورۃ ابراہیم کے فوائد و برکات

☆ اگر کسی شخص پر جادو کر دیا گیا ہو تو اس سورۃ کو ہر روز پڑھے اصلی حالت میں آجائے گا۔

☆ جو شخص اس سورۃ کو سات مرتبہ ہر روز پڑھتا رہے گا تو دُشمن سے محفوظ رہے گا۔

15- سُوۡرَۃُ الۡحِجۡرِ

حجر کے معنی ''پتھر'' ہیں اور الحجر اس وادی کا نام ہے جس میں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم، قومِ ثمود رہتی تھی۔ اس سورۃ میں زیادہ تر انہیں کا ذکر ہے۔ قومِ ثمود کے مسکن کے نام پر اس سورۃ کا نام رکھا گیا ہے یہ قوم زلزلہ سے تباہ ہوئی تھی۔

چند اہم مضامین

☆ ہٹ دھرمی اور تعصب کرنے والوں کا انجام

اس سورۃ میں کفّارِ مکہ کو واضح طور پر بتایا کہ تمہارا انجام وہی ہوگا جو تم سے پہلے تمہاری طرح ہٹ دھرمی اور تعصب کرنے والوں کا ہوتا رہا ہے۔ مہلت کی گھڑیاں اب ختم ہونے والی ہیں اس لئے تیار ہو جاؤ کہ قوم لوط اور اصحاب الحجر کی طرح تمہارا نام و نشان مٹا دیا جائے۔

☆ غور و فکر کی دعوت

اس دھمکی کے ساتھ ساتھ انہیں غور و فکر کی بھی دعوت دی گئی۔ اور ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی توحید حضور ﷺ کی رسالت اور قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے پر دلائل پیش کر دیئے۔ اسی ضمن میں انسان کی پیدائش کے متعلق اسلامی نظریہ وضاحت سے بیان فرما دیا گیا۔

اس سورت میں ۶ رکوع اور ۹۹ آیات ہیں اور یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الحجر کے فوائد و برکات

☆ جو شخص سورۃ الحجر کو زعفران سے لکھ کر بچے والی عورت کو پلا وے تو بفضل خدا اس کا دودھ زیادہ ہو جاوے گا۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر جیب میں رکھے تو اس کی کمائی میں برکت ہوگی۔

☆ اس سورۃ کو سفر میں ہر روز پڑھنے سے تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

16- سُوْرَۃُ النَّحْلِ

نحل کے معنی شہد کی مکھی ہیں۔اس نام میں اشارہ یہ ہے کہ جس طرح شہد کی مکھی مختلف پھلوں اور پھولوں سے رس چوس کر ایک اعلیٰ درجہ کی شیریں اور شفاء دینے والی چیز بناتی ہے اور اس میں کوئی بگاڑ نہیں ہوتا۔خواہ وہ شہد ہزاروں سال پڑا رہے۔اسی طرح قرآن مجید میں تمام بہترین ہدایاتِ عالم جمع کر دی گئی ہیں۔جن میں رہتی دنیا تک بگاڑ پیدا نہیں ہوگا۔اور اللہ تعالیٰ اسکی خود حفاظت کرے گا۔

چند اہم مضامین

☆ دعوتِ رسول ﷺ

حضرت ابراھیم علیہ السلام (جنہوں نے مکّہ کی خشتِ اول اپنے پاک ہاتھوں سے رکھی) کے اڑھائی تین ہزار سال کے بعد اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لاتا ہے اور فاران کی چوٹیوں پر کھڑے ہو کر اعلان فرماتا ہے۔

قُوْلُوْ ا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوْا

اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہو نجات پا جاؤ گے

☆ اہلِ مکہ کا ردِعمل

مکہ کے خاموش ماحول میں ایک ہنگامہ برپا ہو جاتا ہے۔توحید کا نعرہ بلند ہونے پر اہلِ مکہ کا ردِعمل حیرت' نفرت اور عداوت کے مرحلوں کو طے کرتا ہوا اب سنگدلانہ تشدد کی شکل اختیار کرتا ہے۔وہ اپنے آبائی عقائد،نظریات اور رسوم کے تحفظ میں ہی اپنی بقا کا راز مضمر سمجھتے ہیں۔

☆ رسول ﷺ خدا اور مشرکین میں فرق

اللہ تعالیٰ کا نبی مکرم ﷺ اس کی مخلوق کی سچی خیر خواہی میں سرگرم عمل ہے وہ بہتان تراشی،اور نامعقول اعتراضات کا طوفان برپا کر کے فضا کو تاریک کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حبیب ﷺ انہیں قرآن کریم کی شیریں اور نورِ صداقت سے درخشاں آیتیں پڑھ کر سناتا ہے وہ عداوت کا اظہار کرتے ہیں اور یہ محبت اور پیار کا دامن پھیلاتا ہے۔وہ ناروا پھبتیاں کستے ہیں اور یہ اپنے دلنواز تبسّم سے ان کو ٹال دیتا ہے۔

☆ عذابِ الیم کی وعید

یہ سورۃ مبارکہ انہی حالات میں نازل ہوئی۔اس کی آیاتِ طیبات میں ہدایت پذیری کا وہ سارا مواد موجود ہے جس کی اس وقت ضرورت تھی اسلام کے جن نظریات کو کفار عقل اور مشاہدات کے خلاف قرار دیتے تھے ان کو انفسی اور آفاقی دلائل سے ثابت کر دیا گیا ہے۔۔ان تمام چیزوں کے باوجود انہیں یہ بھی صاف صاف بتادیا کہ اگر اب بھی تم نے ضد نہ چھوڑی اور عقل وفہم کی خداداد صلاحیتوں کی توہین سے باز نہ آئے تو دردناک عذاب کے لئے تیار ہو جاؤ۔آخر میں ان صفات کو بیان کیا جن کا کسی مبلغ اسلام میں موجود ہونا ازبس ضروری ہے۔

اس میں ۱۶ رکوع اور ۱۲۸ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ النحل کے فوائد و برکات

☆ اگر کوئی دُشمن کے خوف اور پریشانی میں ہو وہ ایک سو آٹھ مرتبہ، رتبہ اس سورۃ کو پڑھے تو تمام دُشمنوں سے امن میں رہے گا اور دُشمن پریشان ہوں گے۔

☆ اس سورۃ کو جو کوئی شخص پڑھتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر اور عذاب حشر سے دُور رکھے گا۔

17- سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ

بنی اسرائیل کے لفظی معانی ''اسرائیل کی اولاد'' کے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام جو حضرت اسحاق علیہ السلام کے لڑکے تھے۔ ان کا دوسرا نام عبرانی میں اسرائیل تھا یہ اسر (عبد-بندہ) اور ایل (اللہ) دو لفظوں سے مرکب ہے۔ اس نام سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل' بنی اسرائیل کہلائی۔ تمام یہود نسلی لحاظ سے بنی اسرائیل ہیں۔ اس سورۃ کے آخری رکوع میں شریعت موسوی کا ذکر ہے۔ اس لحاظ سے اس سورۃ کا نام بنی اسرائیل ہے۔ اسکے علاوہ اسکو 'اسریٰ' اور ''سبحان'' کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ معراج النبی ﷺ

اس سورۃ کی پہلی آیت ہی بتا رہی ہے کہ اس کا نزول سفرِ معراج کے بعد ہوا اور معراج ہجرت سے ایک سال پہلے نبوتؐ کے دسویں سال 27 رجب کو ہوئی۔

☆ سابقہ سورتوں سے مماثلت

وہی مکہ ہے وہی اہل مکہ کا تشدد، تعصّب اور کج بحثی کی عادت ہے۔ عام مضامین کے لحاظ سے اس سورۃ کو ان سورتوں سے گہری مناسبت ہے جو مکی زندگی کے آخری دور میں نازل ہوئیں۔

☆ بنی اسرائیل کی سرکشی و نافرمانی

لیکن دو چیزیں یہاں ایسی موجود ہیں جو دیگر سورتوں میں نظر نہیں آتیں۔ ذکرِ اسراء کے فوراً بعد بنی اسرائیل کو خطاب فرمایا گیا ہے ان کو ان کی گزشتہ زندگی سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی ہے ان کی تاریخ کے نشیب و فراز ان کے عروج و زوال کی داستان کے اہم ابواب ان کے سامنے کھول کر رکھ دیئے گئے ہیں۔ انہیں بتایا جا رہا ہے کہ جب بھی انہیں سیاسی برتری' معاشی خوشحالی بخشی گئی تو انہوں نے ہر بار سرکشی اور نافرمانی کی روش اختیار کی۔ اور جب بھی کوئی اللہ تعالیٰ کا رسول انہیں ان کی غلط روی پر متنبہ کرنے کے لئے تشریف لایا تو وہ بھپر گئے اور اسے اپنی عزتِ نفس کا سوال بنا کر اللہ تعالیٰ کے بندوں کی ایذا رسانی میں کوئی دقیقۂ فروگزاشت نہ کیا۔

☆ بنی اسرائیل سے خطاب اور اصلاحِ عقائد

یہ آیات جو مکہ میں نازل ہوئیں جہاں بنی اسرائیل کا کوئی فرد اقامت پذیر نہ تھا ان میں بنی اسرائیل کو خطاب اور ان کو اصلاح احوال کی

دعوت بتا رہی ہے کہ مستقبل قریب میں انہیں دعوت قرآن کا مخاطب بنایا جانے والا ہے۔

☆ سورت بنی اسرائیل کا امتیاز

اس سورۃ مبارکہ کا طرۂ امتیاز اس کی پہلی آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ بندے اور برگزیدہ رسول ﷺ کے معراج کا ذکر فرمایا ہے۔ اس واقعہ کے ذکر کے باعث اس سورۃ کو دوسری سورتوں کے مقابلہ میں ایک خصوصی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔

اس سورت میں ۱۲ رکوع اور ۱۱۱ آیات ہیں۔ یہ سورت مکی ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو سات مرتبہ اعتقاد کے ساتھ ہر روز پڑھنا دین و دُنیا کی جملہ حاجات کو بَر لاتا ہے۔

☆ جو بچہ کند ذہن ہو یا زبان میں لکنت ہو تو اس سورۃ کو زعفران سے طشتری پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلا دیں۔

18- سُوْرَۃُ الْکَھْفِ

کہف کے معنیٰ ''غار'' اور ''جائے پناہ'' کے ہیں۔ اس سورۃ کا نام کہف اس وجہ سے ہے کہ اس میں اصحاب کہف کا ذکر ہے۔ یعنی ان لوگوں کا جنہوں نے شرک سے بچنے کے لئے اور توحید کو پھیلانے کے لئے ایک خاص غار میں پناہ لی تھی اور یہ لوگ عیسائی مذہب سے تھے۔

چند اہم مضامین

☆ حمدِ خداوندی اور اسکی وجہ

اس سورۃ کا آغاز حمدِ باری تعالیٰ سے کیا گیا۔ ساتھ ہی اس کی وجہ بھی بیان فرمادی کہ اللہ تعالیٰ وہ کریم اور رحیم ہے جس نے دنیاء انسانیت کو رشد و ہدایت کا ایسا صحیفہ عنایت فرمایا جو خود بھی ہر قسم کی کجی اور خامی سے پاک ہے۔ اور اس کے ساتھ انسانی زندگی کے کسی شعبہ میں سیاسی، معاشی، قانونی اور اخلاقی جہاں کوئی کجی یا خامی افراط و تفریط پائی جاسکتی ہے وہ اس کی اصلاح اور درستی کی پوری صلاحیت رکھتا ہے مزید کرم یہ فرمایا کہ ایسی کتاب لانے کے لئے کوئی عام انسان مقرر نہیں کیا جس کی صورت وسیرت میں کوئی کشش نہ ہو، جس کے قول و فعل میں کوئی جاذبیت نہ ہو جو خاموشی سے آئے، کتاب پہنچائے اور چپکے سے چلا جائے بلکہ ایک ایسے بندے کو دعوت حق کا پیغامبر بنا کر بھیجا جو اس کا محبوب ﷺ ترین بندہ ہے جس کی آمد سے کفر و فسق کی تاریک اور طویل رات ختم ہوئی اور حق و صداقت کی صبح طلوع ہوئی۔ لات و ہبل کی جھوٹی خدائی کا تختہ الٹ دیا گیا۔ خفتہ بخت انسان خوابِ غفلت سے جاگ اٹھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر ایسے رحیم و کریم خدا کی حمد و ثنا نہ کی جائے تو اور کون ہے جو اس کا مستحق ہو۔

☆ کفار کی بدقسمتی اور گمراہیاں

بدقسمتی سے کفار نے اس دعوتِ اسلام کی صداقت کا ایک ہی معیار مقرر کر رکھا ہے کہ اگر ان پر عذاب آگیا تو دعوت سچی ورنہ جھوٹی۔ ان عقل کے اندھوں سے کوئی پوچھے کہ جب تمہاری گمراہیوں کی پاداش میں تم پر عذاب آگیا اور تمہیں دوزخ کا ایندھن بنا دیا گیا تو اب اگر تم نے اس دعوت کی صداقت کو تسلیم کر بھی لیا تو تمہیں اس سے کیا فائدہ پہنچے گا۔ ہر دنیا پرست کی ہر زمانہ میں پہلے بھی اور آج بھی یہی ذہنیت رہی ہے اور سوچ

بچار کا یہی انداز رہا ہے۔اس لئے ہر ایک کو ایک ہی انجام سے دوچار ہونا پڑا۔خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو بروقت متنبّہ ہو کر اپنی اصلاح کر لیتے ہیں۔

☆ ابدی و ازلی زندگی

اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقامات کی طرح یہاں بھی اس حقیقت کو بے نقاب کیا ہے کہ یہ مال و دولت یہ جاہ و حشمت، یہ فرزند و زن اس دنیا کی زینت ہیں جس طرح یہ دنیا فانی ہے اس کی زیب و زینت کے سارے سامان بھی فانی ہیں۔ یہ اس قابل نہیں کہ کوئی مومن اس کی محبت میں اتنا دل بستہ اور اس کی چاہت میں ایسے ہوش باختہ ہو جائے کہ اپنے خدا کو اور اپنے انجام کو بھی فراموش کر دے۔دل لگانے کے قابل تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔طلب تو صرف اس کی رضا کی ہونی چاہیے اور زندگی کی اس محدود فرصت میں ایسے نیک' مفید اور نتیجہ خیز کام کرنے چاہییں۔جو کبھی فنا آشنا نہ ہوں۔

والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا کے دلنشیں الفاظ سے اسی حقیقت کی طرف توجہ دلائی گئی۔

☆ تین اہم واقعات

حکمت و دانش کے ان انمول جگمگاتے ہوئے موتیوں کے علاوہ جن سے اس سورۃ کا دامن مرصع ہے تین واقعات کا بیان شرح وبسط سے کیا گیا ہے۔اصحاب کہف' حضرت موسیٰ کا سفر اور ذوالقرنین۔

☆ اصحابِ کہف

ان کی تفصیل اپنے اپنے مقام پر آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ یہاں مختصراً اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اصحاب کہف کا ذکر کر کے ان مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمانوں کی حوصلہ افزائی فرمائی کہ تم سے پہلے بھی حق قبول کرنے والوں کو طرح طرح کی اذیتوں کا نشانہ بنایا گیا۔انہوں نے محض اپنا ایمان بچانے کے لئے اپنے وطن کو چھوڑا اور ایک غار میں پناہ لی۔اور تم تو غلامانِ حبیبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو تمہیں کفار کی ان اذیت رسانیوں کے باعث حوصلہ نہیں ہارنا چاہیے۔ بلکہ بڑی ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔تم دیکھو گے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح تمہیں اوج کمال تک پہنچاتا ہے۔اور کس طرح تمہیں ابدی عزتوں سے سرفراز کرتا ہے اسی ضمن میں کفّار کو یہ بھی بتا دیا کہ جو ذات اصحاب کہف کو سینکڑوں سال کے بعد از سر نو زندگی عطا فرما سکتی ہے۔وہ تمہیں بھی روزِ حشر زندہ کر کے اٹھا سکتی ہے۔

☆ حضرت موسیٰؑ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سفر سے علم و حکمت کے حصول کی اہمیت کا درس دیا۔اس کے ضمن میں چند واقعات بیان کر کے ایک پیچیدہ عقدہ کو بھی حل فرما دیا۔اس دنیا میں اکثر ایسے واقعات رُونپذیر ہوتے رہتے ہیں جن کی طرف ہم کوئی توجہ نہیں کر سکتے۔ یا ہم انہیں عدل و حکمت کے تقاضوں کے سراسر منافی سمجھتے ہیں۔حقیقت میں یہ ہماری اپنی کم فہمی ہوتی ہے اگر ان سے پردہ ہٹا دیا جائے تو ان کا عین عدل و حکمت ہونا اظہر من الشّمس ہو جائے جس طرح ان تین واقعات سے جب حضرت خضر علیہ السلام نے پردہ اٹھایا تو حضرت کلیم اللہ کی برہمی اور ناراضگی خود بخود دور ہو گئی اور انہیں اپنے اعتراضات واپس لینے کے بغیر کوئی چارہ کار نہ رہا ۔

☆ ذوالقرنین

ذوالقرنین کا واقعہ بیان کر کے ایک مومن حکمران کی خوبیوں کو ظاہر فرمایا کہ وہ باوجود قوت واقتدار کے اپنی رعایا کے لئے مہربان' عادل اور شفیق ہوتا ہے۔

آخری دو آیتوں میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عظمت اور جلال کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ارشاد ہے،اگر سمندر سیاہی بن جائیں اور اس سے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی آیاتِ عظمت وجلال کو قلم بند کیا جائے تو سمندر خشک ہو جائیں لیکن اس کی صفات کا بیان پھر بھی تشنہء تکمیل رہے گا۔

حضور نبی کریم ﷺ کی زبان سے یہ اعلان کرایا کہ مَیں بشر ہوں۔خدا نہیں۔خدا وہی ہے جو وحدہٗ لاشریک ہے جس کا میں بھی بندہ ہوں اور ساری کائنات بھی اس کی مخلوق اور اس کے سامنے سرافگندہ ہے اِس آیت سے اس صداقت کو ثابت کیا کہ جب یہ مرقع حسن وکمال ﷺ بایں ہمہ زیبائی ودلربائی خدا نہیں تو اور کون ہے جو خدائی کا دعویٰ کر سکے۔

دل بینا بھی کر خدا سے طلب　　　آنکھ کا نور دِل کا نور نہیں

اس میں ۱۲ رکوع اور ۱۱۰ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ کہف کے فوائد وبرکات

☆ اس سورۃ کو جمعہ کے دن پڑھے تو دوسرے جمعہ تک خوف وخطرے سے امن رہے گا۔

☆ جو کوئی روزانہ اس سورۃ کو پڑھے اگر وہ قرض دار ہے تو اس کا قرض ادا ہو جائے گا اور عزیز واقارب میں عزت وآبرو پائے گا۔

19- سُوْرَةُ مَرْيَمِ

مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام ہے۔چونکہ اس سورۃ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کر کے عیسائیت پر اتمام حجت کیا ہے اس لئے اس سورۃ کا نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے نام پر رکھا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ حضرت زکریاؑ کی التجاء

پہلے رکوع میں حضرت زکریا علیہ السلام کی نیازمندانہ التجاء کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے انہیں اس وقت ایک بیٹے کی ولادت کا مژدہ سنایا گیا جب بڑھاپے کی وجہ سے ان کے سارے بال سفید ہو چکے تھے اور ان کی اہلیہ محترمہ بانجھ ہو چکی تھیں۔

☆ پیدائشِ مسیح کا تذکرہ

دوسرے رکوع میں حضرت مسیح علیہ السلام کی بن باپ پیدائش کا تذکرہ کر کے اس حقیقت کو عیاں فرمایا کہ اسباب وعلل کی احتیاج ہمیں ہے اسے نہیں جو اسباب وعلل کا خالق ہے۔حضرت مسیح علیہ السلام کی شخصیت انتہائی متنازعہ فیہ تھی۔آپ کے مداحوں میں ایسے حقیقت ناشناس بھی

تھے جو آپ کو خدا یا خدا کا بیٹا یقین کرتے اور آپ کے دشمنوں میں ایسے بد باطن بھی تھے جو آپ کو نبی تو کجا ایک شریف زادہ بھی ماننے کے لئے کسی قیمت پر تیار نہ تھے۔ افراط وتفریط کے اس شور وغوغا میں حقیقت کا رُوئے زیبا نظروں سے بالکل اوجھل ہو چکا تھا۔ یہ قرآن کا ہی فرض تھا کہ حضرت مسیح کی حقیقت کو آشکار کرے۔ چنانچہ آپ کی والدۂ طاہرہ کی عظمت وشان کو پوری آب وتاب سے بیان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ حضرت مسیح نہ خدا تھے اور نہ اُسکے فرزند بلکہ خدا کے پیارے بندے اور معزز رسول تھے۔

☆ حضرت ابراہیمؑ کا اندازِ دعوت

تیسرے رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اندازِ دعوت کو بڑی حسن وخوبی سے بیان کر دیا گیا ہے آپ کو دعوت کی نزاکتوں کا احساس بھی ہے اور اپنے باپ (چچا) کا ادب بھی ہر لحظہ ملحوظ ہے۔ اُدھر سے درشتی ہے سخت کلامی ہے دھمکیاں اور سرزنش ہیں اور ادھر خیر خواہی ہے اخلاص ہے ادب واحترام ہے جب تک اسلام کا مبلغ اس اسوۂ ابراہیمی کو نہیں اپنائے گا وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔

☆ متعدد رسولوں کے خصوصی کمالات

چوتھے رکوع میں متعدد اولوالعزم رسولوں کا ان کے خصوصی کمالات کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اور ان کے ذکر کے بعد ان کی اولاد کا ذکر فرمایا ہے۔ جنہوں نے اس زعمِ باطل میں مبتلا ہوکر کہ وہ نبیوں کی اولاد ہیں راہ حق سے منہ موڑ لیا اور نافرمانی اور سرتابی کرنے میں دوسروں سے بھی سبقت لے جانے لگے اور صالحین کی اولاد ہونے کا جو شرف انہیں وہبی طور پر بخشا گیا تھا اس کو خاک میں ملا کر دم لیا۔ ''فسوف یلقون غیاً'' کی دل ہلا دینے والی سرزنش سے انہیں خوابِ غفلت سے جھنجھوڑا۔ اس کے ساتھ ہی انہیں تسلی بھی دی کہ اگر وہ اپنی اس غلط روش سے صدق دل سے باز آ جائیں گے تو رحمت کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔

☆ منکرینِ قیامت کی غلط فہمیوں کا ازالہ

پانچویں رکوع میں منکرینِ قیامت کی غلط فہمیوں کا ازالہ کر دیا گیا نیز دنیا کے ساز وسامان کی ناپائیداری کی طرف توجہ دلا کر انہیں باقیات صالحات کی طرف شوق انگیز انداز میں دعوت دی گئی۔

☆ گمراہ فرقوں کی حماقت

آخری رکوع میں ان گمراہ فرقوں کی حماقت کا پردہ چاک کیا گیا جو خداوند تعالیٰ کیلئے بیٹے یا بیٹیاں گھڑا کرتے ہیں۔

اس میں ۶ رکوع ۹۸ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ مریم کے فوائد وبرکات

☆ جو شخص روزی کے سبب سے پریشان ہو تو سورۃ مریم کو سات بار پڑھ کر دُعا کرے انشاء اللہ رزق کشائش ہوگی۔

☆ جو شخص حاکم کو اپنی عرضی دے تو لفافہ میں بند کرتے وقت سورۃ مریم پڑھ کر اس لفافہ کے اندر دم کر دے تو مُراد پاوے گا۔

☆ جو شخص سورۃ مریم کو لکھ کر اپنے گھر میں رکھے تو اس سے خیر وبرکت اور خوشی زیادہ ہوگی۔

20- سُوْرَةُ طٰهٰ

''طٰہٰ'' حروف مقطعات ہیں۔ بعض لغتوں میں یَا رَجُلُ کی جگہ بولا جاتا ہے۔ اے مرد۔ رَجُلُ۔ نکرہ رکھنے میں عظمت اور کمال کی طرف اشارہ ہے یعنی اے مردِ کامل یہ رسول کریم ﷺ کی طرف اشارہ ہے۔ جو روحانی مدارج کے کمال پر پہنچ جانے کی وجہ سے ''مرد کامل'' ہیں۔ اس سورۃ میں بتایا گیا ہے کہ نورِ محمدی ﷺ اپنے کمال کو پہنچ کر رہے گا۔

چند اہم مضامین

☆ اسلام دشمنی کا عروج اور حضور ﷺ کو تسلّی

اس سورۃ کے نزول کا زمانہ وہ تھا جب کفار کی اسلام دشمنی اپنے عروج پر پہنچ چکی تھی دِل آزاری اور بہتان تراشی کی انہوں نے انتہا کر دی تھی۔ حضور سرورِ ﷺ کائنات کی شبانہ روز محنت کے باوجود صرف چند رُوحیں ایسی تھیں جنہوں نے اس دعوتِ حق کو قبول کیا تھا قوم کی یہ ہٹ دھرمی دیکھ کر حضور ﷺ کے قلبِ نازک پر کیا گزرتی ہوگی اور اسلام قبول کرنے والوں کے دلوں میں اپنی اس دعوت کے مستقبل کے متعلق کیسے کیسے خدشات پیدا ہوتے ہونگے۔ اس لئے ابتدائی آیات میں حضور کریم ﷺ کو تسلی دی جا رہی ہے کہ یہ قرآن اس قادرِ مطلق نے نازل فرمایا ہے جس کی کبریائی کے سامنے کائنات کی ہر چیز سرافگندہ ہے اس نے یہ قرآن آپ ﷺ پر اس لئے نازل نہیں کیا کہ آپ ﷺ رنج و مشقت میں مبتلا ہو جائیں یقیناً آپ ﷺ کا دین پھیلے گا اور کامیابی آپ ﷺ کے قدم چومے گی۔

☆ ذکرِ موسیٰ علیہ السلام

پھر موسیٰ کا ذکر کیا جو تعمیلِ ارشادِ الٰہی میں فرعون کے پاس تشریف لے گئے اور وہ جامع خطبہ ارشاد فرمایا جسے سُن کر فرعون کے اوسان خطا ہو گئے اور اسے اپنی خدائی کا محل مسمار ہوتا ہوا نظر آنے لگا اِس نے فوراً آپ پر یہ الزام لگا دیا کہ آپ جادو کے زور سے ہماری حکومت کا تختہ اُلٹنے آئے ہیں اور صرف اپنی سیاسی اغراض پر پردہ ڈالنے کے لئے خدا، قیامت اور دین کا نام لے رہے ہیں چنانچہ اس نے اپنے ملک بھر کے ماہر جادوگر آپ کے مقابلہ کے لئے بلائے اور انہیں گرانقدر انعامات کا لالچ دیا لیکن حق کے سامنے باطل کی کیا مجال ہے۔ کہ وہ دم مار سکے وہ ساحر موسیٰ علیہ السلام کی صداقت کو دیکھ کر مجبور ہو گئے کہ تمام عواقب و نتائج سے بے نیاز ہو کر آپ پر ایمان لانے کا اعلان کر دیں اس واقعہ کی تفصیلات پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ایمان کی قوت سب سے بالا ہے۔

☆ ذکر سامری جادوگر کا

اس کے بعد سامری کا ذکر کر کے بنی اسرائیل کی کم فہمی اور کوتاہ اندیشی کا پردہ بھی چاک کر دیا۔

☆ واقعہ تخلیقِ آدمؑ

آخر میں آدم علیہ السلام کا واقعہ بیان فرمایا جس سے یہ حقیقت بھی عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ غلطی کرنا اور پھر اس پر اکڑنا اور اکڑے رہنا انسان کو ہلاک کر دیتا ہے جس طرح کہ فرعون اور ابلیس کے واقعہ سے ظاہر ہے لیکن غلطی کر کے نادم ہونا اور پھر توبہ کرنا انسان کو مقبولیت کے مقام پر فائز

کر دیتا ہے جیسا آدم علیہ السلام کے واقعہ سے معلوم ہوا۔اس لئے اے غلامان مصطفیٰ ﷺ! خدا کی نافرمانی سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرو لیکن اگر کسی بشری کمزوری یا وقتی جوش سے کوئی لغزش ہوجائے تو اپنے باپ آدم علیہ السلام کی طرح فوراً اشکِ ندامت بہا کر طلبِ مغفرت کرو۔ بخش دیئے جاؤ گے۔

اس میں ۸ رکوع ۱۳۵ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ طٰہٰ کے فوائد و برکات

☆ اکیس مرتبہ اس سورۃ کو پڑھنا لڑکیوں کے نکاح کے واسطے نہایت مفید ہے۔رشتہ جلد پیدا ہوجائے گا۔

☆ اس سورۃ کو زعفران ومشک سے طشتری پر لکھ کر پینے سے حاکم کے روبرو بروز مرتبہ بڑھتا رہے گا۔

21- سُوۡرَۃُ الۡاَنۡبِیَآءِ

''الۡاَنۡبِیَآءِ''نبی کی جمع ہے۔لغوی معنی ہیں غیب کی خبر دینے والا۔ نبی وہ بزرگ ہستی ہے جس پر وحی نبوت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو۔ چونکہ اس سورۃ میں مختلف انبیاءؑ کی تعلیم اور ان کے مقام معترضین کے اعتراضات اور ان کے متبعین کا اور اللہ کے فضلوں کا وارث ہونے اور عصمتِ انبیاءؑ کا ذکر ہے۔اس لحاظ سے اس سورۃ کا نام اَلۡاَنۡبِیَآءِ رکھا گیا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ کفر وشرک کا انسانی زندگی پر برا اثر

جہاں بھی کفر وشرک کی ظلمت چھا جاتی ہے وہاں زندگی کے متعلق انسان کا تصور ہی مسخ ہوکر رہ جاتا ہے اس کے غور وفکر کی قوتیں اپاہج ہوجاتی ہیں۔ وہ اپنی اِن اپاہج قوتوں کے سہارے فقط وہاں تک ہی قدم بڑھا سکتا ہے جہاں تک اس کے حواس ظاہرہ کی رسائی اور مشاہدہ کی سرحد ہے وہ کسی آنے والی زندگی کا تصور تک نہیں کرسکتا۔اسے لاکھ سمجھایا جائے اس کے سامنے دلائل کے انبار لگا دیئے جائیں وہ اس حقیقت کو باور کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا، کیونکہ اُخروی زندگی پر اس کا ایمان نہیں ہوتا،اس لئے اس کی ساری کوششیں اس زندگی سے زیادہ سے زیادہ لطف اندوز ہونے، دولت سمیٹنے اور عزت واقتدار حاصل کرنے میں صرف ہوجاتی ہیں۔ ثواب وناثواب، جائز وناجائز اور حلال وحرام کی تمیز بھی اُٹھ جاتی ہے خواہشاتِ نفسانی کی تسکین کے لئے وہ دوسروں کی عزت وناموس کو پامال کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتا، اپنے خزانوں کو بھرنے کی خاطر وہ بڑے اطمینانِ قلب سے لوٹ کھسوٹ میں سرگرم ہوجاتا ہے، اگر مسندِ اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے انسانی جانوں کی، اخلاقی قدروں کی، ارشاداتِ خداوندی کی قربانی دینا پڑے تو وہ اس سے بھی باز نہیں آتا۔

☆ عہدِ نبوت کے کفار ومشرکین

یہی حالت عہدِ نبوّت کے کفّار ومشرکین کی تھی اور آج بھی جہاں اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان نہیں رہا۔ وہاں یہی حال ہے خواہ وہاں کے لوگ اپنی سائنسی اور صنعتی ترقی سے قدم قدم پر نئے کرشمے دکھا رہے ہوں۔

☆ تکوینی وعقلی دلائل

توحید باری کے ثبوت کے لئے تکوینی دلائل کے ساتھ ساتھ عقلی دلیلیں بھی پیش کردیں تا کہ انہیں راہِ راست پر لانے کی کوشش ادھوری اور نا تمام نہ رہے۔

☆ فرشتوں سے متعلق عقیدے کا بطلان

فرشتوں کے متعلق ان کے غلط عقیدہ کا بطلان کردیا کہ وہ خدا کی اولاد نہیں بلکہ اس کے معزز بندے ہیں جو ہمہ وقت اس کی یاد اس کی بندگی اور اس کی تسبیح وتقدیس میں مشغول رہتے ہیں نہ تھکتے ہیں نہ اُکتاتے ہیں۔

☆ مشرکین کے شکوک کی تردید

اسی ضمن میں توحید، نبوت اور آخرت کے بارے میں مشرکین کے شکوک وشبہات کو بیان کیا اور بڑے حکیمانہ انداز میں ان کی تردید بھی کردی۔

☆ انبیاء کی سیرت

اس کے بعد چند جلیل القدر انبیاء اور اولوالعزم رسولوں کی سیرتیں بیان فرمائیں تا کہ راہِ نوردِ منزلِ تسلیم ورضا اگر کسی مشکل سے دوچار ہو تو حوصلہ ہار نہ دے۔

☆ بامراد وکامیاب انسان کون؟

سورۃ کے آخری رکوع میں ایک بار پھر اس حقیقت کو بیان فرمادیا کہ جو شخص نیکی اور راستی کی راہ پر صدق واخلاص سے گامزن ہوگا۔ وہ بامراد اور کامیاب ہوگا۔

☆ رحمۃ اللعالمین ﷺ

قرآن میں آپ ﷺ کے متعلق فرمایا "وما ارسلناک الا رحمة للعالمین" کہ ہم نے آپ ﷺ کو سب جہانوں کے لئے سراپاء رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ خوش نصیب ہے وہ قوم جس کی یہ شان ہے اور جس کے نبی ﷺ کا یہ مقام ہے۔

اس میں ۷ رکوع اور ۱۱۲ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الانبیاء کے فوائد وبرکات

☆ اگر کوئی شخص پریشان یا کسی قسم کے غم میں ہو تو اس سورۃ کو ہر روز تین مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ پریشانی وغم دُور ہو جائے گا۔

☆ جو شخص بعد از نماز عشاء سجدہ میں چالیس مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے اور دُعا مانگے ان شاء اللہ تعالیٰ قبول ہوگی اور غم دُور ہوں گے، خوشی حاصل ہوگی۔

22- سُوْرَۃُ الْحَجِّ

الحج کے لغوی معنی ''زیارت کا قصد کرنا'' ہیں۔لیکن اصطلاحِ شریعت میں اس کے معنی ہیں ضروری عبادات کی بجاآوری کے لئے بیت اللہ کا قصد کرنا ہے (مفرداتِ امام راغب)۔اور حج کی رسموں کو ارکانِ حج یا مناسکِ حج کہا جاتا ہے۔حج کی دو اقسام ہیں۔

☆ حجِ اکبر جسے عموماً حج کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

☆ حجِ اصغر اس کو عمرہ کہا جاتا ہے۔

اس سورت کا نام الحج اس حکم سے لیا گیا ہے۔جو حج کے متعلق اس سورۃ میں دیا گیا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ کفار کو قیامت کی وعید اور دعوتِ حق

کفار کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کیلئے قیامت کی ہولناکیاں بیان کی گئیں ہیں اور انہیں سمجھایا گیا کہ اس سے بیشتر کہ وہ فیصلہ کن گھڑی آجائے تم چشمِ ہوش وا کرو اور اس دعوتِ توحید کو صدقِ دل سے قبول کرلو۔

☆ مسلمانوں کیلئے خوشخبری

مسلمان تیرہ چودہ سال تک کفّار کے بے پناہ مظالم خاموشی سے برداشت کرتے رہے اب مسلمانوں کو اپنی حفاظت کیلئے قوت استعمال کرنے کی اجازت دی جارہی ہے اور انہیں یقین دلایا جارہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت ان کے شامل حال ہوگی اس لئے وہ ظاہری وسائل کی کمی سے پریشان نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت پر پورا بھرسہ کریں۔

☆ دلائلِ توحید اور اصنام کی بے بسی

جا بجا توحید کے روشن دلائل بھی پیش کر دیئے اور اصنام واوثان کی بے بسی کو بھی آشکارا کر دیا تاکہ جو لوگ انہیں خدا سمجھ بیٹھے ہیں انہیں ان کی بے بسی کا علم ہو جائے کہ انہیں اتنی طاقت بھی نہیں کہ وہ سب مل کر مکھی جیسی حقیر چیز کو بنا سکیں اور وہ اتنے کمزور ہیں کہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے تو وہ اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور نہ اس سے چھینی ہوئی چیز واپس لے سکتے ہیں۔

☆ شمع توحید کی ذمہ داری امر بالمعروف

آخر میں بڑے پیارے انداز سے امتِ مسلمہ کو اس حقیقت سے آگاہ کیا گیا کہ حق کا علم سربلند رکھنے کے لئے اور توحید کی شمع فروزاں رکھنے کے لئے دنیا کی ساری قوموں میں سے تمہیں منتخب کیا گیا ہے۔اس لئے اب تمہارا فرض ہے کہ تم ہر قیمت پر اس پرچم کو سربلند رکھو اور اس شمع کو فروزاں رکھو، اس عزت وافتخار کو جو تمہیں بارگاہِ الٰہی سے مرحمت ہوا ہے برقرار رکھنے کیلئے ہر امکانی کوشش کو صرف کردو، نیز اپنے اعمال اور کردار کو اتنا بے داغ رکھو اور ظاہر وباطن کو اتنا پاکیزہ رکھو کہ اگر کوئی شخص تم سے تمہاری پیش کردہ دعوت کی صداقت کی کوئی دلیل طلب کرے یا کوئی گواہ مانگے تو تمہاری سیرت اور تمہارا کردار بطورِ دلیل اور بطورِ گواہ پیش کیا جاسکے۔

اس میں ۱۰ رکوع ۷۸ آیات ہیں۔یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ الحج کے فوائد و برکات

☆ جو شخص سفر کے وقت اس سورۃ کو پڑھے اللہ تعالیٰ اس سورۃ کی برکت سے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچا دے گا اور کسی قسم کا خطرہ نہ ہوگا۔

☆ اگر یہ ساری سورۃ لکھ کر حاکم ظالم کی جگہ پر رکھ دے تو وہاں سے دفع ہو جاوے گا۔

☆ **یایھا الناس** سے **عظیم** تک لکھ کر عورت کے رحم پر باندھے تو ان شاء اللہ حمل محفوظ رہے گا۔

23- سُوْرَۃُ الْمُئُومِنُوْنَ

''اَلْمُئُومِنُوْن''مومن کی جمع ہے۔ایمان لانے والا۔اسلام میں مومن اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اللہ پر،فرشتوں پر،کتب سماوی پر،انبیاؑء پر اور بعثت بعد الموت پر ایمان لاتا ہے۔اس سورۃ کا نام المومنون پہلی ہی آیت میں آتا ہے۔جہاں یہ بتایا گیا ہے کہ کامیابی کا انحصار کن باتوں پر ہے۔

چند اہم مضامین

☆ **مومنین کی صفاتِ حمیدہ**

اس سورۃ کا افتتاح اُمتِ مسلمہ کے ان افراد کی صفاتِ حمیدہ سے کیا گیا جو نورِ اسلام سے اپنے دلوں کو منوّر کرتے ہیں،اور اپنے اعمال اور جذبات کو قرآن کے پیش کئے ہوئے قالب میں ڈھال دیتے ہیں،فرمایا اسی قسم کے لوگوں کے سر پر فلاحِ دارین کا تاج رکھا جائے گا اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے فردوسِ بریں کی ابدی نعمتیں چشمِ براہ ہیں۔

☆ **حضور ﷺ پر کفار کا اعتراض**

حضور سرورِ عالم ﷺ کی دعوت پر کفار کو سب سے بڑا اعتراض یہ تھا کہ آپ ﷺ توحید اور قیامت پر ایمان لانے کا حکم دیتے ہیں یہ دونوں باتیں ان کے خیال کے مطابق عقل، تجربہ اور مشاہدہ کے سراسر خلاف تھیں،اس لیئے وہ کسی قیمت پر انہیں ماننے کے لئے تیار نہ تھے۔

☆ **کفار کی غلط فہمی کا ازالہ**

چنانچہ اس سورت میں اسلام کے ان دو بنیادی عقیدوں کے متعلق ان کی غلط فہمیوں کو دور کیا گیا ہے ان کے سامنے انفسی اور آفاقی ہر قسم کے دلائل پیش کئے گئے ہیں۔انہیں کہا گیا ہے کہ ذرا اپنی پیدائش پر غور کرو، کہاں پانی کی ایک بوند میں ایک گمنام جرثومہ اور کہاں یہ حضرتِ انسان، یہ کس کی قدرت کا کرشمہ ہے، یہ اعجاز آفرینی کس کی حکمت کی جلوہ گری ہے، ذرا آنکھیں کھول کر آسمان کی بلندیوں کی طرف دیکھو وہاں کس کی قدرت کے جلوے نظر آرہے ہیں، پانی جو ہر قسم کی زندگی کا سرچشمہ ہے، اس کی بہم رسانی کا انتظام کس عمدگی سے کر دیا گیا ہے یہاں تک کہ پہاڑوں کی وہ بلند چوٹیاں جہاں تم کسی طرح پانی نہیں لے جا سکتے تھے وہاں اس نے میٹھے اور ٹھنڈے پانی کے چشمے جاری کر دیئے ہیں غرضیکہ اس کی بنائی ہوئی جس چیز میں تم تدبر کرو گے، تمہیں اس کے خالق کی قدرت، حکمت اور علمِ محیط کا اندازہ ہو جائے گا۔ نیز غور کرو ایسی قدرت والے ہمہ دان، ہمہ بین کے لئے کیا مشکل ہے کہ وہ تمہیں مرنے کے بعد پھر زندہ کر دے۔

☆انبیاءؑ کے احوال اور اقوام کا سلوک

اس کے بعد چند انبیاء کرامؑ کے احوال بیان فرمائے اور ان کی قوموں نے ان کے ساتھ جو ناروا سلوک کیا اور ان کا جو انجام ہوا، ان کو بیان فرمایا تاکہ حضور کریم ﷺ کے دل کو اطمینان ہو اور وہ کفار تباہ ہونے والی قوموں سے عبرت حاصل کریں۔

☆ مشرکین کی پیشکش اور رب کائنات کا جواب

مشرکین آ کر یہ کہتے کہ اگر آپ ﷺ ہماری فلاں فلاں بات مان لیں اور ہماری رائے کے مطابق فلاں فلاں آیت میں ردّ و بدل کر دیں، یا یہ مفلوک الحال اور گھٹیا قسم کے لوگ جو ہر وقت آپ ﷺ کے ارد گرد حلقہ باندھے بیٹھے رہتے ہیں ان کو اپنی مجلس سے نکال دیں یا کم از کم جس وقت ہم حاضر ہونا چاہیں ان کو یہاں سے چلے جانے کا حکم دے دیں تو ہم آپ ﷺ کا ساتھ دینے کیلئے تیار ہیں، شاید انہوں نے یہ خیال کیا ہو کہ اسلام کو ہماری اور ہمارے تعاون کی اشد ضرورت ہے اس کے لئے ہم جیسی بھی نامعقول شرط پیش کریں گے وہ مان لی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس خوش فہمی کا یہ کہہ کر ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا کہ حق، باطل کے مشورے قبول نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا ہو جائے اور تمہاری رائے کے مطابق اس میں تبدیلیاں گوارا کر لی جائیں تو دنیا کا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا اور قیامت برپا ہو جائے گی۔ اس لئے اس خیال کو ہمیشہ کے لئے اپنے دل سے نکال دو۔

اس میں ٦ رکوع ١١٨ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ المومنون کے فوائد و برکات

☆ جو شخص کاہل ہو آٹھ مرتبہ اس سورۃ کو نماز میں پڑھے سب سُستی جاتی رہے گی۔

☆ اس سورۃ کو رات کے وقت سفید کپڑے پر لکھ کر اسے دھو کر شرابی کو پلا دے تو اس کی عادت چھوٹ جائے گی۔

24- سُوۡرَۃُ النُّوۡرِ

نور کے معنی ''روشنی'' ہیں۔ اس سورۃ کے پانچویں رکوع میں رسول کریم ﷺ کے ظہور کو ایک اعلیٰ درجہ کے مصفّی، دائمی اور کل عالم پر محیط نور سے تشبیہہ دی گئی ہے اس لحاظ سے اس کا نام اَلنُّوۡرِ ہے۔ اس سورۃ میں بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ کا نور کل عالم پر محیط ہو جائے گا اور آپ ﷺ کے نائبین کو حکومت ملے گی۔

چند اہم مضامین

☆ معاشرے کی خشت اوّل

گھر، معاشرہ کی خشتِ اوّل ہے گھر کے ماحول کو پاکیزہ اور مسرّت بخش بنائے بغیر ایک پاکیزہ اور صحت مند معاشرہ کی تشکیل کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

☆ خانگی زندگی سے متعلق ہدایات واحکامات

اس یمن و برکت والی سورۃ کا اکثر حصہ خانگی زندگی کے متعلق واضح ہدایات اور احکامات پر مشتمل ہے، اس میں ہر مومن مرد اور مومن عورت کو اس بات کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے کہ وہ خود اپنے دامنِ عصمت کو ہر آلودگی سے پاک وصاف رکھیں اور اس کا طریقہ یہ بتایا کہ ہر مومن مرد اور مومن عورت اپنی نگاہیں نیچے رکھیں۔ مسلمانوں کو یہ بھی ہدایت فرمائی کہ صاحبِ خانہ تمہیں اجازت نہ دے تو غصہ سے لال پیلے نہ ہو جاؤ اور اُس شخص پر برسنا شروع نہ کردو بلکہ بڑی کشادہ دلی سے اس کی معذوری کو تسلیم کرو اور خوشی خوشی واپس چلے جاؤ۔

☆ اسلام میں پردہ کے احکام

پردہ کے ابتدائی احکام سورۃ الاحزاب میں مذکور ہیں، یہاں اسلامی پردہ کے قواعد وضوابط کو پوری شرح وبسط سے ذکر فرمادیا گیا تاکہ گوہر عصمت کی آب وتاب کو ماند کرنے کی کوئی کوشش اسلامی معاشرہ میں پروان نہ چڑھ سکے۔

☆ حدزنا

یہ مسئلہ اتنا اہم اور نازک ہے کہ صرف ہدایات اور ارشادات پر اکتفا نہیں کیا جاسکتا بلکہ جو بے حیا حدِ اعتدال سے تجاوز کرے گا اس کے لئے عبرتناک سزا کا قانون نافذ کیا کہ اس نابکار کو برسرِ عام کوڑے لگائے جائیں اور شادی شُدہ زانی کے لئے سنتِ نبوی میں سنگسار کرنے کی سزا تجویز ہوئی۔ قتل کی سزا قصاص ہے لیکن اگر مقتول کے وارث چاہیں تو وہ دیت لے کر قاتل کو موت سے بچاسکتے ہیں مگر قرآن کی نظر میں زنا کا جرم اتنا سنگین ہے کہ اس میں نہ تو فریقین صلح کر سکتے ہیں اور نہ معاف کر سکتے ہیں بلکہ مجرموں کو سزا دی جائے گی اور سرِ عام دی جائے گی، تاکہ ساری دنیا کو معلوم ہو جائے کہ قرآن عصمت وناموس کو انسانی زندگی سے بھی زیادہ اہمیت دیتا ہے جو شخص کسی کی عصمت پر حملہ آور ہوگا وہ خداوندِ عالم کا مجرم ہے اور خلافتِ الٰہیہ کے سربراہ پر لازم ہے کہ وہ اس مجرم کو سزا دے اور اس میں کسی شفقت اور نرمی کو روا نہ رکھے۔ اسی مقصد کے لئے یہ حکم بھی دیا کہ اسلامی معاشرہ میں جو غیر شادی شدہ مرد اور غیر شادی شدہ عورتیں ہیں ان کی شادی کا اہتمام کیا جائے۔

☆ واقعہء افک

اس سورۃ میں عہدِ رسالت ﷺ کے ایک انتہائی المناک اور رُوح فرسا المیہ کا ذکر بھی کیا گیا ہے جو تاریخ میں واقعہ افک کے نام سے مشہور ہے اسلام کے دشمن اسلام کی روز افزوں ترقی اور شاندار فتوحات اور کامیابیاں دیکھ دیکھ کر آتشِ زیرپا ہو رہے تھے، کھل کر مقابلہ کرنے کی ہمت سلب ہو چکی تھی ان کی باطنی خباثت ہر روز نئے فتنے جگا کر مسلمانوں کو پریشان کرتی رہتی تھی۔ ان کے سرغنہ عبداللہ بن اُبی نے اب ایسی چال چلی جس نے قیامت برپا کردی۔ اسلامی معاشرہ کا عضو عضو درد سے چیخ اٹھا۔ ساری فضا میں شکوک وشبہات کا اندھیرا چھا گیا۔ ان ظالموں نے اس پاک ہستی کو اپنی بہتان تراشی کا ہدف بنایا جس کا براہ راست تعلق پیغمبرِ اسلام، سرورِ عالم رحمت عالمیاں ﷺ کی ذات سے تھا جس کی گرد راہ بھی رہروانِ جادۂ ہدایت کیلئے نور افشاں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خانوادۂ رسالت ﷺ کی عصمت وطہارت کی شہادت اپنی زبان قدرت سے دی اور اس سورۃ پاک میں وہ آیتیں نازل فرمائیں جن سے یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا اور منافقین کو یقین ہوگیا کہ ان کا کوئی منصوبہ اور ان کی کوئی سازش اسلام کے شجرہ طیبہ کو اب اکھیڑ نہیں سکتی۔

اس میں ۹ رکوع اور ۶۴ آیات ہیں۔ یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ النور کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو سات مرتبہ پڑھنے سے لوگوں کے بہتان وجھوٹ سے محفوظ رہے۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر سرہانے رکھے وسواس شیطانی اور احتلام سے محفوظ رہے گا۔

25- سُوْرَۃُ الْفُرْقَانِ

الفرقان کے معنی ہیں ''حق اور باطل میں فرق کرنے والا''۔قرآن مجید کا نام بھی الفرقان ہے اور وہ وحی نبوت جو رسولِ کریم ﷺ پر قرآن کے نام سے نازل ہوئی۔اس نے واضح طور پر حق اور باطل میں فرق کردیا ہے۔اس وجہ سے قرآن مجید کو الفرقان کہا گیا ہے اور اس مناسبت سے اس سورۃ کا نام الفرقان رکھا گیا ہے۔

اہم مضامین

☆ **مشرکین کے اعتراضات وشبہات کا ازالہ**

قرآن، رسالت اور توحید کا ذکر ابتدائی آیات میں کیا گیا ہے۔اس کے بعد ان میں سے ہر ایک موضوع پر مشرکین کے جو اعتراضات و شبہات تھے ان کو ذکر کیا اور پھر موثر اندازِ بیان اور مخصوص طرزِ خطاب سے ان کے جوابات دیئے اور ان کے شکوک کا ازالہ کیا۔ساری سورۃ میں اگر آپ غور فرمائیں گے تو دیگر ضمنی مسائل کے علاوہ یہی تین بنیادی چیزیں آپ کو نظر آئیں گی۔

اس میں ۶ رکوع اور ۷۷ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الفرقان کے فوائد و برکات

☆ جس شخص پر حاکم ناراض ہو تو ایک سو آٹھ مرتبہ اس سورۃ کو پڑھ کر دم کریں نجات پاویگا اور ہر طرح کی پریشانی دور ہوگی۔

☆ اس سورۃ کو اگر تین مرتبہ لکھ کر باندھ لے تو کوئی موذی جانور وغیرہ ایذا نہیں پہنچائے گا۔

26- سُوْرَۃُ الشُّعَرَآءِ

''الشُّعَرَآءِ'' ''شاعر'' کی جمع ہے۔اس سورۃ کا نام اس کے آخری رکوع سے لیا گیا ہے۔وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ (اَلشُّعَرَاءُ۔ ۲۲۴)۔شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔اس سورۃ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وحی ہے۔یہ شعراء کی شاعری نہیں ہے۔اسی مناسبت سے اس کا نام الشعراء ہے۔

چند اہم مضامین

☆ کفار کی ایذاء رسانیاں اور رسول مکرم ﷺ کا ردِ عمل

نبی رؤف ورحیم ﷺ شب و روز تبلیغِ اسلام میں مصروف ہیں۔ دن بھر اپنی قوم کو سمجھاتے ہیں۔ ان کے شکوک کا ازالہ اور ان کے اعتراضات کا جواب دیتے ہیں۔ قرآن کریم کی آیات پڑھ پڑھ کر انہیں سناتے ہیں، اور جب رات کی تاریکی پھیل جاتی ہے اور ہر طرف سناٹا چھا جاتا ہے تو یہ رسولِ مکرم ﷺ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتے ہیں کبھی دست بستہ کھڑے ہو کر اور کبھی سربسجود ہو کر بڑے سوز و گداز سے اپنی قوم کی ہدایت کیلئے التجائیں کرتے ہیں جب زبان مصروف دعا ہوتی ہے تو آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگتے ہیں یوں معلوم ہوتا ہے کہ آمین آمین کہہ رہے ہیں۔ یوں دن بسر ہو رہے ہیں یوں راتیں گزر رہی ہیں لیکن کفار کی ہٹ دھرمی اور بہتان تراشی میں اضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جس سے طبیعت اداس رہتی ہے اور خاطرِ عاطر پر غم کے بادل چھائے رہتے ہیں۔

☆ رسولِ خدا ﷺ کی پریشانی پر اللہ کی تسلّی

اللہ تعالیٰ تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''اے حبیب ﷺ! تم یوں رنجیدہ خاطر اور ملول کیوں رہتے ہو، آپ ﷺ نے اپنا فرض ادا کر دیا، یہ ان کی عقل کا قصور ہے کہ وہ حق کو قبول نہیں کر رہی۔ تمہارا شفیق دل تو یہی چاہتا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی گمراہ نہ رہے' سب ہدایت یافتہ ہو جائیں۔ اور ایسا کرنا ہمارے لئے کوئی مشکل نہیں۔ ہم انہیں ایسی نشانی دکھانے پر قادر ہیں جس کو دیکھ کر ان کی گردنیں جھک جائیں اور اسلام قبول کرنے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ کار نہ رہے لیکن جبر و اکراہ سے انہیں راہِ حق پر گامزن کرنا ہماری حکمت کے خلاف بھی ہے اور شرفِ انسانی بھی اس کا تقاضا نہیں کرتا۔

☆ سابقہ انبیاءؑ کی تبلیغ اور منکرین کا انجام

اس کے بعد سات جلیل القدر انبیاء اور ان کی قوموں کے حالات کو بڑی شرح و بسط سے بیان فرمایا کہ حضور ﷺ کو تسلی ہو اور کفار و مشرکین ان نافرمان قوموں کے دردناک انجام سے باخبر ہو کر اپنی بروقت اصلاح کر لیں۔

☆ منکرین کی حماقت و نادانی اور کلامِ الٰہی کی حقیقت کے منکر

آخری رکوع میں بتا دیا کہ جس قرآن کو یہ کلامِ الٰہی ماننے سے انکار کر رہے ہیں یہ وہ کلام ہے جسے رب العالمین نے نازل کیا ہے اسے لے کر آنے والا روح الامین ہے اور جس کے قلب پاک پر یہ نازل ہوا وہ ''نذیر للعالمین'' ہے اس کے ذکرِ خیر سے پہلے انبیاء کرامؑ کی کتابیں بھری پڑی ہیں اس کے متعلق یہ کہنا کہ یہ کسی شیطان کا کام ہے یا کسی شاعر کا طبع زاد ہے انتہائی حماقت اور نادانی ہے کہاں شیاطین کی لایعنی باتیں اور کہاں اس کتابِ مقدس کا اعجاز بیان اور حسن و جمال' کچھ سوچو۔ ان میں کوئی ادنیٰ سی مناسبت بھی ہے۔

اس میں ۱۱ رکوع اور ۲۲۷ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ شعراء کے فوائد و برکات

☆ اگر اولاد نافرمان ہو تو باوضو سات مرتبہ اس سورۃ کو پڑھ کر اس کے منہ پر دم کر دیں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ اولاد فرمانبردار ہو جائے گی۔

☆ اگر کوئی عزیز بھاگ جاوے تو اس سورۃ الشعراء کو لکھ کر ایک ڈوری میں باندھ کر ہوا میں لٹکا دیں تو وہ شخص آجاوے گا اور پھر کبھی نہیں بھاگے گا۔

27- سُوْرَةُ النَّمْلِ

نمل کے معنی ہیں ''چیونٹی''۔اس سورۃ کا نام اس آیت سے لیا گیا ہے۔حَتّٰىٓ اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ (النمل . ۱۸) (یہاں تک کہ جب وادی نمل میں آئے)اس سورت میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی قوت اور رعب کا ذکر ہے۔جس طرف ان کا گزر ہوتا تھا وہیں قومیں سرِ تسلیم خم کر لیتی تھیں۔اس میں اشارہ ہے کہ ایسی ہی قوت نبی کریم ﷺ کو ملے گی۔

چند اہم مضامین

☆ تعارف قرآن

آغاز میں قرآنِ کریم کا تعارف کرا دیا گیا ہے کہ یہ اہل ایمان کے لئے مژدۂ رحمت ہے۔نیز یہ کسی انسان کی تصنیف نہیں جس میں قدم قدم پر زمانی اور مکانی حد بندیاں یا ماحول کے تقاضے اس کی ابدیت اور اس کی عالمگیر حیثیت کو مشکوک بنا رہے ہوں بلکہ یہ خداوندِ کائنات کا کلام ہے جو حکیم بھی ہے اور علیم بھی۔جس کی حکمت اور علم ہر نقص اور خامی سے بالاتر ہیں۔

☆ روزِ قیامت پر ایمان

یہاں اس حقیقت کو بھی واضح کیا گیا ہے کہ اسلام نے روزِ قیامت پر ایمان لانے کو کیوں ضروری قرار دیا۔یہ عقیدہ انسانی زندگی کو سنوارنے میں ایک فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے متعدد مثالیں دے کر اس حقیقت کو واضح کر دیا۔

☆ فرعون کا انجام

پہلے فرعون (منکر قیامت) کا ذکر کیا گیا ہے۔کہ جب اسے مُلکِ مصر کی محدود سلطنت ملی تو اس نے اپنے خالق کا ہی انکار کر دیا اور اپنی رعایا پر ظلم وستم کی انتہا کر دی' اپنے اقتدار کو برقرار رکھنا ہی اس کی زندگی کا مقصد وحید بن گیا اور اس مقصد کے حصول کیلئے وہ ہر بہیمانہ اور وحشیانہ حرکت کرنے پر آمادہ ہو گیا جب اس کے اپنے مقرر کئے ہوئے معیار کے مطابق حق واضح ہو گیا پھر بھی اس نے حق کو تسلیم کرنا اپنے لئے وجہ عار سمجھا۔اہل حق کے بازو اور پاؤں کاٹ کر تختہء دار پر لٹکا دیا۔اس کی ذات حجابِ اکبر بن کر لوگوں کی بصیرت کے سامنے حائل ہو گئی۔یہاں تک کہ وہ اپنے گناہوں کے بوجھ کے نیچے پس گیا اور اپنے مظالم کے طوفان میں تنکوں کی طرح بہہ کر فنا ہو گیا۔

☆ سیدنا سلیمانؑ کی سیرت وکردار

اس کے بعد سیّدنا سلیمانؑ کی سیرت بیان کی گئی۔آپ کی سلطنت کی حدیں فرعونی مملکت سے کہیں وسیع ہیں' ان کے حکم کے آگے جنّ و انس سر افگندہ ہیں۔پرندے قطار اندر قطار اشارے کے منتظر ہیں ہوا کا وسیع کرّہ بھی زیرنگیں کر دیا گیا ہے۔ان کے درباریوں میں ایسے ایسے باکمال لوگ بھی ہیں جو مُلکِ سبا سے ملکہءِ سبا کا تخت چشمِ زدن میں اُٹھا کر قدموں میں لا کر رکھ دیتے ہیں۔بایں ہمہ کمال وجلال کیا مجال کہ دماغ میں غرور و نخوت پیدا ہو۔

☆ قومِ لوطؑ اور ثمود کے حالات

قومِ ثمود اور قومِ لوط کے حالات بیان کر کے اس حقیقت کو بھی واضح کر دیا کہ جس سوسائٹی میں آخرت پر ایمان نہیں ہوگا وہاں اِنفرادی اور اجتماعی کردار، ان غلاظتوں سے آلودہ ہوجاتا ہے جن کے تصور سے ہی انسان کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ حق پذیری کی صلاحیت اس حد تک مفلوج ہوجاتی ہے کہ اگر کوئی خیراندیش محض ان کی خیرخواہی کے لئے انہیں ان رذالتوں سے باز آنے کی تلقین کرتا ہے تو وہ آپے سے باہر ہوجاتے ہیں۔

☆ شرک کے بطلان پر دلائل

مکّہ کے باشندے تجارت پیشہ تھے ان کا ذہن کاروباری قسم کا تھا جو سُود وزیاں کی گھتیاں ہی سلجھاتا رہتا۔ دُنیاوی لحاظ سے زیرک ودانا ہونے کے باوجود وہ پتھر اور لکڑی کے گھڑے ہوئے مجسموں کو خدا یقین کرتے۔ پانچویں رکوع میں شرک کے بطلان پر ایسے مُسکت اور دندان شکن دلائل پیش کئے گئے جن کا ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا، اور شرک میں مبتلا ہونے والی کسی قوم کے پاس آج بھی ان کا جواب نہیں۔

☆ نبی آخرالزمان ﷺ کو تسلی خدا

آخر میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کو یہ فرما کر تسلی دے رہا ہے ان کفار و مشرکین میں حق پذیری کی استعداد ہی نہیں، اگر اندھا سورج کی روشنی کو نہیں دیکھ سکتا تو یہ اس کی بدنصیبی ہے، نہ سورج کی روشنی کا قصور ہے اور نہ ہی اس کی فیّاضی میں کوئی کمی ہے۔

☆ سردارانِ مکہ کی غلط فہمی کا ازالہ

سردارانِ مکہ کی اس غلط فہمی کا بھی ازالہ کر دیا جس غلط فہمی میں آج بھی کئی رؤسا اور نامور لوگ مبتلا ہیں۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ اگر ہم نے اسلام قبول کر لیا تو یہ ہمارا خدا اور رسول پر بڑا احسان ہوگا۔ اور اگر ہم نے اسلام کی دعوت کو ردّ کر دیا تو اس سے خدا کی خدائی میں کوئی کمی آجائے گی یا آفتاب نبوت کی ضیاپاشیاں مدھم پڑ جائیں گی سب کو فرما دیا۔

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ

یعنی یہ تمہاری خوش نصیبی ہے اگر تم اس دعوت کو قبول کر لو تو تمہارے دونوں جہاں سنور جائیں گے اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یہ تمہاری اپنی بدنصیبی ہوگی۔

اس میں ۷ رکوع ۹۳ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ نمل کے فوائد وبرکات

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر روز سورۃ نمل پڑھے وہ حشر کے دن قبر سے کلمہ توحید پڑھتا ہوا اُٹھے گا۔

☆ اس سورۃ کو سات مرتبہ ہر روز پڑھنے سے ایک مُراد انشاءاللہ تعالیٰ آسانی سے فتح ہوگی۔

☆ اس سورۃ کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو موذی جانوروں سے بچا رہے گا۔

28- سُوْرَةُ الْقَصَصِ

''الْقَصَصِ'' قصہ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں ''سرگزشت''۔ اس سورۃ کا نام اس آیت سے لیا گیا ہے۔

وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ (القصص۔۲۵)

ترجمہ: اور سرگزشت اس سے بیان کی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے ظالموں کے ہاتھوں سے بھاگ کر مدین پہنچے۔ وہاں اپنی سرگزشت بیان کی۔ اس سرگزشت بیان کرنے کی مناسبت سے اس کا نام القصص ہے۔ اس میں رسول کریم ﷺ کی ہجرت کی طرف اشارہ ہے کہ وہ بھی دشمنوں کے ہاتھ سے بھاگ کر مدینے چلے جائیں گے اور جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں کے سامنے ان کے دشمن ہلاک ہوئے۔ اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دشمن آپ ﷺ کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہوجائیں گے۔

چند اہم مضامین

☆ فرعونی سیاست کے خدوخال

قرآنِ کریم نے اس سورۃ میں فرعونی سیاست کے خدوخال کو اچھی طرح بے نقاب کردیا ہے۔ تاکہ کوئی شخص ان کے بلند و بانگ دعووں سے دھوکا نہ کھائے اور ''رخ ہمچو ماہ تاباں دل ہم چو سنگ خارا'' قسم کے حکمرانوں سے ہوشیار رہیں۔

☆ قارون کی اپنے خزینوں سے متعلق غلط فہمی

دوسری چیز جو اس سورت میں تفصیل سے بیان کی گئی ہے وہ ایک سرمایہ دار کے ذہن کا تجزیہ ہے، قارون کے پاس دولت کی افراط ہے اس کے خزنیوں اور دفینوں میں سمٹی ہوئی دولت کا شمار آسان نہیں۔ صرف اس سے اندازہ لگائیے۔ کہ اس کے تالوں کی چابیوں کا گچھا اتنا وزنی ہے کہ اسے تنومند جماعت بھی آسانی سے نہیں اٹھا سکتی۔ دولت کی اس ریل پیل کے باوجود دل اتنا سخت اور سینہ اتنا تنگ ہے کہ اگر اس کو کلیم اللہ جیسا رسول نصیحت کرتا ہے کہ ''احسن کما احسن الله اليک'' تو وہ اسے خاطر میں لانے کیلئے تیار نہیں بلکہ بڑی بے حیائی سے اپنے کریم رازق کی کم گستری کا انکار کردیتا ہے اور برملا کہتا ہے کہ مجھے سیم وزر کے یہ انبار خدا نے نہیں دیئے بلکہ یہ میری ذہانت' معاملہ فہمی اور کاروباری مہارت کا ثمر ہے۔ جب ذہن میں یہ چیز سما جائے تو اسے کیا پڑی ہے کہ وہ اپنی دولت کو خلق خدا کی امداد کے لئے صرف کرے۔ اہل ثروت کی سنگدلی، کنجوسی اور سردمہری سے جو بربادیاں جنم لیتی ہیں قارون کے رویئے پر ملامت کرتے ہوئے حضرت کلیمؑ نے ان کی طرف واضح اشارہ فرمادیا۔

☆ سیاست سے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

مزید اسلام کے نظامِ معاشیات، اسلام کے نظام قانون اور اسلام کے نظام اخلاق کو اپنے ملک میں رائج کرنے سے ہمارے کوتاہ نظر اعیان حکومت کو جو خدشے اور خطرے دکھائی دیتے ہیں ان کا ازالہ فرمادیا۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر بیسیویں صدی میں ہم نے چودہ سو سالہ پرانا نظام جاری کردیا تو دنیا کی ترقی یافتہ قومیں ہم سے آنکھیں پھیرلیں گی اور ہم تباہ ہوجائیں گے۔ اس سورت پر غور کرنے سے یہ تمام غلط فہمیاں کافور ہوجائیں گی۔

اس میں ۹ رکوع اور ۸۸ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ قصص کے فوائد و برکات

☆ جو شخص اس سورۃ کو روزانہ پڑھے تو قیامت کے دن فرشتے گواہی دیں گے اور جنت نصیب ہوگی۔

☆ اس سورۃ کو پڑھ کر بارش کے پانی پر دم کر کے بیمار کو پلا دے تو ان شاء اللہ بیمار شفا پائے گا۔

29- سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ

عنکبوت کے معنی ''مکڑی'' کے ہیں۔ اس سورت کی آیت ۴۱ میں مشرکانہ عقائد اور مخالفینِ اسلام کی تدابیر کو مکڑی کے جالے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اسی مناسبت کی وجہ سے اس سورت کا نام اَلْعَنْکَبُوْت رکھا گیا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْلِیَآءَ کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا الخ (العنکبوت۔ ۴۱)

ترجمہ: اور ان لوگوں کی مثال جو اللہ کے سوا دوست بناتے ہیں۔ مکڑی کی مثال کی طرح ہے کہ وہ ایک گھر بناتی ہے۔

اس سورت میں یہ بتایا ہے کہ شرک مٹ جائے گا، توحید پھیل جائے گی اور اسلام کے خلاف کوئی تدبیر کارگر ثابت نہ ہوگی۔

چند اہم مضامین

☆ مومنین کی آزمائش

حضور فخر دو عالم ﷺ کی بعثت اور دعوتِ توحید سے سارا مکہ آتش زیرپا ہوگیا۔ انہوں نے اسلام کی شمع کو گل کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ وہ سلیم الطبع لوگ جو کفر و شرک کی عفونتوں سے دل برداشتہ ہوگئے تھے اور حق کے حسن سے مسحور ہو کر دامنِ حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء میں پناہ لے لیتے تو ان پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی جاتی بعض لوگ اسلام کی صداقت کے تو معترف تھے۔ لیکن ان مظالم کو برداشت کرنے کی ہمت ان میں نہ تھی۔ اس لئے ان حالات میں اپنی قسمت کو اسلام کے ساتھ وابستہ کرنا قرینِ دانشمندی نہیں سمجھتے تھے۔ بعض اس قسم کے بھی لوگ تھے جنہوں نے اسلام کو قبول کیا لیکن مصائب و آلام کی آندھیوں میں وہ اپنی شمع ایمان روشن نہ رکھ سکے۔ ان سب لوگوں کو بتایا جا رہا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صرف وہی لوگ سرفراز ہوتے ہیں، جو آزمائش کی کٹھن گھڑیوں میں ثابت قدم رہتے ہیں اور امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ جو زبان سے اسلام کا دم بھرتے ہیں اور ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن امتحان کے میدان میں صبر و استقامت کا مظاہرہ نہیں کرسکتے وہ قطعاً قابل التفات نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ہے اور یہی کسوٹی ہے جس پر اس نے اہل ایمان کو پہلے بھی پرکھا اور قیامت تک پرکھے گا۔

☆ کفارِ مکہ کا گھمنڈ

کفارِ مکہ کو اپنے بے شمار خداؤں پر بڑا گھمنڈ تھا وہ سمجھتے تھے کہ جب اتنے خدا ہماری پشت پناہی کرنے کے لئے موجود ہیں تو ہمیں محمد ﷺ کے ایک خدا سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے اس کے علاوہ مادی وسائل کی بھی ان کے ہاں کمی نہ تھی۔ وہ کعبہ کے متولی اور خدمت گار تھے سب قبائل ان کی دل سے عزت کرتے اور کسی ہنگامی موقع پر ان کے ادنیٰ اشارہ پر شمشیر بکف میدان میں آنے کے لئے تیار تھے۔ شجاعت و مردانگی اور جنگی مہارت میں بھی ان کا جواب نہ تھا۔ ان حالات کے پیشِ نظر انہیں اپنے مستقبل کے بارے میں کوئی تشویش نہ تھی۔ وہ یہ سمجھتے تھے۔ کہ ان کا قلعہ

اتنا مستحکم اور محفوظ ہے کہ اس پر کوئی یلغار کارگر ثابت نہیں ہو سکتی۔

☆ کمزور آسرے

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم ﷺ کو فرماتے ہیں کہ اے حبیب ﷺ ان کے یہ سارے آسرے ان کے یہ سارے سہارے مکڑی کے جالے کی مانند ہیں۔

وَاِنَّ اَوۡهَنَ الۡبُيُوۡتِ لَبَيۡتُ الۡعَنۡكَبُوۡتِ (العنکبوت ۴۱)

اور تمام گھروں سے کمزور ترین گھر مکڑی کا گھر ہی ہے جو ایسے کمزور اور بودے گھر میں بستا ہو اور پھر قہر خداوندی کی بجلیوں کو دعوت دے رہا ہو تو اس سے زیادہ احمق بھی کوئی اور ہو سکتا ہے؟

☆ دلائلِ توحید

اس کے بعد دلائلِ توحید بیان کئے گئے جو آسان اور زود فہم ہونے کے ساتھ ساتھ اتنے موثر ہیں کہ خود بخود قلب و روح میں نقش ہوتے چلے جاتے ہیں لیکن ان سے فائدہ وہی شخص اٹھاتا ہے جس کے دل میں حق کی طلب ہو اور جس کی آنکھوں پر تعصّب کی پٹی بندھی ہوئی نہ ہو۔

☆ مومنین کی حوصلہ افزائی

آخر میں "وَالَّذِيۡنَ جَاهَدُوۡا فِيۡنَا" فرما کر اس جانگسل اور کٹھن راہ کے مسافروں کی تسکین اور حوصلہ افزائی کی انتہا فرما دی۔ واقعی اللہ تعالیٰ بڑا بندہ نواز اور ذرّہ پرور ہے وہ اپنے چاہنے والوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتا۔

اس میں ۷ رکوع ۶۹ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ عنکبوت کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو سات مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھ کر دُعا کریں ان شاءاللہ ہر قسم کے رنج و غم سے محفوظ رہے گا۔

☆ امراض چشم کے لئے بھی مفید ہے۔

☆ اس سورۃ کو زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر چوتھیا بخار والے پلاوے ان شاءاللہ فائدہ ہوگا۔

30- سُوۡرَةُ الرُّوۡمِ

''روم'' ملک کا نام ہے۔ سلطنت روما کے لوگ اپنے آپ کو رومی کہتے تھے اور یہ عیسائی تھے۔ یہ الروم کا لفظ آیت ۲ میں آتا ہے۔ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ رومی مغلوب ہو گئے۔ اس سورۃ میں رومی حکومت کی مغلوبیت پھر نو سال کے اندر ان کی کامیابی کا ذکر ہے اور اس کے ساتھ ہی مسلمانوں کی کامیابی کی بھی پیشگوئی کی گئی ہے۔ ارشاد ہے۔

وَيَوۡمَئِذٍ يَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ (الروم ۴)

ترجمہ: اور اسی دن مومن خوش ہوں گے۔

یہ پیشنگوئی بدر کی فتح سے پوری ہوئی تھی۔

چند اہم مضامین

☆ مشرکین کی غلط فہمی

حضورﷺ نے جب تبلیغ کا آغاز کیا تو وہاں کی آبادی دو حصوں میں بٹی ہوئی تھی۔ مشرکین اور نبیﷺ کو ماننے والے۔ کفر و اسلام کی یہ کشمکش دن بدن شدت اختیار کر رہی تھی۔ جب مکہ والوں کو اطلاع موصول ہوئی کہ ایران و روم کی جنگ میں ایرانی کامیاب رہے تو مشرکین مکہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی اور وہ خیال کرنے لگے کہ وہ اللہ کی توحید کے علمبرداروں کو بھی نیست و نابود کر دیں گے۔ لیکن ''غلبت الروم'' کے مفہوم سے مشرکین کی غلط فہمی کو دور کیا گیا ہے۔

☆ انکارِ حق کرنے والوں کے لئے عبرت

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت سے انکار کرنے والوں کو سابقہ اقوام کی تباہی کے متعلق نشانیاں دکھا کر عبرت پکڑنے کی نصیحت کی گئی۔ تاکہ وہ دنیاوی متاع پر خوش ہونے کی بجائے ابدی جزاء کے حصول کے لئے تیاری کریں۔

☆ تخلیق انسان

اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم کے شرف سے نوازا اور اس کو عقل و فہم دیا کہ تمام افلاک کی بلندیاں اسکے سامنے سرنگوں اور فضائیں سمٹ گئیں۔ اور تکمیل خاندان کے لئے بیوی کی صورت میں رفیق عطا کیا۔ اور انھیں مختلف اقوام و قبائل میں منقسم کیا۔

☆ قدرتِ کاملہ کے دلائل اور وقوعِ قیامت

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرتِ کاملہ دلائل و شواھد سے ثابت ہوگئی اور قیامت کے بارے میں جو شکوک و شبہات تھے ان کا ازالہ ہوا اور لوگوں کو دینِ فطرت کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔

☆ خدائے تعالیٰ کا وعدہ

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی عزت افزائی فرماتا ہے یعنی جو اسکی اطاعت و بندگی کا وعدہ فرماتا ہے اور وہ اپنا وعدہ ضرور پورا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ اعانت دنیاوی زندگی میں بھی شاملِ حال رہتی ہے۔

اس میں ۶ رکوع اور ۶۰ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الروم کے فوائد و برکات

☆ جو شخص اکیس مرتبہ اس سورۃ کو پڑھے تو دشمن پر فتح یاب ہو۔

☆ جو شخص اس سورۃ کو روزانہ پڑھے، فرشتوں کی تعداد کے برابر اجر پاوے۔

31- سُوْرَةُ لُقْمٰنَ

''لقمان'' نام ہے،حضرت لقمان عاد ثانیہ کا ایک نیک دل بادشاہ اور حضرت ہود علیہ السلام کا پیرو تھا۔عربی الاصل تھا بعض مورّخ اور مفسر اس کو نبی کہتے ہیں قرآن مجید نے اس کی بعض حکیمانہ نصائح اور وصایا کا ذکر کیا ہے۔لیکن کسی ایک جملہ میں بھی اشارۃً نبوت کا ذکر نہیں کیا۔اس سورۃ میں لقمان کا ذکر آیت ۱۲ میں ہوا ہے۔ارشاد الٰہی ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ ترجمہ: اور ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی۔

اس سورۃ میں یہ بتایا گیا ہے کہ قوموں کی فلاح اور ترقی اعلیٰ درجہ کی اخلاقی حالت سے ہوتی ہے اور توحید ہی تمام اخلاقِ فاضلہ کا سرچشمہ ہے۔

چند اہم مضامین

☆ مومنین پر عنایاتِ الٰہی اور منکرین کا انجام

قرآنِ کریم کی پُر از حکمت تعلیمات انسانی زندگی کو جن بے پایاں برکتوں سے مالا مال کرتی ہیں اور اپنے ماننے والوں کے عقیدہ،عمل اور سیرت میں جو روح پرور انقلاب برپا کرتی ہیں ان کے ذکرِ جمیل سے اس سورت کا آغاز ہو رہا ہے اس کے بعد بتایا کہ جو لوگ قرآن کی دعوتِ حق کو قبول نہیں کرتے ان کی زندگیاں ہر قسم کی معنویت اور مقصدیت سے محروم ہو جاتی ہیں۔

☆ حضرت لقمانؑ کی تبلیغ اور اہمیت

اس سورۂ پاک کی خصوصیت یہ ہے کہ تعلیماتِ اسلامی کا اعلان ایک مرد دانا لقمان سے کرایا جا رہا ہے جو نوبہ کے گمنام اور پسماندہ علاقہ کا باشندہ ہے اور جس کی رنگت حبشیوں کی طرح سیاہ ہے اور اسی کے نام سے سورۃ کو موسوم فرمایا۔لقمان بڑے پیارے انداز سے اپنے لختِ جگر کو نصیحت کرتے ہوئے سنائی دیتے ہیں۔اس کی حکمت میں،اس حقیقت کو آشکار کرنا ہے کہ ان محاسن سے جو بھی اپنے آپ کو آراستہ کر لے وہ ساری انسانیت کی نگاہوں میں محترم ہو جاتا ہے۔ساری قومیں اس کا ذکر بڑی عزت سے کرتی ہیں اور اس کی حکمت آموز باتوں کو اپنے دلوں میں جگہ دیتی ہیں۔عقائد صحیحہ کا نور،اعمال صالحہ کا حُسن اور سیرت کی دلکشی،کالے حبشی کو بھی سب کا محبوب بنا دیتی ہے۔جسمانی حسن سے سیرت کا جمال کہیں دلکش ہے اس کی برکت سے بھدّے نقوش اور کالی رنگت پر بھی ایک ایسا روپ آ جاتا ہے کہ بڑے بڑے حسینانِ عالم مبہوت ہو کر رہ جاتے ہیں، انسان کو انسان کامل بنانے کے لئے جن تعلیمات کی ضرورت تھی وہ دلنشین اسلوب میں حضرت لقمان کی زبان سے کہلوا دی گئیں اور انہیں ''مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ'' فرما کر ان کی اہمیت کا اظہار کر دیا گیا۔

☆ دیگر تکوینی دلائل

متعدد تکوینی دلائل ذکر کر کے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، قدرتِ کاملہ،حکمتِ بالغہ اور علمِ محیط کو ثابت کیا گیا ہے آخر میں بتا دیا کہ ظاہری علوم تو بجائے خود،اس کی ہمہ دانی کا یہ حال ہے کہ پوشیدہ سے پوشیدہ چیز بھی اس سے مخفی نہیں۔وہ امور جن کو جاننے سے انسان کی ظاہری و باطنی قوتیں اور اس کے سائنسی آلات سراسر عاجز ہیں۔جن اسرار پر آگاہی حاصل کرنا انسان کے حیطہءامکان سے بھی خارج ہے وہ واقعات جو ابھی وقوع پذیر

ہی نہیں ہوئے بلکہ پردۂ غیب میں مستور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جانتا ہے اس کا علم اتنا کامل اور محیط ہے کہ ہر چیز بہمہ وجوہ اس پر منکشف ہے۔

اس سورت میں ۴ رکوع اور ۳۴ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ لقمان کے فوائد و برکات

☆ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے گا وہ غرق ہونے سے محفوظ رہے گا۔

☆ دردِ شکم کے لئے مفید ہے اس کو پڑھ کر دم کرے۔

☆ اس سورۃ کو سات بار پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلاوے ان شاءاللہ شفا پاوے گا۔

32- سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ

''سجدہ'' کے معنی جھکنا ہیں۔ فرمانبرداری کے مفہوم میں بھی آتا ہے۔ اس سورت کا نام اس آیت سے ماخوذ ہے۔

اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِھَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَھُمْ لَایَسْتَکْبِرُوْنَ (السجدہ۔۱۵)

ترجمہ: ہماری آیات پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب انہیں ان سے نصیحت کی جاتی ہے وہ سجدہ کرتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

اس نام میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمانوں کی فلاح اور کامیابی قرآن مجید کی کامل فرمانبرداری میں ہے اور یہی سورۃ کا مضمون ہے۔

چند اہم مضامین

☆ حضور ﷺ کی اپنی قوم کو تین امور کی دعوت

اس سورت کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی قوم کو تین امور کو ماننے کی دعوت دی تھی اور وہ کسی قیمت پر انہیں ماننے کے لئے تیار نہیں تھے۔

(1) اللہ تعالیٰ ایک ہے اور وحدہ لاشریک ہے۔

(2) یہ کتاب جس کی آیتیں میں تمہیں پڑھ کر سناتا ہوں یہ اسی وحدہ لاشریک نے تمہاری ہدایت کے لئے مجھ پر نازل کی ہے۔

(3) تمہیں مرنے کے بعد بھلا نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ قیامت کے روز تمہیں اپنی قبروں سے زندہ کرکے اٹھایا جائے گا اور تمہارے ایک ایک عمل کی تم سے باز پرس کی جائے گی۔

یہی تین باتیں تھیں جن کو حضور نبی مکرم ﷺ انہیں بار بار دعوت دیتے تھے اور یہی تین باتیں ایسی تھیں جن سے انہیں چڑ تھی وہ انہیں ماننے کے لئے قطعاً آمادہ نہ تھے اس سورت میں ان امور کے متعلق ان کے شکوک وشبہات کا بڑے حقیقت پسندانہ اور اثر انگیز اسلوب میں ردّ کیا گیا ہے۔ اگر انسان غور وفکر کی قوتوں سے محروم نہ کر دیا گیا ہو تو وہ ان پر ایمان لانے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے۔

☆ کفار کوانکے حال پر چھوڑنے کا حکم

سورت کی آخری آیت میں اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ اب انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ان کی اصلاح کے لئے خوامخواہ اپنے آپ کو ہلکان نہ کرو۔ یہ اس قابل ہی نہیں ہیں کہ تمہاری دعوت کو سمجھ سکیں اور اسے قبول کر سکیں۔

اس میں ۳ رکوع اور ۳۰ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ السجدہ کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے بخار والے کو پلانا مفید ہے۔

☆ جو شخص اس سورۃ کو ایک بار اپنے گھر میں پڑھے تو تین دن تک اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہو پاتا ہے۔

33- سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ

''اَلْاَحْزَاب'' حزب کی جمع ہے۔جس کے معنی ہیں ''گروہ'' یہ نام آیت ۲۰ سے ماخوذ ہے۔ارشادِ الٰہی ہے۔

یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ یَذْهَبُوْا... الخ

ترجمہ: وہ خیال کرتے ہیں کہ کفار کی جماعتیں نہیں گئیں۔

اس سورت میں جنگِ احزاب (جنگ خندق) کا ذکر ہے جس میں بہت سی عرب کی قومیں شامل تھیں اور ایک جرار لشکر مسلمانوں کو کچلنے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ یہ جنگ ہجرت کے پانچویں سال ہوئی تھی۔ جنگِ احزاب کا ذکر کر کے مسلمانوں کو یہ بتایا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اسلام کو مٹا نہیں سکتی۔

چند اہم مضامین

☆ تاریخِ اسلام کے اہم واقعات کا بیان

اس سورۂ مبارکہ میں تاریخِ اسلام کے اہم واقعات بیان کئے گئے ہیں عرب کے جاہلانہ رسم و رواج میں دُور رَس اور انقلابی نوعیت کی اصلاحات کی گئی ہیں حضور سرورِ عالم ﷺ کی خانگی زندگی کے کئی گوشوں کو آشکار کیا گیا ہے ازواجِ مطہرات اور خاندانِ رسالت کو خصوصی ہدایات اور ارشادات فرمائے گئے ہیں۔مسلم معاشرہ میں مرد وزن کے آزادانہ اختلاط کو روکا گیا ہے پردہ کے نظام کو بروئے کار لانے کے لئے ابتدائی ہدایات دی گئی ہیں حضور سرورِ کائنات ﷺ کے خاتم النبیّین ہونے کا اعلان فرما دیا گیا ہے ان تمام امور نے اس سورت کو بڑی اہمیت بخش دی ہے۔

☆ عہدِ جاہلیت کی دو رسوم کا خاتمہ

عہدِ جاہلیت کی دو رسموں کا بڑے مؤثر انداز میں قلع قمع کر دیا۔اس وقت یہ رواج تھا کہ اگر کسی کی زبان سے اپنی بیوی کے بارے میں یہ لفظ نکل جاتے کہ ''تو میری ماں کی طرح ہے'' تو وہ ہمیشہ کے لئے اس پر حرام ہو جاتی ہے یہ بالکل لغو بات تھی۔صرف زبان ہلا دینے سے ایک عورت اس کی ماں کیسے بن سکتی ہے اس لئے اس رسم کو باطل قرار دیا، لیکن بیوی کو ماں کہنا بھی پرلے درجے کی حماقت ہے اس لئے ایسا کہنے سے بھی روک

دیااوراس قسم کی غیر ذمہ دارانہ گفتگو کرنے والے پر کفارہ ادا کرنالازم قرار دے دیا۔

دوسرا رواج ان میں یہ تھا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے بیٹے کو اپنا متبنیٰ بنالیتا تو وہ ہر لحاظ سے اس کا حقیقی بیٹا شمار ہوتا۔ حقیقی بیٹے کے تمام حقوق اور سب مراعات اسے حاصل ہو جاتیں ۔ وہ وراثت میں حصہ دار بن جاتا ۔ اس کی بیوی متبنیٰ بنانے والے پر حرام ہو جاتی گھر کی مستورات کے ساتھ اس کا خلط ملط حقیقی بیٹے کی طرح بے تکلفانہ اور بے حجابانہ ہوتا۔ یہ قبیح رسم طرح طرح کی حق تلفیوں اور اخلاقی قباحتوں کا سبب بن کر رہ گئی تھی۔ متوفی کے حقیقی وارث جدّی جائیداد سے محروم ہو جاتے اور ایک اجنبی لے پالک سب کچھ ہڑپ کر جاتا۔ ایک اجنبی نوجوان بے حجابانہ وقت' بے وقت جب آنے جانے لگتا تو اس طرح کئی اخلاقی قباحتیں جنم لینے لگتیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس قبیح رسم کی بیخ کنی کر دی جاتی لیکن صدہا سال سے یہ رسم چلی آ رہی تھی اس کی جڑیں وہاں کی سوسائٹی میں بڑی گہری ہو چکی تھیں لہٰذا ناگزیر تھا کہ سرور عالم ﷺ خود عملی طور پر اس رسم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتے ۔ چنانچہ حضرت زید رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے متبنیٰ تھے ان کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بعد طلاق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نکاح فرما کر اس قبیح رسم کا خاتمہ کر دیا۔ اگر چہ بدفطرت لوگوں نے طوفانِ بدتمیزی برپا کیا۔ لیکن حضور سرور کونین ﷺ کی آفتاب سے تابندہ تر زندگی اور سیرت کے سامنے وہ فتنہ اپنی موت آپ مر گیا۔

☆ رہبرِ انسانیت ﷺ کے اہلِ بیت کو حکم

عام طور پر سیاسی راہنماؤں کی خانگی اور پبلک زندگی سب الگ الگ ہوا کرتی ہے ان میں بین تضاد پایا جاتا ہے وہ دوسروں کو تو سادگی اور کفایت شعاری کی تلقین کرتے ہیں اور ان کے اپنے گھروں میں تکلفات اور سامان عشرت کی بھرمار ہوتی ہے وہ لوگوں کو اعلیٰ کردار اور پاکیزہ سیرت کی تلقین کرتے ہیں، لیکن ان کے اہل خانہ کا دامن غفلت' سہل انگاری اور طرح طرح کی آلودگیوں میں ملوث ہوتا ہے۔ لیکن راہبرِ انسانیت ﷺ کے اہلِ بیت کو حکم دیا جا رہا ہے کہ اگر تمہیں دنیا کی آسائشیں اور آرائشیں عزیز ہیں تو پھر تم اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول ﷺ کے گھر کی زینت نہیں بن سکتی ہو۔ سارے خاندان نبوت کے لئے اخلاق، عبادات، تزکیہ باطن اور پاک نفسی کا ایک مخصوص منشور پیش کیا جا رہا ہے انہیں ان کے مقامِ رفیع کا احساس دلا کر اس کی عظیم ذمہ داریوں کو نبھانے کا تاکیدی حکم دیا جا رہا ہے۔

اس سورت میں ۹ رکوع اور ۷۳ آیات ہیں۔ یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ الاحزاب کے فوائد و برکات

☆ لڑکیوں کے لئے پیغام بکثرت آنے کے لئے اس سورۃ کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر ایک ڈبہ میں بند کر کے گھر میں رکھ دیں۔

☆ جو شخص اس سورۃ کو ہمیشہ پڑھے اس کو رزق میں کشائش ہوگی اور ہر بلا سے اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ (خازن و مدارک)

34- سُوْرَةُ سَبَاٍ

''سَبَــاء'' قوم کا نام ہے۔ سباء کی قوم ملک یمن میں رہتی تھی ان کی تباہی کا زمانہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے قریب ترین ہے یعنی پہلی یا دوسری عیسوی کا ذکر ہے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ہم نے ان کو بڑی بڑی نعمتیں دی ہیں لیکن انہوں نے ناشکری کی اس لئے ان پر تباہی آئی۔ مسلمانوں کو یہ سبق دیا ہے کہ وہ اللہ عزّ و جل کی عطا کردہ نعمتوں کی ناشکری نہ کریں ورنہ وہ بھی قوم سبا کی طرح تباہ ہو جائیں گے۔

چند اہم مضامین

☆ حمدِ باری تعالیٰ سے ابتداء

سورت کی ابتداء حمدِ باری تعالیٰ سے کی جارہی ہے اور اس کی کبریائی اور عظمت کا اعلان کیا جارہا ہے۔

☆ وقوعِ قیامت پر کفار کے اعتراض کا جواب

اس کے بعد وقوع قیامت پر کفار کو جو اعتراض تھا اس کا جواب "**بلی و ربی لتأتینکم عالم الغیب**" کے زوردار الفاظ سے دیا جارہا ہے کہ اس رب کی قسم! جو عالم الغیب ہے قیامت ضرور آئے گی۔ ساتھ ہی "**لِيَجْزِيَ**" سے وقوع قیامت کی حکمت بھی بیان کردی کہ اس کے بغیر عدل وانصاف کے تقاضے پُورے نہیں ہوسکتے۔ نیک لوگوں کو ان کے اعمال حسنہ پر جزا اور بدکاروں کو ان کی سیاہ کاریوں کی سزا قیامت کے روز ہی پوری طرح مل سکتی ہے۔

☆ حضرت داؤدؑ اور سلیمانؑ کا ذکر

اللہ تعالیٰ اپنے نیک اور مقبول بندوں کو اس دنیا میں جن انعامات واحسانات سے سرفراز کرتا ہے اور جو عزت وسروری بخشتا ہے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے ذکر سے اس کا اظہار فرمادیا۔ اس ہیبت وجلال کے باوصف جس طرح وہ اپنا حقِ بندگی ادا کرتے رہے اور اپنے منعم حقیقی کے شکر گزار بنے رہے۔ اس کا بیان کرکے ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی ترغیب دلائی اور یہ سمجھا دیا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے نعمتوں اور آسائشوں کے باوجود اطاعت وانقیاد کا طریقہ اپنائے رکھتے ہیں۔ بارگاہِ الٰہی میں ان کی یہ سرافگندگی ان کی عظمت کو کم نہیں کرتی بلکہ اسے چار چاند لگا دیتی ہے۔

ان کے ذکر کے معاً بعد ایک ایسی بستی کا حال بیان کیا جو خوشحالی کی زندگی بسر کررہی تھی جن کا آبپاشی کا نظام بڑا ترقی یافتہ تھا۔ ان کا ملک سرسبز وشاداب باغات اور لہلہاتے ہوئے کھیتوں اور ان میں رواں نہروں کے باعث رشک فردوس بنا ہوا تھا لیکن جب وہ اپنے رب غفور کو بھول گئے نفس پروری اور شیطان کی پیروی اختیار کی تو ہر چیز ملیامیٹ کردی گئی۔ ان کا وہ مضبوط ڈیم جو ان کی خوشحالی کا ضامن تھا وہی ان کی تباہی وبربادی کا سبب بن گیا۔

اس سورت کی یہ آیت "**ولقد صدّق علیھم ابلیس ظنہ**" الآیۃ بڑی غور طلب اور عبرت انگیز ہے۔ ابلیس کو حکم ہوا کہ ابوالبشر کو سجدہ کرو جسے میں نے علوم لدنیہ اور معارف حقانیہ سے بہرہ ور فرما کر اپنی خلافت کا منصب بخشا ہے۔ اس نے از راہ تکبر تعمیل حکم سے انکار کیا۔ جس کی پاداش میں اسے راندۂ درگاہ بنا دیا گیا۔ اس نے چیلنج دیا کہ میں آدم کی اولاد کو تیرا نافرمان اور ناشکر گزار بنا کر چھوڑوں گا۔ دانشمندی کا تقاضا تو یہ تھا کہ اولادِ آدم اپنے اس ازلی دشمن کے مکروفریب سے چوکنی رہتی اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری میں سرگرم عمل رہتی۔ لیکن صد حیف! کہ انسان کوتاہ اندیش ثابت ہوا۔ اس نے اپنے بداندیش دشمن کے ورغلانے سے اپنے رب کریم کی اطاعت سے منہ موڑ لیا۔ اس طرح شیطان کو غرّانے کا موقع دیا۔ ہر مومن کو یہ آیت پیش نظر رکھنی چاہیے کہ شیطان تو صرف دلوں میں وسوسہ اندازی کرسکتا ہے اس کو کسی پر ایسا قابو ہرگز نہیں جو اس کو مجبور محض بنادے۔ اس لئے جو حماقت اہل سبا سے سرزد ہوئی اور شیطان کو اپنی کامیابی پر بغلیں بجانے کا موقع مل گیا۔ ہم ایسی حماقت سے باز رہیں اور اپنے دشمن کو خوش

ہونے کا موقع نہ دیں۔

اکثر اہلِ ثروت اس غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ وہ جو کرتے ہیں وہی درست ہے۔ جو وہ سوچتے ہیں وہی حق ہے دوسروں پر لازم ہے کہ وہ آنکھیں بند کر کے ان کے پیچھے چلیں۔ اور ان کے اشاروں پر لوگ ایسی ایسی خرمستیاں کرتے ہیں کہ آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں غلط راہ پر جو بھی چلے امیر ہو یا غریب، راعی ہو یا رعایا المناک نتائج سے لامحالہ اسے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ وہ زیر دست لوگ جن کی دنیوی زندگیاں محرومیوں کا شکار ہیں روزِ محشر جب دوزخ کے شعلوں کو اپنی طرف لپکتے ہوئے دیکھیں گے۔ تو اپنے لیڈروں اور اپنے زعماء کو بے نقط سنائیں گے اور ان کے لیڈر جو جواب انہیں دیں گے۔ اس کا تذکرہ قرآن کریم میں دیگر مقامات کے علاوہ یہاں بھی بڑے موثر انداز میں کر دیا گیا ہے تاکہ لوگ کسی کی دنیا کے لئے اپنی آخرت برباد نہ کرتے رہیں۔

ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیا کہ شرفِ انسانی کا انحصار کثرتِ مال و جاہ پر نہیں اور نہ محض مال و اولاد کی وجہ سے کسی کو قربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تو صرف ایمان اور عمل صالح وجہ شرف اور باعثِ قرب ہے جو خدا کی رضا کا طلب گار ہے وہ ایمان کی شمع کو فروزاں کر کے اعمال حسنہ کے پھول کھلاتا ہوا آگے بڑھتا آئے حریم کبریائی کے دروازے وہ اپنے لئے کھلے ہوئے پائے گا۔

اس سورت میں ۶ رکوع ۵۴ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ سبا کے فوائد و برکات

☆ جو کوئی اس سورۃ کو سات مرتبہ صبح کے وقت پڑھے گا وہ ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور دُشمن کے ظلم و جفا سے دُور رہے گا۔

☆ اگر اس سورۃ کو بعد از نماز فجر پڑھ کر یرقان والے پر دم کرے اور پانی پر دم کر کے وہ پانی یرقان والے کے منہ پر چھڑکے ان شاء اللہ ضرور فائدہ ہوگا۔

35- سُوْرَۃُ فَاطِرٍ

''فاطر'' کے معنی ہیں پیدا کرنے والا۔ ایسی چیز کا خالق جو براہِ راست عدم سے وجود میں آئے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ۔ (آیت نمبر ۱)

ترجمہ: سب تعریف اللہ تعالیٰ کیلئے جو سب انسانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا ذکر ہے۔ اس سورۃ کا ایک نام اَلْمَلآئِکَۃُ بھی ہے۔ ملائکہ جمع ہے ملک کی اس کا مادہ الک یا الوکہ ہے جس کے معنی ہیں رسالت یا پیغمبری۔ ملائکہ وہ خارجی ہستیاں ہیں جو ہماری جسمانی اور روحانی ربوبیت کیلئے پیدا کی گئی ہیں فرشتے نورانی مخلوق ہیں کائنات میں سورج چاند، ستارے، ہوائیں اور بادل وغیرہ تمام عناصر جو انسان کے لئے کام کرتے ہوئے نظر آتے ہیں در پردہ وہ ملائکہ کے کام ہیں۔

اہم مضامین

☆ گمراہی وگناہ سے بچاؤ کی تدابیر

کفر وشرک، فسق وفجور کے گھپ اندھیروں میں انسانیت کا کارواں عرصہ سے ٹھوکریں کھا رہا تھا۔ وہ ان اندھیروں سے اب اتنا مانوس ہوگیا تھا کہ اسے ٹھوکر پر ٹھوکر کھانے سے گھبراہٹ یا ندامت تک محسوس نہ ہوا کرتی۔ ایسے لوگوں کو ان تاریکیوں سے نکال کر ہدایت کی چمکتی دمکتی شاہراہ پر گامزن کرنے کا فریضہ اس سورت میں بھی انجام دیا جارہا ہے۔ اس میں افہام وتفہیم بھی ہے اور زجر وتوبیخ بھی، اس میں دلجوئی اور دلداری بھی ہے اور سرزنش اور جھڑک بھی۔ انتہائی صراحت اور بڑی وضاحت سے اپنے قارئین کو بتایا جارہا ہے کہ ان کے اعمالِ نیک وبد پر کیا نتائج مرتب ہونے والے ہیں ویسے تو سورۂ پاک کی ہر آیت گنجینۂ معرفت اور مخزنِ ہدایت ہے لیکن چند مضامین خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔

☆ عظمتِ خداوندی کا بیان

عقیدۂ توحید کو ثابت کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی عظمتوں اور اس کی شان کبریائی کو بیان کیا گیا ہے۔

☆ حضور ﷺ بطورِ ہادی وراہنما

اللہ تعالیٰ کا محبوب، نبی اور برگزیدہ بندہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جو سراپا رافت ورحمت بن کر تشریف لایا تھا۔ جس کے پاک دل میں شفقت و خلوص کا سمندر موجزن تھا جس کی اولوالعزمی کا یہ تقاضا تھا کہ انسانیت کے دامن پر کفر وفسق کا کوئی نشان بھی باقی نہ رہے بھولا ہوا انسان، بھٹکا ہوا انسان، منزل سے دور، بہت دور واماندۂ راہ انسان، پھر اپنے آپ کو پہچان لے، اس کا سینہ علوم لدنیہ کا مخزن بن جائے، اس کی پیشانی انسانی سعادت کا عنوان بن جائے تاکہ فرشتے پھر اس کے سامنے سر جھکانے لگیں۔ وہ رؤف ورحیم مرشد اور اولوالعزم ہادی ﷺ کفار کے عناد اور بے جا تعصب کو دیکھتا تو اسے بڑا ہی دکھ ہوتا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی اپنے حبیب ﷺ کو تسلی

اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو بار بار تسلی دے رہے ہیں کہ اے حبیب ﷺ! آپ ﷺ نے تو اپنا فرض باحسن طریقہ سے ادا کردیا اگر یہ ہدایت قبول نہیں کرتے تو ان کی قسمت، آپ ﷺ افسردہ نہ ہوں، آپ ﷺ غمزدہ نہ ہوں، آپ ﷺ سے پہلے بھی جو انبیاءؑ تشریف لائے ان کی قوموں نے بھی ان کے ساتھ اسی قسم کا سلوک کیا۔

☆ اللہ تعالیٰ کی اہلِ مسلم کو تلقین

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی محبت وشفقت سے اپنے ازلی دشمن کی فریب کاریوں سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

☆ قدرت وکبریائی کے دلائل اور فکر وتدبر کی دعوت

پہلے اپنی قدرت وحکمت اور کبریائی کی تکوینی دلیلیں پیش فرمائیں ان میں فکر وتدبر کی دعوت دی اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے اہل علم ہی اس سے ڈرتے ہیں اس طرح اہل علم کی عزت افزائی بھی فرمادی اور یہ بھی بتادیا کہ اہل علم وہ ہیں جو آیاتِ ربانی میں غور وفکر کرتے ہیں اور ان اسرار ورموز کا سراغ لگاتے ہیں جو کائنات کے مختلف روپوں میں جلوہ نما ہیں۔

☆ حلیم وکریم آقا

آخر میں بتادیا کہ اگر اللہ تعالیٰ حلیم اور کریم نہ ہوتو ہر بدکار کو چشم زدن میں نیست و نابود کردے لیکن اس کی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ لوگوں کو بار بار سنبھلنے کی مہلت دی جائے اور ان پر قبولِ ہدایت کا دروازہ کھلا رکھا جائے مقررہ گھڑی سے پہلے جو چاہے آئے اور رحمتِ خداوندی سے اپنے دامنِ حیات کو معمور کرلے۔

اس میں ۵ رکوع ۴۵ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ فاطر کے فوائد و برکات

☆ جس کو کوئی سخت ضرورت حاکم سے ہو پچھتر مرتبہ یہ سورۃ پڑھے اور اول آخر گیارہ، گیارہ مرتبہ دُرود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضرورت اس کی پوری ہو۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر جانور کے گلے میں باندھے تو ہر آفت سے بچا رہے گا۔

36- سُوۡرَةُ یٰسٓ

''یٰسٓ'' مقطعاتِ قرآنی میں سے ہے۔ حضرت ابنِ عباسؓ سے اس کے معنی ''اے انسان'' مروی ہیں اس سورت کا نام پہلی آیت میں ہے یٰسٓ یہ خطاب (اے انسان) رسول اکرم ﷺ کو ہے جس میں یہ بتانا مقصود ہے اور آپ ﷺ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ہی انسان کمال کو حاصل کرسکتا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ دعوت کے بنیادی اصول

اس میں اسلامی دعوت کے تین بنیادی اصولوں پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے یعنی توحید و رسالت اور قیامت سب سے پہلے حضور ﷺ کی رسالت کو قرآن کی قسم کھا کر بیان کیا گیا اور یہ بھی بتادیا کہ آپ ﷺ صراطِ مستقیم پر ہیں۔

☆ توحید وحکمت پر دلائل

اس کے بعد اپنی توحید، اپنی قدرت اور حکمت پر تکوینی دلائل پیش فرمائے۔ بنجر زمین پر کون مینہ برساتا ہے۔ کس کے حکم سے غذائی اجناس اور رنگ برنگے پھل بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ سورج اور چاند کے طلوع وغروب اور ان کی مقررہ رفتار کی طرف متوجہ کیا اور بتایا کہ سب اپنے اپنے مدار میں محوخرام ہیں نہ کبھی باہمی ٹکر ہوئی ہے اور نہ کوئی اپنے مقررہ وقت سے ایک لحہ بھر لیٹ ہوا ہے اور نہ کبھی کسی نے آگے گزرنے کی کوشش کی ہے یہ پیچیدہ نظم ونسق اس عمدگی سے کس کی تدبیر سے مصروف عمل ہے۔ دریاؤں اور سمندروں میں کشتیاں کس کے حکم سے سامان اور مسافروں کو اٹھائے ہوئے ایک ملک سے دوسرے ملک کو جارہی ہیں۔

☆وقوعِ قیامت پر انسان کے اعتراض وشبہات

انسان، جس کی تخلیق ایک قطرۂ آب سے کی گئی ہے وہ کس ڈھٹائی سے قیامت کا انکار کرتا ہے اور وقوع قیامت پر شبہات واعتراضات کے انبار لگا تا ہے وہ پوچھتا ہے کہ ان بوسیدہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا۔ اے حبیبﷺ! آپؐ اس نا ہنجار کو بتا دیجئے وہی جس نے انہیں پہلے زندگی بخشی تھی وہی جس کے امر ''کن'' سے یہ جہان رنگ و بو معرضِ وجود میں آ گیا وہی جس کے دستِ قُدرت میں زمین وآسمان کی حکومت ہے جو ہر چیز کا جاننے والا ہے وہی قیامت کے روز تمہیں قبروں سے زندہ کر کے اٹھائے گا اور جواب دہی کے لئے اپنی عدالت میں پیش کرے گا۔

☆ دو اہم امور پر توجہ

اس سورت میں دو چیزیں آپ کی خصوصی توجہ کی مستحق ہیں۔

دوسروں کی مدد سے انکار

آیت نمبر 47 میں سرمایہ دارانہ ذہنیت کو بے نقاب کیا گیا ہے کہ جب انہیں اپنے ان ضرورت مند بھائیوں کی ضرورتیں پوری کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے رزق نہیں دیا ہم کون ہیں ان کو رزق دینے والے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے والے۔ درحقیقت ان کا یہ جواب محض اپنی کنجوسی اور بخل پر پردہ ڈالنے کی ایک بھونڈی کوشش ہے اگر وہ ایسے ہی راضی بقضا ہیں تو پھر کیوں کسب معاش میں وہ کسی ضابطے اور قانون کی پابندی کو بھی گراں سمجھتے ہیں۔ دولت کے لالچ میں تمام حدود کو روندتے چلے جاتے ہیں۔ انہیں بھلا ایسی بات کرنے کا کیسے حق پہنچتا ہے؟ ان کے دلوں میں اپنی دولت کی اتنی محبت ہے کہ وہ اس سے بچھڑنا نہیں چاہتے اور کسی محروم کی محرومی پر انہیں ذرا ترس نہیں آتا۔ کسی یتیم اور بیوہ کی حالت زار کو دیکھ کر ان کے دل میں رحم کا جذبہ نہیں ابھرتا۔

☆ نبیﷺ کے علوم ومعارف

دوسری بات یہ ہے جس کا ذکر آیت نمبر ۶۸ میں کیا گیا ہے۔

وَمَا عَلَّمۡنٰهُ الشِّعۡرَ وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهٗ ؕ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ وَّ قُرۡاٰنٌ مُّبِيۡنٌ ۙ

بتا دیا کہ میرے نبی کریمﷺ کے علوم ومعارف کا ماخذ خیال آفرینی، مبالغہ آرائی اور شعراء کی کذب بیانی نہیں بلکہ ان کا سرچشمہ وہ کتاب مقدس ہے جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس کو اس نے اپنے حبیب مکرمﷺ پر نازل فرمایا ہے تا کہ ہر اس شخص کو بروقت خبردار کر دے جس کی زندگی میں انسانیت کا کچھ نہ کچھ اثر موجود ہے۔

اس میں ۵ رکوع ۸۳ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ یٰسین کے فوائد و برکات

☆ یہ سورۃ قرآن شریف کا دل ہے جو شخص کسی حاجت کے لئے پڑھے ان شاءاللہ کامیاب ہووے محتاج پڑھے غنی ہو جاوے۔

☆ اس کو لکھ کر بطور تعویذ کے اپنے پاس رکھے تو نظر بد اور آسیب وغیرہ اور بیماریوں سب سے محفوظ رہے۔

☆ اس سورۃ کو قریب المرگ والے کے روبرو سُناوے تو اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کر دے گا اور جانکنی والے پر تین مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں ان شاءاللہ

فوراً رُوح اس کی آسانی سے نکل جائے گی۔

☆ اگر بیمار پڑھے تو ان شاء اللہ شفا پائے گا۔

37- سُوْرَۃُ الصّٰفّٰتِ

''الصٰفّٰت'' کے معنی ہیں'' صف باندھنے والے (جماعتیں) یا فرشتے''۔ اس سورۃ کا نام اس کی پہلی آیت سے لیا گیا ہے۔ ''وَالصّٰفّٰتِ صَفًّا'' گواہ ہیں صف باندھنے والی جماعتیں قطاروں میں۔اس سورۃ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جولوگ اللہ کے حضور صفیں باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور ذکرِ الٰہی کرتے ہیں۔وہ آخر کار غالب ہوں گے۔

چند اہم مضامین

☆ دعوتِ توحید کی تین اقسام

سورت کا آغاز عقیدہ توحید کو دلوں میں جاگزیں کرنے کے لئے تین قسمیں کھا کر فرمایا جارہا ہے۔

☆ خدا کا شریک ٹھہرانے کی مخالفت

تمہارا خدا بس ایک خدا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن میں ہے سب کا وہی پروردگار ہے۔

☆ منکرینِ قیامت کا الجھاؤ

قیامت کے دن منکرین قیامت جس طرح آپس میں اُلجھیں گے اور ایک دوسرے پر الزام تراشی کریں گے اس کا ذکر بھی کردیا تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں۔

☆ حضورﷺ کے جانثاروں کو تسلّی

حضور نبیءِ رحمتﷺ اور حضورﷺ کے جانثار غلام بڑے زہرہ گداز حالات سے دوچار تھے۔لحظہ بہ لحظہ مصائب وآلام کے اندھیرے گہرے ہوتے جارہے تھے۔ان کی تسلی کے لئے انبیاء کرامؑ کے ایمان افروز حالات بیان فرمادیئے کہ مخالفت اور عداوت سے انہیں بھی واسطہ پڑا تھا۔مشکلات کے پہاڑ ان کے راستہ میں بھی حائل ہوئے تھے لیکن انہوں نے صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑے رکھا۔اپنے خدا پر توکل کیا اور مصروفِ جہاد رہے، آخر کار فتح ونصرت کا کبھی نہ مرجھانے والا سہرا ان کے سر پر باندھ دیا گیا۔ساتھ ہی فرمادیا جو بھی انبیاء کرامؑ کے نقش قدم پر چلے گا اسلام کا علمبردار بنے گا وہی ہمیشہ غالب رہے گا۔

ان جندنا لهم الغلبون

☆ اہلِ مکہ کو تنبیہہ

اہلِ مکہ کو تنبیہہ فرمادی کہ آج جس کو تم کمزور سمجھ رہے ہو، سارے عرب پر اس کا پرچم لہرائے گا اور سارے عالم کو اسی کے دامنِ رحمتﷺ میں جگہ ملے گی۔

اس سورت میں ۵ رکوع اور ۱۸۲ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الصّفّٰت کے فوائد و برکا

☆ جس پر آسیب کا خلل ہو اس کے کان میں سات مرتبہ اذان دے اور یہ پوری سورۃ اور سورۃ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیت الکرسی اور سورۃ الطارق اور سورۃ حشر کی آیتیں ھوالذی سے آخر تک پڑھے انشاء اللہ آسیب جل جائے گا۔ (شاہ ولی اللہ)

38- سُوْرَۃُ صٓ

''ص'' حروف مقطعات میں سے ہے۔ تفسیر ضحاک میں اس کے معنی صِدقُ اللہ مروی ہیں یعنی اللہ صادق ہے۔ اس سورت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ سچا وعدہ کرنے والا ہے۔ مسلمانوں کو مایوسی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

چند اہم مضامین

☆ تین امراض کا علاج

اس سورت میں ان تین بیماریوں کا علاج فرمایا جا رہا ہے جن میں اہلِ مکہ بری طرح مبتلا تھے۔

☆ منصبِ نبوت کی سرفرازی

وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی ماننے کیلئے ہرگز تیار نہ تھے انہیں اس انتخاب میں کوئی حکمت نظر نہ آتی تھی کہ جزیرہ عرب کے بڑے بڑے رؤساء کو تو نظر انداز کر دیا جائے اور منصبِ نبوت کے لئے ایک ایسی ہستی کو چُنا جائے جس کے پاس نہ مال و دولت ہے نہ اعوان و انصار کے جتھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نبوّت تو میرا انعام ہے جس کو میں اس کے قابل سمجھتا ہوں اور سرفراز کرتا ہوں۔ کیا میری رحمت کے خزانوں کے کنجی بردار یہ لوگ ہیں کہ جس کو چاہیں دیں اور جس کو چاہیں نہ دیں۔

☆ انکارِ نبوت

حضور ﷺ کو نبی نہ ماننے کی ان کے پاس ایک اور دلیل بھی تھی کہ یہ کہتے ہیں کہ سارے جہانوں کا ایک خدا ہے بھلا خود سوچو کارخانہء کائنات کے وسیع و عریض نظام کو کیا ایک خدا چلا سکتا ہے؟ جو شخص ایسی خلاف عقل باتیں کرے ہم اس کو نبی کیسے مان لیں لیکن عقیدۂ توحید کو قرآنِ کریم نے ایسے زوردار دلائل سے ثابت کر دیا تھا جن کا کفار کے پاس کوئی جواب نہ تھا، بجز اس کے کہ وہ لوگوں کی اندھی عصبیت کو بھڑکائیں اور انہیں کہیں کہ اپنے آباء و اجداد کے خداؤں سے چمٹے رہو اور آفتاب سے روشن تر دلیلیں کیوں نہ تمہارے سامنے پیش کی جائیں۔ ان کو ماننے سے صاف انکار کر دو۔

☆ حضور ﷺ کو صبر کی تلقین

حضور نبی کریم ﷺ کو ان کی اس نادانی اور ان کے اس احمقانہ روّیے سے کتنا دُکھ ہوتا ہوگا، اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کو صبر کرنے کا حکم دیتا ہے اور اپنے جلیل القدر انبیاء کے حالات اور انہیں پیش آنے والی مشکلات کا تذکرہ کر کے حضور ﷺ کی دلجوئی فرماتا ہے۔

اس سورت میں ۵ رکوع اور ۸۸ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ ص کے فوائد و برکات

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے گا اسے اللہ تعالیٰ ہر گناہ سے بچاوے گا۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھیں تو خلق میں عزیز بنادے۔

☆ اس سورۃ کو سات بار پڑھ کر دم کریں نظر بد دُور ہوگی۔

39- سُوۡرَةُ الزُّمَر

"الزُّمَر" زمرہ کی جمع ہے، قلیل جماعت کو کہتے ہیں (مفردات امام راغبؒ) زمر کا لفظ آیت ۷۳ میں آتا ہے۔

وَسِيۡقَ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّهُمۡ اِلَى الۡجَـنَّةِ زُمَرًا.........الخ

ترجمہ: اور جنہوں نے اپنے رب کا تقویٰ کیا وہ بہشت کی طرف گروہ گروہ کر کے چلے جائیں گے۔

اس سورت میں دو گروہوں، مومن اور کافروں کا ذکر ہے اور یہ کہ مومن حق پھیلانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ آخر میں یہ بتایا ہے کہ مومن کامیاب ہوں گے اور کافر ناکام و نامراد رہیں گے۔

چند اہم مضامین

☆ **کفار کی غلط فہمی**

کفار اس غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ یہ کتاب فصیح و بلیغ ہی سہی مگر کلامِ خداوندی نہیں ہے بلکہ حضورﷺ اس کو خود بناتے ہیں اور یہ کہ ان کی موجودگی میں دینِ اسلام پھیل نہیں سکتا اور اس سے وہ اپنا دل بہلاتے ہیں۔ لیکن اسلام کی اشاعت سے ان میں اضطراب کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔ یہاں ان کی اسی غلط فہمی کا ابطال کیا جارہا ہے کہ یہ کتاب خداوند عالم کی نازل کردہ ہے اور منکرین مغلوب رہیں گے۔

☆ **شرک گناہِ عظیم**

شرک ایسا گناہ ہے جس سے بڑا اور برا کوئی دوسرا گناہ نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے اور اسکے ساتھ دوسرے کی بھی عبادت و پرستش کرتا ہے تو اسکی ساری نیکی اکارت جاتی ہے۔

☆ **کفار کی حماقت**

کفار کا وطیرہ تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی بجائے اصنام یا دیگر مصنوعی خداوٴں کی پرستش کرتے تھے۔ انہیں ان بے جان چیزوں کی حقیقت سے آگاہ کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ان کی عبادت سے قربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے اور وہ ہمیں خدا کا مقرب بنادیتے ہیں۔

☆ **ہدایتِ ربانی اور قربِ الٰہی**

ہدایت ایسی جنسِ ارزاں نہیں کہ ہر ایک کی جھولی میں ڈال دی جائے۔ بلکہ یہ اسکی سچی طلب اور تڑپ رکھنے والے کو ہی میسر آتی ہے اور

جو اللہ تعالیٰ کی دعوت کو ٹھکراتے ہیں اور انبیاءؑ کی تکذیب کرتے ہیں اللہ انہیں اس نعمت سے محروم کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب انہیں کو حاصل ہوتا ہے جو اپنی ہر ساعت اپنے کریم پروردگار کی یاد اور بندگی میں بسر کرتے ہیں۔

☆ کفار کی کذب بیانی

کفار کی ایک بری خصلت یہ تھی کہ وہ ایک طرف تو معبودِ حقیقی سے انکار کرتے تھے اور دوسری طرف اس ذاتِ کبریائی پر الزام تراشی کرتے تھے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے جہنم کو ٹھکانا بنایا گیا ہے۔ اور ان کی اس گمراہی پر ان سے شدید محاسبہ ہونے کی وعید سنائی گئی۔

☆ منظرِ قیامت

سورت کی دیگر آیات میں روزِ قیامت کی منظر کشی کی گئی ہے جس میں تمام لوگ جمع ہوں گے اور ان کے اعمال حاضر کئے جائیں گے اور انبیاءؑ اور دوسرے گواہان بھی موجود ہوں گے اور ہر ایک کا عدل وانصاف سے فیصلہ کیا جائے گا۔ اور جو لوگ اچھے اعمال کے ساتھ ہوں گے ان خوش نصیبوں کے بارے میں بخشش دینے کا فیصلہ ہوگا۔ اور برے اعمال والے دوزخ کے حقدار ٹھہریں گے۔

اس سورت میں ۸ رکوع ہیں اور ۷۵ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الزمر کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو جو شخص سات بار پڑھے تو بلند اقبال ہو اور رزق میں کشائش ہو اور ہمیشہ راحت میں رہے۔

☆ جو کوئی اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو وہ مخلوق کی نظر میں محبوب ہوگا۔

40- سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ

ایمان لانے والا۔ سورت کا نام اس کی آیت نمبر ۲۸ میں رَجُل "مُؤْمِن" (مومن مرد) کے ذکر سے کیا گیا ہے جو فرعون کے سامنے حق کی حمایت کیلئے کھڑا ہوا۔ ارشادِ الٰہی ہے۔ وَقَالَ رَجُل "مُّؤْمِن" مِّن اٰلِ فِرْعَوْنَ الخ (۲۸) (ترجمہ) اور فرعون کے لوگوں میں سے ایک مومن مرد نے کہا اس سورۃ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص حق کی حمایت میں کھڑا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نصرت کرتا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ کفار کی حضورﷺ کو اذیت اور اللہ کی تسلّی

دیگر مضامین کے علاوہ اس سورت میں دو امور کی طرف خصوصی توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ کفارِ مکہ نبی کریمﷺ سے ہر بات پر جھگڑتے اور تکرار کیا کرتے۔ جس سے حضورﷺ کے قلبِ نازک کو اذیت پہنچتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبﷺ کو تسلی دے رہے ہیں کہ گزشتہ اقوام کے کفار کا رویہ بھی اپنے رسولوں کے ساتھ اسی نوعیت کا تھا وہ بات بات پر اپنے انبیاءؑ سے جھگڑتے، ان کا مذاق اڑاتے، انہیں طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے، اس کا انجام یہ ہوا کہ غضبِ الٰہی کی بجلی کوندی اور انہیں خاک سیاہ بنا کر رکھ دیا، اگر کفارِ مکہ نے اپنی یہ روش ترک نہ کی تو وہ بھی اسی ہولناک انجام کے لئے تیار ہو جائیں۔

☆ حضورﷺ کے لئے آگاہی

ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اے میرے حبیبﷺ! اگر یہ لوگ مجھے اپنا رب تسلیم نہیں کرتے، میری واحدانیت پر ایمان نہیں لاتے تو کیا ہوا۔ وہ انگنت نوری مخلوق جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہے اور اس کے اردگرد مصروف طواف ہے وہ ہر وقت میری حمد بھی کر رہی ہے۔ میری تسبیح بھی کر رہی ہے، نیز تیرے غلاموں کے لئے وہ ہر وقت میری جناب میں مغفرت کی دعائیں مانگ رہی ہے یہ فرشتے صرف نیک اور متقی لوگوں کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا گو نہیں بلکہ ان کے والدین ان کے اہل وعیال کی بخشش اور بلندی درجات کے لئے بھی مصروفِ التجار ہتے ہیں۔

☆ موسیٰؑ کی فرعون کو دعوت

دوسری چیز جو بڑی اہمیت سے اس سورت میں ذکر کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو دعوتِ حق دی اور اپنے قول کی صداقت کو روشن معجزات سے ثابت کر دیا تو اس نے اعیانِ حکومت کی مجلس مشاورت طلب کی۔

☆ فرعون کا رویہّ

اس میں اس کا وزیر ہامان اور دیگر اہم ملکی شخصیتیں شریک ہوئیں۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے منصوبہ کیلئے ان کی تائید حاصل کرنا چاہی، انہیں اس دعوت کے خطرناک مضمرات سے آگاہ کیا اور انہیں بتایا کہ اگر تم نے موسیٰؑ کو یوں ہی کھلی چھٹی دیئے رکھی تو وہ تمہارے عقائد کو بگاڑ کر رکھ دے گا اور ملک کے گوشہ گوشہ میں فتنہ وفساد کی آگ بھڑکا دیگا۔ بہتر یہ ہے کہ حالات کے بے قابو ہونے سے پہلے حضرت موسیٰؑ کو ختم کر دیا جائے۔

☆ موسیٰؑ کا دفاع

اس وقت قطبی قوم کا ایک فرد جس نے ابھی تک اپنا ایمان ظاہر نہیں کیا تھا اٹھ کھڑا ہوا اور اس قوت سے موسیٰ علیہ السلام کا دفاع کیا کہ فرعون لاجواب ہو گیا۔ موسیٰ علیہ السلام کے کارناموں اور آپ کی دعوت کی برکات کو یوں وضاحت سے ذکر کیا کہ سامعین پر سناٹا چھا گیا۔ عاد وثمود کے حالات سنا کر ان کو عبرتناک انجام سے بچنے کی ہدایت کی۔ اس مردمومن کے نعرۂ قلندرانہ نے فرعون کے سارے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔

☆ فرعون کی نئی چال

اب فرعون نے پینترا بدلا اور ایک نئی چال چلی۔ ہامان کو ایک بہت بلند مینار تعمیر کرنے کا حکم دیا تا کہ اس کے اوپر چڑھ کر آسمان میں جھانک کر یہ تسلی کر لی جائے کہ موسیٰؑ کا خدا زمین میں بھی نہیں اور آسمان میں بھی نہیں تو اب ہم اسے ڈھونڈنے کہاں جائیں۔

اس سے واضح ہوا کہ بندۂ حق کیش جب نعرہ مستانہ بلند کرتا ہے تو باطل اپنے تمام کرّ وفر کے باوجود اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

☆ توحید و کبریائی پر تکوینی دلائل

سورت میں مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ کی توحید اور کبریائی پر تکوینی دلائل پیش کئے گئے ہیں تا کہ سننے والے کو حق الیقین نصیب ہو جائے کہ جس کی قدرت کے یہ کرشمے ہیں وہی رب السّمٰوات والارض ہے۔ قیامت کے روز کفار ومشرکین کا جو حسرتناک انجام ہوگا اس کی بھی تصویر کشی کر دی گئی ہے تا کہ جو لوگ اس ہولناک انجام سے بچنا چاہتے ہیں وہ ابھی سے سنبھل جائیں۔

اس سورت میں ۹ رکوع اور ۸۵ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ المومن کے فوائد و برکات

☆ جس کے زخموں نے عاجز کیا ہو وہ اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے ان شاءاللہ شفا پاوے گا۔

☆ اگر ایک بار اس کو روزانہ پڑھے ان شاءاللہ تمام مقصد حاصل ہوں۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر دُکان میں لگا دینے سے تجارت کو ان شاءاللہ منافع ہوگا اور غیب سے خریداری ہوگی۔

41- سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ

حٰمٓ۔ مقطعات قرآنی میں سے ہے جس کے معنیٰ مروی ہیں، اللہ تعالیٰ بے انتہا رحم فرمانے والا ہے۔ اس سورۃ کا نام فُصِّلَتْ بھی ہے جو اس سورۃ کی ابتداء میں ہی آتا ہے۔ کِتٰبٌ "فُصِّلَتْ اٰیٰتُه"۔ یہ کتاب جس کی آیتیں کھول کر بیان کی گئی ہیں۔

اس کو صرف حٰمٓ بھی کہا جاتا ہے۔ اس سورۃ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ یوں ہی انسان پر گرفت نہیں کرتا۔ جب تک اس کی بھلائی اور اس کی برائی کی راہیں کھول کھول کر نہیں بتا دیتا۔

چند اہم مضامین

☆ فروغِ اسلام

قریشِ مکہ کی شدید مخالفت اور مزاحمت کے باوجود آہستہ آہستہ مگر مضبوطی سے اسلام اپنے قدم آگے بڑھاتا چلا جا رہا تھا آئے روز کوئی نہ کوئی ایسی ہستی اسلام قبول کر لیتی جس کے باعث کفار پر کوہ الم ٹوٹ پڑتا۔ اور اسلام کے خلاف ان کی انتقامی کاروائیوں میں بڑی شدت پیدا ہو جاتی۔

☆ حضرت حمزہؓ کا قبولِ اسلام

حضرت حمزہؓ جو اپنی شجاعت اور ناموری میں بے نظیر تھے۔ چند روز ہوئے انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا ان کے مشرف با اسلام ہونے سے وہ شدید ذہنی صدمہ سے دوچار ہو گئے۔ اس مشکل کا حل سوچنے کے لئے ان کی ایک میٹنگ حرم میں منعقد ہوئی۔ قریش کے دوسرے رؤسا کے علاوہ عُتبہ بن ربیعہ بھی وہاں موجود تھا اثنائے گفتگو اس نے اپنے آپ کو پیش کیا کہ وہ حضور کے پاس جاتا ہے اور انہیں سمجھا کر راہِ راست پر لاتا ہے جب اس نے اپنی لمبی چوڑی تقریر ختم کی، تو اس کے جواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی سورت تلاوت فرمائی جسے سن کر وہ دم بخود ہو گیا اور اپنا سا منہ لے کر واپس آ گیا۔

☆ نبی کریم ﷺ پر کفار کے اعتراض

نبی کریم ﷺ پر کفار کے وہی سابقہ اعتراضات تھے جنہیں وہ ہر موقع پر بڑی شد و مد سے دہرا دیا کرتے۔

☆ پہلا اعتراض

ان کا پہلا اعتراض اس پر تھا کہ قرآن کلام الٰہی ہے یہ بات ان کے ذہن میں آتی ہی نہ تھی۔ کبھی کہتے یہ خود گھڑ کر ہمیں سناتا ہے، کبھی کہتے کسی سے سیکھ کر آتا ہے۔ یہ شُبہ اتنا لغو تھا کہ اس کو ذکر کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا گیا بلکہ بڑے حتمی اور قطعی انداز میں یہ فرمادیا کہ یہ اس رب کا کلام ہے جو رحمٰن ورحیم ہے اس ارشادِ الٰہی سے وہ شکوک وشبہات خود بخود ختم ہو گئے جو کفار کے ذہنوں میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

☆ دوسرا اعتراض

دوسرا اعتراض توحیدِ باری تعالیٰ پر تھا وہ اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتے تھے کہ خدا ایک ہے، بلکہ بہت سے بتوں کو انہوں نے اپنا معبود بنا رکھا تھا۔

☆ باطل خیال کی تردید

یہاں بھی ان کے اس خیال باطل کی تردید کرنے کے لئے دلائل تکوینیہ کا ذکر کیا گیا جس کے آئینہ میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ، علم محیط اور کبریائی کے جلوے جھلک رہے ہیں۔

☆ کفار کو تنبیہ

نیز انہیں متنبہ کیا کہ میرے محبوب ﷺ کے خلاف جو روش تم نے اختیار کر رکھی ہے اس کا نتیجہ بڑا ہولناک ہوگا تم سے پہلے بھی بڑی بڑی طاقتور اور زور آور قومیں گزر چکی ہیں جن کی مادی ترقی اور معاشی خوشحالی سن کر آج بھی تم حیران وششدر ہو جاتے ہو۔ انہوں نے اپنے انبیاء کرامؑ کے ساتھ جب اس قسم کا سلوک کیا تو انہیں تباہ و برباد کر دیا گیا اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں بھی اسی قسم کے عذاب سے دوچار کر دیا جائے گا۔

☆ قیامت کی وعید

قیامت کا ذکر کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ تم جو کچھ کر رہے ہو تمہارے اعضاء عینی اور سلطانی گواہ کی حیثیت سے تمہارے خلاف شہادت دیں گے اس وقت تم اپنے جرائم پر کیسے پردہ ڈال سکو گے۔

☆ اہل حق کی شانِ استقامت

اس سورت میں اہلِ حق کی شان استقامت کو بیان فرمایا اور اس کے بعد ان انعامات وعنایات کا تذکرہ کیا جو اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندوں پر فرماتا ہے ساتھ ہی ان مکارمِ اخلاق کا ذکر کیا جن سے ان کی سیرت مزین و آراستہ ہے۔

☆ کلام حق کی حفاظت

آخر میں بتادیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام کا خود محافظ ونگہبان ہے باطل کی یہ مجال نہیں کہ اس میں کسی جانب سے بھی گھسنے کی جرأت کر سکے۔
اس سورۃ میں ۶ رکوع ۵۴ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ حٰمٓ السجدہ کے فوائد و برکات

☆ ہر صبح و شام سو بار اس سورۃ کو پڑھنا حاکم کے ظلم سے بے خوف کرتا ہے بلکہ حاکم کا اس پر رحم ہوتا ہے۔

☆ اس سورۃ کو عرق گلاب اور زعفران سے لکھ کر آب باراں سے دھو کر اس میں سرمہ پیس کر لگانے سے یا خود اس پانی سے آنکھ دھونے سے سفیدی اور آشوب اور ناخنہ وغیرہ کو نافع ہوتا ہے۔

42- سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی

شوریٰ کے معنی ہیں باہم مشورہ کرنا۔ سورت کا نام اس عظیم الشان حکم سے لیا گیا ہے جسے مسلمانوں کی حکومت اور کل قومی کاموں کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ یعنی باہمی مشورہ سے امور کو طے کرنا۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ (آیت ۳۸)

ترجمہ: اور ان کا کام آپس میں مشورے سے ہوتا ہے۔

اس سورت کا دوسرا نام حٰمٓ عٓسٓقٓ ہے۔ سورت کی پہلی دو آیتیں حروف مقطعات پر مشتمل ہیں۔ پہلی آیت حٰمٓ اور دوسری عٓسٓقٓ۔ ان حروف کا اشارہ صفات الٰہی کی طرف ہے۔

چند اہم مضامین

☆ دعویٰ نبوت پر اہلِ مکہ کی حیرت

حضور سرورِ عالم ﷺ نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو اہلِ مکہ سراپا حیرت و تعجب بن کر رہ گئے انسان جس کا دامن ہر طرح کی آلائشوں سے آلودہ ہے ان میں سے کسی کو منصبِ نبوت پر فائز کر دیا گیا ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ان کی اس حیرت کا ازالہ یہ کہہ کر دیا کہ نوع انسانی میں ظاہر ہونے والے اگر یہ پہلے نبی ہوتے تو تم اظہارِ تعجب میں حق بجانب تھے لیکن یہ سلسلہ نبوت تو آدم علیہ السلام سے شروع ہے ان میں سے کسی نبی کی نبوت پر تمہیں اعتراض نہیں۔ اعتراض ہے تو اس نبی برحق پر جو تمہاری ڈوبتی ہوئی کشتی کو ساحل پر پہنچانے کیلئے آیا ہے۔

☆ منکرین کو مہلت

اللہ تعالیٰ کے نبی کا انکار، اللہ تعالیٰ کی توحید کا انکار اور بے شمار معبودوں کی پوجا پاٹ کا جو گھناؤنا کاروبار تم نے شروع کر رکھا ہے اس کا تقاضا تو یہ تھا کہ آسمان پھٹ جاتا نظامِ عالم درہم برہم ہو جاتا اور تمہارا نام و نشان بھی باقی نہ رہتا لیکن اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے وہ تمہیں فوراً ہلاک نہیں کر دیتا۔ بلکہ مہلت دیتا ہے تاکہ غور و فکر کر سکو۔

☆ حکمتِ رب کا تقاضا

یہ بھی بتا دیا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو فرشتوں کی طرح سارے انسان بھی ذکر و فکر، عبادت و اطاعت میں سرگرم رہتے اور کوئی بھی سرمو انحراف نہ کرتا۔ لیکن اس کی حکمت کا تقاضا تھا کہ انسان کو اختیار و ارادہ کی نعمت سے نوازا جائے تاکہ ان بلندیوں کی طرف جانے والا راستہ اس

کے لئے ہموار ہو جائے جہاں کسی اور مخلوق کی رسائی نہیں جو لوگ اپنی مرضی سے عقیدہ اور عمل کی گمراہی اختیار کرتے ہیں ان کو اپنے کیے کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

☆ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ

اس حقیقت سے بھی پردہ اٹھا دیا کہ جس طرح وہ تمہارا خالق اور مالک ہے اسی طرح اسی کو یہ زیبا ہے کہ وہ تمہارے لئے ایک ایسا نظام حیات تجویز کرے جس کو اپنا کر تم دارین کی سعادتوں سے بہرہ ور ہو سکو۔ جس طرح کسی غیر کو خالق نہیں مانا جا سکتا۔ اسی طرح اس کے بغیر اس کی مخلوق کے لئے کسی کو ضابطہ حیات مقرر کرنے کا اختیار بھی نہیں دیا جا سکتا۔

☆ دیگر مضامین

اس کے علاوہ مقصدِ نبوت، اللہ تعالیٰ کی صفتِ رزاق کی وسعت، اور بندۂ مومن کے اوصاف حمیدہ کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے نیز حضور ﷺ پر نزولِ قرآن کے مختلف طریقوں کا ذکر بھی اس سورۃ مبارکہ میں ملتا ہے۔

اس سورت میں ۵ رکوع ۵۳ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الشّوریٰ کے فوائد و برکات

☆ جو کوئی اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا وہ لوگوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔

☆ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے حٰمٓ O عٓسٓقٓ O سے الْحَكِيْمُ تک اس آیت کا شدائد کے وقت پڑھنا مفید ہے۔

☆ اگر روزانہ پڑھے تو فرشتے قیامت کے دن اس پر سلام کہیں گے۔

43- سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

زخرف کے معنی سونا ہیں۔ اس سورۃ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ لوگ عموماً دنیوی آرائش سونا چاندی پر فریفتہ رہتے ہیں۔ حالانکہ ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ خدا کے نزدیک وہ شخص پسندیدہ ہے جو اخلاق فاضلہ کا مالک ہو اور اللہ کی راہوں پر چلتا ہو۔

چند اہم مضامین

☆ اللہ تعالیٰ کی عنایات بے پایاں

عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ اگر محسن کے احسان کا شکر یہ ادا نہ کیا جائے بلکہ الٹا ناشکری اور سرکشی کو اپنا شعار بنا لیا جائے تو محسن اپنے احسان کا سلسلہ بند کر دیتا ہے لوگوں کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے از راہ لطف و احسان انبیاءؑ کی بعثت اور وحی کے نزول کا سلسلہ جاری کیا تا کہ لوگ ہدایت کی راہ سے بہک نہ جائیں۔

☆ کفار کا ردِ عمل اور اللہ تعالیٰ کا جواب

لیکن اس نعمت کی قدر کرنے کی بجائے کفار نے اس کا مذاق اڑانا شروع کر دیا چاہیے تو یہ تھا کہ ان کی ناشکری کے باعث یہ سلسلہ بند

کر دیا جاتا اور گمراہی کے گھپ اندھیروں میں انہیں دھکے کھانے کے لئے چھوڑ دیا جاتا، لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ انتقامی کارروائی نہیں کی جائے گی، تمہیں نفس اور شیطان کے رحم وکرم پر چھوڑ نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ قرآنِ کریم آفتابِ ہدایت بن کر تمہارے مطلع حیات پر چمکتا رہے گا تا کہ اس کی روشنی سے فائدہ اٹھا کر جس وقت بھی کوئی شخص اپنی منزل کی طرف بڑھنا چاہے تو وہ بڑھ سکے، ہم تم سے تمہاری سرکشیوں کے باعث ناراض ہو کر یہ نعمت سلب نہیں کر لیں گے۔

☆ کفار کی ہٹ دھرمی

تم خود مانتے ہو کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے پھر تم ان اندھے بہرے بتوں کو خدا کیوں مانتے ہو اور ان کی پوجا کیوں کرتے ہو؟ اس وقت کہتے کہ اجی ہم تو وہی کچھ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوتی ہے اس نے چاہا تو ہم نے بتوں کو پوجا' اگر وہ نہ چاہتا تو بھلا ہماری کیا مجال تھی کہ ان بتوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھتے۔ ہم پر یہ اعتراض نہ کرو بلکہ ہمارے خدا پر کرو جس کے ارادہ ومشیت کے ہم پابند ہیں۔ ان کے اس مغالطے کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ یہ محض جہالت اور حماقت ہے۔

☆ رضائے الٰہی

اگر ان کی اس توجیہہ کو قبول کر لیا جائے تو پھر دنیا بھر کے گناہوں کو سند جواز مل جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو (قتل' ڈکیتی' زنا وغیرہ) ہوئے ہیں اگر وہ نہ چاہتا تو کسی کی کیا مجال تھی کہ وہ کوئی ناز یبا حرکت کرتا اور جب خدا کے چاہنے سے سب کچھ ہو رہا ہے تو پھر یہ سارے کام عین ثواب ہوئے یہ جاہل لوگ رضا اور مشیت کا فرق بھی نہیں جانتے بے شک اس جہان میں کچھ ہو رہا ہے اس کے ارادہ ومشیت سے ہو رہا ہے لیکن ضروری نہیں کہ وہ اس پر راضی اور خوش بھی ہو۔ اس کی رضا انہی کاموں سے حاصل ہوتی ہے جن کے کرنے کا اس نے حکم دیا ہے۔

☆ منصب نبوّت پر اعتراض

انہیں اس بات پر بھی سخت اعتراض تھا کہ منصبِ نبوت کے لئے ایسے شخص کو چنا گیا ہے جس کے پاس نہ مال وزر ہے اور نہ اعوان و انصار کا مضبوط جتھہ' وہ کہتے جزیرہ عرب میں دو مشہور شہر ہیں مکہ اور طائف' ان میں بڑے بڑے رئیس ہیں جن کی ثروت وامارت کی گردونواح میں دھوم مچی ہوئی ہے جن کے اثر واقتدار کے آگے کسی کو دم مارنے کی مجال نہیں ان میں سے اگر کسی کو اس منصب پر فائز کر دیا جاتا، تو یہ دعوت بڑی سرعت سے ملک عرب کے کونے کونے میں پھیل جاتی ہے۔

☆ کفار کے اعتراض کا جواب

ان کے اس اعتراض کو یہ فرما کر ٹھکرا دیا کہ نبوت اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ اس کو تقسیم کرنے کا انہیں قطعاً کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ اس نعمتِ عظمیٰ کی اہلیت کس میں پائی جاتی ہے اور اس انعام کا کون حقدار ہے۔

☆ سابقہ انبیاءؑ کے حالات کی طرف اشارہ

اس ضمن میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے حالات کی طرف بھی اختصار کے ساتھ اشارہ فرما دیا تا کہ ہجومِ مصائب میں ان کی اولوالعزمی باعثِ تسکین ثابت ہو۔

اس سورت میں ۷ رکوع اور ۸۹ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الزخرف کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو لکھ کر آب باراں سے دھو کر پلانے سے ان شاء اللہ کھانسی کو فائدہ ہوگا۔

☆ جب کسی شخص کو کوئی مصیبت پیش آوے تو اس سورۃ کو پڑھے ان شاء اللہ اس کی مصیبت دُور ہو جائے گی۔

44- سُوْرَةُ الدُّخَانِ

دخان کے عام معنی دھواں ہیں۔ قحط سالی اور خشک سالی پر بھی بولا جاتا ہے۔ یہ لفظ اس سورت کی اس آیت سے ماخوذ ہے۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ (۱۰ آیت)

ترجمہ: سو اس دن کا انتظار کرو جب آسمان کھلا دھواں لائے۔

اس لفظ میں سورۃ کے مضمون کی طرف اشارہ ہے کہ رسولِ کریم ﷺ کے مخالفین کو پہلے خشک سالی اور قحط کے چھوٹے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ بعد ازاں ان کی طاقت بالکل توڑ دی جائے گی۔

چند اہم مضامین

☆ کلامِ الٰہی سے انکار

اہلِ مکہ کی وہی دیرینہ بیماریاں ہیں اور انہیں کا علاج یہاں مقصود ہے قرآنِ کریم کو وہ کلامِ الٰہی ماننے کے لئے تیار نہ تھے اس سلسلہ میں شکوک و شبہات کے انبار لگا دیا کرتے۔ ان کے ازالہ کیلئے فرما دیا یہ تو کتابِ مبین ہے اس کا اندازِ بیان اس کے پر از حکمت مضامین خود بتا رہے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

☆ مشرک

دوسرا روگ جس میں وہ بری طرح مبتلا تھے شرک تھا جس نے ان کی توانائیوں کا آخری قطرہ تک چوس لیا تھا۔ اس سورت میں اس کے علاج کی طرف توجہ مبذول کی جا رہی ہے۔ انہیں بتایا جا رہا ہے کہ جن بتوں اور معبودانِ باطل کو تم اپنا خدا سمجھتے ہو، جو کل تک ان گھڑے پتھر کی صورت میں کسی پہاڑ میں پڑے ہوئے تھے تمہارے سنگتراش نے انہیں اٹھایا اور اپنے فن کی قوت سے اس سے ایک صورت تراش دی۔ تم خود ہی بتاؤ یہ بے جان پتھر بھی بھلا کہیں تمہارے نفع و نقصان کے مالک بن سکتے ہیں۔

☆ کفار سے خطاب

کفار کو مخاطب کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ تم اپنی دولت اور اثر و رسوخ پر بڑے نازاں ہو اور اپنے حالات پر پوری طرح مطمئن ہو۔ تمہارا یہ خیال ہے کہ تمہیں اصلاح احوال کے لئے کسی نئی دعوت کو قبول کرنے کی ضرورت نہیں تم نے زندگی بسر کرنے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ بالکل سیدھا راستہ ہے۔ جن نظریات و افکار کی بنیادوں پر تم اپنے اعمال کی دنیا تعمیر کر رہے ہو وہ بالکل صحیح ہیں تم نے زندگی بسر کرنے کے جو انداز اختیار کر رکھے

ہیں ان میں کسی اصلاح کی گنجائش نہیں۔اس لئے تم نہ آیاتِ الٰہی میں غور کرتے ہو اور نہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسولﷺ کی مخلصانہ کوششوں کو بارآور ہونے دیتے ہو۔ یہ گھمنڈ تمہیں مہنگا پڑے گا۔تم سے پہلے فرعون نے یہی روش اختیار کی تھی اور تم خوب جانتے ہو کہ اس کا انجام کتنا عبرتناک ہوا تھا۔

☆ وقوعِ قیامت کی حکمت

وہ لوگ قیامت کے بھی منکر تھے۔اور اس کے انکار پر انہیں شدید اصرار تھا وقوعِ قیامت کی حکمت بیان فرمادی کہ اگر قیامت کے عقیدے کو خارج کر دیا جائے تو یہ جہان ایک کھیل تماشا بن کر رہ جائے گا جس میں ''جس کی لاٹھی اس کی بھینس'' کا قانون نافذ ہوگا۔

اس سورت میں ۳ رکوع اور ۵۹ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الدُخان کے فوائد و برکات

☆ جب کسی شخص کو کوئی مصیبت یا حاجت درپیش ہو تو اس سورۃ کو سات مرتبہ اول آخر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے ان شاءاللہ حاجت پوری ہو اور مصیبت دور ہوگی۔

☆ جو شخص اس سورۃ کو سوتے وقت پڑھے گا تو صبح تک ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

☆ اگر صبح کو پڑھے گا تو رات تک محفوظ رہے گا اور تسخیر قلوب کے لئے پڑھنا اکسیر ہے۔

45- سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ

جاثیہ کے معنی ہیں ''گھٹنوں کے بل بیٹھنے والی''۔اس سورۃ کا نام ۲۸ نمبر آیت میں آتا ہے۔ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۔(ترجمہ اور تو ہر ایک امت کو گھٹنوں کے بل دیکھے گا۔)اس سورۃ میں وحی الٰہی کی حقانیت اور جزاوسزا کے حقدار ہونے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور ان کی صداقت کے انکار پر سزا کا ذکر ہے۔

چند اہم مضامین

☆ کائنات کی گواہی

عقیدۂ توحید کو تسلیم کرنا ان کے لئے بڑا دشوار تھا اسی دشواری کی دیوار کو منہدم کرنے کیلئے عالم رنگ و بو کی بلندیوں اور پستیوں میں بکھری ہوئی ان روشن نشانیوں کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کرائی جو پکار پکار کر اپنے بنانے والے کی حکمت بالغۂ قدرت کاملہ اور علم محیط کی شہادت دے رہی ہیں۔

☆ بنی اسرائیل پر التفات

بنی اسرائیل پر جو بے پایاں التفات کئے گئے انہیں بیان کیا بتایا کہ ہم نے اس قوم کو کتاب' حکومت اور نبوت کی گراں بہا نعمتیں ارزانی فرمائیں۔انہی عنایات کے باعث اس زمانے کی تمام اقوام عالم پر انہیں فضیلت اور بزرگی بخشی لیکن کچھ عرصہ بعد ان میں باہمی حسد و عداوت کی وبا پھوٹ پڑی وہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے مختلف دھڑوں میں بٹ گئے اور اس آسمانی دین کو انہوں نے اس طرح پارہ پارہ کر دیا کہ وہ ان

کی اجتماعی زندگی میں رہنمائی کی قوت سے محروم ہوگیا۔

☆ حضورﷺ کو تلقین

اپنے حبیب کریمﷺ کو ارشاد فرمایا کہ ہم نے آپﷺ کو بھی ایک شریعت ایک جامع نظام حیات عطا فرمایا ہے۔ آپﷺ پر لازم ہے کہ اس کا اتباع کریں اور ان جاہلوں اور نادانوں کی اطاعت نہ کریں جو اپنے نفسوں کی خواہشات کے بندے بن کر رہ گئے ہیں۔

☆ عقیدہء کفار

کفار کا عقیدہ تھا کہ بس یہی زندگی ہے گردش زمانہ ان کی موت کا پیغام لاتی ہے نہ قیامت برپا ہوگی اور نہ دوبارہ جی اُٹھنے کا سوال پیدا ہوگا۔ یہ عقیدہ انہیں اپنے آباءواجداد سے ورثے میں ملا تھا۔ وہ کسی قیمت پر اس سے دستبردار ہونے کے لئے تیار نہ تھے۔

☆ قیامت کی طرف توجہ کروانا

سورت کے اختتام سے پہلے ان کو اس دلدل سے نکالنے کی طرف توجہ فرمائی گئی اور ارشاد ہوا کہ قیامت کا برپا ہونا خلافِ عقل نہیں' بلکہ عین حکمت ہے اور عقل کے تقاضوں سے کلیتہً ہم آہنگ ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک شخص جس نے عمر بھر تقویٰ کو اپنا شعار بنائے رکھا اور ایک داد عیش دینے والا شخص دونوں یکساں ہوں۔ دنیاوی عیش وعشرت نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے۔ ورنہ وہ اس روشن حقیقت سے انکار نہ کرتے۔

اس سورت میں ۴ رکوع اور ۳۷ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الجاثیہ کے فوائد و برکات

☆ بچہ کی پیدائش کے وقت اس سورۃ کو لکھ کر باندھنے سے تمام موذی جانوروں اور ہر طرح کے آسیب سے حفاظت رہتی ہے۔

☆ جو شخص جان کنی میں مبتلا ہو اس سورۃ کو پڑھ کر دم کرے تو ان شاءاللہ اس کو جان کنی سے نجات ملے گی۔

46- سُوْرَۃُ الْاَحْقَافِ

احقاف کے معنی ہیں ''ریت کے ٹیلے یا تودے''۔ یہ نام آیت نمبر ۲۱ میں مذکور ہے۔

وَاذْكُرْ اَخَاعَادٍط اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَه' بِالْاَحْقَافِ

(ترجمہ) عاد کے بھائی (ہود) کا ذکر کر جب اس نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا۔

اس سورت میں مخالفین حق کو ان کے برے انجام سے ڈرایا ہے اور تیسرے رکوع میں قوم عاد کی مثال بیان کی ہے جو ایک طاقت ور اور زبردست قوم تھی۔ لیکن حق کی مخالفت کی وجہ سے تباہ ہوگئی۔

چند اہم مضامین

☆ کائنات کا حقیقی خالق اللہ رب العالمین

اس سورت کے آغاز میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ ایسی عزت والا ہے جو کبھی زائل نہیں ہوگی۔اور اس نے زمیں وآسمان میں کسی شے کو عبث و باطل پیدا نہیں کیا۔اسکی نشانیوں سے جو بدباطن لوگ بے پرواہی برتتے ہیں انھیں معلوم ہو جائے گا کہ خدا کے سوا جنکو وہ پوجتے ہیں انکی حقیقت کیا ہے؟ اللہ رب العزت کی مانند کائنات میں کوئی چیز پیدا کرنے کی ان میں قطعاً کوئی صلاحیت نہیں ہے۔روزِ قیامت بت پرستوں کو منہ کی کھانی پڑے گی۔

☆ کفار کو تنبیہہ

حضورﷺ مشرکین کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ تم مجھ پر جھوٹ باندھتے ہو کہ یہ میرا من گھڑت کلام ہے۔میں نہیں جانتا کہ میرے اور تمھارے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔میں تو اسکی پیروی کرتا ہوں جو میری جانب وحی کیا جاتا ہے۔

☆ کلامِ الٰہی کی حقیقت پر گواہی

اللہ تعالیٰ اپنے حبیبﷺ سے فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو بتا دیجئے کہ ان کا کیا حال ہوگا۔جو کلامِ الٰہی کے منکر ہیں۔جسکی صحت اور سچائی کی شہادت سابقہ انبیاء پر نازل ہونے والی کتب بھی دے چکی ہیں اور مومنین کو بشارت دی جارہی ہے کہ ان کے اعمال ایسے ہیں کہ رحمت وکرم کی بدلیاں ان پر موسلا دھار بارش برساتی رہیں گی۔

☆ حقوقِ والدین

والدین کے حقوق کی طرف زوردار الفاظ میں توجہ دلائی گئی ہے۔بایں ہمہ ماں کی ریاضتوں کا خاص ذکر موجود ہے اور اولاد کو ان کی فرمانبرداری کرنے پر اعلیٰ انعام واکرام کی بشارت دی گئی ہے۔ورنہ ان پر عذاب الیم نازل ہوگا۔

☆ حضرت ہود اور ان کی قوم کا ذکر

یہاں حضرت ہودؑ اور ان کی قوم کا ذکر کیا گیا ہے جنھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نعمتیں میسر تھیں مگر وہ اس کے احکامات کے منکر رہے۔جس کی وجہ سے ان پر عذاب الٰہی نازل ہوا۔

☆ گروہ جنات کا قبول اسلام

اس سورت میں جنّوں کے ایک گروہ کا حضور اکرمﷺ سے قرآن سننے اور اپنی قوم کو اسکی پیروی کرنے کی ترغیب دینے کا بھی ذکر ہے اور ان کو بتلا دیا کہ انکار کرنے والوں کے لئے الم ناک عذاب ہے۔

☆ منکرینِ قیامت کے لئے وعید

کفارِ مکہ جو قیامت کے منکر تھے انھیں یہ بتایا جارہا ہے کہ اس کارخانہءحیات کو پیدا کرنے کے بعد اللہ تھک نہیں گیا وہ تمھیں دوبارہ زندہ

کرنا چاہے گا تو صرف ''کن'' کہے گا اور تم زندہ ہو جاؤ گے اور روزِ قیامت کا عذاب تمھارے لئے ہے۔

☆ حضور ﷺ کو صبر کی تلقین

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کو تلقین کرتے ہیں کہ کفار کی شرانگیزیوں، فتنہ پردازیوں پر دل برداشتہ نہ ہونا بلکہ صبر کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھنا جس طرح پہلے اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا۔

اس سورت میں ۴ رکوع اور ۳۵ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الاحقاف کے فوائد و برکات

☆ جو کوئی شخص اس سورۃ کو لکھ کر تعویذ بنا کر رکھے تو جنوں وغیرہ کی ایذا سے محفوظ رہے۔

☆ جو شخص اس سورۃ کو تین بار پڑھے گا اور زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر نوش کرے گا تو ان شاء اللہ جادو و سحر اور نظرِ بد کا اثر نہ ہوگا اور ہر طرح کے بہتان اور تہمت اور جھوٹ سے بچے۔

☆ تین دفعہ پڑھ کر حصار کھینچے تو جملہ بلیات سے محفوظ رہے۔

47- سُوْرَۃُ مُحَمَّدٍ

''محمد'' رسولِ کریم ﷺ کا نام ہے جس کے معنی ہیں تعریف کیا گیا۔ یہ نام اس سورۃ کی دوسری آیت میں آتا ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَانُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمد ﷺ پر اتارا گیا۔

اس سورت میں یہ بیان کیا گیا ہے محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام لیوا دنیا میں ذلیل و خوار نہیں رہ سکتے۔ اور اسلام اور مسلموں کو ضرور جاہ و جلال ملے گا اور دنیا میں ان کی حکومتیں قائم ہوں گی۔

☆ ابتدائی آیات کی وضاحت

اس سورت کے نزول سے تذبذب کی کیفیت ختم ہوگئی کفار کی تعداد کی کثرت، وسائل کی فراوانی کے باعث مسلمانوں کو جو خدشہ تھا وہ دور ہو گیا ابتدائی آیتوں ہی میں واضح طور پر بتا دیا کہ کفار جو خود بھی گمراہ ہیں اور نورِ حق کو پھیلنے سے بھی روک رہے ہیں۔ اسلام اور پیغمبرِ اسلام کے خلاف ان کی جدوجہد کبھی کامیاب نہ ہوگی ان کی ساری محنت اور کوشش خاک میں مل جائے گی اہلِ ایمان کی کمزوریوں کو دور کر دیا جائے گا اور کامیابی کا تاج ان کے سر پر سجایا جائے گا۔

☆ مسلمانوں کو حکمِ جہاد

یہ فرمانے کے بعد مسلمانوں کو حکم دیا کہ میدانِ جنگ میں وہ کفار کے پرخچے اڑا دیں۔ اسیرانِ جنگ کے ساتھ جو برتاؤ انہوں نے کرنا ہے اس کے اصول بتا دیئے ساتھ ہی واضح کر دیا کہ میدانِ جہاد میں جو مسلمان قتل ہوگا اسے شہادت کی خلعتِ فاخرہ سے نوازا جائے گا اسلام کے

جس گلشن کی آبیاری وہ اپنے خون سے کریں گے وہ سدا شاداب وسرسبز رہے گا اوران کی قربانیوں کے طفیل آنے والی نسلیں بھی نورحق سے اپنے دلوں کو منور کرتی رہیں گی۔

☆ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت

اہلِ ایمان کو صاف لفظوں میں بتادیا کہ اگر تم نے سچے دل سے اپنی پوری قوت اورتوانائیوں کو بروئے کار لاتے ہوئے دین اسلام کی مدد کی، تو کفر کے تند وتیز ریلے کے سامنے اللہ تعالیٰ تمہیں تنہا نہیں چھوڑے گا، بلکہ اس کی نصرت تمہاری پشت پناہی کرے گی۔آسمان کے فرشتے تمہارے دوش بدوش کفار سے نبردآزما ہوں گے اوراس کی تائید تمہیں نازک حالات میں بھی ثابت قدم رکھے گی، کفار کی ظاہری سج دھج کو دیکھ کر مت گھبراؤ کفر کا انجام تباہی اور نامرادی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ تم اگرچہ کمزور وبے نوا ہو،لیکن تمہارا مددگار اللہ تعالیٰ ہے جو بڑی قوت وطاقت کا مالک ہے، کفار کو تائید الٰہی نصیب نہیں اور یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ کامیاب وہی ہوتا ہے جس کی مدد خدا کرتا ہے۔

☆ منافقین کے دعوے

اسی ضمن میں منافقین کے ایمان کا حال بھی آشکارا کردیا جو جہاد کے حکم کے نزول سے پہلے بڑی ڈینگیں مارا کرتے تھے، اپنی بہادری اور جانثاری کے لمبے چوڑے دعوے کیا کرتے تھے۔کہتے تھے کہ ہم بڑی بے تابی سے اس گھڑی کا انتظار کررہے ہیں جب ہمیں کفار کے ساتھ جنگ کرنے کا اذن ملے گا۔اس کے بعد دنیا دیکھے گی کہ ہم کس طرح شمع اسلام پر پروانوں کی طرح جان قربان کرتے ہیں، اب جبکہ جہاد کے نقارے پر چوٹ لگ گئی ہے، ان کی حالت قابلِ دید ہے یوں پتہ چلتا ہے جیسے موت کی غشی طاری ہوگئی ہو آنکھیں پتھرا گئی ہیں چہرے کی رنگت زرد ہوگئی ہے کیا اللہ تعالیٰ پر سچے دل سے ایمان لانے والوں کی آزمائش کی گھڑیوں میں یہ حالت ہوا کرتی ہے۔

☆ جانبازِ اسلام کیلئے خصوصی حکم

اسلام کے جانباز اورغیورسپاہیوں کو آیت نمبر۳۵ میں ایک خصوصی حکم دیا کہ جنگ میں حالات کتنے ہی روح فرسا کیوں نہ ہوں، کمزوری مت دکھاؤ، صلح کی درخواست مت کرو اگر تم نے کمزوری کا مظاہرہ کیا یا صلح کے لئے اپنی بے تابی کا اظہار کیا تو دشمن جری ہوجائے گا تمہاری اس پیش کش کو کمزوری اور بزدلی پر محمول کرے گا تم خوب جانتے ہو کہ اس کا انجام کتنا خطرناک ہوتا ہے۔سن لو! تم ہی سربلند ہوگے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے تمہاری محنت اورکوشش کو وہ ضائع نہیں ہونے دے گا۔

☆ جہاد بالمال

آخر میں مالی جہاد کی طرف متوجہ کیا اگر اسلام کو تمہارے مال کی ضرورت پڑے تو بڑی دریا دلی سے اس کو پیش کرو۔اگر تم نے مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لیا تو اس سے اللہ تعالیٰ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔البتہ تمہارا ستیاناس ہوجائے گا اور تمہاری جگہ یہ عزت کسی اور کو بخش دی جائے گی پھر تم ہاتھ ملتے رہ جاؤ گے اللہ تعالیٰ کے دین کا علم تو لہراتا ہی رہے گا اگر کوئی قوم اس کو اٹھانا بوجھ سمجھے گی تو دوسری قوم شوق سے یہ خدمت بجا لانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کردے گی۔

اس سورت میں ۴رکوع اور ۳۸ آیات ہیں۔یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ محمد کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو طشتری پر لکھ کر آبِ زمزم سے دھو کر پینے سے لوگوں کی نظروں میں محبوب ہو جاتا ہے۔ ذہن کھلنے کے لئے بھی اکسیر ہے۔

☆ اگر کسی شخص پر کوئی سخت مصیبت درپیش ہو تو گیارہ مرتبہ اس سورۃ کو پڑھے اور اوّل و آخر دُرود شریف پڑھے۔

48- سُوْرَةُ الْفَتْحِ

الْـفَتْـحِ کے لفظی معنی ''کھولنا'' ہے۔ لیکن یہ لفظ کامیابی و کامرانی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس نام کا ذکر سورۃ کی پہلی آیت میں ہے۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا

ترجمہ: ہم نے تیرے لئے ایک کھلی فتح (کی راہ) کھول دی ہے۔

اس سورۃ میں اس عظیم الشان فتح کا ذکر ہے۔ جو صلح حدیبیہ میں حاصل ہوئی اور اس کا فتح مبین ہونا بعد میں واقعات نے ثابت کر دیا۔ لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونا شروع ہوئے۔ فتح مکہ بھی اس فتح کی ایک کڑی ہے۔ آخر پر اس سورت میں اصلی فتح کی خوشخبری سنائی کہ دینِ اسلام تمام دنیا پر غالب آ کر رہے گا۔

☆ صلح حدیبیہ

اس سورۃ کا پس منظر صلح نامہ حدیبیہ ہے جب کہ صحابہ کرامؓ کو سندِ رضا عطا کی گئی۔

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْیُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃ

ترجمہ: بیشک راضی ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ مومنین سے جب وہ درخت کے نیچے آپ ﷺ کے دستِ حق پرست پر سر دھڑ کی بازی لگانے کی بیعت کر رہے تھے۔

یہ بیعت تاریخ اسلام میں بیعت رضوان کے نام سے مشہور ہے آج بھی اس کے تذکرہ سے ایمان کو جلا اور عشق کو نئی توانائیاں نصیب ہوتی ہیں۔

☆ اہلِ مکہ کی حالت

اس بیعت کی اطلاع جب اہلِ مکہ کو ملی تو ان کے اوسان خطا ہو گئے جس ہٹ دھرمی کا وہ اب تک مظاہرہ کرتے رہے تھے اس کی تندی کافور ہو گئی انہوں نے صلح کی بات چیت کرنے کے لئے سہیل بن عمرو کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بھیجا۔

☆ معاہدہ کی اہم شرائط

گفت و شنید کا سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ آخر کار ایک معاہدہ صلح طے پایا جس کی اہم شرائط درج ذیل ہیں۔

(1) فریقین دس سال تک ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے اور کوئی فریق خفیہ یا اعلانیہ ایسی حرکت نہ کرے گا جو امن و آشتی کو درہم برہم کر دے۔

(2) اس عرصہ میں اگر کوئی قریشی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر مکہ سے بھاگ کر حضورﷺ کے پاس چلا جائے گا تو حضورﷺ اسے واپس کر دیں گے لیکن اگر کوئی مسلمان اپنے دین سے مرتد ہو کر مکہ چلا جائے گا تو اہل مکہ اسے واپس نہیں کریں گے۔

(3) عرب کے بادیہ نشین قبائل آزاد ہیں مسلمانوں یا کفار جس کے ساتھ چاہیں دوستی کا معاہدہ کر سکتے ہیں۔

(4) نبی کریمﷺ اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ عمرہ کئے بغیر امسال واپس چلے جائیں گے البتہ آئندہ سال آ کر وہ عمرہ ادا کر سکیں گے انہیں تین دن تک مکہ میں ٹھہرنے کی اجازت ہو گی تلوار کے سوا ان کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہو گا اور تلوار بھی میان میں رہے گی۔

(5) اہل مکہ ان تین دنوں میں مکہ سے باہر چلے جائیں گے لیکن مسلمان جب واپس جائیں گے تو مکہ کے کسی شخص کو ساتھ نہیں لے جائیں گے۔

☆ مسلمانوں کا رنج واندوہ

مسلمانوں نے معاہدہ کی جب شرائط سنیں تو ان پر رنج واندوہ کا گویا پہاڑ ٹوٹ پڑا ان کی غیرت ایمانی یہ کب گوارا کر سکتی تھی کہ حق و صداقت کے علمبردار ہوتے ہوئے وہ باطل سے دب کر صلح کریں راہ حق میں جان دے دینا اور سر کٹا دینا انہیں ہرگز گراں نہ تھا۔ لیکن یہ بات ان کے لئے ناقابل برداشت تھی کہ کفار من مانی شرائط پر ان سے صلح کر لیں۔ ہر شخص رنجیدہ خاطر تھا ہر دل میں بے چینی اور بے قراری تھی حتیٰ کہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ جیسا بالغ نظر بھی مضطربانہ حالت میں اپنے قلبی اضطراب کا اظہار کرنے پر مجبور ہو گیا۔

☆ حضورﷺ کی دور اندیشی

ایک اللہ تعالیٰ کا نبیﷺ تھا جس کی نگاہِ نبوت ان خوش آئند نتائج اور عواقب کو دیکھ رہی تھی جو مستقبل قریب میں معاہدہ پر مرتب ہونے والے تھے اور ایک اس کے یار غار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شخصیت تھی جس کے دل میں اطمینان اور سکون تھا اسے یقین تھا کہ اللہ کا رسولﷺ جو کرتا ہے اپنے رب کے حکم سے کرتا ہے اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں بندوں کی بھلائی اور سرفرازی ہے۔

☆ اہلِ اسلام میں اضافہ

چنانچہ تبلیغِ اسلام کا کام اس زور شور سے ہوا اور ایسی کامیابیاں حاصل ہوئیں کہ گزشتہ انیس سال کی جدوجہد ایک طرف اور صلح کے بعد دو سال کی جدوجہد ایک طرف قبائل کے قبائل فوج در فوج مدینہ طیبہ کا رُخ کر رہے تھے اور حضورﷺ کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کر رہے تھے۔ اس سفر میں حضورﷺ کے ہمراہیوں کی تعداد چودہ سو کے قریب تھی اور دو سال بعد جب فتح مکہ کیلئے حضورﷺ روانہ ہوئے تو دس ہزار کا لشکرِ جرار ہمراہ تھا۔

☆ مستحق اسلامی حکومت کا قیام

نیز امن قائم ہو جانے کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ کو یہ موقع مل گیا کہ جو علاقے اسلام کے زیرنگیں ہو چکے ہیں ان میں اسلامی حکومت کو مستحکم بنیادوں پر قائم کیا جائے۔ اور اسلامی قانون کے نفاذ سے مسلم معاشرہ کو ایک نئی تہذیب اور تمدن کے سانچے میں ڈھال دیا جائے۔

☆ مخالف طاقتوں کی تسخیر

اس صلح کا یہ فائدہ بھی کچھ اہم نہیں کہ قریش کی جانب سے جب اطمینان ہوا تو حضورﷺ نے شمالی عرب اور وسط عرب کی مخالف طاقتوں کو

مسخر کرنے کے لئے ان پر توجہ مبذول فرمائی۔ صلح حدیبیہ کے تین ماہ بعد یہودیوں کے اہم مراکز خیبر' فدک' وادی القریٰ' تیمہ اور تبوک پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔ اور وسط عرب میں پھیلے ہوئے بادیہ نشین قبائل جو پہلے قریش کے حلیف تھے ایک ایک کر کے حلقہءِ اسلام میں داخل ہو گئے یا حضورﷺ کی اطاعت قبول کر لی۔

☆ مسلمانوں کی پریشانی کا سبب

صلح نامہ کی جو شرط مسلمانوں کے لئے سب سے زیادہ پریشانی کا باعث بنی تھی وہ ایسی شرط تھی جس کی رو سے اگر اہل مکہ کا کوئی آدمی بھاگ کر مدینہ طیبہ میں چلا جاتا تو اس کو واپس کرنا ضروری تھا اس کے برعکس اگر مسلمانوں کا کوئی آدمی بھاگ کر مکہ چلا جاتا تو مسلمان اسے واپس نہیں لے سکتے تھے لیکن قلیل عرصہ کے بعد خود اہل مکہ کی درخواست پر یہ شرط معاہدہ سے خارج کر دی گئی ہوا یوں کہ ابوبصیر جو اسلام لا چکا تھا اور جسے اہل مکہ نے اس جرم کی پاداش میں قید کر دیا تھا قید سے بھاگ نکلا اور مدینہ طیبہ پہنچ گیا کفار نے اسے واپس لانے کے لئے آدمی بھیجے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معاہدہ کا احترام کرتے ہوئے اسے واپس چلے جانے کا حکم دیا راستہ میں وہ پھر ان لوگوں کے قبضہ سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے اور بحر احمر کے ساحل پر اس جگہ ڈیرا لگا لیا جہاں سے قریش کے تجارتی قافلے گزرتے تھے جب دوسرے مسلمانوں کو پتہ چلا جو مکہ میں قید و بند کی سختیاں جھیل رہے تھے تو وہ قید سے جان چھڑا کر ابوبصیر کے پاس جمع ہو گئے یہاں تک کہ ستر آدمی وہاں جمع ہو گئے قریش کا جو قافلہ ادھر سے گزرتا وہ اسے لوٹ لیتے اور اکا دکا جو کافر ملتا اسے موت کے گھاٹ اتار دیتے۔ اس صورتِ حال سے اہل مکہ بہت پریشان ہو گئے چنانچہ انہوں نے اپنا ایک وفد مدینہ طیبہ بھیجا اور یہ درخواست کی کہ ابوبصیر اور ان کے ساتھیوں کو اپنے پاس مدینہ بلا لیں اور اس شرط کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس طرح ''اِنَّا فَتَحْنَالَکَ فَتْحًامُّبِیْنًا'' کی عملی تصویر اپنوں اور بیگانوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔

اس سورت کے تاریخی پس منظر کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اگر آپ اس کا مطالعہ کریں گے تو ازبس مفید ہوگا۔

اس سورت میں ۴ رکوع اور ۲۹ آیات ہیں۔ یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ فتح کے فوائد و برکات

☆ بوقتِ جنگ دُشمن پر فتح و مدد کے لئے اکتالیس بار اس سورۃ کو پڑھنا مفید ہے۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر بازو پر باندھیں تو دُشمن مکار سے بے خوف رہے۔

☆ رمضان المبارک کا شروع چاند دیکھتے وقت تین بار اس سورۃ کو پڑھ کر دُعا مانگے، ان شاءاللہ تمام سال روزی فراخ رہے گی۔

49- سُوْرَۃُ الْحُجُرٰتِ

''اَلْحُجُرٰت'' حُجْرَۃ'' کی جمع ہے جس کے معنی ہیں کمرہ۔ یہ نام آیت ۴ میں آتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَایَعْقِلُوْنَ۔ (ترجمہ) جو لوگ آپﷺ کے حجروں کے باہر پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل سے کام نہیں لیتے۔ اس سورت کا اصلی مضمون جماعت اسلامی کے نظام کو قائم کرنا اور باہمی محبت کا پیدا کرنا ہے اور اس میں رسولِ کریمﷺ کی محبت اور ادب کی ضروری تعلیم دی ہے۔

اس سورت مبارکہ کی آیتوں کی تعداد اگرچہ صرف ۱۸ ہے لیکن اس میں نہایت اہم موضوعات بیان کئے گئے ہیں جن پر اعتقاد، اخلاق،

سیرت اور کردار کا محل تعمیر کیا جاسکتا ہے۔اور جن کی برکت سے معاشرے میں اُنس، محبت اور ایثار کی فضا پیدا کی جاسکتی ہے۔

چند اہم موضوعات

☆ بارگاہِ نبوتﷺ کا ادب واحترام

سب سے پہلے بارگاہِ رسالتﷺ کے ادب واحترام کے بارے میں حتمی احکام صادر فرمائے، صاف صاف بتادیا کہ کان کھول کر سن لو۔ اگر تم نے گستاخانہ لہجے میں میرے پیارے حبیبﷺ کی بارگاہِ اقدس میں اپنی آواز بھی اونچی کی تو عمر بھر کے اعمال صالحہ نیست ونابود ہو جائیں گے۔ میرا پیارا رسولﷺ آرام فرما ہو تو باہر کھڑے ہو کر آوازیں مت دو بلکہ خاموشی سے انتظار کرو، جس وقت حضورﷺ تشریف لائیں، اس وقت اپنی معروضات پیش کرو۔ مختلف طریقوں سے بارگاہِ نبوتﷺ کے ادب واحترام کا نقش لوحِ دل پر ثبت فرمایا تاکہ بھولے سے بھی کوئی مومن یہ گستاخی نہ کر بیٹھے۔

☆ مسلمانوں کو نصیحت

اس کے بعد مسلمانوں کو بتایا کہ اتنے سادہ لوح بھی نہ بن جاؤ کہ جس کسی نے کوئی بات کہہ دی، فوراً اسے پلے باندھ لیا اور اس پر اپنے ردِّعمل کا اظہار کر دیا۔ جب بھی کوئی غیر معتبر آدمی کوئی بات آکر بتائے تو پہلے خوب چھان بین کر لیا کرو پھر کوئی قدم اٹھایا کرو۔ ورنہ شدید ندامت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

☆ صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق اعلان

حضورﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں صراحۃً اعلان کر دیا کہ ہم نے ایمان کو ان کا محبوب بنا دیا ہے اور ان کی آنکھوں میں اسے یوں آراستہ کر دیا ہے کہ وہ اسے چھوڑ کر کسی غیر کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ اسکے ساتھ ساتھ کفر وفسوق کی نفرت اور بغض ان کے دل میں یوں پیدا کر دیا ہے کہ وہ اس کی طرف مائل ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتے جن نفوسِ قدسیہ کی حالت کلامِ الٰہی میں ان نورانی الفاظ سے بیان کی گئی ہو۔ ان کے ایمان کے بارے میں شک کرنا اور انکے دامنِ عمل پر کیچڑ اچھالنا بدبختی اور محرومی کی انتہا ہے۔

☆ مسلمانوں کو صلح کروانے کا حکم

انسانی معاشرے میں تعلقات کا کشیدہ ہو جانا قطعاً بعید از امکان نہیں۔ اگر ایسی صورتِ حال پیدا ہو جائے اور اہلِ ایمان کے دو گروہ آپس میں دست وگریباں ہو جائیں تو دوسرے مسلمانوں کو خاموش تماشائی بننے کی اجازت نہیں، بلکہ انہیں حکم دیا جاتا ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور ان کے درمیان صلح کرادیں اور اپنا پورا اثر ورسوخ بھی استعمال کریں۔ پھر بھی اگر ایک فریق صلح پر آمادہ نہ ہو اس کی امداد کریں جو حق پر ہے۔

☆ اخوت

آیت نمبر ۱۰ میں تصریح کر دی کہ مومن زمین کے کسی گوشہ میں آباد ہو، کوئی بولی بولتا ہو، کسی بھی نسل سے متعلق ہو، جب وہ اس دین کو قبول کر لیتا ہے تو وہ اخوتِ اسلامی کے رشتے میں پرو دیا جاتا ہے۔ بیگانگی اور مغائرت کے سارے حجابات یکلخت اُٹھ جاتے ہیں۔

☆ ربِ کائنات کی خواہش

اللہ تعالیٰ اسلامی معاشرے کو صحت مند بنیادوں پر استوار کر کے ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن دیکھنا چاہتا ہے اس لئے ان تمام باتوں سے سختی کے ساتھ روک دیا' جو دلوں میں نفرت، حقارت، حسد اور عداوت کی تخم ریزی کرتے ہیں ایک دوسرے کا مذاق اڑانا، ایک دوسرے کی عیب جوئی کرنا اور نکتہ چینی کرنا، چغلی کھانا، ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرنا وغیرہ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن سے دل ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگتے ہیں اس لئے اہلِ ایمان کو حکم دیا کہ وہ ان چیزوں سے دور رہیں۔

☆ باطل امتیازات کا خاتمہ

آیت نمبر ۱۳ میں ان تمام باطل امتیازات کا قلع قمع کر دیا جو انسانی معاشرے کو رنگ، نسل، زبان، دولت وغیرہ کی بنیادوں پر متحارب گروہوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ انہیں بتا دیا کہ تم سب آدم وحوا کی اولاد ہو اور تمہاری قدر و منزلت کا معیار دولت، حکومت وغیرہ نہیں بلکہ تمہارا تقویٰ ہے جو زیادہ متقی ہوگا اللہ تعالیٰ کی جناب میں اسی کا مقام بلند ہوگا۔

یہ آیت اسلامی معاشرے کی خشت اوّل ہے جو باطل امتیازات آج بھی بڑی بڑی ترقی یافتہ قوموں کو آپس میں دست و گریباں کئے ہیں اسلام نے اس ایک حکم سے ان تمام کو ملیا میٹ کر کے رکھ دیا۔

☆ جہاد کرنے والوں کی خوش قسمتی

آخر میں بتا دیا کہ اہلِ ایمان اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں۔ جو دینِ اسلام کو قبول کرتے ہیں وہ اسلام پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کا ان پر احسان ہے کہ اس نے دینِ حق کو قبول کرنے کی انہیں توفیق عطا فرمائی۔

اس سورت میں ۲ رکوع اور ۱۸ آیات ہیں۔ یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ حجرات کے فوائد و برکات

☆ پیٹ کی بیماری کے لئے اس سورۃ کا پڑھنا مفید ہے اور جو شخص روزانہ پڑھے اس کا گناہ کبیر مثل عیب اور گناہ صغیرہ مثل گالی کے معاف فرمائے گا۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر دیوار پر چسپاں کر دیں تو وہ گھر آسیب سے محفوظ رہے گا۔

☆ اس کو لکھ کر پانی میں گھول کر پلانے سے دودھ بڑھ جاتا ہے اور حمل محفوظ رہتا ہے۔

50- سُوْرَۃُ قٓ

قٓ مقطعات قرآنی میں سے ہے۔ ابن جریر نے تین قول لکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔ قرآن مجید کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔ زمین کے اردگرد ایک پہاڑ ہے۔ مگر اس قول کا تو سیاق سے کوئی تعلق نہیں۔ پہلا قول ابنِ عباسؓ کا ہے یعنی ایک اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ مراد اس سے اللہ کا اسم قادر یا قدیر ہے۔ اس سورۃ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کے ذریعہ دنیا میں ایک عظیم انقلاب پیدا کر دے

گا۔لوگوں کی نظر میں یہ چیز انہونی معلوم ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ اپنی قدرت کاملہ سے اس کتاب کے ذریعہ ایک انقلابِ عظیم برپا کردے گا۔

چند اہم مضامین

☆ اہلِ عرب کی حیرت

اہلِ عرب کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کی ساری دعوت ایسی تھی جس نے انہیں ورطہء حیرت میں ڈال دیا تھا۔لیکن اس بات کو تو وہ ماننے کے لئے قطعاً تیار نہ تھے کہ مرنے کے بعد انہیں پھر زندہ کردیا جائے گا ان کے پراگندہ اجزا اور منتشر ذرّوں کو پھر جوڑ دیا جائے گا یہ چیز ان کے نزدیک ناممکن بھی تھی اور خلافِ عقل بھی۔اس لئے وہ برملا کہتے تھے کہ ہم آپ ﷺ کی یہ بات ماننے کیلئے کسی قیمت پر تیار نہیں۔

☆ وسعتِ الٰہی

انہیں بتایا جارہا ہے کہ بے شک یہ کام از حد دشوار اور از بس مشکل ہے بکھرے ہوئے ذرے جنہیں ہوا کے جھونکے کہاں سے کہاں اڑا کر پھینک آئے ان کو اکٹھا کرنا تمہارے بس کی بات نہیں، کیونکہ تمہارا علمِ ناتمام اور قدرت محدود ہے لیکن اس ذات کے لئے اس میں ذرا بھی دشواری نہیں جس کا علم کائنات کے ذرّے ذرّے کو اور یہاں رو پذیر ہونے والی معمولی تبدیلیوں کو بھی جانتا ہے۔جس نے ان کا مکمل ریکارڈ تیار کر رکھا ہے اگر تم اللہ تعالیٰ کی بے پایاں قدرت کو جاننا چاہتے ہو تو عالم بالا کی بے پایاں اور وسیع پنہائیوں کو دیکھو اور اگر اس کی کمالِ حکمت کا اندازہ لگانا چاہتے ہو تو اس وسیع وعریض اور پیچیدہ عالم میں جو بے نظیر نظم وضبط اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے اس میں غور کرو تمہیں یقین آجائے گا کہ ایسی ہستی کے لئے انسان کو موت کی نیند سلانا اور پھر اس کو عرصہ دراز کے بعد وقت مقررہ پر زندہ کردینا قطعاً مشکل نہیں۔

☆ جدید ماہرین کی تحقیقات

جدید ماہرینِ فلکیات کی تحقیقات کے مطابق یہ نظام شمسی جس میں ہمارا کرہ زمین بھی ہے یہ ایک کہکشاں کا حصہ ہے اس ایک کہکشاں میں ایک لاکھ ملین ستارے موجود ہیں اس کہکشاں کا قطر دس لاکھ نوری سال ہے اس کی موٹائی دس ہزار نوری سال ہے سورج کہکشاں کے مرکز سے پچیس یا تیس ہزار نوری سال دور ہے سائنس دان تسلیم کرتے ہیں کہ کائنات کی وسعتوں کا اندازہ لگانا ان کے امکان سے خارج ہے۔ابھی تک انہوں نے کائنات کے ایک حقیر سے حصہ کا مشاہدہ کیا ہے لیکن یہ مختصر حصہ بھی اتنا ہے کہ اگر کوئی شخص روشنی کی رفتار (ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ) سے سفر کرے تو اس کی سرحد تک پہنچنے کے لئے اسے چھ ہزار ملین سال درکار ہوں گے۔

یہ کہکشاں جس سے ہمارا تعلق ہے نسبتاً چھوٹی ہے اس کے علاوہ ہزاروں ملین چھوٹی بڑی کہکشائیں ہیں اس چھوٹی سی وسعت کا اندازہ لگائیے کہ زمین سے چاند دو لاکھ چالیس ہزار میل دور ہے۔سورج زمین سے ساڑھے نو کروڑ میل دور ہے اس کا قطر آٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار میل ہے اور وہ زمین سے بارہ لاکھ گنا بڑا ہے۔

☆ اہلِ علم کی بیداری

آسمان اور زمین کی وسعتوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔

تَبۡصِرَةً وَّذِكۡرٰى لِكُلِّ عَبۡدٍ مُّنِيۡبٍ

کاش! وہ امت جو حاملِ قرآن ہے وہ نوجوان جو غلامیءِ مصطفیٰ ﷺ کا دم بھرتے ہیں وہ اہلِ علم طلبہ اور اساتذہ خوابِ خرگوش سے بیدار ہوں تحقیق و تجسس کو اپنا شعار بنائیں اسرار قدرت کی نقاب کشائی میں ہمت مردانہ کا ثبوت دیں تو ملتِ اسلامیہ کا مقدر چمک اٹھے، ادبار و انحطاط کا چکر ختم ہو جائے۔

☆ منکرینِ قیامت کو تنبیہہ

منکرینِ قیامت کو تنبیہہ فرمائی کہ جس سرکشی اور ہٹ دھرمی کا تم مظاہرہ کر رہے ہو اس سے پہلے بھی چند قوموں نے یہی طریقہ اپنایا تھا۔ آخر کار وہ تباہ کر دی گئیں کیا تم بھی اپنا یہی انجام دیکھنا چاہتے ہو؟

☆ ربِ کائنات کی موجودگی

اس حقیقت کی وضاحت بھی کر دی کہ اللہ تعالیٰ بندوں سے دور نہیں بلکہ ان کی شاہ رگ سے بھی زیادہ ان کے قریب ہے کسی کی کوئی حرکت نہ اللہ تعالیٰ سے مخفی ہے اور نہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے قابو سے باہر ہے بایں ہمہ دو فرشتے دائیں بائیں تمہارے ساتھ مقرر کر دیئے گئے ہیں جو تمہارے اقوال و اعمال کا ریکارڈ تیار کر رہے ہیں۔

☆ حضور ﷺ کو صبر کی تلقین

سورت کے اختتام سے پہلے فرمایا اے حبیب ﷺ! آپ ﷺ ان لوگوں کی ہرزہ سرائیوں سے رنجیدہ خاطر نہ ہوا کریں بلکہ صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہیں صبح و شام ہر وقت میرا ذکر اور میری تسبیح کرتے رہیں یقیناً کامیابی آپ ﷺ کے قدم چومے گی۔

اس سورت میں ۳ رکوع اور ۴۵ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ قٓ کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو پڑھ کر پانی دم کر کے بچوں کو پلاویں ان شاءاللہ دانت آسانی سے نکلیں گے۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر مینہ کے پانی سے دھو کر پلائیں تو ان شاءاللہ درد شکم دُور ہو جائے گا۔

☆ اس سورۃ کو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک برابر پڑھے ان شاءاللہ وقت مرنے کے سکرات موت آسان ہو گی اور قبر میں روشنی ہو اور بہشت میں جگہ ملے۔

51- سُوۡرَةُ الذّٰرِيٰتِ

الذّٰرِيٰت کے معنی ہیں وہ ہوائیں جو اُڑ کر پھیلانے کا کام کرتی ہے. اس سورۃ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حق کا بیج بو دیا گیا ہے. وہ بڑھے گا, پھولے گا اور آخر ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔ اس سورۃ کے نام کا ذکر پہلی آیت میں ہے۔

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرۡوًا ترجمہ: گواہ ہیں اڑ کر پھیلا دینے والیاں۔

چند اہم مضامین

☆ عقیدۂ آخرت

عقیدۂ آخرت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے زندگی کا جو پروگرام اسلام پیش کرتا ہے اس پر صحیح طور پر عمل اسی وقت ہوسکتا ہے اس کے فیوض و برکات سے انسان اسی وقت مستفیض ہوسکتا ہے جب قیامت پر اس کا یقین محکم ہو اس لئے متعدد چیزوں کی قسمیں کھا کر یہ بتایا گیا ہے کہ قیامت کی آمد کا وعدہ سچا ہے اور وہ دن ضرور آئے گا جب نیک و بد کو جزا و سزا ملے گی کفار جو قیامت کا انکار کرتے ہیں ان کے پاس اس انکار کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔صرف قیاس آرائیاں ہیں، جن کی کوئی حقیقت نہیں اور وہ ان قیاس آرائیوں سے اس لئے مطمئن ہیں کہ وہ عیش و عشرت کے نشہ میں مدہوش ہیں، جب موت کا تلخ گھونٹ پیئیں گے اس وقت خوفناک حقائق سے اُن کی آنکھیں چار ہوں گی مگر اس وقت بجز حسرت و ندامت کچھ حاصل نہ ہوگا۔

☆ حالاتِ ابراہیمؑ کا تذکرہ

دوسرے رکوع میں متقیوں کے سرتاج اور مقبولین کے امام حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے حالات بیان فرمائے اور پیرانہ سالی میں انہیں فرزندِ ارجمند کی ولادت کا مژدہ سنایا۔

☆ منکر اقوام سے عبرت

اس کے بعد چند ایسی قوموں کا تذکرہ کیا جو فسق و فجور کی زندگی میں سرشار رہیں اپنے نبیوں کی دعوت کو ٹھکراتی رہیں۔اس سرکشی کی پاداش میں ان کا جو انجام ہوا وہ سب کے لئے باعثِ عبرت ہے۔

☆ شان و عظمتِ رب کی طرف اشارہ

تیسرے رکوع میں اللہ تعالیٰ کی شان و عظمت بیان کرنے کے بعد بتایا کہ اسی کے دامنِ کرم میں پناہ لو۔اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ پہلے بھی لوگوں نے اپنے انبیاءؑ کو ساحر اور مجنوں کہا اور سرکش بنے رہے اے محبوبﷺ! اگر یہ کفار آپﷺ کے بارے میں ایسی نازیبا باتیں کرتے ہیں تو آپﷺ ان سے رُخِ انور موڑ لیں اور نصیحت کرتے رہیں اہل ایمان اس نصیحت سے نفع حاصل کریں گے پھر جن و انس کی تخلیق کی غایت بتادی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے احکام کی پابندی کریں۔اللہ تعالیٰ کو ان کی ضرورت نہیں۔نہ وہ ان سے رزق مانگتا ہے نہ خوراک کا طلبگار ہے بلکہ ساری کائنات اس کے دسترخوانِ کرم کی ریزہ چیں ہے اور جو لوگ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے ان کے لئے ہلاکت اور خرابی ہے۔

اس سورت میں ۳ رکوع اور ۶۰ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ ذاریات کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو مریض کے پاس پڑھنے سے مرض میں تخفیف ہوجاتی ہے۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر حاملہ عورت کے بوقتِ ولادت ران میں باندھے تو ان شاء اللہ ولادت آسان ہو۔

☆ اس سورۃ کو بعد از نماز عشاء ۵۷ بار پڑھے اور اول آخر دُرود شریف گیارہ، گیارہ مرتبہ تو ان شاء اللہ غنی ہو جائے۔

☆ کاغذ پر لکھ کر مال میں رکھے تو اس میں خیر و برکت ہووے۔

52- سُوْرَۃُ الطُّوْرِ

''الطُّوْر'' پہاڑ کا نام ہے۔ یہ نام سورۃ کی پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔ ''وَالطُّوْرِ قسم ہے طور (پہاڑ) کی۔'' لفظ طور میں اشارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وحی کی طرف ہے جس کا نزول طور پر ہوا۔ اس سورۃ میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وحی کی مخالفت کرنے والے ہلاک ہوئے۔ اسی طرح حضرت محمد ﷺ کی وحی کی مخالفت کرنے والے ہلاک ہو جائیں گے۔

چند اہم مضامین

☆ کفار کی ہٹ دھرمی

کفار یہ سن کر بہت سیخ پا ہیں کہ قیامت آئے گی اور انہیں صد ہا ہزار سال بعد زندہ کر کے داورِ محشر کے سامنے پیش کیا جائے گا جہاں ان سے ان کی دنیوی زندگی کے بارے میں باز پرس ہوگی کفار اسے ناممکن اور خلاف عقل کہنے کی رٹ لگا رہے ہیں اور اعلانیہ کہہ رہے ہیں کہ وہ قیامت پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔

☆ حقیقتِ قیامت کا اعلان

آغاز سورت میں کئی اہم چیزوں کی قسمیں کھا کر اعلان کیا جا رہا ہے کہ قیامت آئے گی، ضرور آئے گی دنیا میں کوئی ایسی قوت نہیں جو قیامت کے برپا ہونے سے روک دے۔ اگر ایک حقیقت کو نہ مانا جائے تو وہ حقیقت مٹ نہیں سکتی۔ تم اگر ایک سچائی کو تسلیم نہ کرو تو وہ سچائی، جھوٹ میں تبدیل نہیں ہو جائیگی۔ تمہاری ناپسندیدگی، تمہارا یہ شور و غل خداوندی فیصلوں کو بدلنے کی قوت نہیں رکھتا۔ ذرا غور کرو اگر تم انکار بھی کرتے رہو اور یہاں سے چل دو۔ پھر الٰہی فیصلہ کے مطابق تمہیں میدان حشر میں لا کر کھڑا کر دیا گیا، تو بتاؤ تمہارا کیا حال ہوگا؟ جس چیز سے مفر نہ ہو، اس کو شرح صدر سے تسلیم کر لینا ہی دانائی ہے۔

☆ منکرین اور متقین کا انجام

منکرین اور متقین کے ساتھ قیامت کے روز جو برتاؤ ہوگا۔ اس کی تفصیل بڑے دلنشین انداز میں بیان کی گئی ہے تا کہ انسان خود فیصلہ کر لے کہ وہ کس گروہ میں اپنا حشر پسند کرتا ہے۔

☆ کفار سے سوال

کفار کو جب اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کی دعوت دی جاتی تو ہڑبونگ مچانے لگتے۔ ان سے پوچھا جا رہا ہے کہ اس اکڑفوں کی وجہ کیا ہے؟ کیا تمہارا کوئی خالق نہیں یا تم خود اپنے خالق ہو یا زمین و آسمان کی آفرینش میں تمہارا کچھ حصہ ہے؟ جب ان سوالات کا جواب نفی میں ہے تو پھر اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں سر نیاز خم کرنے میں تمہیں ہرگز تامل نہیں ہونا چاہیے۔

☆ حضورﷺ کومنکرین کی حقیقت سے آگاہی

آخر میں اپنے حبیب پاکﷺ کو بتایا کہ یہ لاعلاج مریض ہیں۔ان کے دل کی آنکھ اندھی ہو چکی ہے اپنی صداقت کا کتنا ہی بڑا معجزہ آپﷺ ان کو دکھائیں یہ ایمان نہیں لائیں گے۔آپﷺ فکر نہ کریں، ہم آپﷺ سے بے خبر نہیں ہیں۔آپﷺ کو دشمنوں کے حوالے کر کے آپﷺ سے لاتعلق نہیں ہو گئے۔''وَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا'' آپﷺ ہماری آنکھوں میں بس رہے ہیں۔کس کی مجال ہے کہ آپﷺ کو کوئی گزند پہنچائے۔

☆ حضورﷺ کو حکم

البتہ دو چیزیں آپﷺ اپنے اوپر لازم کر لیں

(1) اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات اور مصائب کا مقابلہ صبر سے کریں۔

(2) ہماری تسبیح وتحمید کو اپنا وظیفہ بنالیں اس سے آپﷺ کے دل کو تقویت ملے گی اور کسی قسم کا خوف و ہراس آپﷺ کو پریشان نہ کر سکے گا۔

اپنے ہادیٔ برحقﷺ کے اتباع میں دعوت اور ارشاد کی راہ پر چلنے والے راہرو کا فرض ہے کہ وہ ان دو باتوں کا خوب خیال رکھے۔

اس سورت میں ۲ رکوع ۴۹ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الطُّور کے فوائد و برکات

☆ اگر قیدی اس سورۃ کو پڑھا کرے تو بہت جلدی رہائی پاوے۔مسافر اس سورۃ کو راستے میں پڑھے تو راستہ میں ہر طرح کا امن رہے۔

☆ اگر اسے پانی پر دم کر کے پانی کو بچھو پر چھڑکا جائے تو بچھو مر جائے گا۔

☆ جس عورت کے لڑکی کے سوا لڑکا نہ پیدا ہوتا ہو تو اس کے پیٹ پر گول لکیر کھینچے اور ستر بار انگلی کے پھیرنے کے ساتھ یـامتین کہتا رہے ان شاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔(شاہ ولی اللہ)

53- سُوْرَۃُ النَّجْمِ

نجم کے معنی ہیں ستارہ۔یہ نام سورت کی پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى

ترجمہ: قسم ہے اس (تابندہ) ستارے کی جب وہ نیچے اُترا۔

اس سورۃ میں رسولِ کریمﷺ کے مقاماتِ عالیہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

چند اہم مضامین

☆ سرورِ عالمﷺ پر الزامات کی تردید

اس سورت میں سب سے پہلے ان الزامات کی تردید کی گئی ہے جو کفار سرورِ عالمﷺ پر عائد کیا کرتے تھے۔کبھی کہتے یہ راہِ راست سے بھٹک گئے ہیں بہکی بہکی باتیں کرتے ہیں اپنی ساری قوم کی تکذیب کرتے ہیں اور جو کلام یہ پڑھ کر سناتے ہیں اسے خود گھڑ کر لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

کی طرف منسوب کر دیتے ہیں پہلی آیتوں میں قسم اٹھا کران الزامات کی تردید فرمادی۔ "ماضل صاحبکم وما غوی"۔۔۔۔الخ۔ساتھ ہی یہ بتادیا کہ نہ یہ خود ان آیتوں کو گھڑتے ہیں اور نہ سنی سنائی باتیں کرتے ہیں، بلکہ جو ذات انہیں یہ کلام بلاغتِ نظام سکھاتی ہے اس کا انہوں نے دیدار بھی کیا ہے۔ بات شنید تک محدود نہیں بلکہ دید تک جا پہنچی ہے اس لئے کفار کا اس کلام کے بارے میں جھگڑنا معقولیت سے کوسوں دور ہے۔

☆ کفار سے خطاب

اس کے بعد کفار کو خطاب فرمایا کہ جن عقائد اور نظریات پر تم پختگی سے چمٹے ہوئے ہو، ان کی بنیاد وہم وگمان کے سوا کچھ نہیں، ان کی حقانیت ثابت کرنے کیلئے نہ تمہارے پاس اس کی عقلی دلیل ہے اور نہ نقلی دلیل ہے۔ تم اپنے نفس کی خواہشات سے اس قدر مغلوب ہو کہ تمہارا نفس جو کہتا ہے، اسی کو حق یقین کر لیتے ہو تم نے کبھی ان باتوں میں چھان بین کی ضرورت محسوس ہی نہیں کی تم خود سوچو کہ کیا ظن وتخمین میں اتنی طاقت ہے کہ وہ ٹھوس عقائد کو بدل ڈالیں؟

☆ نزولِ قرآن سے پہلے کے واقعات

بعدازاں چند ایسے احکام کا ذکر کر دیا جو قرآنِ کریم کے نزول سے ہزاروں سال پہلے نازل ہونے والے صحیفوں میں مندرج تھے جو حضرت ابراہیمؑ اور موسیٰؑ پر نازل ہوئے تاکہ اہلِ مکہ جنہیں ابراہیمی نسبت پر فخر وناز ہے۔ انہیں معلوم ہو جائے کہ نبی کریمﷺ کوئی نیا دین اور زندگی کے لئے کوئی انوکھا نظام لے کر نہیں آئے بلکہ یہ انہی سچائیوں کی دعوت دے رہے ہیں جن کی دعوت پہلے انبیاء دیتے رہے ہیں خصوصاً حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ جن کی تم اولاد ہو جن کے تعمیر کردہ کعبے کی مجاوری کے باعث تم جہاں جاتے ہو لوگ فرطِ عقیدت سے تمہاری راہ میں آنکھیں بچھاتے ہیں۔

اس سورت میں ۳ رکوع اور ۶۲ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ النجم کے فوائد وبرکات

☆ اس سورۃ کو لکھ کر عورت کے سر پر باندھنے سے دردزہ کی دُشواری دُور ہو جاتی ہے۔

☆ اکیس بار اس سورۃ کو پڑھے اور دُعا مانگے ان شاءاللہ حاجت پوری ہو۔

☆ جو کوئی اس سورۃ کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر باندھے سب پر غالب رہے۔

54- سُوْرَةُ الْقَمَرِ

قمر کے معنی ہیں "چاند"۔ یہ نام اس سورۃ کی آیت نمبر ۱ میں مذکور ہے۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔ (آیت نمبر ۱) وعدے کی گھڑی قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔ اس سورۃ میں مخالفین کی قوت کے خاتمہ کا ذکر ہے۔ اس سورت کا دوسرا نام سورۃ اِقْتَرَبَتِ ہے۔ یہ سورت ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یعنی قیامت کی گھڑی قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔

چند اہم مضامین

☆ معجزہ ''شق القمر''

آئے روز کفّارِ مکہ ایسے معجزات کا مشاہدہ کرتے رہتے تھے جن کو دیکھنے کے بعد کوئی سلیم الطبع انسان حضورﷺ کی رسالت کا انکار نہیں کرسکتا تھا لیکن عقل کے اندھے ان کو جادو کہہ کر ٹال دیا کرتے۔ آخر کار ایک رات ان کی فرمائش پر ''شق القمر'' کا معجزہ دکھایا گیا مکہ کے سارے باشندے منیٰ کے کھلے میدان میں حاضر تھے۔ آسمان پر چاند چمک رہا تھا۔ سرور کائنات علیہ الصلوۃ والتحیات نے انگلی کا اشارہ کیا۔ اشارہ کرنے کی دیر تھی کہ چاند کا کرّہ دو ٹکڑے ہوگیا دیکھنے والوں کو یوں محسوس ہوا کہ اس کا ایک حصہ پہاڑ کے اس طرف اور دوسرا دوسری طرف چلا گیا ہے پھر وہ آناً فاناً جڑ گیا۔ کفار یہ دیکھ کر تصویر حیرت بن گئے ان کے پاس حضورﷺ کی رسالت کے انکار کا اب کوئی عذر باقی نہ رہا۔ اتنے میں ابوجہل بولا کہ بڑا زبردست جادوگر ہے اس کا جادو آسمان پر بھی اثر کرتا ہے۔

☆ حقیقت سے انکار

ان کے اس طرح انکار سے حقیقت تو مسخ نہیں کی جاسکتی آخر انہوں نے اس چیز کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا تھا کہ اتنا بڑا کُرّہ جو ان کی زمین سے کئی گنا بڑا ہے پھٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا اگر یہ کُرّہ پھٹ سکتا ہے تو دوسرے کُرّے کیوں نہیں پھٹ سکتے یہی تو قیامت ہے جس کا وہ انکار کیا کرتے ہیں بتادیا کہ ان کے انکار کی وجہ کوئی عقلی استحالہ نہیں بلکہ یہ لوگ محض اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور کیونکہ ان کا عشرت پسند نفس یہ چاہتا ہے کہ قیامت کبھی نہ آئے اس لئے یہ قیامت کا انکار کرتے ہیں۔ ان بدنصیبوں کو اس وقت ہوش آئے گا جب قیامت کے دن فرشتے ان کو ہانک کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے جارہے ہوں گے۔

☆ سابقہ قوموں کے احوال

اس کے بعد ان کے سامنے چند گزشتہ قوموں کے احوال بیان کئے گئے کہ کس طرح انہوں نے اللہ کے نبیوں کو جھٹلایا۔ ان کی دعوت کا مذاق اُڑایا۔ اپنی ظاہری قوّت کے باعث ظلم وتشدد اور فسق وفجور کی زندگی بسر کرتے رہے لیکن جب مہلت مقررہ مدت ختم ہوگئی تو عذابِ خداوندی آیا اور ان کو نیست ونابود کرکے رکھ دیا۔

☆ قرآن کھلی وواضح کتاب

ہر قوم کے حالات ذکر کرنے کے بعد ''**ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر**'' کی آیت کو دہرایا گیا جس سے قارئین کو تنبیہہ کی گئی کہ قرآن کوئی معموں کی کتاب نہیں جس کو سمجھنا ان کے بس سے باہر ہو یہ تو ایک کھلی اور واضح کتاب ہے جو شخص بھی خلوصِ نیت سے اس کو سمجھنے کی کوشش کرے گا اس کے لئے اس کو سمجھنا آسان ہوگا۔

☆ کفار کی غلط فہمی

گزشتہ قوموں کی بربادی کے قصے بیان کرنے کے بعد کفارِ مکہ کو مخاطب کیا جارہا ہے کہ کیا تمہیں کوئی سرخاب کے پر لگے ہیں کہ تم جو کچھ مرضی کرتے رہو تمہیں کچھ نہیں کہا جائے گا؟ کیا تمہارے پاس اللہ کا لکھا ہوا کوئی وعدہ ہے کہ تم حرم خلیل میں اگر تین سو ساٹھ بتوں کی پرستش کرتے رہو گے تو تمہیں معاف کردیا جائیگا اگر تمہیں اپنی جمعیت اور اپنے جنگ جو بہادروں کی قوت پر ناز ہے تو کان کھول کر سن لو کہ تم اور تمہارے لڑاکے

(جنگجو) اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرنیکی جرأت نہیں کر سکتے۔

☆ کفار کو وعید

ہم نے تمہارے تمام اعمال کولکھ رکھا ہے روز محشر اپنی غلط کاریوں اور کرتوتوں کا انکار نہیں کر سکو گے۔

اس سورت میں ۳ رکوع اور ۵۵ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ القمر کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کا پڑھنا ہولِ دل کے لئے نہایت مفید ہے اور حاکم کے خوف وظلم سے ہمیشہ بچتا رہے گا۔

☆ جوشخص ہر جمعہ کی شب کو یہ سورۃ پڑھے مرض برص جذام سے نجات پائیگا اور ہمیشہ دُشمن کے مکر وفریب سے محفوظ رہے گا اور درد پاس نہ آئیگا۔

55- سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ

رحمٰن کے معنی ہیں ''بے انتہا رحم کرنے والا''۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ سورۃ کا نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ۔ اس سورۃ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو صفتِ رحمانیت کے تحت بھیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت کے تحت وہ تمام اللہ کی عطا کردہ چیزیں آتی ہیں جو انسان کو بغیر محنت اور کام کے ملی ہوئی ہیں۔ مثلاً ہوا، زمین، سورج، چاند، ستارے، آسمانی کتب وغیرہ۔ کوئی انسان یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ کہ یہ اشیاء کسی انسان کی محنت کا ثمر ہیں۔

چند اہم مضامین

☆ رحمٰن کی وسعتیں

اسمائے حسنیٰ میں سے الرحمٰن کے ساتھ اس سورۃ کا آغاز ہو رہا ہے۔ الرحمٰن رحمت ولطف کی ان وسعتوں اور بلندیوں کو شامل ہے۔ جن کا تصور کرنا بھی ہمارے حیطہء امکان سے باہر ہے۔ انسان کو اس نے پیدا فرمایا۔ اس میں ایسی صلاحیتیں ودیعت کیں اور ایسی استعدادوں کی تخم ریزی کی، جن میں سے بعض کا تعلق اس کی روحانی بالیدگی اور ارتقاء سے ہے اور بعض کا تعلق اس کی مادی زندگی کی نشوونما سے ہے۔

☆ ربِ کائنات کی عنایات

پہلے اُس نعمت کو بیان کیا جس کا تعلق اس کے قلب وروح سے ہے یعنی قرآنِ کریم کا علم اور اس کے اظہار وبیان کی قوت' اس کے بعد آسمانی اور زمینی ان نعمتوں کا ذکر کیا جو انسان کی غذا اور اس کی صحت کے لئے ناگزیر ہیں اس کے ضمن میں چند احکامات بھی ارشاد فرمائے ساتھ ساتھ اپنی شانِ کبریائی کا بھی تذکرہ کر دیا۔

☆ فبای الاء ربکما تکذبان کا مقصدِ تکرار

نوعِ انسانی کے ساتھ ایک دوسری نوع کا ذکر بھی یہاں خصوصیت سے کیا گیا ہے جسے جنّ کہا جاتا ہے ان دونوں کے مادۂ تخلیق میں جو فرق ہے وہ بھی بتا دیا اور ''فبای الاء ربکما تکذبان'' کے بار بار تکرار سے اس حقیقت سے بھی آگاہ کر دیا کہ قرآن کے مخاطب صرف انسان

ہی نہیں بلکہ جنات بھی ہیں اور جب وہ قرآن کے احکام پر عمل کرنے کے مکلّف ہیں تو واضح ہو گیا کہ وہ حضور نبی رحمت ﷺ کے اُمتی ہیں اور حضور ﷺ جنّ وانس دونوں کے نبی ﷺ ہیں۔

☆ سرکشوں کا انجام

دوسرے رکوع میں جنّ وانس میں سے جو سرکش افراد ہیں ان کے انجام کے بارے میں بڑی وضاحت سے بتا دیا اور آخری رکوع میں بڑے روح پرور انداز سے ان انعامات اور احسانات کا تذکرہ کر دیا جو مولائے کریم جنّ وانس میں سے اپنے نیک اور فرمانبردار بندوں پر فرمائے گا۔

☆ دُعائے مغفرت

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نافرمانی سے بچائے اور اپنے ہر قسم کے عذاب سے پناہ دے۔ اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کی توفیق مرحمت فرمادے اور محبت کی دولت سے مالا مال کرے۔ اور اپنے ان سعادت مند بندوں میں شامل کرے جن پر وہ راضی ہے۔

اللھم نسئلک وانت اکرم المسؤلین بجاہ حبیبک رحمۃ للعالمین

اس سورت میں ۳ رکوع اور ۷۸ آیات ہیں۔ یہ مدنی سورۃ ہے۔

سورۃ الرحمٰن کے فوائد و برکات

☆ جس کسی کے چیچک ظاہر ہو تو نیلا دھاگہ لیکر اس پر سورۃ الرحمٰن پڑھے اور جب **فبای الاء ربکما تکذبن** پر آئے تو ایک گرہ دیدے اور اس پر پھونک دے۔ اس سورۃ کو پورا کرے اور اس دھاگے کو چیچک والے کی گردن پر باندھ دے ان شاء اللہ تعالیٰ بیماری دُور ہو گی۔

☆ یہ سورۃ آنکھ کے درد کے لئے بہت مفید ہے۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے ہر مقصد پورا ہوتا ہے۔ (شاہ ولی اللہ)

56- سُوْرَةُ الوَاقِعَةِ

''الوَاقِعَةِ'' کے لفظی معنی ہیں ''ہونے والی کوئی چیز'' مراد ''قیامت'' ہے۔ اس سورۃ کا نام پہلی ہی آیت میں مذکور ہے۔ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۔ جب ہونے والی (بات) ہو جائے گی۔ اس سورت میں تین گروہوں کا ذکر ہے۔ اول مقربینِ الٰہی۔ دوم عام مومنین۔ سوم مکذبین۔

جس زمانہ کے ساتھ سورت کے نزول کا تعلق ہے اس وقت صرف تین باتیں زیر بحث تھیں۔ توحید، قرآن اور قیامت۔

چند اہم مضامین

☆ انکارِ قیامت

وقوعِ قیامت کے بارے میں ان کا انکار از بس شدید تھا۔ وہ اسے محال اور خلافِ عقل یقین کرتے تھے اس لئے وہ سورتیں جو اس زمانہ میں نازل ہوئیں ان میں قیامت کے بارے میں ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی طرف خصوصی توجہ مبذول فرمائی گئی ہے۔

☆ وقوعِ قیامت

اس سورۃ کا آغاز وقوعِ قیامت کے ذکر سے ہو رہا ہے نیز بتایا کہ اس روز نوعِ انسانی تین گروہوں میں بانٹ دی جائے گی۔ داہنی طرف والے، بائیں طرف والے اور سبقت لے جانے والے۔

☆ السابقون اور اصحاب الیمین کے حالات

پہلے رکوع میں بڑی تفصیل سے السابقون اور اصحاب الیمین کے حالات ذکر کئے گئے ہیں۔

☆ اصحاب الشمال کی خستہ حالی

دوسرے رکوع میں اصحابِ الشمال (بائیں طرف والے) کی خستہ حالی کی کیفیت بیان کی گئی ہے جسے پڑھ کر دل پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔

☆ دلائلِ وحدانیت اور وجودِ رب

آیت نمبر ۵۸ سے دوسرے رکوع کے اختتام تک اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیت کے دلائل ایسے رنگ میں پیش کئے گئے ہیں جن کو تسلیم کرنے سے وہ بھی گریز نہیں کر سکتے۔

☆ فرشتہء اجل کی آمد پر انسانوں کی بے بسی

آیات: ۸۳ تا ۸۶ میں انہیں موت کی یاد دلا کر جھنجھوڑ دیا کہ کب تک بدمست و مخمور رہو گے؟ کیا اس وقت تک بے سُدھ پڑے رہو گے کہ جب فرشتہء اجل آ کر تمہاری شہ رگ پر اپنا آہنی ہاتھ رکھ دے؟

سورت کے اختتام سے پہلے پھر گزشتہ تین طبقوں کے حالات کو بالاختصار دہرا دیا۔

☆ سورت کی خصوصیت

اس سورۃ کی ایک خصوصیت کے بیان میں چند احادیث مذکور ہیں۔

☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص ہر رات کو سورۂ واقعہ پڑھتا ہے، اسے فاقہ ہرگز نہیں آئے گا۔ (البیہقی)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر رات کو سورہ واقعہ پڑھتا ہے اسے کبھی فاقہ نہ ہوگا۔ (ابن عساکر)

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ سورۃ الواقعہ دولت و ثروت کی سورۃ ہے۔ اسے خود بھی پڑھا کرو اور اسے اپنی اولاد کو بھی تعلیم دو۔

اس سورت میں ۳ رکوع اور ۹۶ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الواقعہ کے فوائد و برکات

☆ جو شخص اس سورۃ کو روزانہ پڑھ لیا کرے کبھی فاقہ نہیں ہوگا۔

☆ اس سورۃ کو صبح و شام باوضو پڑھنے سے بھوک و پیاس دُور ہوتی ہے۔

☆ اس سورۃ کو اکتالیس بار پڑھے تو ان شاء اللہ ہر حاجت پوری ہو جائے گی۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر بچہ ہونے کے وقت عورت کے باندھے تو ان شاء اللہ بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہوگا۔

57- سُوۡرَۃُ الۡحَدِیۡدِ

حدید کے معنی ہیں ''لوہا''۔ یہ نام اس سورت کی آیت نمبر ۲۵ میں مذکور ہے۔ وَاَنۡزَلۡنَا الۡحَدِیۡدَ فِیۡہِ بَاۡس ''° شَدِیۡد'' وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۔ہم نے لوہا اتارا۔ اس میں شدت کی سختی ہے اور لوگوں کے لئے فائدے بھی۔ اس سورۃ میں ان لوگوں کی فضیلت کا ذکر ہے۔ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

چند اہم مضامین

☆ وقتِ نزول

اس کی آیات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نزول غزوۂ احد اور صلح حدیبیہ کے درمیانی عرصہ میں ہوا جب کہ اسلام اور کفر کی جنگ بڑے نازک اور فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو چکی تھی۔

☆ خطرناک و پریشان کن صورتحال

مسلمانوں کے لئے صورتِ حال اب مزید خطرناک اور پریشان کن ہوگئی اب انہیں اپنے بچاؤ اور اپنی جان سے عزیز تر اسلام کی بقا کے لئے پہلے سے بھی کہیں زیادہ جانی اور مالی قربانیاں پیش کرنے کی ضرورت تھی۔ اب ان کے مدِّ مقابل صرف اہلِ مکہ نہ تھے بلکہ ان کی جنگ جزیرۂ عرب کے سارے مشرک قبیلوں سے چھڑ گئی تھی۔

☆ مسلمانوں کو تنبیہہ

آخری رکوع میں مسلمانوں کو ہوشیار کیا کہ تم سے پہلے انبیاءؑ تشریف لائے اور لوگوں کو دعوتِ حق پہنچائی ان کے بعض امتیوں نے اطاعت کا حق ادا کیا اور بعض اس سعادت سے محروم رہے۔ اب تمہاری باری ہے دیکھنا تم اس بازی میں ہار نہ جانا، ایمان کی شمع کو ہر طوفان میں روشن رکھنا، تقویٰ کو اپنا شعار بنانا، اللہ تعالیٰ تمہیں ایک نور مرحمت فرمائے گا جس کی روشنی میں تم شاہراہِ حیات پر بے خوف و خطر بڑھتے چلے جاؤ گے تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

☆ اہلِ کتاب کی غلط فہمی

اہلِ کتاب کا یہ خیال سراسر بے حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے وہ اجارہ دار ہیں۔ نہیں اس کے فضل و کرم کے خزانے اس کے اپنے

ہاتھ میں ہیں جس کو چاہتا ہے، جتنا چاہتا ہے بخش دیتا ہے، تم بھی اس ذوالفضل العظیم کے سامنے دامن پھیلاؤ پھر دیکھو اس کی نوازشات کی بارش کیسے برستی ہے۔

اس سورت میں ۴ رکوع اور ۲۹ آیات ہیں۔ یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ الحدید کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو لکھ کر پاس رکھنے سے تیر اور تلوار سے حفاظت رہتی ہے۔

☆ اس سورۃ کو پڑھ کر بخار والے اور ورم والے پر دم کرے ان شاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا۔

☆ اس سورۃ کو صبح روزانہ پڑھنا باعثِ رحمت ہے اور تمام دن خوشی سے گزرتا ہے۔

58- سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَۃِ

آپس میں جھگڑنا۔ جَادَلَ یُجَادِلُ مُجَادَلَۃً باب مُفَاعَلَۃ'' یہ نام اس سورت کا ایک مسلمان عورت کے رسولِ کریم ﷺ کے ساتھ مجادلہ سے لیا گیا ہے۔ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَکِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ۔ (آیت ۱) ''اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات سن لی۔ جو تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑتی تھی اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتی تھی۔'' آغاز سورۃ میں اس عورت کا ذکر کر کے باقی سورۃ میں مخالفین کی منصوبہ بازیوں اور شرارتوں کا ذکر ہے۔

چند اہم مضامین

☆ مسئلہ ظہار

ابتدائی چار آیتوں میں ظہار کے مسئلہ کو تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے پانچویں اور چھٹی آیت میں ان لوگوں کو تنبیہہ کی گئی جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں۔

☆ منافقین کو وعید

ساتویں اور آٹھویں آیت میں منافقین جو خفیہ منصوبے بناتے اور چھپ چھپ کر مشورے کرتے اور اسلام کے خلاف طرح طرح کی سازشیں کرتے، انہیں خبردار کر دیا گیا کہ جہاں بھی سر جوڑ کر تم بیٹھتے ہو اور سرگوشیاں کرتے ہو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوتا ہے تمہاری باتوں کو سن رہا ہوتا ہے اور تمہاری حرکتوں سے خوب واقف ہوتا ہے وہ یقین رکھیں کہ اپنی ان ناپاک کوششوں سے وہ اسلام کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکیں گے البتہ اس کی پاداش میں انہیں جہنم کا ایندھن بنا دیا جائے گا اور یہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

☆ مسلمانوں کو نصیحتیں

اس کے بعد مسلمانوں کو نصیحت فرمائی جا رہی ہے کہ تمہاری سرگوشیاں اور مشورے اپنے خدا کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کیلئے نہیں ہونے چاہیں بلکہ تمہیں اپنی مجلسوں میں ایسی تدابیر پر غور وفکر کرنا چاہیے جن سے نیکی کو فروغ حاصل ہو اور خدا کے دین کا بول بالا ہو۔

☆ مجلسی آداب کی تعلیم

آیات ۱۱،۱۲،۱۳ میں مجلسی آداب کی تعلیم دی جارہی ہے کہ جب تم کسی محفل میں بیٹھے ہو اور باہر سے کوئی آدمی آجائے تو سکڑ جاؤ اور اس کو اپنے پہلو میں جگہ دو۔ ایسا نہ ہو کہ اسے دہلیز پر بیٹھنا پڑے یا وہ کھڑا رہنے پر مجبور ہو اور یا وہ محروم واپس چلا جائے۔ نیز تمہیں یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ جس شخص کی ملاقات کے لئے تم آئے ہو اس کی اپنی مصروفیتیں بھی ہیں اس لئے ضرورت کے مطابق بیٹھو اور اس کے بعد خود بخود اجازت لے کر چلے جاؤ۔ اگر اس نے تمہیں اپنی محفل سے اٹھنے کے لئے کہا تو تمہاری دل شکنی ہوگی اسی طرح کی کئی اور رسمیں جو عہد جاہلیت میں ان کی زندگی کا حصہ بن چکی تھیں ان کو ترک کرنے کا حکم دیا۔

☆ انسانوں کے گروہوں کے حالات وخصوصیات

آخری رکوع میں بتادیا کہ انسانوں کے دو گروہ ہیں ایک حزب الشیطان ہے اور دوسرے گروہ کا نام حزب اللہ ہے۔ دونوں گروہوں کے حالات اور ان کی خصوصیات بھی بیان کردیں تاکہ ہر شخص اپنے بارے میں فیصلہ کرسکے کہ وہ کس گروہ میں شامل ہونا چاہتا ہے۔

اس سورت میں ۳ رکوع اور ۲۲ آیات ہیں۔ یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ المجادلہ کے فوائد وبرکات

☆ اس سورۃ کو مریض کے پاس پڑھنے سے مریض کو نیند آجاتی ہے۔

☆ اگر اس سورۃ کو لکھ کر غلہ میں رکھ دے تو غلہ میں کسی قسم کی خرابی نہ ہوگی۔

59- سُوْرَةُ الْحَشْرِ

حشر کے لفظی معنی ہیں ''اٹھنا''۔ لیکن یہاں مراد جلاوطنی ہے۔ اس سورۃ میں یہود کے قبیلہ بنی نضیر کی جلاوطنی کا ذکر ہے۔ یہ نام سورت کی دوسری آیت میں مذکور ہے۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ۔ ''یعنی وہ ذات ہے جس نے اہلِ کتاب میں سے ان لوگوں کو جو کافر ہیں اپنے گھروں سے پہلے جلاوطنی کے لئے نکالا۔''

چند اہم مضامین

☆ عالمِ موجودات کی غلط پوجاپاٹ

سورت کا آغاز اس حقیقت کے بیان سے ہو رہا ہے کہ زمین وآسمان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھ رہی ہے اور اس کی پاکی بیان کی کررہی ہے کیونکہ وہی بڑی عزت والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

☆ مخالفینِ اسلام کا انجام

اللہ تعالیٰ کی دانائی اور حکمت کو ثابت کرنے کے لئے بنی نضیر کے انجام کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کیا کہ دیکھو ان کے قلعے کتنے سنگین، ان کی گڑھیاں کتنی محفوظ تھیں اور ان کے پاس اسلحہ کے کتنے ذخائر تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو یوں مرعوب کردیا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اپنے شاندار

گھروں کو برباد کرنے لگے اور پھر بغیر جنگ کئے ہوئے اپنے صدہا سال کے وطن عزیز کو چھوڑنے پر رضامند ہو گئے۔ پھر یہ بتایا کہ انہیں یہ سزا اس لئے دی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتے تھے اور جو بھی یہ وطیرہ اختیار کرے گا اس کو اسی قسم کے انجام سے دوچار ہونا پڑے گا ۔اس کے بعد بتایا کہ دشمن کو شکست دینے کیلئے جنگی تدابیر نا گریز ہیں اور جنگی ضرورتوں کیلئے دشمن کے پھل دار درختوں کو کاٹنا مباح ہے۔

☆ **مالِ فئے کی تقسیم اور اسلامی نظام معیشت**

مال فئے کی تقسیم کا حکم بتایا نیز آیت نمبر ے میں اسلامی نظام معاشیات کے اہم ستون کا ذکر کر دیا۔

"کی لایکون دولة بین الاغنیا ء منکم"

☆ **اطاعتِ رسول ﷺ کا حکم اور انصار و مہاجرین کی تعریف و توصیف**

اس کے بعد اپنے محبوب ﷺ کی غیر مشروط اطاعت کا حکم دیا پھر مہاجرین و انصار کی تعریف کر کے ان کی عزت افزائی فرمائی۔

☆ **منافقین کو سرزنش**

دوسرے رکوع میں منافقین کی رذیل حرکات پر انہیں سرزنش کی کہ بظاہر تو وہ اپنے آپ کو مسلمان کہا کرتے ہیں۔لیکن درحقیقت وہ کفر کے دلدادہ ہیں اور اسلام کے دشمن۔ جب حضور ﷺ نے بنی نضیر کو الٹی میٹم دیا کہ اتنے روز میں مدینے سے نکل جاؤ تو عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین نے ان کو کہلا بھیجا کہ مت نکلنا۔ میں دو ہزار کا لشکر لے کر تمہاری مدد کے لئے آ جاؤں گا اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ یہ منافقین جھوٹ بولتے ہیں اگر جنگ چھڑ گئی تو وہ یہود کا کبھی ساتھ نہیں دیں گے۔

☆ **اسماء حسنیٰ کا ذکر**

آخری رکوع میں دوسرے مضامین کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کا ذکر فرما دیا جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا پتہ چلتا ہے قرآن کریم میں اتنے اسماء حسنیٰ اور کہیں یکجا نہیں۔

اس سورت میں ۳ رکوع اور ۲۴ آیات ہیں۔ یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ الحشر کے فوائد و برکات

☆ اگر کوئی حاجت درپیش ہو تو چار رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۃ لفاتحہ کے ایک ایک بار اس سورۃ کو پڑھے، پھر سلام پھیر کر دُعا کرے ان شاءاللہ تعالیٰ قبول ہو گی۔

☆ اس سورۃ کو رات سوتے وقت بستر پر لیٹے لیٹے پڑھ لیا کرے اگر اسی حالت میں مرے گا تو شہید مرے گا اور جو کوئی روزانہ پڑھے گا وہ بھی اس مرتبہ پر پہنچے گا۔

60- سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ

اس کا سہ حرفی مادہ محن ہے۔اس سے باب اِفْتِعَال'' اِمْتَحَنَ يَمْتَحِنُ اِمْتِحَانًا فَهُوَ مُمْتَحِن'' ٥ مَحَنْتُ الْفِضَّة کے معنی ہیں۔ میں

نے چاندی کو آگ سے پاک اور خالص کر دیا۔ مجاہدؒ سے اِمۡتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ کے معنی مروی ہیں ان کے دلوں کو خالص کر دیا۔ ابوعبیدہؒ نے اس کے معنی کئے ہیں انہیں مصفیٰ اور پاکیزہ بنایا الممتحنہ کے معنی ہیں پاکیزہ یا صاف کرنے والی، خالص کرنے والی۔ یہ نام اس آیت سے ماخوذ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا جَآءَكُمُ الۡمُؤۡمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامۡتَحِنُوۡهُنَّ. (آیت ۱۰)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب مومن عورتیں تمہارے پاس ہجرت کرتی ہوئی آئیں تو ان کا امتحان لے لیا کرو۔

اس سورت میں مسلمانوں کے کفار کے ساتھ تعلقات پر بحث ہوئی ہے جو کفار جنگ کرتے ہیں ان سے ہر طرح کے ترکِ موالات کا حکم ہے اور دوسری طرف جو جنگ نہیں کرتے ان سے احسان کرنے اور انصاف کرنے کا حکم ہے۔ اس ضمن میں ان عورتوں کا ذکر آیا ہے جو کافر خاوند کو چھوڑ کر ہجرت کر آئیں تو ان کے بارے میں یہ حکم ہے کہ ان کا امتحان لے کر اطمینان کر لینا چاہیے۔

☆ قبل از جنگ حضورﷺ کا اندازِ تربیت

حضور سرورِ عالمﷺ جب کسی مہم پر جانے کا ارادہ فرماتے تو اس کو صیغہ راز میں رکھتے تاکہ دشمن قبل از وقت مطلع ہو کر اپنے دفاع کی تیاری مکمل نہ کرلے۔ اذنِ الٰہی کے مطابق جب فتح مکہ کے لئے تیاری شروع کی گئی تو حسبِ معمول نہایت راز داری سے کام لیا گیا تاکہ کفارِ مکہ اس منصوبہ پر آگاہ ہو کر کوئی جوابی کاروائی نہ کر سکیں۔

☆ حضرت حاطب ابن ابی بلتعہؓ کی غلطی

حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ سے ایک سنگین غلطی سرزد ہوئی۔ ان کے بال بچے مکہ میں تھے وہاں ان کا کوئی ایسا قریبی رشتہ دار نہ تھا جو ان کا پرسان حال ہوتا۔ انہوں نے خفیہ طور پر مکہ کے ایک سردار کو خط لکھا اور حضورﷺ کے اس ارادہ سے اسے آگاہ کیا تاکہ وہ اس احسان کے بدلے ان کے بال بچے کا خیال رکھیں۔

☆ اہلِ ایمان کو تنبیہ

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کو سخت تنبیہ فرمادی کہ ایمان لانے کے بعد کفار کے ساتھ تمہارا یارانہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے تم اپنی صاف دلی کے باعث انہیں بھی اپنا خیال کرتے ہو حالانکہ کفر نے ان کو ان صفاتِ عالیہ سے محروم کر دیا ہے جن کی تم ان سے توقع رکھتے ہو۔ ان کے سینوں میں تمہارے خلاف بغض و عناد کے شعلے بھڑک رہے ہیں اگر تم نے احتیاط سے کام نہ لیا تو تم خود بھی زک اٹھاؤ گے اور مسلمانوں کو بھی طرح طرح کی مشکلات میں مبتلا کر دو گے اگر وہ تم پر قابو پالیں تو تم پر ذرہ برابر رحم نہیں کریں گے اور ہر ممکن ذریعہ سے تمہیں نقصان پہنچائیں گے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسوۂ حسنہ تمہارے سامنے ہے جب ان کے قریبی رشتہ داروں نے ان کی دعوتِ توحید کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو آپؑ نے ان سے مکمل بائیکاٹ کر دیا تمہیں بھی چاہیے کہ اس اسوۂ حسنہ کی پیروی کرو۔

☆ ایک امر کی وضاحت

یہاں ایک نکتہ کی وضاحت کر دی گئی کہ یہ قطع تعلق فقط ان کفار کے ساتھ ہے جو تم سے برسرِ پیکار ہیں جنہوں نے تمہیں جلاوطن کر دیا ہے لیکن جو کافر تمہارے خلاف جارحیت کے مرتکب نہیں ہیں ان سے ایسے مکمل بائیکاٹ کا حکم نہیں دیا جا رہا۔

اس سورت میں ۲ رکوع اور ۱۳ آیات ہیں۔ یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ الممتحنہ کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو زعفران سے طشتری پر لکھ کر تین دن برابر پئے اور ان شاءاللہ تعالیٰ مرض طحال جاتا رہے گا۔

☆ اگر کسی لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو تو اس سورۃ کو پانچ مرتبہ پڑھیں ان شاءاللہ تعالیٰ جلد شادی ہو جائے گی۔

☆ اس سورۃ کو پڑھنے سے بغض و کینہ دُور ہوتا ہے۔

61- سُوْرَۃُ الصَّفِّ

صف کے معنی صف باندھنا۔ یہ نام اس آیت سے ماخوذ ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِہٖ صَفًّا کَاَنَّہُمۡ بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ ’’ (آیت ۴) اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت رکھتا ہے جو اس کے راستے میں صف باندھ کر جنگ کرتے ہیں۔ گویا وہ مضبوط دیوار ہیں۔ اس سورت میں اصل مضمون غلبۂ دین ہے جو اسے تمام مذاہب پر حاصل ہوگا۔ اس کے لئے بتایا کہ مسلمانوں کو بڑی بڑی قربانیوں سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

☆ حضور ﷺ کی مدنی زندگی کی مشکلات

مکی زندگی کی مشکلات کی الگ نوعیت تھی۔ مدنی زندگی میں جن مشکلات کا مسلمانوں کو سامنا کرنا پڑ رہا تھا ان کی نوعیت جدا تھی۔ یہاں مسلمانوں کو اذنِ جہاد مل گیا اور کفار کے ساتھ کھلم کھلا ٹکراؤ کے عہد کا آغاز ہو گیا، اب ایسے جانباز اور بہادر مجاہدوں کی ضرورت تھی جن کے قول و عمل میں مکمل ہم آہنگی ہو جو کچھ وہ اپنی زبان سے کہیں ٹھیک ٹھیک اس پر عمل کر کے دکھائیں۔ جن لوگوں کے قول و فعل میں تضاد ہوتا ہے وہ اپنی قوم کیلئے ہرگز باعثِ شرف نہیں ہوا کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہاں تنبیہ فرمائی ہے کہ وہ ایسی باتیں نہ کیا کریں جن پر وہ عمل نہیں کر سکتے۔ یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے بلکہ اس کی ناراضگی اور اس کے غضب کا باعث ہے۔

☆ کفار سے جنگ کا طریقہ

ساتھ ہی بتا دیا کہ کفار سے جب لڑنے کے لئے میدان جہاد کا رُخ کرو تو صفیں باندھ لو اور سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ تاکہ کفر و طاغوت کے طوفان اس سے ٹکرا ٹکرا کر واپس لوٹ جائیں۔

☆ مسلمانوں کو نصیحت

حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے، لیکن ان کی قوم نے ان کی قدر نہ پہچانی، جی بھر کر انہیں ستایا اور جھٹلایا، مسلمانوں کو تنبیہ کی جارہی ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے ساتھ ایسا سلوک نہ کریں۔

☆ غلبہء اسلام کی بشارت

آیت نمبر ۸۔۹ میں اسلام کے مکمل غلبہ کی بشارت دے دی کہ آندھیاں کتنی تند و تیز کیوں نہ ہوں۔ اللہ کے روشن کئے ہوئے اس چراغ

کو نہیں بجھا سکتیں جو پیغامِ ہدایت اور دین حق اللہ کا محبوب لے کر آیا ہے وہ سارے ادیان پر غالب ہوگا۔ زمین کے گوشہ گوشہ میں اس کا ڈنکا بجے گا۔

☆ نفع بخش کاروبار

دوسرے رکوع میں مسلمانوں کو ایسے کاروبار سے آگاہ کیا جس میں نفع ہی نفع ہے وہ یہ کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور اللہ کے دین کو بلند کرنے کیلئے مالی اور جانی جہاد کرو اس کے عوض جنت کی ابدی نعمتوں کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی فتح و نصرت سے تمہیں سرفراز کیا جائے گا۔

☆ اہلِ ایمان کو دعوتِ جہاد

آخری آیت میں اہلِ ایمان کو دعوت دی کہ وہ آگے بڑھیں اور اللہ کے دین کی تائید و نصرت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے گا اور وہ کامیاب و کامران ہوں گے۔

اس سورت میں ۲ رکوع اور ۱۴ آیات ہیں۔ مدنی سورت ہے۔

سورۃ الصّف کے فوائد و برکات

☆ اگر کسی شخص کی اولاد یا دیگر رشتہ دار نافرمان ہو جائیں تو یہ سورۃ نافرمان پر تین مرتبہ پڑھ کر دم کریں یا اس کو لکھ کر گھر میں چسپاں کریں تو ان شاء اللہ تعالیٰ فرمانبردار ہوگا۔

☆ جو کوئی سفر میں اس سورۃ کو پڑھے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ڈاکوؤں اور ہر آفتوں سے محفوظ رہے گا اور صحیح و سالم اپنے گھر واپس آئے گا۔

62- سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

جمع سے ہے جس کے معنیٰ ''اکٹھا ہونا''۔ اصطلاح میں ایک دن کا نام ہے۔ اس دن مسلمانوں کو جامع مسجد میں نماز پڑھنے کا حکم ہے اور نماز کے وقت کاروبار کرنے کی ممانعت ہے۔ یہ نام اس آیت سے ماخوذ ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ (آیت ۹)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ جب جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف جلدی آؤ اور کاروبار چھوڑ دو۔

اس سورت کا اصل مضمون یہ ہے نبی کریم ﷺ ہی اب تا قیامت دنیا کے معلم اور مزکیّٰ (پاک کرنے والے) رہیں گے۔ اور جس قدر علم دنیا میں پھیلے گا اور جس قدر لوگوں کا تزکیہ ہوگا۔ آپ ﷺ کی شاگردی و غلامی سے ہی پھیلے گا چونکہ مسلمانوں میں اسلامی تعلیم اور اتحاد کو برقرار رکھنا ضروری ہے اس وجہ سے جمعہ کی نماز کا ذکر خاص طور پر کیا ہے۔

☆ اللہ کی شانِ رفیع کا بیان

اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس کی صفاتِ حمیدہ کے بیان سے اس سورۃ کا آغاز ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی شانِ رفیع کے حکم کے بعد اپنے

محبوب کریم علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کے محامد وکمالات بیان فرمائے ہیں۔

☆ یہود کے زعمِ باطل کی تردید

اُمّیین کا ذکر کرکے یہود کے اس زعمِ باطل کی تردید فرمادی جو یہ خیال کیئے ہوئے تھے کہ نبوت فقط اسرائیل کے خانوادہ کی جاگیر ہے کوئی غیر اسرائیلی نبی نہیں بن سکتا۔ بتادیا کہ نبوت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور وہ قادر ومختار ہے جس کو چاہے اپنے فضل سے سرفراز فرمادے نہ کوئی اس کو ایسا کرنے سے منع کرسکتا ہے اور نہ کسی کو اس کی عطا پر معترض ہونے کا اختیار ہے اس نے اپنی مہربانی سے امّیین میں ایسا جلیل القدر، رفیع الشان رسول ﷺ مبعوث فرمایا جس کی خیرات وبرکات کا یہاں ذکرِ خیر ہو رہا ہے جو آیاتِ ربانی پڑھ کرسناتا ہے یہ وہ مینار ہے جس سے تاابد رشد وہدایت کی شعاعیں نکلتی رہیں گی۔ اس کا فیضان نگاہ اس کے زمانے تک محدود نہیں بلکہ فیضان کا یہ چشمہ قیامت تک جاری رہے گا جو خوش نصیب اس کی بارگاہ میں دامنِ طلب پھیلائے گا، بامراد واپس آئے گا۔

☆ یہودیوں کی عداوتِ اسلام

مشرکینِ عرب کے علاوہ یہودی بھی اسلام کی عداوت میں پیش پیش تھے وہ ہر وقت اسی اُدھیڑ بن میں مصروف رہتے کہ اسلام کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ کی چٹانیں کھڑی کردیں۔ بلکہ ان کا بس چلے تو باعثِ ایجادِ عالم، محبوبِ رب العالمین ﷺ کی شمع حیات کو ہی گل کردیں۔ ان کے بارے میں بتادیا کہ ان کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ موسیٰ کلیم اللہ کی امت ہیں ان کے پاس تورات جیسا آسمانی صحیفہ موجود ہے لیکن صد حیف انہیں اس سے استفادہ کی توفیق کبھی نصیب نہیں ہوئی۔ وہ اس کی آیتیں بیچ کر متاعِ دنیا جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں ان کی مثال اُس گدھے کی ہے جس پر قیمتی علمی کتابوں کا بوجھ لدا ہوا ہو لیکن اسے یہ خبر نہ ہو کہ اس میں علم وحکمت کے کتنے قیمتی موتی موجود ہیں۔

☆ یہودیوں کی غلط فہمی

ایک اور غلط فہمی بھی ان کی بدنصیبی کا باعث تھی وہ اپنے آپ کو اللہ کا لاڈلا خیال کرتے تھے کسی غیر اسرائیلی کا اتباع ان کے نزدیک ان کی توہین اور ہتک کا باعث تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ تمہارا یہ گمان سراسر غلط ہے۔ دل کی گہرائیوں میں تم بھی اسے غلط سمجھتے ہو ورنہ تم موت سے نہ ڈرتے۔ تمہارے خیال کے مطابق تو چاہیے تھا کہ تم موت کے خواہاں ہوتے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے لاڈلوں کو اپنی نعمتوں سے سرفراز کرتا۔ تمہاری بزدلی کا تو یہ عالم ہے کہ خیبر جیسے مستحکم قلعے اور جنگی ہتھیاروں کے انبار بھی تمہیں مردِ میدان بننے کی عزت نہ بخش سکے۔

☆ نمازِ جمعہ کے آداب

دوسرے رکوع کے مدنی ہونے میں تو کسی کو کلام نہیں، لیکن بعض علماء کی یہ تحقیق ہے کہ اس کا نزولِ ہجرت کے فوراً بعد ہوا جبکہ مسلمانوں کو اجتماعی عبادتوں کی تربیت دینے کی ضرورت تھی۔ یہاں مسلمانوں کو نماز جمعہ کے آداب سکھائے جارہے ہیں اور تاکید کی جارہی ہے کہ جب اللہ کا حبیب ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہا ہو تو کسی دنیوی مقصد کے حصول کی خاطر وہاں سے اٹھ کر چلے نہ جایا کرو۔ البتہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کسبِ معاش کے لئے اللہ کی زمین میں پھیل جاؤ اور ہر حالت میں کثرت سے اپنے اللہ کریم کا ذکر کیا کرو۔

اس سورت میں ۲ رکوع اور ۱۱ آیات ہیں۔ یہ سورت مدنی ہے۔

سورۃ الجمعہ کے فوائد و برکات

☆ جن میاں بیوی میں نفاق ہو ان دونوں میں سے کوئی اس سورۃ کو بروز جمعہ تین بار پڑھ کر دُعا مانگے ان شاءاللہ نفاق دُور ہوگا اور محبت بڑھ جائے گی۔اول وآخر گیارہ، گیارہ مرتبہ دُرود شریف ضرور پڑھے۔

63- سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُوْنَ

''الْمُنٰفِقُوْنَ'' اَلْمُنَافِقُ کی جمع ہے۔اسلامی اصطلاح میں منافق وہ ہوتا ہے جو زبان سے ایمان لانے کا اقرار کرے لیکن دل متاعِ ایمان سے خالی ہو۔عام زبان میں منافق دورُخے کو کہتے ہیں اس سورت کا نام آیت نمبر ا سے ماخوذ ہے۔

اِذَا جَآءَ کَ الْمُنٰفِقُوْنَ۔۔۔الخ ترجمہ:جب منافق تیرے پاس آتے ہیں۔

اس سورۃ میں منافقوں کا ذکر ہے۔جو منہ سے کچھ کہتے ہیں اور دل میں کچھ رکھتے ہیں۔

چند اہم مضامین

☆ منافقین مارے آستین

اس سورت مبارکہ میں منافقین کے ٹولے کے مختلف کرتوت اور خبثِ باطن کی قلعی کھول دی گئی ہے اور حضورِ اکرمﷺ کو ان مردودوں اور مارے آستین سے بچنے کی تلقین فرمائی گئی ہے آیئے چند اہم پہلوؤں کا جائزہ لیں۔

☆ منافق کی پہچان

منافقت نفق سے ہے نفق عربی میں لومڑی کو کہتے ہیں جو اپنی بل اور رہائش گاہ کے دوطرفہ سوراخ اور منہ رکھتی ہے تاکہ خطرے کی صورت میں کسی بھی ایک راستہ کو اختیار کر سکے بالکل اسی طرح منافق بھی دومونہوں والا (Double Faced Person) ہوتا ہے۔

☆اعتقادی منافق

کچھ اعتقادی منافق ہوتے ہیں جو کافر مطلق ہیں جن کے بارے میں وعید آئی ہے۔

اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: بے شک منافقین جہنم کے بدترین درجے (گڑھے) میں پھینک دیئے جائیں گے۔

اعتقادی منافقین اندر سے کافر اور باہر سے دعویٰ ایمان کرنے والا ہوتا ہے۔

زبان نے کہہ بھی دیا لا الٰہ تو کیا حاصل دل ونگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

☆ عملی منافق

عملی منافق دل و جان سے بھی ایمان دار ہوتا ہے لیکن جھوٹ، وعدہ خلافی، بددیانتی، گالی گلوچ اور بدعملی کی وجہ سے دوغلے پن کا شکار ہو جاتا ہے۔

دورنگی چھوڑ کر یک رنگ ہوجا　　　سراسر موم یا پھر سنگ ہوجا

اس سورۃ طیبہ میں اعتقادی منافقوں کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اوران کی شاطرانہ چالوں کو بے نقاب کیا گیا ہے تکبر کرنا، رسولِ خدا ﷺ کے حکم سے سرتابی کرنا، اہل ایمان سے دشمنی رکھنا اور بخل و کنجوسی کی روش اپنانا ان کے خاص خصائص بد ہیں۔

☆ عزت واحترام کے مستحق

اس سورۃ کی آیت نمبر ۸ میں واضح کیا گیا ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: اورعزت تو اللہ اور اس کے رسولؐ اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔

جس سے معلوم ہوا یہود و نصاریٰ اور غیر مسلم عزت واحترام کے مستحق نہیں بلکہ مولا کریم کے ساتھ رسولِ کریم ﷺ اور اہلِ ایمان کا حق ہے۔

☆ کثرتِ ذکر کا حکم

اسی سورۃ میں اہلِ ایمان کو ذکر کی کثرت کا حکم دیا گیا ہے اور مال ومتال کو رکاوٹ نہ بننے دینے کی تلقین کی ہے۔ نیز راہِ خدا میں خرچ کرنے کا حکم ہے اس سے پہلے کہ موت کا فرشتہ آن پہنچے اور سوائے حسرت کے کچھ ہاتھ نہ آسکے۔

وقت پہ کافی ہے قطرہ آبِ خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت برسا مینہ تو پھر کس کام کا

اس سورت میں ۲ رکوع اور ۱۱ آیات ہیں۔ یہ سورت مدنی ہے۔

سورۃ منافقون کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو پڑھ کر آنکھوں پر دم کرے ان شاءاللہ تعالیٰ آنکھوں کے آشوب اور ہر قسم کے درد کو دُور کرے گا۔

☆ اگر کوئی شخص بسبب کسی چغل خوری کے تکلیف میں ہو تو اس سورۃ کو ایک سو ساٹھ مرتبہ پڑھے تو ان شاءاللہ چغلخور کی زبان بند ہوجائے گی۔

64- سُوْرَۃُ التَّغَابُنِ

غبن یہ ہے کہ تم اپنے ساتھی کو کسی معاملے میں جو تمہارے اور اس کے درمیان ہوا، اخفا کے طریق پر کم کردو۔ یہ مال میں بھی ہوتا ہے اور رائے میں بھی۔ باب تفاعل ہے۔ اس سورت میں التغابن کا لفظ اس کمی پر بولا گیا ہے جو انسان اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں دکھاتا ہے۔ یہ نام سورۃ کی نویں آیت میں آتا ہے۔

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ۔(آیت- ۹)

ترجمہ: جس دن کہ وہ تمہیں جمع ہونے کے دن کے لئے اکٹھا کرے گا یہ کمی کے ظاہر ہوجانے کا دن ہے۔

اس سورت کا مضمون یہ ہے کہ جو کچھ انسان خدا کے حق میں کمی دکھائے گا اس کا نتیجہ دیکھ لے گا۔

☆ صفاتِ ربانی کا بیان

پہلی چار آیتوں میں اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جلیلہ کو بیان فرمایا گیا ہے ان صفات کا جو تعلق کائنات کی تخلیق خصوصاً انسان کی تخلیق سے ہے اسے ساتھ ساتھ واضح کردیا گیا بتایا گیا کہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اس کی پاکی بیان کررہی ہے۔ بلندیوں اور پستیوں میں اس کی حکمرانی ہے ہر قسم کی تعریف کا وہی حق دار ہے جو ہر چیز پر قادر ہے انسان کو بھی اسی نے پیدا کیا بعض خوش نصیب وہ ہیں جنہوں نے اپنے خالق کو پہچانا اور اس کی وحدانیت پر ایمان لے آئے ہیں اور اس کے انعامات پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور بعض ایسے بدنصیب ہیں جو اس سعادت سے محروم رہے۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور ہمہ دانی کا یہ حال ہے کہ کوئی چیز اس سے مخفی نہیں۔

☆ کفار کا انجام اور مسلمانوں کو نصیحت

حمدِ الٰہی کے بعد گزشتہ زمانوں کے کفار کا حال بیان کیا کہ انہوں نے اپنے رب کا انکار کیا اور اس کے بھیجے ہوئے رسولوں کی تکذیب کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہلاک کردیئے گئے۔ اے لوگو! تم ان سے عبرت پکڑو اور ایسی راہ اختیار نہ کرو جس کا انجام تباہی ہو۔

☆ بال بچوں کی ناجائز ناز برداری سے اجتناب

آیت نمبر 14 اور 15 میں اہلِ ایمان کو ایک خطرے سے متنبہ کردیا تاکہ وہ اس سے بچتے رہیں بیوی اور اولاد کی محبت انسان کے لئے بہت بڑی آزمائش ہے۔ لوگ اپنی بیویوں کو خوش کرنے اور اپنی اولاد کو خوشحال دیکھنے کے جنون میں کیا کچھ نہیں کر گزرتے۔ ہر شخص یہ سمجھ لے کہ اس کی حسین وجمیل بیوی جس کی ایک ادا پر وہ سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار ہے یا اس کی پیاری اولاد جس کو خوش وخرم دیکھنے کا وہ از حد متمنی ہے اگر اس نے فرزند وزن کیلئے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تو اس کی عاقبت برباد ہوجائیگی۔ یہ بیوی، یہ بچے کسی کام نہ آئیں گے۔ اس وقت اسے پتہ چلے گا کہ یہ اس کے دشمن تھے۔ تم اب چوکنے رہو اور ان کی ناجائز ناز برداری سے اجتناب کرو۔ تاکہ تمہیں قیامت کے روز پچھتانا نہ پڑے۔

☆ تقوٰی وپرہیز گاری کا حکم

آخر میں یہ ہدایت فرمادی کہ جہاں تک تمہارے امکان میں ہے تقویٰ اور پرہیز گاری کو اپنا شعار بنالو۔ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے میں فیاضی سے کام لو۔ اس کا وہ تمہیں اتنا اجر دے گا جس کا ابھی تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔

اس سورت میں ۲ رکوع اور ۱۸ آیات ہیں۔ یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ تغابن کے فوائد وبرکات

☆ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو پڑھ کر کسی ظالم کے پاس چلا جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔

☆ اس سورۃ کو پڑھنا اور پانی پر دم کرکے مکان کے در ودیوار پر چھڑکنا ہیضہ اور طاعون کی وباء کے زمانہ میں نہایت مفید ہے۔

65- سُوْرَۃُ الطَّلَاقِ

طلاق کے معنی ہیں ''آزاد کرنا'' یا ''ایک گانٹھ کو کھولنا''۔ فقہا کی اصطلاح میں طلاق ''خاوند کا اپنی بیوی کو چھوڑ دینے کا نام ہے''۔ اس

سورت میں طلاق کے احکام بیان ہوئے ہیں۔اس مناسبت سے اس سورۃ کا نام الطلاق ہے۔اس مسئلہ کے ضمن میں عورتوں سے حسنِ سلوک کی تعلیم دی ہے۔

☆ ازدواجی زندگی کے اقدامات

عہدِ جاہلیت کا عرب معاشرہ از اول تا آخر بگڑ چکا تھا۔لغو رسم و رواج کی پابندی نے ان کی خانگی زندگی کو باہمی اعتماد اور سچی خوشیوں سے محروم کر دیا تھا۔نکاح، طلاق، عدت، نفقہ، رضاعت اور دوسرے مسائل جن کا عائلی زندگی سے گہرا تعلق ہے ہر قسم کی معقولیت سے عاری تھے۔ اسلام نے یک لخت پہلے نظام کو درہم برہم کر کے نہیں رکھ دیا بلکہ اس کی اصلاح کے لئے تدریجی اقدامات کئے تاکہ مقصد بھی پورا ہو جائے اور عجلت میں کی گئی اصلاحات سے جو مشکلات اور پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں ان سے بھی کم سے کم سابقہ پڑے۔

☆ تعدادِ طلاق کا تعین

پہلے شوہر اپنی بیوی کو اَن گنت طلاقیں دے سکتا تھا اور عدّت گزرنے سے پہلے رجوع کر لیا کرتا جس سے عورت کی زندگی اس کے لئے عذاب بن گئی تھی۔سورۂ بقرہ کی آیت دو سو انتیس میں بتا دیا کہ شوہر زیادہ سے زیادہ تین طلاقیں دے سکتا ہے اس کے بعد وہ رجوع نہیں کر سکتا۔

☆ مدخولہ عورت کی عدت

البقرہ کی آیت دو سو اٹھائیس میں مدخولہ عورت کی عدت بتا دی کہ تین حیض ہے۔

☆ طلاقِ رجعی میں عدت اور رجوع کے احکامات

اسی آیت میں یہ بھی بتا دیا کہ رجعی طلاق کی صورت میں عدت ختم ہونے سے پہلے خاوند رجوع کر سکتا ہے اور تجدیدِ نکاح کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔

☆ بیوہ عورت کی مدت عدت

البقرہ کی آیت دو سو چونتیس میں اس عورت کی عدت بتا دی جس کا خاوند فوت ہو جائے۔

☆ سورۂ احزاب میں حکمِ طلاق

عائلی زندگی سے متعلق ایک حکم سورۂ الاحزاب کی آیت انچاس میں بیان کر دیا کہ اگر نکاح کے بعد دخول سے پہلے طلاق واقع ہو جائے تو پھر مطلقہ کو عدت گزارنے کی ضرورت نہیں، وہ اسی وقت نکاح کر سکتی ہے۔

☆ دیگر عائلی زندگی کے مسائل کا بیان

لیکن عائلی زندگی کے متعلق کئی مسائل ایسے رہ گئے تھے جن کے جوابات مطلوب تھے کئی دیگر احکامات کے بارے میں وضاحت کی ضرورت تھی تاکہ عمل کرنے والا منشائے الٰہی کے مطابق ان پر عمل کر سکے اس سورت کو نازل فرما کر اس خلا کو پر کر دیا گیا۔

اس سورت میں ۲ رکوع اور ۱۲ آیات ہیں۔یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ الطلاق کے فوائد و برکات

☆ اگر کسی شخص کو کوئی رنج ہو تو اس سورۃ کی تلاوت کرے ان شاءاللہ تعالیٰ اس کا رنج دُور ہو اور نفاق دُور کرنے کے لئے اس سورۃ کو پڑھنا مجرب ہے۔

☆ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا تک پڑھا کرے انشاءاللہ تعالیٰ تنگ دستی دُور ہو جائے گی اور سب حاجتیں پوری ہوں گی۔

66- سُوْرَةُ التَّحْرِيْم

تحریم کے معنی ہیں حرام قرار دینا۔ باب تفعیل ہے۔ حَرَّمَ يُحَرِّمُ تَحْرِيْمًا ۔اس کا نام ''التحریم'' اس واقعہ سے لیا گیا ہے جو رسولِ کریم ﷺ کو مدینہ میں پیش آیا۔ یعنی ایلا، جب آپ ﷺ نے ازواج کے مطالبہ پر ایک ماہ کے لئے علیحدگی اختیار کی۔ اسی لحاظ سے اس کا نام ''التحریم'' ہے یعنی حرام قرار دینا۔ ایک دفعہ رسولِ کریم ﷺ نے اپنی بعض ازواج کی خوشنودی کے لئے شہد کا استعمال ترک کر دیا۔ اس سورت کی افتتاحی آیت میں ارشاد ہوا۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ (التحریم. ۱)

ترجمہ: اے رسول ﷺ اس چیز کو کیوں حرام ٹھہراتے ہو جو اللہ نے حلال قرار دی ہے۔

چند اہم مضامین

☆ قسم کا کفارہ

حضور سرورِ عالم ﷺ نے ایک موقع پر ایک حلال چیز سے اجتناب کرنے کی قسم کھالی۔ اگر وہ پابندی برقرار رہتی تو حضور ﷺ کو تکلیف ہوتی ۔ نیز امت کے لوگ ایسا کرنے کو سنت نبوی سمجھتے اور اپنے اوپر ناروا پابندیاں عائد کرنے کو اعمالِ صالحہ میں شمار کرنے لگتے۔ اسی طرح اسلامی معاشرہ رفتہ رفتہ خود پیدا کردہ مسائل اور محرومیوں کے دلدل میں پھنس کر رہ جاتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ قسم کا کفارہ ادا کریں اور اس پابندی سے رستگاری حاصل کریں۔ آپ ﷺ کی اور آپ ﷺ کی امت کی تکلیف اور مشقت رحمتِ الٰہی کو گوارہ نہیں۔

☆ تحریم سے مراد

یہاں تحریم سے مراد شرعی تحریم نہیں کہ کسی حلال چیز کو انسان حرام اعتقاد کرنے لگے بلکہ کسی چیز کے استعمال سے اجتناب و پرہیز کرنا ہے۔ مزید تفصیل آیت کے ضمن میں ملاحظہ فرمائیے۔

☆ ازواجِ مطہرات کی تادیب

ازواجِ مطہرات کے دلوں میں حضور نبی کریم ﷺ کی جو بے پناہ محبت تھی تو بعض اوقات رقابت کے سبب ایسی صورت حال پیدا ہو جاتی جو حضور ﷺ کے لئے خاصی پریشان کن ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں ازواجِ مطہرات کی تادیب فرمائی کہ وہ آئندہ ایسی کوئی حرکت نہ کریں

جوحضورﷺ کے خاطرِ عاطر پر بار ہو۔خواہ اس کا محرک تمہاری والہانہ محبت ہی کیوں نہ ہو۔تمہاری محبت کوخود سر نہیں ہونا چاہیے ۔ بلکہ رضائے حبیبﷺ کا حلقہ بگوش ہونا چاہیے۔تمہارے ذوق وشوق کے تقاضے کچھ ہوں انہیں ہر حال میں میرے نبیﷺ کی پسند اور ناپسند کا پابند ہونا چاہیے۔

☆ شوہر کے راز کی حفاظت

ایک زوجہ مکرمہ راز افشا کر بیٹھیں۔انہیں سرزنش فرمادی۔اس سے امت کی خواتین کو بھی سبق مل گیا کہ وہ بھی اپنے شوہروں کے رازوں کو محفوظ رکھا کریں ورنہ ان کی معمولی سی غفلت ان کے لئے ،ان کے خاندان کے لئے تباہ کن ثابت ہوسکتی ہے۔

☆ غلامانِ مصطفیٰﷺ کو ہدایت

رسول اللہﷺ کی گھر والیوں کی اصلاح کے بعد اب غلامان مصطفیٰ علیہ الطیب التحیۃ والثناء کو حکم دیا جارہا ہے کہ وہ خود بھی دوزخ کا ایندھن بننے سے بچیں اور اپنے اہل وعیال کی بھی ایسی صحیح تربیت کریں کہ دوزخ کے عذاب سے بچ جائیں۔گویا ماں باپ پر فرض کردیا کہ وہ اپنے بچوں کے اخلاق کی نگرانی کریں۔

☆ توبہ کی تلقین

انسانوں سے گناہوں اور خطاؤں کا صدور ہوتا ہی رہتا ہے اس لئے ’’توبۃ نصوحا‘‘ یعنی خالص توبہ کرنے کی تلقین فرمائی تاکہ ہمارا دامنِ عمل ان بدنما داغوں سے پاک ہوجائے۔

☆ کفار واہلِ ایمان کا فرق

آخر میں دو مثالیں ذکر فرمائیں۔ایک کفار کے لئے اور ایک اہلِ ایمان کیلئے تاکہ دونوں گروہوں کو اپنی حیثیت کا پُورا علم ہوجائے وہ کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں۔

☆ خواتینِ اسلام کو ترغیب اخلاص

ایمان اور محبتِ الٰہی کمزور سے کمزور انسان کو کس طرح ناقابلِ تسخیر بنادیتا ہے اس کو ذہن نشین کرانے کے لئے حضرت آسیہؓ کا تذکرہ فرمایا۔حضرت مریم علیہا السلام کی پاکدامنی کا ذکر کر کے مسلم خواتین کو ترغیب دلائی کہ وہ بھی اپنے گوہرِ عصمت کی حفاظت کریں۔اسے کسی قیمت پر بے آب نہ ہونے دیں ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے لطف وکرم سے انہیں بھی کسی نیک بخت اور نامور فرزند کی ماں بننے کا شرف بخش دے۔

اس سورت میں ۲ رکوع اور ۱۲ آیات ہیں۔یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ تحریم کے فوائد و برکات

- ☆ اس سورۃ کو پڑھ کر مریض پر دم کرنے سے مریض کو سکون ہو اور مرگی والے کو افاقہ ہوجاتا ہے۔
- ☆ جس شخص کو نیند نہ آتی ہو اسے پڑھنے سے نیند آجائے گی۔
- ☆ قرض دار پڑھے تو قرضہ ادا ہوجائے گا۔
- ☆ اگر اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو ان شاء اللہ تعالیٰ دُشمن دوست ہوجائے اور جس کے سامنے جائے وہ مہربان ہو۔

67- سُوْرَةُ الْمُلْکِ

''ملک'' کے معنی ہیں بادشاہت۔اس سورۃ کا نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ ۔وہ ذات بابرکت جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے۔اس سورۃ کا مضمون یہ ہے۔خدا کا قانون ہی ساری دنیا میں چلتا ہے۔یہ نظامِ کائنات ایک قانونِ خداوندی کے تحت چل رہا ہے۔انسان کو توجہ دلائی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے تحت زندگی بسر کرے۔اس سورت کا دوسرا نام تبارک ہے تبارک کے معنی ہیں پختگی، بلندی پر فائز ہونا۔

چند اہم مضامین

☆ ربِ کائنات کی حمد وثناء

اس سورت کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کے ذکر سے کی جارہی ہے اور اس کا ذکر خود زبانِ قدرت سے ہورہا ہے حق تو یہ ہے کہ اسے ہی زیب دیتا ہے کہ اپنی حمد وثنا کرے۔

☆ نسلِ انسانی کا امتحان

یہ بتا کر کہ حیات وموت کا تسلسل اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے فوراً انسان کی توجہ اس کی حکمت کی طرف موڑ دی کہ اس سے مقصد صرف تمہارا امتحان ہے کہ تم میں سے کون اپنی زندگی اچھے بلکہ اچھے سے اچھے کاموں کیلئے وقف کرتا ہے۔اس کے بعد اپنی قدرت وحکمت کے ثبوت کے لئے اپنی کائنات کو پیش کیا اور دنیا بھر کے نقادوں کو بار بار دعوت دی کہ اس میں کوئی عیب تلاش کریں یا اس سے بہتر کوئی اور نقشہ تجویز کر کے دکھائیں۔ جب کسی کو جرات نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی کسی چیز پر انگشت نمائی کر سکے۔اس سے بہتر تو کجا اس کا متبادل بھی پیش کرنے سے ساری دنیا کے ماہرین عاجز ہیں۔تو پھر نادان نہ بنو اپنے سروں کو اس کے سامنے جھکا دو۔اس کی وحدانیت اور اس کی تمام صفاتِ کمال پر ایمان لے آ ؤ۔ورنہ انجام بڑا اندوہناک ہوگا۔ایسی دوزخ میں پھینک دیئے جاؤ گے جس کے شعلے غیظ وغضب سے گرج رہے ہونگے اس وقت تم اپنی غلطیوں کا اعتراف کرو گے،لیکن اس وقت اعترافِ جرم کا تمہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

☆ اجرِ کبیر کی بشارت

اسی ضمن میں بتا دیا کہ سب انسان حق ناشناس نہیں کچھ وہ بھی ہیں جو اپنے رب کو بن دیکھے مانتے ہیں اور اس کی ناراضگی سے ہر وقت لرزاں ترساں رہتے ہیں ایسے لوگوں کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور انہیں اجرِ کبیر عطا فرمایا جائے گا۔

☆ نافرمانوں کے لئے وعید

اس کے بعد اپنی قدرت کی کئی اور نشانیوں کا ذکر کیا۔پھر انہیں جھنجھوڑا کہ اگر تم نے انکار کی یہ روش نہ بدلی، تو اللہ تعالیٰ کے لئے یہ کوئی مشکل نہیں کہ تمہیں زمین میں دھنسا دے یا پتھر برسا کر تمہیں فنا کر دے۔

☆ وقوعِ قیامت سے متعلق سوال

حسبِ عادت بطور استہزاء انہوں نے وقوعِ قیامت کے بارے میں سوال کیا اس کا جواب دیا کہ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ جب اس کا مقررہ وقت آجائے گا اور وہ برپا ہوگی تو اس وقت تمہارے چہرے مسخ ہو جائیں گے۔

☆ منکرین کے معبودوں کی بے بسی

آخر میں ان سے ایک اہم سوال کر کے جس کا ان کی روزمرہ زندگی کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے ان کے معبودوں کی بے بسی کو آشکارا کر دیا تاکہ وہ غور کریں اور سمجھیں۔ اور اپنے قادرِ مطلق پروردگار کی جناب پاک میں جبینِ نیاز جھکا دیں اور اس کے محبوبِ مکرم ﷺ کے لائے ہوئے دین کو قبول کر کے سعادت دارین کے مستحق ہو جائیں۔

اس سورت میں ۲ رکوع ۳۰ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الملک کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو آشوب چشم کے لئے تین روز برابر تین مرتبہ پڑھیں اول آخر درود شریف گیارہ، گیارہ مرتبہ تو ان شاء اللہ آشوب چشم جاتا رہے گا۔

☆ جو کوئی شخص اس سورۃ کو روزانہ رات کے وقت پڑھے دین و دُنیا کی نعمت حاصل کرے، عذاب قبر نہ ہو، حقیقت کا دروازہ کشادہ ہو، حق کی یاد سے غافل نہ ہو۔

☆ اس سورۃ کو رویت ہلال کے وقت پڑھے تو اس کا تمام مہینہ خیر و عافیت سے گزرے گا اور تمام بُرائیوں سے امن میں رہے گا۔

☆ جو شخص ۴۱ بار اس سورۃ کو پڑھے اس سے ہر آفت دُور ہو اور نعمت و برکت و فضل و حق اس کے شاملِ حال ہو۔

68- سُوْرَۃُ الْقَلَمِ

قلم کے معنی کاٹنے کے ہیں۔ (وہ چیز جس سے لکھا جاتا ہے)۔ یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ۔ قسم ہے قلم کی اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔ اس سورۃ کا نام "نٓ" بھی ہے۔ "نٓ" کے معنی مچھلی ہیں اور یہاں ن کے معنی حسن اور قتادہ سے دوات اور ابن عباسؓ سے "حوت"، مچھلی مروی ہیں۔ مفسرین سے اس کے معنی دوات ہی مروی ہیں اور سیاق ایک ہی معنی دوات کو چاہتا ہے۔

ابن جریر کا ایک قول ہے کہ اس سے مراد لوحِ نور ہے یعنی نورانی تختی۔ اس سورت میں علوم کو رسول کریم ﷺ کی صداقت پر بطور شہادت پیش کیا ہے۔ مخالفین رسولِ کریم ﷺ کو مجنوں کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس بات کی تردید کر رہا ہے کہ مجنوں کی باتیں بے جوڑ ہوتی ہیں یہ پیغمبر جو کلام پیش کرتا ہے وہ مربوط اور علوم سے پُر ہے۔ اس قسم کا مربوط اور پُر علم کلام لانے والا مجنوں نہیں ہو سکتا۔ جو کلام اس نے پیش کیا ہے وہ علومِ ظاہری اور باطنی علوم سے پُر ہے کوئی علم کی ایسی بات نہیں جو اس کلام میں بیان نہ ہوئی ہو۔ اس سورت کا دوسرا نام "ن" ہے۔ نون کا حرف متشابہات میں سے ہے جس کے معنی بعض مفسرین دوات لکھتے ہیں۔

چند اہم مضامین

☆ حضور سرورِ عالم ﷺ کی دعوتِ اسلام

حضور سرورِ عالم ﷺ نے دعوت وارشاد کا سلسلہ بڑی گرمجوشی سے شروع کر دیا ہے۔قرآنِ کریم کی جو سورتیں یا آیات نازل ہوتی ہیں حضور ﷺ اپنے کیف آگیں لہجہ میں اس کی تلاوت کرتے ہیں اور لوگوں کو سناتے ہیں۔احکامِ الٰہیہ کی خود بھی پابندی فرماتے ہیں اور دامنِ رحمت سے جو وابستہ ہو جاتا ہے وہ بھی سرخوشی سے ان پر عمل پیرا ہو جاتا ہے سارا مکہ بھڑک اُٹھتا ہے ظلم وستم کا آغاز ہو جاتا ہے اس کے باوجود اللہ کے بندے اپنے اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر بڑی جوانمردی سے گامزن ہیں۔

☆ کفار کے الزامات کی تردید

لوگ حضور ﷺ کے اس والہانہ جوش وخروش کو دیکھ کر تصویرِ حیرت بن جاتے ہیں اور آخر اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یہ دیوانہ ہے اس کا دماغ ناکارہ ہو گیا ہے سود وزیاں میں تمیز کی صلاحیت باقی نہیں رہی۔اللہ تعالیٰ قسم اٹھا کر کفار کے ان الزامات کی تردید کرتے ہیں کہ میرا محبوب ﷺ دیوانہ نہیں ہے بلکہ اخلاقِ عالیہ کی ان رفعتوں پر فائز ہے جہاں کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی جس کا کردار اتنا بلند ہو جس کی سیرت اتنی بے داغ اور جس کے اعمال سراپا نور ہوں بھلا اس کو مجنوں کہنا کس طرح روا ہے؟

☆ کفار کی خواہشِ بد

اس کے بعد فرمایا کہ اے حبیب ﷺ وہ تو چاہتے ہیں کہ آپ ﷺ ان کے ساتھ مداہنت سے کام لیں اور مصالحت کا رویہ اختیار کریں تو وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ سختی کا سلوک ترک کر دیں گے۔لیکن آپ ﷺ کا یہ شیوہ ہی نہیں وہ لوگ جو اپنے معاشرے کے رؤسا ہیں اپنے شرکیہ عقائد کے سرغنہ ہیں ذرا ان کے اعمال پر تو نظر ڈالو۔ ہر قسم کی اخلاقی برائیوں کے وہاں ڈھیر لگے ہوئے ہیں نیکی کوئی کرے بھی تو وہاں نظر نہیں آتی۔ تیرے جیسا مرقعءِ دلبری وزیبائی بھلا ان کی پیروی کیسے کر سکتا ہے۔جس دولت وثروت اور جاہ ومنصب پر یہ اترا رہے ہیں تیرے رب کی جناب میں تو اس کی کوئی وقعت نہیں۔

☆ مادہ پرستانہ اور سرمایہ دارانہ ذہنیت کی تصویر کشی

پھر مادہ پرستانہ اور سرمایہ دارانہ ذہنیت کی ایسی صحیح تصویر کھینچ کر رکھ دی کہ جسے دیکھ کر طبیعت میں ایسی ذہنیت سے خود بخود نفرت پیدا ہو جاتی ہے جو شخص دولت کی فراوانی کے باوجود کسی غریب کو ایک حبہ تک دینے سے گریزاں ہو،اس سے برا انسان اور کون ہو سکتا ہے۔

☆ متقی اور منکر کے انجام میں فرق

یہ بھی بتایا ہے کہ متقی لوگوں کے لئے جنت ہے اور ان کے ساتھ جو معاملہ کیا جائے گا وہ اس سے بالکل الگ ہوگا جو معاملہ مجرموں کے ساتھ روا رکھا جائے گا۔خوابِ غفلت میں بے سدھ پڑے رہنے والوں کو بتا دیا کہ اب وقت ہے جبینِ نیاز اپنے پروردگار کے حضور جھکا لو ورنہ قیامت کے دن تم چاہو گے کہ سجدہ کر سکو لیکن ہزار کوشش کے باوجود تم ایسا نہیں کر سکو گے تمہاری پشت اور گردن اکڑ جائے گی۔

☆ حضورﷺ کو ربِ کائنات کی تسلّی

اللہ تعالیٰ آخر میں اپنے حبیبﷺ کو تسلی دے رہا ہے کہ یہ سرکش ہمیشہ دندناتے نہ پھریں گے ہم انہیں یوں بربادی کے گڑھے میں دھکیل دیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی۔

☆ واقعہ یونسؑ

آخر میں حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ بیان کر کے نبی کریمﷺ کو صبر کی تلقین فرما دی گئی۔

اس میں ۲ رکوع اور ۵۲ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ القلم کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو نماز میں پڑھنے سے فقر و فاقہ دُور ہو جاتا ہے۔

☆ اگر اس سورۃ کو ستر بار پڑھے تو بد گوؤں کے فریب سے نجات پائے۔

☆ (ن ص ق) ان سب کو انگشتری پر کندہ کر کے جو شخص اپنے پاس رکھے گا اس کی سب حاجتیں اللہ تعالیٰ پوری کرے گا اور زندگی ضرور خوبی کے ساتھ بسر ہوگی۔

69- سُوْرَۃُ الْحَآقَّۃِ

"حاقہ" کے معنی ہیں حق ہو کر رہنے والی۔ یہاں قیامت کی طرف اشارہ ہے۔ لسان العرب میں ہے کہ حاقۃ مصیبت یا بھاری مصیبت کو بھی کہا جاتا ہے۔ اس سورت کا مضمون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کا جو نتیجہ ہے وہ کسی صورت نہیں ٹل سکتا۔ پہلے یہ نتیجہ برنگِ عذاب ظاہر ہوتا ہے قیامت کے دن ان لوگوں کو دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا۔ یہ نام سورۃ کی پہلی آیت میں آیا ہے۔ اَلْحَآقَّۃُ (حق ہو کر رہنے والی)۔

چند اہم مضامین

☆ قوم ثمود، عاد، اور فرعون کے انجام کا ذکر

سب سے پہلے حلف اٹھا کر بیان کیا کہ قیامت ضرور واقع ہوگی ساتھ ہی ثمود، عاد اور فرعون کا تذکرہ فرما دیا۔ آیت ۱۳ تا ۱۷ میں قیامت کے روز برپا ہونے والے ہولناک حادثات کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ آیت ۱۸ سے لے کر آیت ۳۷ تک میں یہ بتایا گیا کہ جو لوگ ایمان رکھتے تھے کہ ایک دن وہ اپنے پروردگار کے روبرو پیش کئے جائیں گے اور ان کا محاسبہ ہوگا ان کو اس روز ان کا صحیفۂ عمل ان کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کی بڑی عزت و تکریم کی جائے گی اور جو لوگ وقوعِ قیامت کے منکر تھے اور ساری عمر ہر قسم کی باز پرس سے بے نیاز ہو کر دادِ عیش دیتے رہے ان کا نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں پکڑائیں گے اس وقت ان کی حسرت اور ندامت قابلِ دید ہوگی اور ان کے ساتھ جو خوفناک برتاؤ کیا جائے گا اس کا ذکر سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

☆ قرآن عظیم کلامِ الٰہی

دوسرے رکوع میں یہ بتایا کہ قرآنِ کریم کسی شاعر کی نغر بیانی اور قادر الکلامی کا کرشمہ نہیں اور نہ کسی کاہن کی تک بندی اور ہرزہ سرائی کا نتیجہ ہے بلکہ اس کو رب العالمین نے اپنے رسولِ کریم ﷺ پر نازل فرمایا ہے میرے رسول ﷺ کی یہ مجال نہیں کہ اپنی طرف سے کچھ گڑھ کر ہماری طرف منسوب کردے اگر وہ اس سنگین جرم کا ارتکاب کرے گا تو اس وقت اس کی رگِ دل کاٹ کر رکھ دی جائے گی۔

اس سورت میں ۲ رکوع اور ۵۲ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الحاقۃ کے فوائد و برکات

☆ جب بچہ پیدا ہو تو اس سورۃ کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس کے منہ پر ملیں تو بچہ ہر مرض سے اور آفت سے محفوظ رہے گا۔

☆ اس سورۃ کو روغنِ زیتون پر دم کر کے بچے کو ملیں تو بہت فائدہ بخش ہوگا اور موذی جانوروں سے بھی محفوظ رہے گا۔ یہ تیل تمام جسمانی دردوں کے لئے بھی اکسیر ہے۔

70- سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ

"المعارج" معرج کی جمع ہے اس کے معنی مصاعد ہیں۔ یعنی مراتب عالیہ بلند درجات۔ قتادہؒ کے نزدیک اس کے معنی فواضل اور نعم (نصیحتیں) ہیں۔ اس سورت کا نام تیسری آیت میں مذکور ہے۔ مِنَ اللّٰـهِ ذِى الْمَعَارِجِ۔ یعنی اللہ کی طرف سے جو بلند مرتبوں والا ہے۔ اس سورت میں یہ مضمون ہے کہ جو شخص تزکیہ نفس کر لیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بلند درجات پاتا ہے اور مخالفین کو بھی سمجھایا ہے کہ وہ بھی عذاب مانگنے کی بجائے اپنے اندر نیک صفات پیدا کریں اور خدا کے پاس بلند درجات پائیں۔

چند اہم مضامین

☆ مشرکینِ مکہ کا قیامت سے انکار

اہلِ مکہ قیامت کے برپا ہونے کو ناممکن اور محال سمجھتے تھے اور جب بار بار انہیں قیامت سے ڈرایا جاتا تو وہ ازراہِ استہزا کہتے کہ عرصہ دراز سے آپ نے قیامت آئے گی قیامت آئے گی، کی رٹ لگا رکھی ہے اسے لے کیوں نہیں آتے تاکہ ہم بھی اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ قیامت کیسی ہوتی ہے۔

☆ اہلِ مکہ کی بیمار ذہنیت کی اصلاح

اللہ تعالیٰ ان کی اس بیمار ذہنیت کی اصلاح فرما رہے ہیں کہ اے اہلِ مکہ! قیامت آئے گی ضرور آئے گی دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی لیکن وقوعِ قیامت کوئی کھیل تماشہ نہیں کہ ادھر آپ نے فرمائش کی اور ادھر وقوعِ قیامت کا عمل شروع ہو گیا بلکہ یہ تو ایک بڑا ہولناک سانحہ ہوگا۔ آسمان، پہاڑ، پرزے پرزے ہو جائیں گے اس کی ہولناکی اور دہشت سے ہر شخص تھر تھر کانپ رہا ہوگا۔ دوست، بھائی، بیوی، بچے، ماں باپ سب فراموش ہو جائیں گے۔ ہر کسی کو اپنے نفس کی پڑی ہوگی اس لئے تم نادان نہ بنو۔ قیامت تمہارے کہنے پر نہیں آئے گی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس

کے لئے جو وقت مقرر کر دیا ہے جب وہ وقت آئے گا تو قیامت خود بخود برپا ہو جائے گی۔

☆ حریص و بے بس انسان/اصلاحِ انسان اور اجرِ عظیم

اسلامی نظامِ عبادات اور نظامِ اخلاق، انسان کی خامیوں اور کوتاہیوں کو جس حیرت انگیز طریقہ سے دور کرتا ہے اس کا اظہار فرما دیا۔ بتایا کہ انسان اپنی سرشت کے لحاظ سے بڑا بے صبر اور حریص ہے۔ جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بلبلا اٹھتا ہے جب اسے نعمت دی جاتی ہے تو وہ کنجوس بن جاتا ہے خود سوچئے جس انسان میں یہ عیوب ہوں وہ قطعاً قابلِ احترام شے نہیں لیکن نماز، زکوۃ، قیامت پر ایمان عفت وعصمت، امانت میں دیانت، اور عہد کی پاسداری وغیرہ یہ ایسی چیزیں ہیں جن کی تاثیر سے انسان کی خامیاں دور ہو جاتی ہیں اور اس کے نقائص کی اصلاح ہو جاتی ہے جو انسانیت کے دامن پر بدنما داغ کی حیثیت رکھتے ہیں ایسے انسان میں انسانیت کا وہ عکسِ جمیل نظر آنے لگتا ہے جس کی وجہ سے یہ مسجودِ ملائک بنا اور اسے خلافتِ ارضی کی مسند پر متمکن کیا گیا۔

☆ کفار کا انجام بد

پھر فرمایا یہ کفار کس بات پر فخر و ناز کرتے ہیں ان کے اعمالِ بد کے باعث اگر ہم ان کو نیست و نابود کر دیں گے تو دنیا غیر آباد نہیں ہو جائے گی بلکہ ان کے قائم مقام ہم ایسے لوگ کھڑے کر دیں گے جو اپنے حسنِ عمل سے عروسِ کائنات کے گیسوؤں کو سنوارنے کی صلاحیت رکھتے ہوں گے۔ آخر میں پھر وقوعِ قیامت کے یقینی ہونے کی طرف ان کی توجہ مبذول کرائی۔

اس سورت میں ۲ رکوع اور ۴۴ آیات ہیں۔ یہ سورت مکی ہے۔

سورۃ المعارج کے فوائد و برکات

☆ جو شخص اس سورۃ کو سوتے وقت پڑھے تو پڑھنے والا جنابت اور پریشان خوابوں سے محفوظ رہے گا۔

☆ کثرتِ احتلام والے کے لئے اس سورۃ کا پڑھنا بہت مفید ہے۔

☆ جو شخص اس سورۃ کو روزانہ پڑھ لیا کرے تو ان شاء اللہ ہر قسم کے شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہے گا اور ہر آفت سے بچا رہے گا۔

71- سُوْرَةُ نُوْحٍ

" نوح " ایک عظیم الشان پیغمبر کا نام ہے۔ جن کی تبلیغ کا مرکز عراق تھا یہ نام پہلی آیت میں ہے۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ۔ الخ۔ ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔ اس سورت میں نوحؑ اور ان کی قوم کا ذکر ہے جو ایک عرصہ تک اپنی قوم کو نصیحت کرتے رہے لیکن وہ حق کی طرف نہ لوٹی اور پانی کے طوفان سے غرق کر دی گئی۔

چند اہم مضامین

☆ غافل قوم کے لئے پیغمبر

پہلی آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی قوم کو تباہ کرنے سے پہلے اس کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کیلئے کوئی مدبّر بھیجا جاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ

کی سنت ہے یوں ہی بے خبری میں اس کو ہلاک نہیں کر دیا جاتا۔

☆ نوحؑ کے دعوتی ستون

نوح علیہ السلام کی دعوت کے تین ستون ہیں (۱) اللہ وحدہ کی عبادت (۲) تقویٰ اور پرہیزگاری (۳) اپنے نبی کی اطاعت۔

انہی اصولوں پر تمام اقوامِ عالم کی فلاح دارین کا انحصار ہے۔

☆ نوحؑ کی تبلیغ اور قوم سے وعدہ

نوح علیہ السلام نے جس خوبصورتی سے اپنے فرائضِ نبوت کو ادا کیا اس کی تفصیلات آپ آیات ۵ تا ۲۰ میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ آپؑ نے صرف آخرت کی نجات کا راستہ ہی اپنی قوم کو نہیں دکھایا بلکہ ان سے وعدہ کیا کہ اگر تم میری دعوت کو قبول کر لو گے تو تم دنیا میں بھی خوشحال ہو جاؤ گے۔ تمہارے بنجر میدانوں میں باغات لہلہانے لگیں گے تمہارے خشک ریگستانوں میں نہریں رواں ہو جائیں گی۔ تمہیں اولادِ نرینہ بکثرت دی جائے گی۔ بروقت بارشیں ہوا کریں گی قحط اور خشک سالی کا جو خوف ہر وقت تمہارے اعصاب پر سوار رہتا ہے اس سے نجات مل جائے گی۔

☆ رئیسوں کی عیاری کا تذکرہ

پھر آپؑ نے اپنی قوم کے رئیسوں کی عیاریوں کا ذکر کیا کہ وہ خود بھی اس دین کو قبول نہیں کرتے۔ اس کی وجہ تو ظاہر ہے کہ اس دین کی تعلیمات ان کے مفاد سے ٹکراتی تھیں وہ کیسے زکوٰۃ دیں، عیش ونشاط سے وہ کیسے دستکش ہو جائیں میخواری اور رقص وسرور کو کس طرح درہم برہم کر دیں۔ لیکن وہ غریبوں اور عوام کو بھی نوح علیہ السلام کے نزدیک نہیں آنے دیتے تھے اور اس کے لئے بڑی بڑی عیاریاں اور مکر کرتے تھے۔ ان کے خیر اندیش اور ناصح مشفق بن کر انہیں نصیحتیں کرتے کہ اے عوام! اے طاقتِ قوت کے حقیقی سرچشمو! اے ملک کے اصلی حکمرانو! اس نوح سے بچنا، اس کے دام میں نہ آنا یہ تمہیں تمہارے دیوتاؤں سے برگشتہ کرنا چاہتا ہے۔ خبردار ایسا ہرگز نہ کرنا ہم صرف تمہاری خیر خواہی کے لئے تمہیں مشورے دے رہے ہیں یہ ڈرامہ ہر زمانے میں کھیلا جاتا رہا ہے اور جنہوں نے پھنسنا ہو وہ پھنستے رہتے ہیں۔

☆ نوح علیہ السلام کا عرصۂ تبلیغ اور بددعا

نوح علیہ السلام ساڑھے نوسو سال تک شب وروز جلوت وخلوت میں ان کو دعوتِ حق دیتے رہے۔ یہ حوصلہ اور اتنا صبر پیغمبر کو ہی نصیب ہوتا ہے لیکن جب ان پر کوئی اثر نہ ہوا تو آپؑ نے بددعا کی الٰہی! ان سب کو غرق کر اور ان میں سے کسی کو زندہ نہ رہنے دے۔

☆ صالحین کے لئے دعائے مغفرت

آخر میں اپنے لئے اور اپنوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور سب کی بخشش کے لئے دامن پھیلاتے ہیں۔

اس سورت میں ۲ رکوع اور ۲۸ آیات ہیں مکی سورت ہے۔

سورۃ نوح کے فوائد وبرکات

☆ اگر اس سورۃ کو روزانہ پڑھیں تو ان شاءاللہ تعالیٰ ہر قسم کی حاجت پوری ہو اور ہر قسم کے رنج وغم سے محفوظ رہے۔

☆ اگر کسی دُشمن سے مقابلہ پڑ جائے تو اس سورۃ کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے یا زیادہ آدمی ایک جگہ بیٹھ کر اس سورۃ کو پڑھیں تو دُشمن پر فتح یابی ہو۔

72- سُوْرَةُ الْجِنّ

''جن''پوشیدہ چیز کو کہتے ہیں یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ '' مِّنَ الْجِنِّ۔ (ترجمہ) کہہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے سنا۔ اس سورۃ میں رسولِ کریم ﷺ کو یہ بتایا گیا ہے کہ اگر اہلِ عرب مخالفت کرتے ہیں تو وہ بھی ہیں جو اس پیغام کو سن کر قبول کرتے چلے جاتے ہیں۔

چند اہم مضامین

☆ جنوں کے ایک گروہ کی سعادت اور قبولِ اسلام

پہلے رکوع میں جنات کے اس خاص گروہ کے حالات بیان ہوئے ہیں جسے نخلہ کے مقام پر حضور سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے قرآنِ کریم سننے کی سعادت نصیب ہوئی تھی اور اس کی وجہ سے جو انقلاب ان کے افکار و نظریات میں رونما ہوا تھا اور جس جراءت سے انہوں نے اپنے ایمان لانے کا تذکرہ کیا تھا اس کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

☆ اعلانِ توحید کا حکم

دوسرے رکوع کی ابتدا سے عقیدہء توحید کا اعلان کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے اور حضور نبی کریم ﷺ نظریہ توحید کو بیان فرما رہے ہیں۔ اس کے بعد ان کفار کا ذکر ہے جو خدا اور رسول ﷺ کی نافرمانی کو اپنا شعار بنائے ہوئے ہیں۔ قیامت کے دن ان کی حالت بڑی قابلِ رحم ہوگی۔

☆ عالم الغیب مولا کریم کی ذات والہ شان ہے

آخر میں اس حقیقت کو بیان فرمادیا کہ علمِ غیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے مخصوص ہے جب تک وہ کسی کو غیب کا علم نہ دیں اسے کوئی جان نہیں سکتا اور یہ علمِ غیب جنوں ساحروں اور کاہنوں کو نہیں تعلیم کیا جاتا یہ نعمت فقط ان رسولوں کو مرحمت فرمائی جاتی ہے جن کو اللہ تعالیٰ اس شرف کے لئے چن لیا کرتا ہے۔

اس سورت میں ۲ رکوع اور ۲۸ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الجن کے فوائد و برکات

☆ اگر کسی پر آسیب کا خلل ہو تو پاک پانی پر سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی اور پانچ آیتیں سورۃ الجن کے شروع کی پڑھ کر پانی پر دم کرے اور وہ پانی اس کے منہ پر چھڑک دیں اور مکان کے چاروں طرف بھی چھڑک دیں ان شاءاللہ جن دُور ہو جائے گا۔

☆ اگر اس سورۃ کو قیدی بار بار پڑھے تو رہائی جلد حاصل ہوگی۔

73- سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ

مزمل کے معنی ہیں ''اپنے آپ کو کپڑوں میں لپیٹ لینے والا'' رسولِ کریم ﷺ کو خطاب ہے۔قتادہؒ کے نزدیک تیاری نماز کے لئے اپنے آپ کو کپڑوں میں لپیٹ لینے والا مراد ہے۔یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ۔سورۃ کا نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔یَـآ اَیُّھَـا الْـمُـزَّمِّلُ۔اے کپڑا اوڑھنے والے۔اس سورت میں یہ بتایا گیا ہے کہ بلحاظِ قیام اور بلحاظِ حضورِ قلب رات کی نماز یعنی نماز تہجد بہترین نماز ہے اس سے قوت عملی پیدا ہوتی ہے اور قول میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔

چند اہم مضامین

☆ حضور ﷺ کو سحر خیزی کی تلقین

ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو سحر خیزی کی تلقین فرمائی ہے کہ آپ ﷺ رات کا نصف حصہ یا اس سے کم وبیش مصروف عبادت رہا کریں، کیونکہ رات کی خاموشیوں میں تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی سے روح کی توانائیوں میں اضافہ ہوتا ہے اس وقت کی عبادت سے اسرارِ الٰہیہ پر مطلع ہونے کی استعداد پیدا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر جو فرائض عائد کئے گئے ہیں ان سے عمدگی کے ساتھ عہدہ براں ہونے کی قوت اور ہمت پیدا ہوتی ہے۔نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے۔''ادبنی ربی فاحسن تادیبی'' میرے رب نے مجھے ادب سکھانے میں کمال کردیا۔تادیب وتربیت خداوندی کا یہ بھی ایک حصہ ہے حضور نبی کریم ﷺ سحری کے وقت جاگنے کی ترغیب دلایا کرتے تھے۔

☆ صحابہ اور اولیاء کرام کا شعار

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بڑے ذوق وشوق سے سحری کے وقت مصروفِ عبادت رہا کرتے۔انہی ارشادات نبوی ﷺ کے طفیل اولیائے امت اور صالحین سحری کے وقت اپنے رب کے ذکر اور اس کی یاد میں مصروف رہتے ہیں۔علامہ نے خوب کہا ہے

عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

اس سورت میں ۲ رکوع ۲۰ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ المزمّل کے فوائد وبرکات

☆ اس سورۃ کو اگر کوئی شخص ہمیشہ ہمیشہ پڑھتا رہے تو اس کی روزی میں کشائش ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت خواب میں نصیب ہو اور موجب خیر وبرکت ہو۔

☆ اگر اس سورۃ کو لکھ کر مریض کے گلے میں بطور تعویذ کے باندھے تو صحت نصیب ہو۔

☆ اس سورۃ کو پڑھ کر حاکم کے پاس جائے تو حاکم مہربان ہوجائے۔

74- سُوۡرَةُ الۡمُدَّثِّرِ

مدثر کے معنی ہیں سونے کے وقت کپڑا اوڑھنے والا۔ اس کے معنی بعض نے یہ لئے ہیں کہ سونے کے لئے کپڑا اوڑھنے والا اور بعض نے نبوت اور اس کی ذمہ داریوں کا لباس اوڑھنے والا۔ رسولِ کریم ﷺ کو مدثر کہا گیا ہے۔ پہلی وحی اِقۡـرَاۡبِـاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ ۔الخ۔ کے اترنے کے چھ ماہ بعد تک وحی رکی رہی۔ پھر ایک دن رسولِ کریم ﷺ پر اس سورت کی پہلی پانچ آیات نازل ہوئیں۔ وحی کے رعب اور ذمہ داریوں کے بوجھ سے گھبرا کر رسول کریم ﷺ گھر تشریف لے گئے۔ فرمایا۔ دَثِّرُوۡنِیۡ دَثِّرُوۡنِی۔ مجھے چادر اوڑھا دو۔

چند اہم مضامین

☆ اوّل سات آیات میں محققین کا اختلاف

پہلی سات آیتوں کے بارے میں بعض حضرات نے یہ بھی کہا ہے کہ نزولِ وحی کا آغاز ان آیات سے ہوا لیکن محققین کے نزدیک یہی بات مسلم ہے کہ سب سے پہلے سورۂ اقراء کی آیتیں نازل ہوئیں۔

☆ سلسلہء وحی کا رکنا

اس کے بعد کچھ عرصہ کے لئے نزولِ وحی کا سلسلہ منقطع رہا۔ یہ دن حضور ﷺ کے لئے بڑے کرب و اضطراب کے دن تھے طبیعت ہر وقت بے چین رہتی تھی۔

☆ دوسری وحی کا نزول

ایک روز حضور ﷺ غارِ حرا میں حسبِ معمول عبادت سے فارغ ہو کر گھر واپس تشریف لے جارہے تھے کہ اچانک افق آسمان پر آپ ﷺ کو وہی فرشتہ کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آیا جو پہلی وحی لے کر آیا تھا۔ اس منظر کو دیکھ کر طبیعت میں ہراس پیدا ہوا گھر پہنچے اور فرمایا۔ ''دثرونی، دثرونی'' (مجھے لحاف اڑھا دو) حضور ﷺ لحاف اوڑھ کر لیٹ گئے اسی حالت میں یہ آیات نازل ہوئیں جن میں فرائضِ نبوت کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے پہلی وحی سے صرف یہ بتانا مقصود تھا کہ آپ ﷺ کو منصبِ نبوت پر فائز کر دیا گیا اور اس وحی سے فرائضِ نبوت سے آگاہ کیا اور ان کی ادائیگی کے لئے کمربستہ ہونے کی تلقین فرمائی۔

☆ تذکرہ ولید ابن مغیرہ

آیات گیارہ تا چھبیس میں ولید ابن مغیرہ کا نام لئے بغیر اس کے اطوارِ بد کا ذکر کر دیا گیا کہ اس کا دل تو حضور ﷺ کو سچا رسول اور قرآن کریم کو کلام الٰہی مانتا ہے لیکن اپنی قوم کی ناراضگی کے خوف سے وہ اس کا برملا اظہار نہیں کرتا اور اپنی سرداری کو برقرار رکھنے کیلئے وہ حضور ﷺ پر افتراء بازی سے باز نہیں آتا۔ یہ حضور ﷺ کو ساحر اور آیاتِ قرآنی کو سحر کہتا ہے اس کو بتا دیا کہ اسے دوزخ کی آگ کا ایندھن بنایا جائے گا۔ اسکے شعلے اسکو بھون کر رکھ دیں گے نہ وہ زندوں میں شمار ہوگا نہ مُردوں میں۔

☆ دوزخ اور دوزخیوں کے حالات کا تذکرہ

آیت ۲۷ سے رکوع کے اختتام تک دوزخ کے بعض حالات پر روشنی ڈالی۔ دوسرے رکوع میں بھی دوزخ اور دوزخیوں کے حالات کا تذکرہ ہے آپ کی خصوصی توجہ کے لائق وہ سوال و جواب ہے جو اہلِ دوزخ اور اہلِ جنت کے درمیان ہوگا۔ جنتی ان سے پوچھیں گے کہ تمہیں کیوں جہنم میں گھسیٹ دیا گیا وہ جواب دیں گے ہمارے جرائم میں سے دو بڑے جرم یہ تھے کہ ہم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے اور ہم غریبوں کو کھانا نہیں کھلایا کرتے تھے۔ غور فرمایئے قرآنِ کریم غریب اور حاجت مند طبقہ کی مادی ضرورتوں کی فراہمی اسلامی معاشرہ اور اس کے خوشحال افراد کی کتنی بڑی ذمہ داری خیال کرتا ہے جو شخص اس ذمہ داری کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے اس کا جرم اتنا ہی سنگین ہے جتنا اس شخص کا جو اپنے ربِ قدوس کو سجدہ نہیں کرتا جس دین میں غریب پروری کو اتنا اہم مقام دیا گیا ہو اس کے نام لیواؤں کو اپنے معاشرے سے غربت و افلاس کی بیخ کنی کے لئے مارکس اور لینن کے اشتراکی فلسفے کی قطعاً ضرورت نہیں اگر ضرورت ہے تو فقط اس بات کی کہ ہم آیاتِ قرآنی کی سرسری تلاوت نہ کیا کریں بلکہ اس کی گہرائی میں اتریں اس کے تقاضوں کو سمجھیں اور پھر ان تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اپنے سارے وسائل کام میں لے آئیں۔

☆ کفار کے خبث باطن کا ذکر

فَمَا لَهُمْ آیت ۴۹ سے کفار کے خبث باطن کا ذکر فرمادیا کہ اگر انہیں اللہ کا کلام سنایا جاتا ہے تو وہ اس سے یوں بدکتے ہیں اور ڈر کر یوں دور بھاگتے ہیں جیسے جنگلی گدھے شیر سے ڈر کر بھاگتے ہوں۔ حالانکہ یہ کتاب سراپا نصیحت ہے اس میں ان لوگوں کی فوز و فلاح کا سامان ہے۔ انہیں تو چاہیے تھا کہ ذوق و شوق سے اس کو سنتے، خلوص قلب سے اس کو قبول کرتے اور اس کی روشنی میں جادۂ زیست کے نشیب و فراز کو طے کرتے ہوئے منزل مقصود تک جا پہنچتے۔

اس سورت میں ۲ رکوع ۵۶ آیات ہیں۔ یہ مکی سورۃ ہے۔

سورۃ المدثر کے فوائد و برکات

☆ اگر اس سورۃ کو پڑھ کر قرآن شریف کے یاد ہونے کی دُعا کرے تو ان شاءاللہ تعالیٰ اسے حفظ کرنے میں آسانی ہوگی۔

☆ اگر اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو وہ شخص ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

75- سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ

قرآن مجید میں قیامت اس گھڑی کا نام ہے جب کائنات کی صف لپیٹ لی جائے گی۔ اور تمام مخلوق فنا کی گود میں سو جائے گی۔ یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔ میں قیامت کے دن کی قسم کھاتا ہوں۔ اس سورت میں قیامت کا ذکر ہے۔ جب اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے تو تمام دنیا فنا کی گود میں سو جائے گی۔ دوسرا پھونکیں گے تو تمام دنیا قبروں سے نکل آئے گی۔ سب کو میدان میں کھڑا کردیا جائے گا۔

چند اہم مضامین

☆ کفار ومشرکین کے شکوک وشبہات کا ازالہ

قیامت کے بارے میں کفار ومشرکین جن شکوک وشبہات میں بری طرح گرفتار تھے کئی قسمیں کھا کر ان کا ازالہ کیا جا رہا ہے فرمایا کہ جس چیز کو تم محال سمجھ رہے ہو ہمارے لئے وہ بالکل آسان ہے اس کے بعد قیامت کے ہولناک احوال کا ذکر کیا گیا اور غافل انسانوں کی بے بسی اور بے کسی کی تصویر کھینچ دی گئی۔

☆ نبی رحمتﷺ کے لئے اللہ کریم کی تسلّی

ابتداء میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نزولِ وحی کے وقت بڑی مشقت محسوس فرماتے اس بات کا احساس بے چین رکھتا کہ کہیں کوئی لفظ بھول نہ جائے۔ اس لئے جب جبرائیل امینؑ کلام الٰہی کی وحی کرتے تو حضور جلدی جلدی ساتھ ساتھ اس کو دہراتے جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس خدشے کو ہمیشہ کے لئے دور کر دیا۔ فرمایا۔ اے حبیبﷺ! وحی کو آپﷺ کے لوحِ قلب پر ثبت کر دینا بھی ہماری ذمہ داری ہے اس کے علاوہ اس کے معانی اور مطالب کا سمجھانا اس کے اسرار ومعارف پر آگاہی بخشنا بھی ہم نے اپنے ذمہ کرم پر لیا ہوا ہے آپﷺ اس بارے میں ہرگز متفکر نہ ہوں۔

☆ مومنوں اور کافروں کی موت کا منظر

اس اطمینان دہی کے بعد یہ بتایا کہ قیامت کے روز اللہ کے بندے جب حاضر ہوں گے تو ان کے چہرے گلاب کے پھول کی طرح شگفتہ ہوں گے ان کی مشتاق نگاہیں انوارِ الٰہی کے دیدار میں مستغرق ہونگی لیکن بدکار لوگ جب وہاں پکڑ کر لائے جائیں گے تو ان کے چہروں پر نحوست برس رہی ہوگی خوف سے تھر تھر کانپ رہے ہوں گے پھر ایسے لوگوں کی موت کا منظر پیش فرمایا۔

☆ ابوجہل کا فطری انجام

دوسرے رکوع میں نام لئے بغیر مکہ کے ایک مغرور اور خودسر رئیس (ابوجہل ہے) کے اطوار واحوال بیان فرمائے اور اس کو اس کے فطری انجام سے آگاہ کر دیا تاکہ عبرت پکڑنے والے عبرت پکڑ سکیں۔ اس میں ۲ رکوع اور ۴۰ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ قیامہ کے فوائد وبرکات

☆ اگر اس سورۃ کو پاک پانی پر دم کر کے پئے تو ان شاءاللہ تعالیٰ قلب میں رقّت اور خشوع پیدا ہو۔

☆ اس سورۃ کو جو شخص ہر جمعرات کی رات کو پڑھے گا عذاب قبر وحشر سے محفوظ رہے گا۔

76- سُوْرَۃُ الدَّھْرِ

دہر کے معنی ہیں زمانہ۔ یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ ‘‘ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا۔ (ترجمہ) انسان پر زمانے کا ایک وقت آ چکا ہے کہ وہ کوئی قابل ذکر شے نہ تھا۔ اس سورۃ کا نام الانسان بھی ہے۔ اس سورت میں انسان

کی روحانی ترقیات کا ذکر ہے۔اس سورۃ کا نام ھَلْ اَتٰی بھی ہے۔

چند اہم مضامین

☆ تخلیقِ انسان کا مقصد آزمائش

انسان جو آج اپنے بازو کی قوت، ساز وسامان اور مال ودولت پر نازاں ہے اور اپنے خالق کو بھول چکا ہے اسے بتایا جارہا ہے کہ تو ہمیشہ سے ایسا نہ تھا بلکہ تجھے نیست سے ہست کیا گیا ہے اور تمہیں ہوش وگوش کی جو قوتیں عطا کی گئی ہیں ان کا مقصد تمہاری آزمائش ہے کہ کیا تم اللہ کے شکر گزار بندے بننا چاہتے ہو یا کفرانِ نعمت کر کے نافرمانوں کے گروہ میں شامل ہونا چاہتے ہو پھر ان انعامات کا ذکر فرمایا جو شکر گزار بندوں پر کئے جائیں گے۔

☆ صابر مومنین کی توصیف

وہ دور خود بینی اور خود غرضی کا دور تھا۔دوسروں کی خستہ حالی کو دیکھ کر رحمت وشفقت کی بجائے نفرت کے جذبات امڈ آیا کرتے تھے۔ایسے زمانے میں ان لوگوں کی توصیف فرمائی جارہی ہے جو مسکینوں، یتیموں اور محض اللہ کی رضا کے لیئے کھانا کھلایا کرتے تھے پھر ان نوازشات کا ذکر فرمایا جن سے ایسے لوگوں کو نوازا جائے گا۔

☆ رسول اللہ ﷺ کو صبر کی تلقین

آخری رکوع میں پھر اپنے محبوب ﷺ کو بتادیا کہ یہ کتاب مقدس ہم نے آپ ﷺ پر نازل فرمائی ہے اس کی تبلیغ میں جو تکلیف آئے اس پر صبر کیجئے اور ہر وقت اللہ کے ذکر میں مشغول رہیئے تا کہ روحانی قوتیں نشو ونما پائیں اور حوصلے بلند رہیں۔

☆ دنیا پرستوں کے حالات

اس کے بعد دنیا پرستوں کے حالات بیان کئے اور ان کی کوتاہ نظری پر انہیں تنبیہہ کی وہ فانی زندگی کی لذتوں میں مگن رہے اور آخرت کی ابدی راحتوں کو انہوں نے پسِ پشت ڈال دیا ہے آخر میں بتایا کہ یہ کتاب پند وموعظت ہے اب جس کی مرضی وہ اس کی نصیحتوں پر عمل کرے۔

اس میں ۲ رکوع اور ۳۱ آیات ہیں۔یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ دھر کے فوائد وبرکات

☆ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو بکثرت پڑھے تو پڑھنے والے پر علم کی باتیں جاری ہوجائیں گی۔

☆ جو شخص اس سورۃ کو بطور ورد کے پڑھے تو پڑھنے والے سے دوزخ دُور ہوجائے گی۔

77- سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ

" مُرْسَلٰتِ" مُرْسَلَة" کی جمع ہے۔"بھیجی ہوئی۔" یہاں مرسلت سے مراد رسولوں کی جماعتیں ہیں جو نیکی پھیلانے کے لئے بھیجی گئی ہیں۔بعض نے اس کے معنی ہوائیں اور فرشتوں کی جماعتیں بھی کئے ہیں۔یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا گواہ ہیں نیکی

پھیلانے کے لئے بھیجی ہوئی جماعتیں۔اس سورۃ میں بتایا گیا ہے کہ رسولوں کی تکذیب کا ثمر کیا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ قیامت کی حقیقت اور ہولنا کیاں

متعدد چیزوں کی قسمیں کھا کر ارشاد فرمایا جا رہا ہے کہ قیامت ضرور برپا ہو گی پھر قیامت برپا ہونے کے ہولناک منظر کو بیان کیا گیا ہے۔

☆ سنتِ الٰہی کا تذکرہ

آیات نمبر ۱۶، ۱۷، ۱۸ میں ایک سنتِ الٰہی ذکر کی گئی ہے کہ جو شخص راہِ راست کو چھوڑ کر بادیہءِ ضلالت میں بھٹکتا ہے فسق و فجور کے جرائم کا ارتکاب کرتا ہے۔اس کی مخلوق پر ظلم اور تشدد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ ایسے شخص کو ہلاک و برباد کر دیا جائے اس کے بعد انسان کی تخلیق پھر اس کی بقا اور نشو و نما کے لئے جن اسباب و وسائل کی ضرورت ہے ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

☆ روزِ محشر میں کفار کی حالت

آیت انتیس سے لے کر آخر تک کفار کے ساتھ روزِ محشر جو معاملہ کیا جائے گا اس کو بیان فرما دیا۔

☆ متقین پر عنایات اور نوازشات

آیت نمبر اکتالیس تا چوالیس میں متقین پر جو عنایات اور نوازشات کی جائیں گی وہ بتا دیں تا کہ لوگ دونوں گروہوں میں سے جس گروہ میں شامل ہونا چاہیں سوچ سمجھ کر شامل ہوں۔

یہ سورت پارہ نمبر 29 میں ہے۔اس سورت میں ۲ رکوع اور ۵۰ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ المرسلت کے فوائد و برکات

☆ اگر یہ سورۃ صاحب حکومت پڑھے تو رعایا تابع دار رہے گی اور دُشمن مغلوب ہو جائیں گے۔

☆ اگر ماں باپ پڑھ کر دُعا کریں تو ان شاء اللہ تعالیٰ اولاد فرمانبردار ہو۔

78- سُوۡرَةُ النّبَاِ

نبا کے معنی ہیں ''خبر''۔ یہ نام دوسری آیت میں مذکور ہے۔ عَنِ النَّبَاِالۡعَظِيۡمِ ۔(ترجمہ) ''بڑی بھاری خبر کے متعلق۔''اس سورت میں بعثت بعد الموت کا ذکر ہے۔ جب تمام انسانوں کو خدا کے سامنے اپنے اعمال کا جواب دینا ہو گا۔اس سورت کا دوسرا نام عَـمَّ ۔عَـنۡ اور مَـا سے مرکب ہے۔ عَنۡ کے معنیٰ ''سے'' مَا کے معنی ہیں ''کیا''۔یعنی کسی چیز کے بارے میں۔

چند اہم مضامین

☆ **ابدی زندگی بعد از موت**

حضور سرورِ عالم ﷺ کی ہر بات ویسے تو اہلِ مکہ کے لئے حیرت انگیز تھی وہ لوگ حضور ﷺ کی باتیں سنتے اور حضور ﷺ کے اعمال کا مشاہدہ کرتے تو ان پر عجیب قسم کی سراسیمگی طاری ہوجاتی ۔سب سے زیادہ جس چیز نے انہیں پریشان کر رکھا تھا وہ رسولِ کریم ﷺ کا یہ ارشاد تھا کہ اس جہانِ رنگ و بو کے بعد ایک اور جہان بھی ہے اس چند روزہ زندگی کے بعد ایک ایسی زندگی شروع ہوگی جس کی انتہا نہیں ۔

☆ **یومِ حساب سے کفار و مشرکین کا انکار**

قیامت کے دن انہیں اور ان کے آبا ؤ اجداد کو قبروں سے نکال کر ربِ کائنات کے سامنے پیش کیا جائے گا۔اور وہاں ان سے ان کے چھوٹے بڑے اعمال کا حساب لیا جائے گا ان کی عقل جس کی دقیقہ سنجی پر انہیں بڑا گھمنڈ تھا اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہ تھی کہ ہزاروں صدیوں کی پہنائیوں میں ان کی مشتِ غبار کے بکھرے ہوئے ذرّے کون جمع کرے گا اور پھر ان میں روح کیسے پھونکی جائے گی وہ اس مسئلہ پر شب و روز غور کرتے آپس میں بحث و تمحیص کرتے اور اپنی مجلسوں میں اس موضوع پر گرما گرم مذاکرے کرتے ۔لیکن وہ کسی صورت وقوعِ قیامت کو ماننے کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں پاتے ۔اور اس نہ ماننے میں ایک نفسیاتی جھجک بھی سدِّ راہ بنی ہوئی تھی اگر وہ وقوعِ قیامت کو تسلیم کرتے ہیں تو ان کی زندگی کا سارا کیا دھرا الٹ پلٹ ہو کر رہ جاتا ہے اس معاشرہ میں انہیں لوٹ کھسوٹ کی جو آزادی میسر تھی عیش و عشرت کی محفلیں جن میں مدہوش، سرمست جوانیاں ساری رات محو رقص رہا کرتیں بادۂ ارغوانی کے بلوریں جام مصروف گردش رہتے ۔ جہاں کسی ضرورت مند کا استحصال مباح تھا ۔ جہاں قرض خواہ اپنے مقروض سے من مانی شرح پر سود لیا کرتا تھا۔اگر وہ روزِ حساب پر ایمان لاتے ہیں تو ان تمام لغویات سے دست کش ہونا پڑتا ہے جس کے لئے وہ تیار نہ تھے اس سنگ گراں کو ان کی راہ سے ہٹانے کے لئے قرآنِ کریم نے متعدد بار بڑے زور شور سے بڑے زوردار دلائل پیش کئے ہیں۔

☆ **قیامت کی حقانیت کے دلائل**

اس سورہ مبارکہ میں بھی یہی موضوع زیرِ بحث ہے ۔ دوٹوک الفاظ میں یہ بتا دیا کہ تمہارے انکار سے حقیقت نہیں بدل سکتی ۔قیامت ضرور برپا ہوگی تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے۔

☆ **کفار کے سوالات اور جواب**

کفار بار بار یہ پوچھتے کہ اگر قیامت آنی ہے تو آپ ﷺ ذرا اس کی تاریخ تو بتا دیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محبوب ﷺ اس کی تاریخ بیان کرنا آپ ﷺ کے فرائض میں سے نہیں اور حکمتِ الٰہی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہ خبر صیغہء راز میں رہے۔آپ ﷺ کا اس میں اتنا ہی فرض ہے کہ آپ ﷺ انہیں ڈراتے رہیں تا کہ یہ لوگ اپنی بروقت اصلاح کر لیں۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔اس سورت میں ۲ رکوع ۴۰ آیات ہیں ۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ النبا کے فوائد و برکات

☆ اگر کسی شخص کو ضعف بصارت کی شکایت ہو تو اس کو چاہیے کہ ہر روز اس سورۃ کو پڑھ لیا کرے ان شاء اللہ تعالیٰ آنکھوں میں روشنی پیدا ہو جائے گی اور

دل میں نُور پیدا ہوگا خواہ حفظ پڑھے یا ناظرہ۔

☆ جو شخص اس سورۃ کو پڑھ کر حاکم کے روبرو جاوے گا تو وہ حاکم اس پر مہربان رہے گا اور اس سورۃ لکھ کر اپنے پاس رکھ کر جائے گا تو حاکم کے شر سے محفوظ رہے گا۔

79- سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت

نازعۃ کی جمع ہے اس کے معنی ہیں اپنے آپ کو کھینچ کر باہر نکال لینے والی جماعتیں۔مفسرین کے اقوال حسب ذیل ہیں۔''نازعات'' سے مراد فرشتے ہیں جو کافر کی جان نکالتے ہیں یا موت یا ستارے ہیں۔جو افق سے افق کی طرف جاتے ہیں یا کمانیں۔اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ انسان روحانی مدارج اس وقت تک حاصل نہیں کرسکتا۔جب تک وہ اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے کھینچ کر نہ نکال لے۔یہ نام سورۃ کی پہلی آیت میں مذکور ہے۔وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا۔گواہ ہیں ڈوب کر نکال لینے والی۔

چند اہم مضامین

☆ کفار کی ہٹ دھرمی

کفار کسی قیمت پر وقوعِ قیامت کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہ تھے ان کی اسی الجھن کو دور کرنے کیلئے اس سورت میں بھی خصوصی توجہ مبذول فرمائی گئی ہے جس طرح گزشتہ سورۃ النباء میں بیان کیا گیا۔

☆ قیامت ناقابلِ تردید حقیقت

اہم تکوینی فرائض کی انجام دہی پر جو ذی شان فرشتے مقرر ہیں ان کی قسم اٹھا کر فرمادیا کہ قیامت ضرور برپا ہوگی دنیا کی کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی دنیا بھر کے کفار و مشرکین اگر اس کا انکار بھی کرتے رہیں اور اس کے ناممکن ہونے کا فتویٰ بھی صادر کرتے رہیں اور اس کے وقوع پر اپنی خشم ناکی اور برہمی کا اظہار کرتے رہیں تب بھی قیامت برپا ہوکر رہے گی۔خداوند ذوالجلال کا یہ اعلان وقوعِ قیامت کی جملہ دلیلوں سے قوی اور ناقابلِ تردید ہے۔

☆ منکرینِ قیامت کا اعتراض اور انھیں جواب

بات اسی پر ختم کردی جاتی تو مزید کسی وضاحت کی ضرورت نہ تھی۔لیکن اس کے بعد ان کے اس اعتراض کو بھی پیش کردیا جو وہ بڑی شدو مد سے کیا کرتے تھے کہ بھلا یہ ہڈیاں جب بوسیدہ اور خستہ ہوکر ریزہ ریزہ ہوجائیں گی اور ہوا کے تیز جھونکے ان کو زمین کے گوشہ گوشہ میں بکھیر دیں گے ان ذروں کو پھر یک جا کرنا اور ان میں روح پھونکنا قطعاً ممکن نہیں۔اس کا جواب یہ کہہ کردے دیا کہ جس چیز کو تم ناممکن تصور کررہے ہو۔اس کے لئے تو صرف ہمارے ایک ہچکولے کی ضرورت ہے سب قبروں سے نکل کر میدانِ محشر میں کھڑے ہوجائیں گے تم ایسا نہیں کرسکتے یہ درست ہے تم ان بکھرے ہوئے ذروں کے مقام کو نہیں جانتے یہ درست ہے تم ان میں از سرِ نو روح نہیں پھونک سکتے۔یہ درست ہے لیکن کیا خالقِ کائنات بھی ایسا نہیں کرسکتا؟ کچھ تو سوچو کچھ تو عقل سے کام لو۔

☆ گزشتہ سرکشوں کی بغاوت

پھرانہیں بتایا گیا کہ ان سے پہلے بھی اس قسم کے سرکش لوگ گزرے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا ۔انہیں اپنی قوت اور سلطنت پر بڑا ناز تھا۔لیکن جب غضبِ الٰہی کی بجلی کوندی تو ان کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔فرعون کو اے اہلِ مکہ! تم سب جانتے ہو اس نے میری مخلوق پر جو مظالم کئے ۔میرے کلیم کے خلاف جو محاذ آرائی کی اس کا عبرت ناک انجام بھگتنا پڑا۔

اس سورت میں ۲ رکوع ۴۶ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ النزعت کے فوائد و برکات

☆ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو دُشمن کے شر سے بچنے کے لئے پڑھے گا تو ان شاءاللہ تعالیٰ دُشمن کے ہر شر سے محفوظ رہے گا۔

☆ اس سورۃ کو تین مرتبہ پڑھنے سے افسر کے عتاب سے امن میں رہے اور افسر مہربان ہو۔

☆ اس سورۃ کو ہر روز جو کوئی پڑھے گا تو پڑھنے والے کا ایمان سلامتی کے ساتھ رہے گا۔

80- سُورَۃُ عَبَسَ

عبس کے معنی ہیں ’’تیوری چڑھائی۔‘‘ یہ نام سورۃ کی پہلی آیت میں مذکور ہے۔عَبَسَ وَتَوَلّٰی (آیت ۱)’’تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا۔‘‘ اس سورت میں وہ واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں رؤسا قریش بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ ان کو تبلیغ کر رہے تھے۔ ایک نابینا صحابی ابن ام مکتومؓ آئے اور سلام عرض کیا اور ان کی توجہ اپنی طرف پھیرنا چاہی لیکن حضور ﷺ نے ناپسند کیا۔اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی اور بتایا بڑے آدمیوں کی اتنی پرواہ نہ کرو۔

چند اہم مضامین

☆ حضرت اُمّ مکتومؓ کا واقعہ

حضرت عبداللہؓ بن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ جو اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے خالوزاد بھائی تھے اور ان خوش نصیبوں میں سے تھے جن کا شمار ’’السابقون الاوّلون‘‘ میں ہوتا ہے۔یہ نابینا تھے ایک روز بارگاہِ رسالت ﷺ میں شیبہ،عتبہ پسران ربیعہ،ابوجہل،امیہ ابن خلف،ولید ابن مغیرہ،عباس ابن عبدالمطلب اور دیگر رؤسائے قریش حاضر تھے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑی دلسوزی اور محویت سے انہیں کفر وشرک کے اندھیروں سے نکالنے کی سعی فرمار ہے تھے۔ ’’**حریص علیکم**‘‘ کی شان اپنے پورے جوبن پر تھی دریں اثناء عبداللہ ابن ام مکتوم حاضر ہوئے نابینا ہونے کی وجہ سے محفل کا رنگ نہ دیکھ سکے۔انہوں نے اپنے شوقِ فراواں سے مجبور ہو کر آتے ہی عرض کی ’’**یارسول الله علمنی مما علمک الله**‘‘ (اے اللہ کے رسول ﷺ جو اللہ نے آپ ﷺ کو سکھایا اس میں سے مجھے بھی سکھائیے)

☆ شکستہ دلوں اور سوختہ جگروں کی قدر ومنزلت

یہ مداخلت بیجا حضور ﷺ کو پسند نہ آئی رخِ انور پر ناگواری کے آثار نمایاں ہوئے آدابِ مجلس کا تقاضا بھی یہی تھا کہ جو سلسلہ کلام پہلے

شروع ہے وہ ختم ہو جائے تو نئی بات چھیڑی جائے یہاں تو حضورﷺ تبلیغ کا نہایت اہم ترین فریضہ ادا کرنے میں مصروف تھے عبداللہ پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے مزید تعلیم حاصل کرنے کیلئے ان کے پاس بے شمار مواقع تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہؓ کی دلجوئی کرتے ہوئے یہ سورۃ مبارکہ نازل فرمائی تاکہ دنیا کو پتہ چل سکے کہ اسکی بارگاہ میں شکستہ دلوں اور سوختہ جگروں کی جو قدر و منزلت ہے وہ کسی اور کی نہیں۔

☆ محبوب کریمﷺ کو تنبیہہ

یہاں ایک چیز غور طلب ہے۔ قرانِ کریم میں دوسرے مقامات پر جہاں بھی اللہ نے اپنے حبیبِ لبیبﷺ سے خطاب فرمایا ہے وہاں محبت پیار اور دلجوئی کی حد کر دی گئی ہے لیکن ان مقامات کے برعکس یہاں اسلوبِ بیان میں بڑا جلال ہے۔ اندازِ خطاب میں تندی کا پہلو غالب ہے۔ بظاہر غلطی حضرت عبداللہؓ کی ہے کہ انہوں نے مجلسِ نبوت کے آداب کا پاس نہ رکھا نیز حضورﷺ کسی اپنے ذاتی کام میں مصروف نہ تھے۔ بلکہ "بلغ ماانزل الیک" کے حکم کی تعمیل میں مشغول تھے چاہیے تو یہ تھا کہ عبداللہ کو سرزنش کی جاتی کہ انہوں نے فرائضِ نبوت کی ادائیگی میں مداخلت کیوں کی ہے لیکن ان کے بجائے اپنے محبوب کریمﷺ کو تنبیہہ فرمادی کہ آپﷺ نے ناگواری کا اظہار کیوں کیا اور ان سے بے رخی کیوں برتی۔ اس میں کیا حکمت ہے؟

☆ رؤسائے مکہ کی غلط فہمی کا ازالہ

آیات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا تند لہجہ اختیار کر کے رؤسائے مکہ کی ایک غلط فہمی کا ازالہ کرنا مقصود ہے۔ جس میں وہ بری طرح مبتلا تھے وہ یہ سمجھتے تھے کہ اسلام کو ان کی بڑی ضرورت ہے ان کے مسلمان ہونے سے اسلام کو چار چاند لگ جائیں گے۔ پیغمبرِ اسلام کی عزت اور توقیر میں اضافہ ہوگا۔ انہیں اسلام کی چنداں ضرورت نہیں اس لئے جس محفل میں وہ موجود ہوں کسی دوسرے شخص کو درخوراعتنا نہیں سمجھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی ابتدائی آیتوں میں ان کی اس غلط فہمی کو دور کر دیا کہ یہاں تو اس کو پذیرائی بخشی جاتی ہے جو خلوص اور طلب صادق لے کر حاضر ہوتا ہے خواہ وہ مفلس و کنگال ہی کیوں نہ ہو جس شخص کو اپنی دولت اور جاہ و منصب پر گھمنڈ ہے جس کے دل میں جذبہ صادق نہیں۔ اس کی یہاں کوئی گنجائش نہیں۔ انہیں اسلام کی ضرورت ہے تاکہ اس کی برکتوں اور ضیاء پاشیوں سے ان کا تاریک مستقبل درخشاں ہو جائے۔ اسلام کو ان کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اگر وہ اس سے فیض یاب نہ ہوں گے تو کئی دوسرے خوش نصیب اس چشمہ شیریں سے آ کر سیراب ہوں گے۔ قیامت تک آنیوالے رئیسوں، دلتمندوں، خاقانوں اور قیصروں کی اس غلط فہمی کو دور کر دیا آیات کے لہجہ میں یہ تندی ایک اہم ضرورت کے پیشِ نظر اختیار کی گئی۔

☆ کم فہم و عقل لوگ

جو لوگ ان آیات سے سرورِ عالمﷺ کے مرتبہ عالیہ کی تنقیص کرتے ہیں وہ پرلے درجے کے کم فہم ہیں۔ پہلے بھی اہلِ نفاق کا یہ شیوہ تھا علامہ اسماعیل حقی لکھتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ ایک امام ہمیشہ نماز میں اسی سورت کی قرأت کرتا ہے تو آپؓ نے ایک آدمی بھیجا جس نے اس کا سر قلم کر دیا چونکہ وہ حضورﷺ کے مرتبہ عالی کی تنقیص کے ارادے سے اس کی قرأت کیا کرتا تھا تاکہ مقتدیوں کے دل میں بھی حضورﷺ کی عظمت کم ہو جائے اس لئے نگاہِ فاروقؓ میں وہ مرتد تھا۔ اور مرتد واجب القتل ہوا کرتا ہے۔ (روح البیان) ایسے مقامات پر انسان کو سنبھل کر قدم اٹھانا چاہیے مبادا ایمان کی شمع گل ہو جائے۔

☆ انسان کی ناشکری

آیت نمبر ۱۷ سے ایک نیا مضمون شروع ہوتا ہے انسان کی ناشکری کی کیفیت بتائی جارہی ہے کہ جس ربِ کریم نے اس کو پیدا کیا اور اس کے ظاہری اعضاء اور باطنی قویٰ میں موزونیت کا خیال رکھا پھر اس کی خوراک کا سامان مہیا فرمادیا اس کو کبھی خیال نہ آیا کہ وہ ایسے کریم پروردِگار کا شکر یہ ادا کرے اس سے بڑھ کر اور بدنصیبی کیا ہوسکتی ہے۔

☆ احوالِ قیامت کی طرف توجہ

آیت نمبر ۳۳ سے آخر تک احوال قیامت کی طرف متوجہ کردیا تا کہ انسان آج ہی اس امتحان کے لئے تیاری شروع کردے۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔اس سورت میں ا رکوع اور ۴۲ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ عبس کے فوائد وبرکات

☆ اس سورۃ کے ورد کرنے کی برکت سے آنکھوں میں روشنی پیدا ہوتی ہے۔

☆ جو کوئی کام شروع کرے تو اس سورۃ کو پہلے پڑھ لے ان شاء اللہ اس کے کام میں برکت ہوگی۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھنے سے راستے کے خطروں سے امن میں رہتا ہے۔

☆ اس سورۃ کو روزانہ پڑھنے سے قیامت کے دن خوشحال نظر آئے گا۔

81- سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ

لپیٹ لینا۔ باب تفعیل ۔ كَوَّرَ ۔ تَكْوِيْرًا ۔ یہ نام اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ (آیت ۱) سے ماخوذ ہے جب سورج لپیٹ لیا جائے گا اس سورۃ میں دنیا کی صف لپیٹنے کا ذکر ہے۔

چند اہم مضامین

☆ قیامت کے مراحل

قیامت اور رسالت کے بارے میں ہی یہاں دلائل وشواہد ذکر فرمائے جارہے ہیں قیامت کے دو مرحلے ہیں پہلا مرحلہ وہ ہے جب یہ موجودہ نظامِ کائنات درہم برہم کردیا جائے گا نہ چرخ نیلوفری رہے گا نہ مہر و ماہ کی تابانیاں رہیں گی اور نہ ان گنت ستارے چمکتے رہیں گے۔فلک بوس پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر ہوا میں غبار کی طرح اُڑنے لگیں گے۔ چرند وپرند کی حالت دیدنی ہوگی اس کے بعد اس کے دوسرے مرحلے کا ذکر فرمایا گیا جب دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا ہر چیز اپنی اپنی قبروں سے زندہ و بیدار اٹھ کر کھڑی ہوگی اور سب کو بارگاہِ خداوند ذوالجلال میں محاسبہ کے لئے پیش کردیا جائیگا۔ایک طرف آنکھوں کے سامنے دوزخ کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے دوسری طرف جنت اپنی تمام زینت اور آرائش کے ساتھ بندگانِ خدا کے لئے چشم راہ ہوگی۔

☆ تذکرہءرسالت

ذکرِ قیامت کے بعد رسالت کا تذکرہ فرمایا پہلے متعدد قسمیں کھائیں پھر بتایا کہ حاملِ قرآن اللہ کا رسول ہے۔ یہ کلام جو وہ تمہیں پڑھ کر سناتا ہے یہ نہ اس نے خود تالیف کیا ہے اور نہ کسی نے اسے سکھایا اور پڑھایا ہے بلکہ ایک معزز و محترم فرشتہ جس کی امانت و دیانت ہر شک وشبہ سے بالا تر ہے وہ فرشتہ اللہ کی جناب سے لے کر آیا ہے۔

☆ نادانوں سے خطاب

اے نادانو! اس چشمہ شیریں کو چھوڑ کر تم سراب کے پیچھے کیوں دوڑے جا رہے ہو ذرا ہوش سے کام لو اپنی عاقبت برباد نہ کرو۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔ اس سورت میں ارکوع اور ۲۹ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ التکویر کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو پڑھ کر آنکھ پر دم کرنے سے بینائی میں قوت ہو جاتی ہے اور آشوب چشم اور جالا وغیرہ دفع ہو جاتا ہے۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر اور پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں تو مریض کو صحت حاصل ہو۔

82- سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ

اِنْفِطَارُ کے معنی ہیں پھٹ جانا۔ باب انفعال ہے۔ اِنْفَطَرَ یَنْفَطِرُ اِنْفِطَار"۔ پہلی آیت کا لفظ اِنْفَطَرَتْ سے ماخوذ ہے۔ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ. "جب آسمان پھٹ جائے گا" اس میں بھی قیامت کی گھڑی کا ذکر ہے۔ اور جب اس دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے گا اور دنیا فنا ہو جائے گی۔ خدا کے سامنے حاضر ہوگی۔

چند اہم مضامین

☆ دنیاوی اعمال کا اجر

وقوعِ قیامت کا ہولناک منظر پیش کرنے کے بعد بتا دیا کہ اس روز فریب کے سارے پردے چاک ہو جائیں گے۔ حقیقت اپنی صحیح صورت میں نمایاں ہو جائے گی، ہر شخص کو خود بخود اپنے کارناموں کے بارے میں پتہ چل جائے گا، کہ وہ دنیا میں کیا کرتا رہا نیکی یا بدی کا جو بیج وہ بو آیا تھا اس کے اچھے یا برے کیا نتائج مرتب ہوئے؟

☆ انسانوں کی ناشکری

پھر انسان کو کہا جا رہا ہے کہ اے انسان جس ربِ کریم نے تجھے اپنے لطف و کرم کے آغوش میں پالا، اپنے بے پایاں احسانات سے نوازا۔ تم اسی کی ناشکری کر رہے ہو۔ تم یہ نہ سمجھو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو وہ فراموش کر دیا جائے گا اور روزِ محشر اس کا کوئی باضابطہ ثبوت پیش نہ کیا جا سکے گا۔ یہ تمہاری غلط فہمی ہے ایسا ہر گز نہیں ہوگا بلکہ ہم نے معتبر فرشتے مقرر کر دیئے ہیں جو تیرے ہر فعل اور تیرے ہر جملے کو ضبطِ تحریر میں لا رہے ہیں۔ اس قابلِ وثوق ریکارڈ کے مطابق نیکوں کو ان کی نیکی کا اجر اور بروں کو ان کی برائی کی سزا ملے گی۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔اس سورت میں ارکوع ۱۹ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الانفطار کے فوائد و برکات

☆ اگر اس سورۃ کو قیدی پڑھے تو اس کو بہت جلد رہائی حاصل ہوگی۔

☆ اگر کسی دُشمن کا خوف ہو تو اس سورۃ کو تین بار پڑھے اور دُعا کرے ان شاء اللہ تعالیٰ خوف جاتا رہے گا۔

☆ اگر اس سورۃ کو پڑھے ہوئے پانی سے بخار والا غسل کرے تو اس کا بخار جلد دفع ہو جائے گا۔

83- سُوۡرَۃُ الۡمُطَفِّفِیۡنَ

''الۡمُطَفِّفِیۡنَ''مُطَفِّف'' کی جمع ہے اسکا مطلب ہے کمی کرنے والے۔یہ نام سورت کی پہلی آیت میں مذکور ہے۔ وَیۡل'' لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ ''کمی کرنے والوں کے لیے تباہی ہے۔''اس سورت میں معاملہ یا حقوق کی ادائیگی میں کمی کرنے والوں کو ڈرایا ہے۔کیونکہ حقوق کی ادائیگی میں ہی قیامِ امن کا راز مضمر ہے۔

چند اہم مضامین

☆ قیامت کی ضرورت وحکمت پر غور

اصلاحِ معاشرہ کے لئے آخرت پر ایمان جو موثر کردار انجام دیتا ہے وہ محتاج بیان نہیں جو لوگ روزِ جزا پر پختہ یقین رکھتے ہیں ان کی بظاہر نگرانی نہ بھی کی جائے تو وہ راستی اور دیانتداری کی راہ پر ثابت قدمی سے بڑھتے چلے جائیں گے۔کوئی لالچ اور کوئی خوف انہیں جادۂ حق سے سرمو مُنحرف نہیں کرسکتا۔لیکن وہ معاشرہ جس کے افراد قیامت پر یقین نہیں رکھتے ان میں طرح طرح کی خرابیاں بڑی آسانی سے راہ پالیتی ہیں تھوڑا سا خوف اور تھوڑا سا لالچ انہیں راہِ راست سے بھٹکانے کیلئے کافی ہے اہلِ مکہ چونکہ عام طور پر تجارت پیشہ تھے اس لئے لین دین میں ڈنڈی مارنا ان کے ہاں کا عام رواج تھا۔اس کی خرابی صرف یہی نہیں تھی کہ دوسرے کی حق تلفی ہوتی تھی بلکہ انجام کار ایسا کرنے والے کی تجارت کا بھی ستیاناس ہو جایا کرتا تھا۔اس لئے کفارِ مکہ کو وقوعِ قیامت کی ضرورت اور حکمت پر غور کرنے کے لئے اس سورت میں جو دعوت دی جارہی ہے اس کی ابتداء ''ویل اللمطففین'' سے کی اور انہیں بتایا کہ اگر وہ اس خسیس حرکت سے اپنی کاروباری سرگرمیوں کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو اس کی یہی ایک صورت ہے کہ وہ قیامت پر ایمان لے آئیں۔اس صورت میں کسی کی جرات نہ ہوگی کہ اس بد دیانتی کا ارتکاب کرے۔

☆ قیامت کے معترف کی عزت افزائی

اس کے بعد یہ بتایا کہ قیامت تو ہر حال میں برپا ہوگی لیکن جن لوگوں نے قیامت کے وقوع کو تسلیم کرلیا اور اس روز جزا کے مواخذہ سے ساری عمر ڈرتے رہے اور کبھی بھولے سے بھی غلط راستے پر قدم نہ رکھا۔قیامت کے روز ان کی جس طرح عزت افزائی کی جائے گی اس کا دلکش منظر بھی پیش کردیا۔

☆ کفار کی خبیث حرکت

آخر میں کفار کی ایک خسیس حرکت کا تذکرہ کر دیا گیا کہ وہ خود ساری خرابیوں کا مجسمہ ہیں اپنی غلاظتوں کو دیکھ کر انہیں کبھی ندامت نہیں ہوئی۔ بایں ہمہ اہلِ حق کو وہ بڑی حقارت آمیز نظروں سے دیکھتے ہیں۔ کنکھیوں سے اشارے کرتے ہیں اللہ والوں کی تذلیل کے بعد جب گھر لوٹتے ہیں تو بڑے شاداں وفرحاں، گویا کوئی بڑا معرکہ سر کر کے آئے ہیں خود بادیہءِ ضلالت میں بھٹک رہے ہیں اور گمراہی کا الزام ان پاک نیت لوگوں پر لگاتے ہیں جن پر انسانیت فخر کرتی ہے اور دینِ حق کو بجا طور پر ناز ہے۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔اس سورت میں 1 رکوع اور ۳٦ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ المطففین کے فوائد و برکات

☆ جو شخص اس سورۃ کو روزانہ وردر کھے گا وہ حشر کے دن ربّ العالمین کے سایہ رحمت میں کھڑا ہوگا۔

☆ اگر اس سورۃ کو کسی جمع کی ہوئی چیز پر پڑھ دیا جائے تو وہ چیز دیمک اور چوری سے محفوظ رہے گی۔

☆ جو بچہ بہت روتا ہو اس پر یہ سورۃ سات بار پڑھ کر دم کرے تو ان شاء اللہ تعالٰی اس کا رونا کم ہو جاوے گا اور سیرت وصورت اچھی ہوگی۔

84 – سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاقِ

''اَلْاِنْشِقَاق'' کے معنی پھٹ جانا۔ باب انفعال ہے۔اِنْشَقَّ۔یَنْشَقُّ ۔اِنْشِقَاقًا۔ یہ نام پہلی آیت کے لفظ انشقت سے ماخوذ ہے۔اور اس لفظ کا مصدر ہے۔اِذَاالسَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۔''جب آسمان پھٹ جائے گا'' اس سورت میں قیامت کا ذکر ہے۔

چند اہم مضامین

☆ قیامت کے حادثات کا تذکرہ

ابتدائی آیات میں ان ہولناک حادثات کا تذکرہ ہے جو وقوعِ قیامت کے وقت رُونما ہوں گے اس کے بعد انسان کو بتایا جا رہا ہے کہ اُسے چار و ناچار ہر حالت میں اپنے رب کے حضور میں پیش کیا جائے گا۔

☆ اولادِ آدمؑ کے گروہ

روزِ محشر تمام اولادِ آدم دو گروہوں میں بٹی ہوئی ہوگی۔ایک گروہ وہ ہوگا جن کو ازراہِ بشارت ان کا صحیفہءِ عمل ان کے دائیں ہاتھ میں پکڑایا جائے گا۔اس وقت ان کی خوشی کی انتہا نہ ہوگی دوسرا وہ گروہ جن کو ان کا نامہءِ اعمال پسِ پشت دیا جائے گا ان کی خستہ حالی اور رنج وغم کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔اس لئے ہر شخص کو آج یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ کس زُمرہ کے ساتھ اپنا حشر چاہتا ہے یہ فیصلہ کرتے ہوئے اسے بار بار غور وفکر کرنا چاہیے کیونکہ جو فیصلہ سوچ سمجھ کر اپنے اختیار سے اپنے بارے میں تم کرو گے روزِ محشر اسی کے مطابق تمہارے ساتھ برتاؤ کیا جائے گا۔

☆ قیامت کے مراحل کا قسمیہ اعتراف

آخر میں کئی قسمیں کھانے کے بعد انہیں بتایا جا رہا ہے کہ انہیں ان مرحلوں سے یکے بعد دیگرے ضرور گزرنا ہوگا۔حیرت ہے ان لوگوں

پر جو یہ جاننے کے بعد ایمان نہیں لا رہے اور جب قرآنِ کریم کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ سرِ نیاز خدا کی بارگاہِ جلال میں جھکا نہیں دیتے۔ ان کا انجام بڑا دردناک ہوگا۔ روزِ محشر فقط اہلِ ایمان ہی ایسے اجر سے نوازے جائیں گے جس کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔ اس سورت میں ا رکوع ۲۵ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ انشقاق کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کی چار آیتیں یعنی اذا السمآء سے وتخلت تک ان آیتوں کو لکھ کر حاملہ عورت کی بائیں ران پر باندھ دیں ان شاء اللہ تعالیٰ بہت آسانی کے ساتھ ولادت ہوگی۔ بعد ولادت فوراً اس تعویذ کو کھول لینا چاہیے۔

☆ اگر اس سورۃ کو پڑھ کر کسی نیش زدہ پر دم کر دیا جائے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اسے سکون اور آرام ہو جائے گا۔

85- سُوْرَۃُ الْبُرُوْجِ

''اَلْبُرُوْج'' برج کی جمع ہے۔ بروج سے مراد ستارے ہیں۔ یہ نام پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ۔ ''قسم ہے ستارے والے آسمان کی۔'' اس سورت میں مخالفینِ حق کی تباہی اور مومنوں کی کامیابی کا ذکر ہے۔

چند اہم مضامین

☆ اصحاب الاخدود

اصحاب الاخدود کون تھے؟ جن اہلِ ایمان کو انہوں نے انگاروں سے بھری ہوئی خندقوں میں پھینکا تھا۔ اور کس علاقے کے باشندے تھے؟ اور یہ کس زمانے کا واقعہ ہے؟ یہ تفاصیل آپ کو اس سورت کی تشریح کے ضمن میں ملیں گی۔

☆ کفر و باطل کی محرومیت

یہاں صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ کفر اور باطل نعمتِ ہدایت سے محروم ہونے کے باعث جوہرِ انسانیت سے بھی عاری ہو جاتا ہے رحمت و شفقت کا کوئی جذبہ اس کے دل میں باقی نہیں رہتا۔

☆ اہلِ حق کی استقامت

کمزور اور بے بس حق پرستوں پر کفار بپھرے ہوئے وحشی درندوں کی طرح جھپٹتے ہیں زندہ انسانوں کو بھڑکتے ہوئے شعلوں میں دھکے دے کر گرانا اور ان کو تڑپتے ہوئے دیکھ کر خوشی کا رقص کرنا ان کا معمول ہوا کرتا تھا لیکن جبر و تشدد کی انسانیت سوز قہر مانیوں میں اہلِ حق کی استقامت اور ثابت قدمی بھی اپنے اندر جو حسن اور دلفریبی رکھتی ہے اس کی بھی نظیر نہیں ملتی۔ وہ مظالم کی چکی میں پس رہے ہوتے ہیں، وہ تشدد کے شکنجے میں کسے جا رہے ہوتے ہیں لیکن ان کے لبوں پر مسکراہٹ کھیل رہی ہوتی ہے۔ ان کی آنکھوں سے کوئی آنسو نہیں ٹپکتا وہ آہ کرتے ہیں نہ فریاد، اپنے مولائے کریم کی خوشنودی کے حصول کو وہ اپنی مسرتوں اور سعادتوں کی معراج یقین کرتے ہیں۔

☆ مسلمانوں کے لئے عبرت

اس واقعہ کو بیان کرنے سے مدعا یہ ہے کہ مسلمان بھی ظلم وستم کے اس دور میں عالی ہمتی اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں۔ کفر کا طلسم بہت جلد ٹوٹ جائے گا۔ طاغوتی قوتیں سرنگوں ہو جائیں گی۔ مخالفت کے طوفان تھم جائیں گے اور فتح مبین حاصل ہوگی۔ ابوجہل اور ابولہب سے پہلے بھی کئی فرعون اور ثمودی گزرے ہیں لیکن وہ اپنی موت آپ مر جائیں گے اور حق کا پرچم لہراتا رہے گا۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔ اس سورت میں ا رکوع ۲۲ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ البروج کے فوائد و برکات

☆ جس بچے کا دودھ چھڑانا منظور ہو تو اس سورۃ کو لکھ کر بچے کے بازو پر باندھ دیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ بچہ آسانی سے دودھ چھوڑ دے گا۔

☆ اگر اس سورۃ کو لکھ کر پانی سے دھو کر بواسیر کے مریض کو پلائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ مریض کو شفا ہو۔

86- سُوْرَۃُ الطَّارِقْ

''طارق'' کے معنی ہیں رات کو آنے والا۔ یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ آسمان گواہ ہے اور رات کو آنے والا۔ اس سورت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ رسول کریم ﷺ ظلمت کے وقت مبعوث ہوئے پھر انہوں نے اس ظلمت کو دور کر کے اس دنیا میں توحید کے چراغ کو روشن کیا اور ایک ایسا ضابطہ حیات دیا۔ جو لوگوں کی فلاح کا ضامن ہے۔

چند اہم مضامین

☆ وقوعِ قیامت پر دلائل اور انسانوں کا امتحان

اس سورت میں بھی وقوعِ قیامت پر دلائل پیش کئے جا رہے ہیں لیکن ان کے بیان سے پہلے قسمیں کھا کر یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کو پیدا کرنے کے بعد اسے آوارہ نہیں چھوڑ دیا گیا کہ اس کے دل میں جو آئے کرتا رہے اور اسے کسی باز پرس کا اندیشہ نہ ہو۔ کیونکہ یہ حکمتِ الٰہی کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو گوناگوں صلاحیتوں سے مالا مال کر کے پیدا کیا ہے اور یہ دیکھنے کے لئے کہ وہ ان بخشی ہوئی نعمتوں کو کس طرح استعمال کرتا ہے اس کے محافظ بھی مقرر کر دیئے ہیں۔

☆ منکرین کو وعید سزا

قیامت کے منکرین کو بتایا جا رہا ہے کہ میری قدرت کا انکار کرنے سے پہلے ذرا اپنی پیدائش پر غور تو کرو، تمہارا مادہ تخلیق پانی کی ایک بوند ہے تمہاری چشم نرگسیں، چاند کی مانند چمکتا ہوا چہرہ، تمہاری خوبصورت پیشانی، موتیوں کی طرح دمکتے ہوئے دانت، یہ قد و قامت، سب اسی ایک بوند سے نمودار ہوئی ہے۔ پھر جسمانی قوتیں، ذہنی اور روحانی استعداد بھی اس میں بڑی خوش اسلوبی سے سمٹی ہوئی تھیں۔ جس کی قدرت کا حیرت انگیز شاہکار تمہاری آنکھوں کے سامنے ہے کیا وہ تمہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا۔ کیا اس میں کسی شک کی گنجائش ہے؟ یاد رکھو اگر تم راہِ راست اختیار نہیں کرو گے تو اس دن تمہیں کوئی ایسا دوست اور مددگار نہیں ملے گا جو خداوند قہار کے عذاب سے تمہیں چھڑا سکے۔

☆ اہلِ مکہ کی سازشیں

سورت کے اختتام سے پہلے صاف طور پر بتا دیا کہ اہلِ مکہ اسلام کو ناکام کرنے کیلئے سازشوں میں مصروف ہیں لیکن اللہ تعالیٰ بھی بے خبر نہیں۔ وہ ان کی کارستانیوں کو خوب جانتا ہے اور وہ اپنی قدرت سے ان کے تمام منصوبوں کو ناکام بنا کر رکھ دے گا۔ یہ کرّوفر، یہ شان وشوکت جو انہیں بدمست کئے ہوئے ہے چند روزہ ہے غور وتدبر کے لئے جو مہلت انہیں دی گئی ہے وہ جب اختتام پذیر ہوگی تو پھر غضبِ الٰہی کی بجلی کوندے گی اور انہیں خاک سیاہ بنا کر رکھ دے گی۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔ اس سورت میں ا رکوع اور ۱۷ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الطارق کے فوائد وبرکات

☆ اگر اس سورۃ کو پڑھ کر کسی دوا پر دم کریں تو دوا کوئی نقصان نہ دے گی۔

☆ اگر اس سورۃ کا ورد کرے تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہ شیطان سے دُور رہے گا۔

☆ سورۃ الطارق کی پہلی دس آیتیں سوتے وقت پڑھ لینے سے احتلام سے حفاظت رہتی ہے۔

☆ جس مکان میں جن یا پتھر آتے ہوں تو سورۃ الطارق چار کیلوں پر پچیس پچیس بار پڑھ کر کیلوں پر دم کر کے ان کیلوں کو مکان کے چاروں کونوں میں گاڑ دیں، ان شاء اللہ تعالیٰ جن دفع ہو جائے گا۔

☆ جس کو باؤلا کتا کاٹ لے تو سورۃ الطارق کی آیت ۱۵ تا ۱۷ تک روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ہر روز اس کو ایک ٹکڑا کھلا دیں (یعنی چالیس دن تک روزانہ ایک ٹکڑے پر پڑھ کر) تو ان شاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا۔

87- سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی

"اعلیٰ" کے معنی ہیں بہت بلند (اللہ کا نام) ہے۔ یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی۔ "اپنے رب بہت بلند کے نام کی تسبیح کر۔" اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے سے ہی انسان بلند مقام پر پہنچ سکتا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ تسبیح رب کا حکم

اس سورت کا آغاز اس حکم سے ہو رہا ہے کہ اپنے ربِ اعلیٰ کی تسبیح بیان کرو۔ یعنی وہ ہر نقص، ضعف، ناتوانی سے پاک ہے اس کی ذات قدرت وحکمت کا سرچشمہ ہے۔ آسمان، آفتاب و ماہتاب، فضا کی پہنائیاں، پہاڑوں کی بلندیاں، سمندروں کی بے قراریاں، اسی نے پیدا فرمائی ہیں ان تمام چھوٹی بڑی چیزوں کی تخلیق بے ہنگم اور بے جوڑ نہیں بلکہ ہر چیز کو اس نے ایک اندازے اور سلیقے کے مطابق پیدا فرمایا ہے اور ہر چیز کو اپنے طبعی فرائض انجام دینے کے لئے ظاہری اور باطنی قوتیں اور ان قوتوں سے کام لینے کے لئے آلات و جوارح بھی مرحمت فرمائے ہیں۔ اس نے ہر چیز کی جسمانی خوراک کا بھی مناسب انتظام فرمایا ہے اور ان کی اخلاقی اور روحانی بالیدگی کے لئے یہ صحیفۂ رشد وہدایت نازل کیا ہے اور اس کے ہر کلمہ کو آپ ﷺ کی لوحِ قلب پر یوں ثبت کر دیا ہے کہ اب اس کے بھولنے کا امکان تک بھی نہیں۔

☆ اپنے حبیب ﷺ کو حکم

اس کے بعد اپنے حبیب ﷺ کو فرمایا کہ آپ ﷺ کا کام نصیحت کرنا ہے جس کے دل میں حق پذیری کی صلاحیت ہوگی وہ اسے بصد ذوق و شوق قبول کرلے گا لیکن جو ازلی بدبخت ہے وہ اس سے دور بھاگے گا اور اس انکار کی اسے سزا ملے گی جو بڑی المناک ہوگی۔

☆ متقی کے لئے جزا

آخری آیات میں سمجھا دیا کہ دارین کی کامیابی کا تاج فقط اس شخص کے سر کی زینت بنتا ہے جو فکری اور عملی طور پر اپنا دامن بچاتا ہے اور ذکرِ الٰہی میں شب و روز مصروف رہتا ہے یہ ایک ابدی حقیقت ہے جس کو اس قرآن میں بھی بیان کر دیا گیا ہے اور اس سے پہلے جو آسمانی صحیفے انبیاء سابقین پر نازل ہوئے ان میں بھی اس کو بیان کر دیا گیا تھا۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔اس سورت میں ارکوع ۱۹ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الاعلیٰ کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو تین بار پڑھ کر سفر کرے تو ان شاء اللہ تعالیٰ کامیاب سفر ہو اور ہر آفت سے محفوظ ہو۔

☆ گھر واپس آ کر اگر اس سورۃ کو روزانہ پڑھ لیا کرے تو بڑی فضیلت ہے، ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

88- سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ

''غاشیہ'' کے معنی ہیں ڈھانپ لینے والی چیز۔یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۔کیا تیرے پاس ڈھانپ لینے والی کی خبر نہیں آئی۔اس سورۃ میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اپنے نفس کا تزکیہ نہیں کرتے اور دنیا پر ہی گرے رہتے ہیں۔آخر ایک وقت آتا ہے کہ جس مصیبت سے وہ بچنا چاہتے تھے وہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔رسالت کے مکی دور میں سارا زور تین باتوں کو ذہن نشین کرانے پر دیا گیا۔

☆توحید ☆رسالت ☆آخرت

چند اہم مضامین

☆ قیامت سے متعلق سوال

یہاں قیامت کا ذکر بڑے اچھوتے انداز سے ایک سوال کی صورت میں کیا جارہا ہے۔اے مخاطب! کیا تو نے ایک ایسی چیز کے بارے میں کچھ سنا ہے جو ساری کائنات پر چھا جائے گی۔بلندیوں اور پستیوں میں کوئی چیز اس سے بچ نہ سکے گی۔یہی روزِ قیامت ہے۔

☆ بنی نوع انسان کے گروہ

اس روز بنی نوع انسان کو فقط دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ایک گروہ ان بدنصیبوں کا ہوگا جنہوں نے اللہ کے رسولوں کی دعوت کو مسترد کر دیا تھا اس روز ان کی جو درگت بنے گی اس کا ایسا موثر ذکر کیا گیا ہے کہ اسے پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔دوسرا وہ گروہ جس نے

اپنے رسولوں کی دعوت کو صمیمِ قلب سے قبول کیا۔ بڑی مضبوطی سے ان کے دامن کو تھام لیا۔ ہجومِ مصائب میں بھی ان کے پاؤں نہ ڈگمگائے۔اس روز ان کی جس طرح عزت افزائی کی جائے گی اس کا روح پرور نقشہ کھینچ دیا۔

☆ چار چیزوں کی تخلیق پر غور کرنے کا حکم

اس تذکرہ کے بعد اب اہلِ عرب کو دعوت دی جارہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت،اوراس کے علم وحکمت پر اب بھی وہ ایمان نہیں لائے تو ذرا ان چار چیزوں کی تخلیق پر غور کریں۔جن کا مشاہدہ سفر وحضر میں وہ ہر وقت کرتے رہتے ہیں۔ذرا اُونٹ کی طرف دیکھو جو بے آب وگیاہ میدانوں اور لق ودق وسیع ریگستانوں کو عبور کرتا ہے۔اس کے باوجود نہ وہ طویل سفر سے تھکتا ہےاور نہ پیاس کی شدت اسے درماندہ کرتی ہے۔یہ تمہیں اورتمہارے بوجھ کو اٹھائے ہوئے مستانہ وار منزل کی طرف بڑھا چلا جاتا ہے کیا اس کی ساخت،اس کی قوت برداشت، بھوک اور پیاس کے باوجود اس کی بے پناہ توانائی اس بات کی گواہی نہیں دے رہی کہ جس نے اس کو پیدا کیا ہےاس کی قدرت اوراس کی حکمت بےعدیل اور بےنظیر ہے۔

ذرا سر اوپر اٹھاؤ اور جزیرۂ عرب کے اس نیلگوں آسمان پر نظر ڈالو۔اس کی وسعت،اس کی بلندی،اس کی دل موہ لینے والی رنگت، پھر دن کے وقت اس میں چمکتا دمکتا سورج اور رات کے وقت ستاروں کی ان گنت آویزاں قندیلیں دیکھ کر تمہیں یقین نہیں آتا کہ یہ ایسے خالق کی تخلیق ہے جس کی قدرت اور حکمت لاجواب ہے۔یہ سلسلہ کوہ جو تمہیں ہر طرف پھیلا ہوا نظر آتا ہےاس کے پتھر اوراس کی چٹانیں،اس کی اونچی چوٹیاں اور پست وادیاں اپنی آفرینش میں جو افادیت رکھتی ہیں کیا تم اس کا انکار کرسکتے ہو؟ یہ فرشِ زمین جو حدِ نگاہ تک پھیلا ہوا ہے جو اپنی تہوں میں تمہارے لیےخزانے سمیٹے ہوئے ہے کیا تمہیں غور وفکر کی دعوت نہیں دے رہے۔

☆ حضورﷺ کی ذمہ داری

آخر میں اپنے حبیب مکرمﷺ کو بتا دیا کہ آپﷺ کا کام فقط ان کو نصیحت کرنا ہے۔یہ فریضہ نبوت آپﷺ بڑی دلسوزی اور حسن وخوبی سے انجام دے رہے ہیں اگر وہ ایمان نہیں لاتے تو آپﷺ اس پر دلگیر کیوں ہوں اللہ تعالیٰ ان نابکاروں سے خود نبٹ لے گا۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔ اس سورت میں ارکوع ۲۶ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الغاشیہ کے فوائد وبرکات

☆ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو پڑھ کر کھانے پر دم کر کے کھائے تو وہ کھانا اس کو نفع دے گا اور کوئی بُرائی وغیرہ نہ ہوگی۔

☆ اگر مریض پر تین دفعہ اس سورۃ کو پڑھ کر دم کرے تو مریض کو شفا حاصل ہوگی۔

☆ جو شخص اس کو روزانہ پڑھے گا وہ عذاب اور حساب قیامت سے محفوظ رہے گا۔

89- سُوْرَةُ الْفَجْرِ

فجر صبح کی روشنی کے پھوٹنے کا نام ہے۔یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ وَالْفَجْرِ ’’قسم ہے فجر کی۔‘‘اس سورت میں بتایا ہے کہ انسان اعلیٰ روحانی حالت صرف عبادتِ الٰہی سے حاصل کرسکتا ہےاوراسی غرض کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔ارشادِ الٰہی ہے۔

وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ

ترجمہ: میں نے جن وانس اپنی عبادت کے لئے پیدا کیے ہیں۔

چند اہم مضامین

☆ کفار کی غلط فہمی

ابتداء میں کفار نے اسلام کی دلوں کو مسخر کر لینے والی قوت کا صحیح اندازہ نہ لگایا تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہ آواز لوگوں کے عقائد کی پختگی سے ٹکرا ٹکرا کر خود ہی اپنا سر پھوڑ لے گی اور معاملہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن جب اس دعوت کے داعی مکرم ﷺ کی سیرت کی تابانیاں تعصب وہٹ دھرمی کی سنگین فصیلوں میں شگاف پیدا کرنے لگیں اور کفر وشرک کے بڑے بڑے ستون گرنے لگے تو اہلِ مکہ نے مزید رواداری اور چشم پوشی کا رویہ ترک کر دیا اور لنگوٹے کس کر اسلام کے سیلِ رواں کو روکنے کے لئے میدان میں نکل آئے اور ہر ایسے شخص پر ظلم وستم کی حد کر دیتے جو اسلام قبول کر لیتا۔

☆ سرفروش اور جانثار بندوں کی حوصلہ افزائی

اللہ تعالیٰ اپنے سرفروش اور جانثار بندوں کی حوصلہ افزائی فرما رہا اور انہیں بتا رہا ہے کہ کفار کی یہ سنگدلانہ حرکات نرالی نہیں۔ آج سے پہلے بھی ایسا ہوتا آیا ہے بڑے بڑے جابر اور طاقتور قبائل نے اور سنگ دل حکمرانوں نے اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لا کر اہلِ حق کو حرفِ غلط کی طرح مٹانے کی کوششیں کیں۔ لیکن عذابِ خداوندی نے ان کو نیست ونابود کر دیا۔ اگر مکہ کے ان رئیسوں نے اپنی یہ ظالمانہ رَوش نہ چھوڑی تو ان کا انجام بھی ایسا ہی ہولناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب لوگوں کے ہر قسم کے اعمال کو بڑے غور سے دیکھ رہا ہے اور مناسب وقت پر ان کو عبرتناک سزا دی جائے گی۔

☆ غلط نظریہ کا بطلان

یہاں ایک نظریہ کا بطلان کر دیا جس میں اکثر خدا فراموش قومیں اور افراد پہلے بھی مبتلا تھے اور اب بھی مبتلا ہیں۔ ان کا یہ خیال ہے کہ اگر انسان خوش حال اور باوقار زندگی بسر کر رہا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا منظورِ نظر ہے وہ جو کچھ کر رہا ہے اس کو خدا کی پسندیدگی کی سند حاصل ہے اور کسی کو اس پر اعتراض کرنے کا حق نہیں۔ اور جو شخص کسمپرسی اور افلاس کی زندگی گزار رہا ہے وہ خدا کی نظروں میں گرا ہوا ہے اس کی کوئی قدر ومنزلت نہیں۔ بتادیا کہ یہ نظریہ سراسر باطل ہے۔

☆ ربِ کائنات کی آزمائش اور وعید

مال کی فراوانی اور مال کی قلت الٰہی آزمائش کے دو رُخ ہیں وہ اپنے بندوں کو قارون کی دولت اور فرعون کا جاہ وجلال دے کر آزماتا ہے اور کبھی فقر وفاقہ کی سختیوں سے دوچار کر کے ان کو پرکھتا ہے۔ جس نے اس کی نعمتوں پر شکر ادا کیا۔ اور مصائب میں صبر کا دامن نہ چھوڑا وہ دربارِ خداوندی میں سرخرو اور کامیاب ہے۔ اے اپنی ثروت کی ریاست وامارت پر فخر کرنے والے! کبھی تو نے اپنے اعمال کی طرف دیکھنے کی زحمت گوارا کی ہے نہ یتیم کا احترام اور نہ غریب سے ہمدردی۔ مال ودولت سمیٹنے کے بغیر اور کوئی مقصد ہی پیشِ نظر نہیں۔ جائز وناجائز ذرائع میں بھی امتیاز روا نہیں رکھتے ہو۔ یاد رکھو! قیامت کا دن آنے والا ہے، اس وقت تمہاری چشمِ ہوش کھلے گی۔ لیکن بے سود البتہ وہ پاک نہاد قدسی صفات لوگ جو ذکرِ

الٰہی سے اپنے قلب کی تسکین کا اہتمام کرتے رہے جب وہ اس دارِفانی سے رخصت ہوں گے تو انہیں رضائے الٰہی کے مژدہ سے خورسند کیا جائے گا۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔اس سورت میں ارکوع اور ۳۰ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الفجر کے فوائد و برکات

☆ جس شخص کی اولاد نہ ہوتی ہو تو دونوں میاں بیوی ہر روز صبح تین یا سات بار اس سورۃ کو پڑھا کریں ان شاء اللہ تعالیٰ اولاد نیک ہوگی۔

☆ اگر کوئی مشکل سے مشکل کام آپڑے تو اس سورۃ کو ستر بار پڑھیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ کام میں آسانی ہوگی۔

90- سُوْرَۃُ الْبَلَدِ

بلد کے معنی ہیں شہر۔یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے ۔ لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ نہیں میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں۔یہاں البلد سے مراد مکہ معظّمہ ہے۔اس سورت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ اور ان کے پیروکاران تمام برکات کے وارث ہوں گے جو اس شہر سے مخصوص ہیں۔ان برکات کے حصول کے لئے تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

چند اہم مضامین

☆ سراپا لغو خیال

قسم اٹھا کر انہیں بتادیا گیا کہ تمہارا یہ خیال سراپا لغو ہے، کہ تم اتنے طاقتور ہو کہ تم پر کسی کا قابو نہیں۔تم فضول باتوں میں اور جھوٹی نمود کے لئے اپنا روپیہ پانی کی طرح بہاتے ہو اور پھر اس پر اتراتے ہو۔کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جس نے تمہیں یہ رزق عطا فرمایا ہے وہ تمہارے اس غلط استعمال سے آگاہ نہیں۔

☆ اسلام دینِ فطرت

اسلام دینِ فطرت ہے وہ انسان کے جسمانی اور روحانی دونوں فطری تقاضوں کی تکمیل پر یکساں توجہ مبذول کرتا ہے۔نہ وہ انسان کو مادی لذتوں میں کھو جانے کی اجازت دیتا ہے اور نہ ان سے کلیتاً قطع تعلق کر کے صرف روحانی لطافتوں میں محو ہو جانے کی تلقین کرتا ہے۔

☆ انسان کو تنبیہہ

اس سورت میں اُن اعضاء اور جوارح کا ذکر کرنے کے بعد جو انسان کو اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لئے مرحمت فرمائے گئے ہیں۔اسے تنبیہہ کی جارہی ہے کہ تجھے عقاب کی قوتِ پرواز دی گئی ہے اس سے کام لیتے ہوئے تمہارا فرض ہے کہ اخلاقِ حسنہ کی بلندیوں کو سر کرنے کیلئے پرَ کُشا رہو۔اس مقصد کے لئے جو اعمالِ حسنہ ناگزیر ہیں ان کا ذکر بھی کر دیا۔غلاموں کو آزاد کرنا، قحط سالی کے دنوں میں فاقہ زدہ لوگوں کی خوراک کا اہتمام کرنا، یتیموں اور مسکینوں پر شفقت کرنا، اس کے ساتھ ساتھ ایمان کے چراغ کو روشن رکھنا، خود صبر کرنا اور دوسروں کو صبر اور ہمدردی کی تلقین کرنا یہ وہ اعمال ہیں جن کے ذریعے انسان اپنی منزل پالیتا ہے لیکن جو غریبوں کی مادی ضروریات کو استطاعت کے باوجود پورا کرنے کی

طرف مائل نہیں ہوتا۔ وہ جہنم کا ایندھن بنے گا اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔ اس سورت میں ا رکوع ۲۰ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ البلد کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو ولادت کے وقت لکھ کر باندھ دینے سے وہ بچہ موذی جانور کے کاٹنے سے محفوظ رہے گا۔

☆ پیچس کے لئے اس سورۃ کو لکھ کر باندھے تو فائدہ ہوگا۔

☆ اگر کسی شہر میں داخل ہوتے وقت اس سورۃ کو پڑھ لے تو شہر کے لوگ اس کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں گے۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں تو اسے صحت ہو۔

91- سُورَةُ الشَّمْسِ

''شمس'' کے معنی ہیں سورج۔ یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ' سورج اور اس کی روشنی کی قسم۔'' اس سورت میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ رسولِ کریم ﷺ عالمِ روحانیت میں سورج کا حکم رکھتے ہیں۔ آئندہ تمام انوار آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکات سے ہی پھیلیں گے۔

چند اہم مضامین

☆ خیر وشر میں امتیاز کی صلاحیت

متعدد قسمیں اٹھانے کے بعد انسان کو اس حقیقت سے خبردار کیا کہ جس حکیم خالق نے اس کو پیدا فرمایا ہے اس کو گوناگوں قابلیتیں عطا کی ہیں اور ان کو استعمال لانے کے لئے اعضاء سے نوازا ہے۔ اس نے اس کی فطرت میں نیک و بد، خیر وشر میں امتیاز کی تخم ریزی کر دی ہے۔ جو شخص اس بیج کی مناسب نگہداشت کرتا ہے اس کی نشوونما پر پوری توجہ دیتا ہے۔ وہ کامیاب و کامران ہے لیکن جو شخص اپنے لاشعور سے ابھرنے والی آواز کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھتا۔ کسی برائی کے اقدام پر اس کے نہاں خانہ دل میں جو ہلچل برپا ہوتی ہے اس کی پرواہ نہیں کرتا اور اپنے نفس کی خواہشات کے ریلے میں تنکوں کی طرح بہتا چلا جاتا ہے وہ دونوں جہانوں میں خائب و خاسر ہوگا۔ سورج کے اجالے میں بھی وہ اندھوں کی طرح بھٹکتا پھرتا ہے۔

☆ قوم ثمود کا انجام

قوم ثمود کا تذکرہ تم بار بار سن چکے ہو ان کے نبی نے ان کے مطالبہ کے مطابق معجزہ دکھایا انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ چٹان پھٹی اور اس سے ایک جیتی جاگتی اونٹنی نمودار ہوگئی لیکن جن کے دل کی آنکھ اندھی تھی انہیں پھر بھی ہدایت نصیب نہ ہوئی بلکہ ان کے ایک بدبخت ترین انسان نے اس ناقہ کی کونچیں کاٹ کر اللہ کے غضب کو چیلنج کیا خود بھی برباد ہوا اور اپنی ساری قوم کو بھی برباد کر ڈالا۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔ اس سورت میں ا رکوع ۱۵ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الشّمس کے فوائد و برکات

☆ جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ لیکر دونوں پر دوشنبہ کے روز چالیس مرتبہ یہ سورۃ پڑھے اور ہر مرتبہ گیارہ، گیارہ بار

دُرودشریف پڑھ کر شروع کرے اور گیارہ بار وہی پر ختم کرے۔حمل کے دن سے دودھ چھڑانے تک ہر روز اس کو عورت کھایا کرے انشاءاللہ تعالیٰ بچہ زندہ رہے گا۔

☆ جو شخص کسی کام کو خواب میں دیکھنا چاہے تو رات کو سوتے وقت وضو کر کے پاک کپڑے پہنے اور داہنی کروٹ لیٹ کر قبلہ رو سات بار والشّمس اور سات بار واللیل اور سات بار والتین اور سات بار قل ھواللہ پڑھے اور خدا سے التجا کرے کہ فلاں کام کا انجام مجھے معلوم ہو جائے پھر کسی سے نہ بولے۔اسی طرح سات روز تک کرے ان شاءاللہ تعالیٰ معلوم ہو جائے گا۔(شاہ ولی اللہ)

92- سُوۡرَةُ الَّیۡلِ

"لیل" کے معنی رات ہیں۔یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔

وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی

ترجمہ: رات کی قسم جب وہ پردہ ڈالتی ہے۔

اس سورت میں نیک اور بد کا مقابلہ دکھایا گیا ہے گویا ایک کو دن کی روشنی سے تشبیہہ دی ہے اور دوسرے کو رات کی تاریکی سے مزید بتایا کہ ہدایت سے فائدہ اٹھانے والے اور ہدایت کو جھٹلانے والے برابر نہیں ہو سکتے۔تاریکی کے فرزندوں کا انجام تاریک ہے۔روشنی کے فرزندوں کا انجام روشن ہے اور کمال کا انحصار اپنی اپنی جدوجہد پر ہے۔

چند اہم مضامین

☆ نفسیاتی راز کی پردہ کشائی

اس سورت میں دیگر اہم نکات کے علاوہ ایک نفسیاتی راز سے پردہ اٹھایا گیا ہے وہ یہ کہ جو انسان اپنے آپ کو نیک اعمال کا عادی بنالیتا ہے اس کے لئے اچھے کام خواہ کتنے کٹھن اور مشکل ہوں آسان ہو جاتے ہیں۔لوگوں کے لئے تو اطاعت اور تقویٰ کا راستہ بڑا دشوار گزار اور خاردار ہوتا ہے لیکن وہ شخص اس پر یوں خراماں خراماں گزر جاتا ہے جیسے اس کے راستہ میں اطلس وکمخواب کا فرش بچھا ہو۔اس کے برعکس جو لوگ برائیوں کے خوگر ہوتے ہیں۔وہ گناہوں میں ایسی کشش اور لذت محسوس کرتے ہیں جو درحقیقت ان کی بربادی، بدنامی اور رسوائی کا باعث ہوتے ہیں وہ ایک شراب کے گھونٹ کے لئے بڑی دریادلی سے اپنی دولت لٹاتے رہتے ہیں۔جوئے کی ایک بازی پر وہ اپنی بیگمات کی عصمتوں کو داؤ پر لگانے سے بھی باز نہیں آتے اپنے سگے بھائی کے قتل پر بھی نہ انہیں جھجک محسوس ہوتی ہے اور نہ خجالت۔

☆ انسانوں کی خودمختاری

ارشادِ الٰہی ہے کہ لوگوں کو دعوتِ حق دینا ہم نے اپنے ذمہ کرم پر لیا ہوا ہے لیکن اس کو قبول کرنے پر ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے۔جو چاہے اپنی خوشی سے راہِ حق پر گامزن ہو جائے اور جو چاہے ہلاکت کے گڑھے میں کود جائے۔اس کو معاوضہ وہی ملے گا جیسا اس نے اپنی مرضی سے عمل

کیئے تھے۔

☆ اللہ کے بندوں کا وصف

اللہ کے بندے اپنا مال ضرورت مندوں میں رات کی تاریکی میں چھپ چھپ کر بانٹ رہے ہوتے ہیں اس سے ان کا مقصد کسی کے سابقہ احسان کا بدلہ چکانا نہیں ہوتا۔ وہ محض اپنے ربِ اعلیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں اور انہیں مبارک ہو۔ یہ گوہرِ مقصود انہیں بخش دیا جائے گا۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔ اس سورت میں ارکوع ۲۱ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ اللّیل کے فوائد و برکات

☆ اگر مشکل کے وقت کوئی شخص اس سورۃ کو ایک سو اکیس بار پڑھے تو اس کی مشکلیں آسان ہو جائیں گی اور اللہ تعالیٰ کا فضل اُس کے ساتھ رہے گا۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر مال و اسباب میں رکھیں تو مال چوری وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔

93- سُوْرَۃُ الضُّحٰی

"ضُحٰی" کے معنی ہیں دن کی روشنی چاشت کا وقت۔ یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ وَالضُّحٰی دن کی روشنی کی قسم۔ اس سورت میں رسولِ کریم ﷺ کے کمالات کا نقشہ کھینچ کر آپ ﷺ کو عالمِ روحانی کا آفتاب قرار دیا گیا ہے۔ اس میں مزید یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت رسولِ کریم ﷺ کے شاملِ حال ہے۔ بعد ازاں یتامیٰ اور سائلین کی خبر گیری کا حکم دیا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ اپنے محبوب بندوں اور رسول ﷺ پر عنایات بے پایاں

اس کے مضامین کے بارے میں آیات کی تشریح کے ضمن میں تفصیلات ملاحظہ فرمائیں یہاں مختصراً یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ ان آیات میں ان عنایات بے پایاں اور احسانات عظیم کا تذکرہ فرمایا جا رہا ہے جو رحمٰن و رحیم رب العالمین نے اپنے محبوب ترین بندے اور رؤف و رحیم رسول ﷺ پر فرمائیں۔

☆ رحمت اللعالمین ﷺ کو تعلیم

بعد ازاں اس رحمت للعالمین ﷺ کو اپنی مخلوق پر ابرِ رحمت بن کر برسنے کے جو سلیقے اور آداب سکھائے ان کا ذکر ہو رہا ہے۔ دینے والے کی شان کریمی کی کوئی حد نہیں تو لینے والے کے ظرف اور دامن کی وسعت بھی فکرِ انسانی کی حدود سے ماوریٰ ہے۔

اس سورت میں ارکوع ۱۱ آیات ہیں۔ یہ سورت مکی ہے۔

سورۃ الضحیٰ کے فوائد و برکات

☆ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو روزانہ پڑھے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت ہو اور دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو جائے۔

☆ اگر کوئی چیز یا آدمی غائب ہوجائے اوراس کا پتہ نہ لگتا ہوتو اس سورۃ کو دو ہزار مرتبہ پڑھے جہاں بھی ہوگا فوراً گھر آجائے گا یا اپنے ٹھکانے کی اطلاع دے گا۔

94- سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ

''اَلَمْ نَشْرَحْ'' کے معنی ہیں'' کیا میں نے نہیں کھولا''۔ یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۔(کیا ہم نے تیرے لئے سینہ نہیں کھولا۔)اس میں یہ بیان کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ کو اس غم نے کہ دنیا کس طرح اپنے مولیٰ سے دور پڑی ہے اور ناپاکیوں میں ملوث ہے آپ ﷺ کی پیٹھ کو توڑ رکھا تھا۔اب اللہ تعالیٰ نے اس غم کو دور کر دیا ہے۔دنیا ہدایت پر آ گئی ہے۔اور تیرا نام بلند ہوگیا ہے آخر میں بتایا کہ اسلام پر مصیبت اور تنگی آئے گی لیکن پھر آسانی کا زمانہ آجائے گا۔

چند اہم مضامین

☆ سرفرازی نبوت اور لوگوں کا ردِعمل

نبوت کا بارِامانت کوئی معمولی بوجھ نہ تھا یہ وہ کوہ گراں تھا جسے آسمانوں اور پہاڑوں نے بھی اٹھانے سے معذوری ظاہر کر دی تھی۔حضور نبی کریم ﷺ نے دعوتِ توحید کا آغاز کیا تو مکہ کی ساری فضا سلگنے لگی۔لوگوں کے اطوار بدل گئے ہر چہرہ پر نفرت، ہر آنکھ میں عناد کے شعلے ناچنے لگے۔ان سراسر ناموافق حالات میں قلبِ نبوت کے لئے راحت وسکون کا اگر کوئی پیغام ہوسکتا تھا تو وہ اس کے کریم پروردگار کا ہی ارشاد ہوسکتا تھا۔

☆ حضور ﷺ کے درجات کی بلندی

چنانچہ جبرائیل امینؑ حاضر ہوئے اور یہ سورت اپنے ملکوتی اور نورانی ہونٹوں سے تلاوت کر کے سنائی، ہر آیت میں ایک عظیم احسان کا مژدہ، ہر آیت میں دلجوئی اور بندہ نوازی اپنے جوبن پر ہے جس سے اپنوں نے بھی آنکھیں پھیر لی تھیں رشتے توڑ لئے تھے۔جس کی شمع حیات کو بجھانے کے لئے تند آندھیاں اُمڈ رہی تھیں۔اس کو یہ بشارت دی جارہی ہے کہ ''ورفعنا لک ذکرک''اے حبیبِ پاک ﷺ ہم نے آپ ﷺ کے ذکر کو بلند فرمادیا ہے۔عرب کے ریگزاروں میں ہی نہیں، دنیا کے شرق وغرب میں ہی نہیں بلکہ فرازِ عرش پر بھی تیرے ذکرِ پاک سے بہار کا سماں ہوگا۔جہاں جہاں خالقِ کائنات کا ذکر ہوگا وہاں وہاں باعثِ تخلیقِ کائنات کے ذکر کے زمزمے بھی فردوس گوش بنیں گے۔

☆ رحمت اللعالمین ﷺ کے لئے خوشخبری

بتا دیا کہ یہ کالی رات سحر آشنا ہونے ہی والی ہے مصائب کی گھنگھور گھٹائیں تھوڑی دیر میں چھٹنے والی ہیں وہ دن عنقریب طلوع ہونے والا ہے۔جب اہلِ نظر تیری راہ میں آنکھیں بچھائیں گے اہلِ دل سوجاں سے تیری خاک راہ پر تصدق ہونگے۔آپ ﷺ کا کام یہ ہے کہ جونہی فریضہ تبلیغ سے کچھ فراغت ملے تو یادِالٰہی میں مشغول ہوجایا کریں۔یہی زندگی کی منزلِ مراد ہے اور اسی منزلِ مراد سے زندگی کو رعنائیاں، دلفریبیاں نصیب ہوتی ہیں اور اسی کے فیض سے زندگی کا دامن سچی مسرتوں سے معمور ہوجاتا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی جو نعت اور مدحت ان چند آیات میں فرمائی ہے دنیا بھر کے نعت گو اس سے دریوزہ

گری کرتے رہیں گے۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔اس سورت میں ا رکوع ۸ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الم نشرح کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو لکھ کر پانی سے دھو کر پینا پتھری کو ریزہ ریزہ کر کے نکال دیتا ہے اور دردِ مثانے کو بھی مفید ہے۔

☆ اس سورۃ کو پڑھ کر سینے پر دم کرنے سے ہر قسم کے دردوں کو آرام ہوتا ہے۔

95- سُوْرَةُ التِّیْنِ

''التین'' کے معنیٰ ''انجیر'' ہیں یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۔انجیر اور زیتون کی قسم۔اس نام سے سلسلہ موسویہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا ہے کہ انسان بلند مرتبہ اخلاقِ فاضلہ سے ہی حاصل کر سکتا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ **مقدّس مقامات کا تذکرہ**

بعض مقامات کی قسمیں کھا کر اس سورت کا آغاز کیا گیا ہے۔جن کا تعلق اولوالعزم رسولوںؑ میں سے کسی کے ساتھ ہے۔

☆ **احسن الخلق اور اکمل الخلق**

پھر بتایا کہ ہم نے انسان کی آفرینش اس انداز سے کی ہے کہ صوری اور معنوی اعتبار سے یہ احسن الخلق اور اکمل الخلق ہے۔انسانی عظمت کا جو تصور قرآنِ کریم نے پیش کیا ہے دنیا کا کوئی فلسفی ،نفسیات کا کوئی ماہر،عمرانیات کا کوئی استاد،طبیعات کا کوئی معلم اس کی گردِ راہ کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔قران نے عظمتِ انسان کا جو نظریہ پیش کیا ہے جب اس کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو باقی سب مدعیانِ دانش نادان بچوں کی طرح ٹامک ٹوئیاں مارتے نظر آتے ہیں۔

☆ **احسن تقویم کا لقب**

انسان کو احسن تقویم کے لقب سے سرفراز فرمانے کے بعد اس حقیقت سے پردہ اٹھایا کہ نوعِ انسانی کے بعض افراد اپنے مقامِ رفیع کے تقاضوں کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں اور نفس کے سفلی جذبات کی تسکین کے درپے رہتے ہیں۔یہاں تک کہ اپنے آپ کو ایسی پستیوں میں گرا لیتے ہیں جس سے مزید کسی پستی کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔البتہ وہ لوگ جو خود شناس ہیں اپنی خداداد عظمتوں کے قدردان ہیں۔ایمان اور عملِ صالح سے اپنے دامنِ حیات کو معمور رکھتے ہیں ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی زوال پذیر نہ ہوگا۔

☆ **قیامت کی ضرورت و حکمت**

اس حقیقت کو بیان کرنے کے بعد قیامت کی ضرورت اور اس کے برپا کرنے میں جو حکمت ہے اس کی طرف اشارہ کر دیا کہ جب وہ

احکم الحاکمین ہے تو اس کے عدل وانصاف کا یہ تقاضا ہے کہ ایک دن ایسا آئے اور ضرور آئے جب ہر شخص کو اس کے اعمال کے مطابق جزا و سزا ملے۔ اگر ساری عمر پھول کھلانے والے اور ہر سمت میں چراغ روشن کرنے والا اور ساری عمر کانٹے بونے والا اور اندھیروں کا بیوپار کرنے والا ایک ہی انجام سے دوچار ہوں تو اس سے بڑی اندھیر نگری اور کیا ہو سکتی ہے کیا کوئی ذی ہوش اس ذات سے جو احکم الحاکمین ہے اس اندھیر نگری کی توقع رکھ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔اس سورت میں ارکوع ۸ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ والتین کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو پڑھ کر غلہ کی کوٹھی میں دم کرنے سے غلہ موذی جانوروں سے محفوظ رہے گا۔

☆ اگر کوئی شخص مفلس ہو تو ہر روز صبح چالیس دفعہ اس سورۃ کو پڑھے تو افلاس دور ہو۔

☆ اگر کوئی غائب ہو گیا ہو تو سورۃ والتین کو دو ہزار مرتبہ پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ وہ حاضر ہو جائے گا۔

96- سُوْرَۃُ الْعَلَقِ

"علق" کے معنی ہیں "لوتھڑا"۔یہ نام دوسری آیت میں مذکور ہے۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۔انسان کو ایک لوتھڑے سے پیدا کیا۔ اس سورت کی پہلی پانچ آیات بالاتفاق سب سے پہلی وحی ہے۔ جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئیں۔اس سورت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ دنیا کو اس وحی کے ذریعہ ایک نئی زندگی دی جائے گی۔اس میں اس عظیم الشان انقلاب کی طرف اشارہ ہے۔ جو ایک گمنام آدمی (حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) کے ذریعے رونما ہونے والا ہے۔اور انسان اپنی سرکشی سے باز آ جائے گا۔اور اپنے خالق کے سامنے جھک جائے گا۔قرآنی ہدایت کے آنے کے بعد جو سرکش رہے گا وہ ہلاکت کے گڑھے میں گرے گا۔

چند اہم مضامین

☆ دو حصّوں میں نزولی

جس طرح اوپر بتایا گیا ہے یہ سورت دو حصوں پر مشتمل ہے پہلی پانچ آیتیں جبریل امینؑ لے کر پہلی مرتبہ غارِ حرا میں تشریف لائے اور پہلی وحی آ کر تعلیم کی۔

سورت کا دوسرا حصہ بعد میں اس وقت نازل ہوا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حرم شریف میں نماز پڑھنی شروع کی۔

☆ حضور ﷺ کا اندازِ عبادت اور ابوجہل کی جہالت

حضور ﷺ کا اندازِ عبادت اہلِ مکہ کے لئے بالکل انوکھا تھا۔لوگ دیکھ کر حیران ہوتے اور گزر جاتے لیکن ابوجہل جو جہالت اور اجڈ پن میں اپنی مثال آپ تھا۔وہ اس اندازِ عبادت کو دیکھ کر ضبط نہ کر سکا اور دھمکیاں دینی شروع کر دیں۔اس کی حماقت اور حرماں نصیبی پر ناراضگی کا اظہار فرمایا جا رہا ہے

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔اس سورت میں ا رکوع اور ۱۹ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ العلق کے فوائد و برکات

☆ جو شخص اس سورۃ کو لکھ کر سفر میں اپنے پاس رکھے وہ گھر آنے تک ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہے گا۔

☆ جب کبھی کسی حاکم کے پاس جانے کا ارادہ ہو تو اس سورۃ کو تین بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے تو حاکم اس پر مہربان ہوگا۔

97- سُوْرَةُ الْقَدْرِ

''لیلۃ القدر'' ایک عزت والی رات جو ماہِ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق تاریخوں میں سے کسی ایک تاریخ کی رات میں غالباً آتی ہے۔اس رات میں قرآن مجید کا نزول ہوا۔''قدر'' کے لغوی معنی ہیں اندازہ کرنا (مفردات)۔بعض نے تعظیم اور عزت بھی لئے ہیں۔صوفیائے کرام اس زمانہ کو بھی کہتے ہیں جس میں کوئی ماموراِلٰہی کسی تاریک زمانہ میں لوگوں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتا ہے۔

یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔اِنَّـآ اَنْـزَلْـنٰهُ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۔ہم نے لیلۃ القدر (عزت والی رات) میں قرآنِ مجید کو نازل کیا۔اس سورۃ میں اصل ذکر قرآن مجید کے نزول کا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ **قدر کا مفہوم**

''قدر'' کا معنی قدیر اور قسمت بھی ہے اور عزت و منزلت بھی۔ یہاں دونوں معنے لئے جاسکتے ہیں۔

☆ **شبِ قدر کی قدر و منزلت**

بتایا کہ یہ معمولی رات نہیں بلکہ وہ رات ہے جس میں اللہ کے اس کلامِ معجز نظام کے نزول کی ابتداء ہوئی جو قسمت اور تقدیر کو بدلنے والا ہے۔کسی ایک شخص یا قبیلے یا ملک کی نہیں بلکہ نوعِ انسانی کے ان تمام افراد کی جو اس کو قبول کرتے ہیں اور اس پر عمل کرنے کا تہیہ کر لیتے ہیں۔پھر اس میں کسی زمانہ کی تخصیص بھی نہیں۔جس طرح اس رسول ﷺ کی رسالت قیدِ زمانی سے ماورا ہے اسی طرح اس کا لایا ہوا کلام بھی ان زمانی حدود سے ناآشنا ہے۔یا اس سے اس رات کی قدر و منزلت بیان فرمائی جارہی ہے جس رات کی خاموشیوں میں یہ صحیفۂ رشد و ہدایت نازل ہوا اور اس ذاتِ اقدس واطہر کو منصبِ نبوت پر فائز کیا گیا۔ بتادیا کہ اس رات کی خیرات و برکات ہزار ماہ کی عبادت سے برتر ہیں ساری رات فرشتوں کی آمد اور رحمتوں کے نزول کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور سلامتی کی بشارتیں دی جاتی رہتی ہیں۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔اس سورت میں ا رکوع ۵ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ القدر کے فوائد و برکات

☆ جو شخص وضو کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے ایک بار اس سورۃ کو پڑھ لے گا اس کی بینائی میں کبھی کمی نہیں ہوگی۔

☆ جو کوئی اس سورۃ کو صبح و شام تین تین بار پڑھے تو سب دوست و آشنا اس کی عزت کریں گے۔

☆ اگر کسی چینی کے برتن پر اس سورۃ کولکھ کر اور اسے گلاب کے عرق سے دھو کر مریض کو پلا دیں تو مریض شفا پائے گا۔

98- سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ

"بینه" کے معنی ہیں کھلی دلیل۔اس نام کا ذکر پہلی آیت میں ہے۔حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۔"یہاں تک کہ ان کے پاس کھلی دلیل آئی۔"
اس سورت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ دنیا گناہوں میں ملوث ہو چکی تھی اگر رسولِ کریم ﷺ کی بعثت نہ ہوتی تو دنیا گناہوں سے نجات حاصل نہ کر سکتی۔ یہاں رسولِ کریم ﷺ کی قوتِ قدسیہ کا ذکر کیا گیا ہے۔کہ آپ ﷺ کی قوتِ قدسیہ نے کس طرح دنیا کو گناہوں سے نجات دلائی۔

اس سورت کا دوسرا نام لَمْ يَكُنْ بھی ہے۔سورت کا آغاز اس طرح ہوتا ہے۔لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۔وہ لوگ جو اہلِ کتاب میں سے کافر اور مشرک ہوئے وہ گناہ سے باز آنے والے نہ تھے یہاں تک کہ ان کے پاس کھلی دلیل ہے۔

چند اہم مضامین

☆ رسالت کی ضرورت

سورۃ العلق میں نزولِ کتاب،سورۃ القدر میں اس رات کی قدر و منزلت اور اس سورت میں رسالت کی ضرورت کو بیان فرمایا جا رہا ہے کہ مشرک اور اہلِ کتاب اس وقت تک اپنے باطل عقائد سے دستبردار نہیں ہونگے۔ جب تک ایسا رسول تشریف نہ لے آئے جس کی ذات اور جس کا کردار اس کی دعوت کی صداقت کی روشن دلیل ہو۔

☆ اہلِ کتاب کا راہِ حق سے انحراف

پھر بتایا کہ اہل کتاب کا راہِ حق سے انحراف اس وجہ سے نہ تھا کہ ان کے پاس کوئی آسمانی صحیفہ نہیں آیا تھا یا ان کی طرف کوئی رسول مبعوث نہیں کیا گیا تھا بلکہ یہ لوگ محض ذاتی اغراض اور شخصی مفاد کی وجہ سے حق کو چھوڑ گئے۔

☆ تمام انبیاء علیهم السلام کا دین

پھر اس حقیقت کو واضح کیا گیا کہ سب نبی اور رسول ایک ہی دین کی دعوت دینے کے لئے مبعوث کئے جاتے رہے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ پورے خلوص اور یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت،نماز کی اقامت اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں سرگرم رہو۔

☆ بدترین خلائق

جن لوگوں نے اس دعوت کو قبول نہ کیا اور اس پر عمل کرنے سے گریزاں رہے وہ بدترین خلائق ہیں۔

☆ مومنین کو منصبِ رفیع کی بشارت

جن خوش نصیبوں نے اس دعوت کو صمیمِ قلب سے قبول کیا اور خلوص سے اس کی ہدایات پر عمل پیرا رہے وہ تمام مخلوق سے اعلیٰ وارفع ہیں۔ جنت کی بشارت کے ساتھ انہیں یہ مژدۂ جانفزا بھی سنایا جا رہا ہے کہ انہوں نے اپنے رب سے ترساں لرزاں جس طرح اپنی زندگی گزاری اس کے

عوض انہیں اس منصبِ رفیع پر فائز کیا جائے گا جہاں خداوند ذوالجلال ان سے اور وہ اپنے خداوند کریم ﷺ سے راضی ہوں گے۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔اس سورت میں ا رکوع ۸ آیات ہیں۔ یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ البینہ کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو اکیس بار صبح کے وقت مرض کے دور کرنے کے لئے پڑھ کر دم کرنا اور لکھ کر باندھنا نہایت مفید ہے۔

☆ یرقان اور ورم والے کے لئے اس سورۃ کو لکھ کر اس کو پانی میں گھول کر پلانا مفید ہے۔

☆ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو روزانہ پڑھے گناہوں سے بخشش ہوگی۔

99- سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ

"الزِّلْزَال" کے معنی ہیں "بھونچال"۔ یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۔جب زمین اپنے بھونچال سے ہلائی جائے گی۔اس سورۃ میں زلزلہ قیامت کا ذکر تو ظاہر ہے لیکن اس انقلابِ عظیم کا بھی ذکر ہے۔ جو رسولِ کریم ﷺ کی ذاتِ بابرکات سے رونما ہوا۔

چند اہم مضامین

☆ گناہگاروں کی نادانی اور انجام

خدافراموش انسان بڑی بے باکی اور بے حیائی سے زمین کے گوشے گوشے کو اپنے گناہوں سے داغدار کرتا رہتا ہے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ یہ درخت، یہ پتھر، یہ خاک کے ذرّے گونگے بہرے ہیں۔انہیں اس کے کرتوتوں کا احساس تک نہیں لیکن یہ اس کی نادانی ہے جب قیامت کے جھٹکوں سے کرۂ زمین پھٹ جائے گا اس میں چھپی ہوئی سب چیزیں آشکار ہو جائیں گی۔اس وقت زمین کے وہ درخت جن کی گھنی چھاؤں میں وہ دادِ عیش دیتا رہا اور وہ چٹانیں جن کی اوٹ میں وہ گناہوں کی بزم آباد کرتا رہا وہ چشم دید گواہوں کی طرح گویا ہو جائیں گے اور اس کے اعمال کا کچا چٹھا کھول کر سامنے رکھ دیں گے اس وقت اس کی آنکھ کھلے گی لیکن بے سود!

☆ سزا و جزا کا وقت

اس وقت لوگ گروہ در گروہ پیش کئے جائیں گے ہر شخص کی ہر چھوٹی بڑی نیکی کا اجر اسے ملے گا اسی طرح ہر شخص کی ہر چھوٹی بڑی برائی کا نتیجہ بھی اسے دیکھنا پڑے گا۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔اس سورت میں ا رکوع ۸ آیات ہیں۔ یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ الزلزال کے فوائد و برکات

☆ دُشمن کے دفع کرنے کے لئے چار ہزار دفعہ اس سورت کو پڑھے تو تمام دُشمن غارت ہوں گے۔

☆ اگر کوئی شخص مصیبت میں مبتلا ہو تو اس سورۃ کو ستر بار پڑھنے سے اس کی تمام مصیبتیں دور ہو جائیں گی۔

☆ اگراس سورۃ کولکھ کرلقوہ والا تعویذ بنا کراپنے پاس رکھے تو اس کا مرض دور ہوگا۔

☆ دیگر امراض کے لئے اس سورت کولکھ کر پانی میں گھولے اور اس پانی سے دن میں تین مرتبہ منہ دھوئے تو جملہ امراض سے صحت پائے گا۔

100- سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ

"اَلْعٰدِيٰتِ" کے معنی ہیں "دوڑنے والے"۔ یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا گواہ ہیں دوڑنے والے ہانپنے والے اس سورت میں اس عظیم انقلاب کا ذکر ہے جو رونما ہونا تھا۔ پھر ان نمازیوں کے گھوڑوں کو بطورِ شہادت پیش کیا ہے جن سے انقلاب برپا ہونا تھا اور باطل کا قلع قمع ہونا تھا۔ سورت کے آخر میں انسان کی ناشکری اور اس کی مال سے محبت کا ذکر کیا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ ناشکرا انسان

متعدد قسمیں کھا کر چند حقائق کی نقاب کشائی کی جارہی ہے پہلے تو یہ بتایا کہ انسان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے بستار ہتا اس کی زمین پر ہے۔ سانس اس کی ہوا میں لیتا ہے اس کے دسترخوان نعمت کا ریزہ چین ہے۔ اس کے باوجود نہ اس کا شکر ادا کرتا ہے اور نہ اس کی عبادت واطاعت کو اپنا وظیفہ حیات بناتا ہے۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے جس پر اس کے اپنے اعمال واطوار بطور گواہ پیش کئے جاسکتے ہیں نہ کسی دوسرے گواہ کی ضرورت ہے اور نہ کوئی مزید ثبوت درکار ہے۔

☆ دولت کی ہوس

دوسری بات یہ ہے کہ دولت کی محبت اس کے دل میں گھر کر چکی ہے وہ اس کو حاصل کرنے اور اس کو زیادہ سے زیادہ جمع کرنے کی ہوس میں دیوانوں کی طرح شب وروز سرگرداں رہتا ہے۔

☆ انسان کی عقل وفہم پر افسوس

انسان کی عقل وفہم پر جتنا افسوس کیا جائے اتنا کم ہے اسے اتنی بھی خبر نہیں کہ اس کا خالق اس کے ظاہر وباطن کو جانتا ہے اس کے سینے کے راز بھی اس پر عیاں ہیں قیامت کے دن اسے اس رب کائنات کے سامنے پیش ہونا ہے جو اس کے جملہ حالات سے پوری طرح باخبر ہے۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔ اس سورت میں ا رکوع ١١ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ العدیت کے فوائد وبرکات

☆ اس سورۃ کولکھ کر اپنے پاس رکھنا زیادہ معاش اور امن خوف کے لئے بہتر ہے۔

☆ اگر کسی شخص کی آنکھ میں زخم ہو تو اس سورۃ کو پڑھ کر دم کرے ان شاء اللہ تعالیٰ آنکھ کے زخم کو آرام ہو جائے گا۔

☆ اگر کوئی شخص قرضدار ہو تو اس سورۃ کو ہر روز تین مرتبہ پڑھے ان شاء اللہ اس کا قرضہ ادا ہو جائے گا۔

101- سُورَۃُ الْقَارِعَۃِ

''اَلْقَارِعَۃ'' کے معنی ہیں۔سخت مصیبت۔ یہ لفظ قرع سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں ایک چیز کو دوسرے پر مارنا۔ یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔اَلْقَارِعَۃُ ۔سخت مصیبت۔ یہ لفظ قیامت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔اس سورت میں قیامت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ قیامت کے بارے میں استفسار

پہلے قیامت کے بارے میں استفسار کر کے لوگوں کو چوکنا کر دیا اس کے بعد ان لرزہ خیز حالات کو بیان کیا جو روزِ قیامت رونما ہوں گے۔لوگ پروانوں کی طرح مدہوش بکھرے پڑے ہونگے۔ پہاڑ دھنی ہوئی رنگین اون کی طرح فضا میں اڑ رہے ہوں گے۔

☆ سزا و جزا کے حقدار

پھر ارشاد فرمایا، سن لو! جس شخص کی نیکیوں کا پلڑا اس روز بھاری ہوگا فقط اسے ہی خوش وخرم زندگی نصیب ہوگی لیکن جن کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہوگا وہ ''ہاویہ'' میں پھینک دیا جائے گا۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔اس سورت میں ارکوع اور ۱۱ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ القارعہ کے فوائد و برکات

☆ اس سورۃ کو بکثرت پڑھنا روزی کی ترقی دیتا ہے۔

☆ اس سورۃ کو وباء کے دنوں میں ایک سو ایک بار پڑھے اور لکھ کر اپنے پاس رکھے تو ان شاء اللہ تعالیٰ تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

102- سُورَۃُ التَّکَاثُرِ

''اَلتَّکَاثُر'' کے معنی ہیں کثرت مال وعزت میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش۔ یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۔کثرتِ مال کی خواہش نے تمہیں غافل کر دیا۔اس سورت میں بتایا ہے کہ کثرتِ مال و دولت کی خواہش اور تڑپ انسان کو اس مقصد سے غافل رکھتی ہے۔ یہ غفلت ہی اس کو دوزخ کا ایندھن بناتی ہے۔

چند اہم مضامین

☆ لوگوں کی نادانی و کم ہمتی

اس سورت میں بڑی وضاحت سے ان لوگوں کی نادانی اور کم ہمتی کا پردہ چاک کیا گیا ہے جو ایسی چیزوں پر فخر کرتے ہیں جو فانی ہیں ان امور کو اپنے لئے باعث عزت و افتخار شمار کرتے ہیں جو مقامِ انسانیت سے فروتر ہے۔

☆ نادان لوگوں کی انجام

انہیں بتایا جا رہا ہے کہ تم اپنے انجام سے آنکھیں بند کئے ہوئے دولت کے انبار سمیٹنے میں از حد مصروف ہو۔ تمہیں اتنی فرصت بھی نہیں کہ

اپنے مستقبل کے بارے میں غور وفکر کرسکو لیکن یادرکھو جب تمہیں موت کا پیالہ پلایا جائے گا تو اس وقت تمہاری بند آنکھیں کھلیں گی اور مستور حقیقتیں عیاں ہو جائیں گی۔ تمہیں جہنم کی وادی پر کھڑا کر دیا جائے گا اس وقت تم پچھتاؤ گے کفِ افسوس ملو گے لیکن سب بے سود۔

☆ شرمندگی اور خجالت سے بچنے کی تدبیر

اگر تم چاہتے ہو کہ مرنے کے بعد تمہیں شرمندگی اور خجالت نہ ہو تو اب آنکھیں کھولو۔ ہوش میں آؤ۔ اور فانی لذتوں کے پیچھے بھاگنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی رضا کی جستجو میں اپنی صلاحیتوں کو وقف کر دو۔ یہ مال و دولت، یہ فرزند و زن، یہ عز و جاہ جس نے تمہیں بدمست کر دیا ہے اور منعم حقیقی کی یاد کا چراغ بھی تم نے گل کر دیا ہے۔ یہ تمہیں اس لئے تو نہیں دی گئی تھیں کہ تم سرکش بن جاؤ اور اپنے پروردگار کے خلاف علمِ بغاوت بلند کرو۔ عقلمندی کا تقاضا تو یہ تھا کہ تم احسان شناس بنتے اور ان نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے ربِ کریم کا شکر یہ ادا کرتے۔

☆ قیامت کے دن جوابدہی

یادرکھو قیامت کے دن جب تم داورِ محشر کے سامنے پیش کئے جاؤ گے تو تم سے ان تمام نعمتوں کے بارے میں باز پرس کی جائے گی اور تمہیں اس کا جواب دینا ہوگا۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔ اس سورت میں ا رکوع ۸ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ التکاثر کے فوائد و برکات

☆ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو بکثرت پڑھے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی روزی میں برکت ہو۔

☆ اس سورۃ کو بعد نماز عصر پڑھ کر درد سر اور درد شقیقہ پر دم کرنا مفید ہے۔

☆ جو شخص ہر روز اس سورۃ کو پڑھے تو دین و دُنیا کے کام اس پر سے آسان ہو جائیں گے۔

☆ اگر اس سورۃ کو لکھ کر مال میں رکھے تو مال میں برکت رہے گی۔

103- سُوْرَةُ الْعَصْرِ

"اَلْعَصْرِ" کے معنی ہیں زمانہ۔ یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ وَالْعَصْرِ قسم ہے زمانہ کی۔ اس سورت میں بیان کیا گیا ہے انسان گھاٹے سے ایمان اور عملِ صالح، حق اور صبر پر قائم رہنے اور اس کی تلقین کرنے سے ہی بچ سکتا ہے اور یہی اصول قوموں کی ترقی کے باعث ہیں۔

چند اہم مضامین

☆ انسانی عقل کی حیرانی

یہ تین آیات ہیں یا اسرار و معارف کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر ہیں جن کا کنارہ ناپید ہے اور ان کی گہرائی بے انداز ہے عبارت کے اعجاز کو دیکھ کر فصحائے عرب تصویرِ حیرت بن گئے اور معانی کے شانِ اعجاز کو دیکھ کر عقلِ انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔

☆ عمرو بن عاص کی گواہی

علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ عمرو بن عاص ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے کہ ان کی ملاقات مسیلمہ کذاب سے ہوئی۔ اثنائے گفتگو میں مسیلمہ نے پوچھا کہ بتاؤ اس عرصہ میں تمہارے صاحب پر کیا نازل ہوا ہے عمرو نے کہا، بڑی مختصر اور انتہائی بلیغ سورت نازل ہوئی ہے۔ اس نے پوچھا کون سی! انہوں نے یہ سورت پڑھ کر سنائی۔ چند لمحے اس نے توقف کیا۔ پھر کہا اسی قسم کی سورت مجھ پر بھی نازل ہوئی ہے اور یوں پڑھنے لگا۔

یاوبرویاوبرو وانما انت اذنان وصدروسائرک حضرونقد

پھر داد طلب نگاہوں سے عمرو بن عاص کی طرف دیکھنے لگا اور پوچھا بتاؤ کیسی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اے مسیلمہ تجھے خوب علم ہے کہ میں تجھے پرلے درجے کا جھوٹا جانتا ہوں۔ تُو تو بلی کا ہم شکل جانور ہے جس کے دونوں کان اور سینہ بہت بڑے ہوتے ہیں اور اس کا بقیہ جسم بڑا بدصورت ہوتا ہے۔ مسیلمہ کذاب نے چاہا قرآنِ کریم کی اس نورانی سورت کا ایسے خرافات سے مقابلہ کرے بھلا قرآن کی آیات کے مقابلہ میں اس ہذیان سرائی کی کیا وقعت ہوسکتی تھی؟ اہلِ ایمان تو کجا ایک ایسا شخص جو ابھی کفر و شرک کی آلائشوں سے آلودہ ہے اس کا ذوقِ سلیم بھی اس مجموعہ خرافات کو مسترد کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

☆ صحابہ کرامؓ کا طرزِ عمل

صحابہ کرامؓ کو اس سورت کی معنویت اور عظمت کا پورا پورا احساس تھا۔ چنانچہ طبرانی نے عبیداللہ بن حفصؓ سے روایت کیا ہے کہ جب کبھی دو صحابی ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو رخصت ہونے سے پہلے ایک صاحب یہ سورت پڑھ کر سناتے۔

☆ فلاحِ ناس

''**لوتدبر الناس هذالسورة لو سعتهد**''. یعنی اگر لوگ اس ایک سورت میں ہی غور و تدبر کریں تو ان کی فلاحِ دارین کے لئے یہ ایک سورت ہی کافی ہے۔

اس سورت میں ا رکوع ۳ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ العصر کے فوائد و برکات

☆ مال وغیرہ زمین میں دفن کرتے وقت اس سورۃ کو پڑھنے سے ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

☆ جو شخص اس سورۃ کو ہر روز پڑھے گا اس کا ایمان سلامت رہے گا۔

☆ اس سورۃ کو جمعہ کے دن ایک سو ایک بار پڑھے تو اس کے تمام مطالب حل ہوں گے۔

104– سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

''**اَلْهُمَزَة**'' کے معنی ہیں ''پیٹھ کے پیچھے عیب لگانے والا''۔ یہ لفظ **هُمَز** '' سے ہے یہ نام پہلی آیت میں آیا ہے۔ **وَيْل** '' **لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ** ۔ تباہی ہے ہر عیب لگانے والے طعن کرنے والے کیلئے۔ اس سورۃ میں ان لوگوں کی حالت دکھائی گئی ہے جو مالِ دنیا سے محبت کرتے ہیں اور بجائے اپنی اصلاح کرنے کے دوسروں کی عیب شماری میں لگے رہتے ہیں۔

چند اہم مضامین

☆ شانِ نزول

کفارِ مکہ یوں تو سب کے سب حضور سرورِ عالم ﷺ سے بغض وعناد رکھتے تھے لیکن ان میں چند ایسے بدباطن بھی تھے جو جھوٹے الزامات لگانے اور بہتان تراشی میں پیش پیش تھے۔ان کی کیفیت بھی یکساں نہ تھی کچھ ایسے تھے جو پسِ پشت تو غیبت وعیب جوئی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے لیکن روبرو نا روا بات کہنے کی وہ جسارت نہ کرتے ۔بعض بد بخت اور بے حیا ایسے بھی تھے جو منہ پر بھی طعن وتشنیع سے باز نہ آتے ۔اخنس بن شریق ان کا سرغنہ تھا انہی لوگوں کے بارے میں یہ سورت نازل ہوئی۔

☆ سیرتِ طیبہ پر الزام لگانے والوں کے کردار

بتایا جارہا ہے کہ چاند کی چاندنی سے روشن تر،قطرہ ہائے شبنم سے پاکیزہ تر،گلاب کی پتی سے بھی زیادہ لطیف سیرت طیبہ پر جو لوگ نازیبا الزام لگاتے ہیں ان کا اپنا کردار کیا ہے ان کے دلوں میں دولت کی محبت رچی بسی ہوئی ہے۔مال جمع کرنا ان کا محبوب مشغلہ ہے۔درا ہم ودنانیر کو گننا اور بار بار گننا ان کی مرغوب تفریح ہے ۔خود تو مکھی کی طرح دنیا کی غلاظتوں پر بھنبھنا رہے ہیں اور بے ادبیاں کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے اس محبوب ﷺ کی ذاتِ اطہر پر جس کی ضیاء پاشیوں سے ایک عالم منور ہے۔

☆ لوگوں کی غلط فہمی

وہ صرف دولت کے پجاری اور پرلے درجے کے کنجوس ہی نہیں بلکہ عقل وفہم سے بھی بے بہرہ ہیں۔وہ سمجھتے ہیں کہ دولت کی فراوانی انہیں موت کے چنگل سے چھڑا لے گی۔کوئی بیماری ان کے قریب نہیں آئے گی۔وہ ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہیں گے حالانکہ اگر ایسا ہوتا تو ان سے پہلے جو ان سے بھی کئی گنا زیادہ دولت مند لوگ تھے وہ خاک میں مل کر خاک نہ ہو چکے ہوتے ۔کیا یہ لوگ آج ان کا کوئی نام ونشان دکھا سکتے ہیں۔ایسے ناعاقبت اندیش لوگوں کے انجام کے بارے میں بھی وضاحت فرمادی تاکہ کوئی شخص کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ رہے جس شخص کی تمنا ہے کہ وہ ایسے المناک انجام سے دوچار نہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ آج ہی سلامتی اور ہدایت کی راہ پر گامزن ہو جائے۔

اس سورت میں ارکوع ۹ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الھمزہ کے فوائد وبرکات

☆ جسے نظر وغیرہ ہو جائے تو اس سورۃ کو پڑھ کر اس پر دم کر دیا جائے ان شاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جائے گا۔

☆ اس سورۃ کو ہر رات پڑھ لیا کرے تو بصارت میں کبھی کمی نہ ہوگی۔

105- سُوْرَةُ الْفِيْلِ

" الفیل " کے معنی ہیں ہاتھی۔یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۔کیا تو نے غور نہیں کیا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔اس آیت میں اصحابِ فیل یعنی ابرہہ اور اس کے لشکر کا ذکر ہے۔جنہوں نے بیت اللہ کو تباہ کرنا

چاہا اور خود تباہ ہو گئے۔اس میں یہ اشارہ ہے جو اسلام کو ختم کرنے کا ارادہ کرے گا۔وہ خود تباہ و برباد ہو جائے گا۔

چند اہم مضامین

☆ واقعہ ابرہہ

ابرہہ نے صبح سویرے مکہ پر چڑھائی کا ارادہ کیا۔اس کے لشکر میں نو یا بارہ جنگی ہاتھیوں کا دستہ تھا۔سب سے بڑے ہاتھی کا نام محمود تھا جب اس ہاتھی کو مکہ کی طرف پیش قدمی کیلئے ہانکا گیا تو وہ زمین پر بیٹھ گیا۔فیل بان نے آنکس سے بڑے کچوے دیئے اور تبر سے اسے مارا لیکن وہ اٹھنے کا نام نہ لیتا تھا اگر کسی اور سمت سے اسے چلنے کا اشارہ کیا جاتا تو بغیر کسی توقف کے وہ چلنے لگتا۔نفیل بن حبیب بنی خشعم کا سردار جواب تک ابرہہ کے ہمراہ تھا بھاگ کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا۔

☆ پرندوں کی سنگ باری

انہی حالات میں فضا میں چھوٹے چھوٹے پرندوں کے غول درغول نمودار ہوئے ہر ایک نے ایک سنگریزہ اپنی چونچ میں اور ایک ایک اپنے دونوں پنجوں میں پکڑا ہوا تھا۔۔۔ان سنگریزوں کی مقدار چنے یا مسور کے دانہ کے برابر تھی۔ہر سوار پر ایک ایک پرندہ ایک کنکر مارتا تھا جو اس کے فولادی خود،آہنی زرہ اور اس کے جسم کو چیرتا ہوا زمین میں دھنس جاتا تھا لشکر کا اکثر حصہ تو وہیں تباہ و برباد ہو گیا۔

☆ بھاگنے والوں کا انجام

ایک مختصر تعداد جن میں ابرہہ بھی تھا وہاں سے بھاگ جانے میں کامیاب ہو گئی لیکن ان کے جسموں میں اتنی زبردست خارش پیدا ہو گئی کہ وہ ہر وقت کھجلاتے رہتے کھجلانے سے زخم نمودار ہو گئے زخموں سے پیپ اور لہو بہنے لگا گوشت گل سڑ کر نیچے گرنے لگا۔کئی راستے میں ہی ہلاک ہو گئے ابرہہ صنعا پہنچ گیا لیکن اس کی حالت یہ تھی کہ سارا جسم ناسور بنا ہوا اور وہ پیل تر گرانڈیل جوان چوزے کی مانند دبلا پتلا ہو گیا تھا یہ تکلیف بڑھ گئی یہاں تک کہ اس کا سینہ شق ہو گیا اور اس نے دم توڑ دیا۔

☆ بیت اللہ کی حفاظت اور عام الفیل

اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حفاظت فرمائی وہ دشمن جسے اپنی قوت اور لشکر کی کثرت پر بڑا گھمنڈ تھا۔اس کو چھوٹے چھوٹے پرندوں کی سنگباری سے فنا و برباد کر دیا۔اللہ تعالیٰ چاہتا تو بنی کنانہ کے سردار ذونفر کے ہاتھوں اسے موت کے گھاٹ اتار دیتا۔اگر چاہتا تو بنی خشعم کے سردار نفیل کو اس کی بربادی کا باعث بنا دیتا لیکن اسکی حکمت کا تقاضا یہ تھا کہ وہ دشمن کو حرم خلیل تک پیش قدمی کرنے کی مہلت دے اور تمام لوگوں کے سامنے اپنی قوت کا مظاہرہ کرے تا کہ قیامت تک کسی کو شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے۔اس سال کو اہلِ عرب عام الفیل کہتے ہیں۔

☆ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت

یہ واقعہ ۵۷۰ یا ۵۷۱ عیسوی میں رونپذیر ہوا محرم کا مہینہ تھا اسی سال ربیع الاول کے مبارک مہینہ میں کعبہ مقدسہ کو بتوں کی نجاستوں سے پاک کرنے والے اس کے درو دیوار کو نورِ توحید سے منور کرنے والے اور اس کو ذکرِ الٰہی کے نغموں سے آباد کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حبیب اور محبوب ﷺ اور اس کی مخلوق کے ہادی ومرشد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔اس سورت میں ارکوع ۵ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الفیل کے فوائد و برکات

☆ جس شخص کے دشمن بے حساب ہوں وہ واسطے دفع کے ایک ہزار پچاس بار اس سورۃ کو پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا فکر دُور ہو اور یہ ان پر زبر ہو۔

☆ جو شخص اس سورۃ کو روزانہ پڑھے تو وہ صاحب مراتب و جاہ ہو، اور قرضدار ہو تو قرضہ دُور ہو۔

106- سُوْرَةُ قُرَيْشٍ

''قریش'' عرب کے ایک مشہور قبیلہ کا نام ہے۔اس سورت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قریش پر اس قدر احسان کئے۔انہیں چاہیے کہ وہ خدائے واحد کی جو اس گھر کا رب ہے عبادت کریں کیوں کہ خدا نے ہی ان کو تجارت کا سامان دے کر بھوک سے بچایا اور کعبہ کو حرم بنا کر دشمنوں کے خوف سے محفوظ کر دیا۔

چند اہم مضامین

☆ قریش پر احسانات کا تذکرہ

اس میں قریش پر اپنے عظیم احسانات کا تذکرہ فرمایا جا رہا ہے اور ان احسانات کو یاد دلانے کے بعد انہیں اپنے ربِ کریم کی عبادت کی دعوت دی جا رہی ہے۔

☆ لوگوں کو تنبیہہ

مکہ کے معزز قبیلہ قریش کو اپنے احسانات کی یاد دلائی جا رہی ہے پھر انہیں یہ سمجھایا جا رہا ہے کہ اس خانہ کعبہ پر ابرہہ نے حملہ کیا تو اس کی حفاظت تمہارے ان بتوں نے نہیں کی بلکہ رب العالمین نے پرندوں کی ایک ٹکڑی بھیج کر ابرہہ کے لشکرِ جرار کو فنا کے گھاٹ اتار دیا اور اس گھر کی حفاظت فرمائی۔

☆ اللہ تعالیٰ کی عنایات

تجارت کا راستہ کھول کر تمہارے لئے خوشحالی اور فارغ البالی کا سامان بھی اللہ تعالیٰ نے فراہم کیا لوگوں کے دلوں میں تمہارا اس قدر احترام پیدا کر دیا جس کے باعث تم بڑے امن و سکون سے جہاں چاہو جا سکتے ہو۔تمہارے کاروانِ تجارت کی طرف کوئی للچائی ہوئی نظر نہیں اُٹھا سکتا۔جس نے تمہیں ان انعامات سے بہرہ ور فرمایا ہے وہی اس لائق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔

اس سورت میں ارکوع ۴ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ قُریش کے فوائد و برکات

☆ اگر اس سورۃ کو کھانے کے وقت پڑھ کر دم کر کے کھائے تو کھانا ہر قسم کے ضرر سے محفوظ رہے۔

☆ اگر اس سورۃ کو ایک پاک طشتری پر زعفران سے لکھ کر اور پانی سے دھو کر جسے زہر دیا گیا ہو پلا وے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو زہر کچھ ضرر نہ کرے گا۔

107- سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ

''مَعْن'' تھوڑی سہل چیز کو کہا جاتا ہے۔حضرت علیؓ سے ماعون کے معنی زکوٰۃ مروی ہیں۔اور ماعون کو زکوٰۃ اس لئے کہا گیا ہے کہ زکوٰۃ چالیسواں حصہ مال کا ہونے کی وجہ سے ایک قلیل شے ہے۔ماعون گھر کے اسباب کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو بھی کہا جاتا ہے۔یعنی عام برتنے والی چیزیں۔اس سورت میں بتایا گیا ہے وہ دین جس کی طرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بلاتے ہیں۔اس میں بیکسوں اور غریبوں کی ہمدردی ہے۔جب تک ہمدردی دل میں پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک نماز محض دکھاوا ہے۔یہ نام آخری آیت نمبر ۷ میں مذکور ہے۔ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ۔وہ برتنے والی چیزوں کو روکتے ہیں۔

چند اہم مضامین

☆ لوگوں کے اخلاق و کردار کی تصویر کشی

اس سورت میں ان لوگوں کے اخلاق و کردار کی تصویر کشی کی گئی ہے جو روزِ جزا پر ایمان نہیں رکھتے۔اس فانی زندگی کو ہی انسانی زندگی خیال کرتے ہیں اور اسی کو زیادہ سے زیادہ آرام دہ اور معزز بنانے کی دھن میں مگن رہتے ہیں۔خود سوچئے جو معاشرہ در پر آنے والے خستہ حال یتیموں کو دھکے دے کر اپنے ہاں سے نکال دیتا ہے۔جو غریب فاقہ کشوں پر نہ خود رحم کھاتا ہے اور نہ دوسرے لوگوں کو ان کی اعانت کی ترغیب دیتا ہے۔از خود تو اس سے انسانی ہمدردی کے جذبہ کا اظہار نہیں ہوتا۔لیکن اگر کوئی چارونا چار اس سے بھلائی صادر ہو جاتی ہے تو پھر وہ ریا و نمود سے اس کو غارت کر دیتا ہے نیکی کی توفیق سے وہ اس قدر محروم ہے کہ کسی کے لئے کوئی بڑا ایثار تو رہا ایک طرف اس سے تو معمولی نیکی بھی سرزد نہیں ہوتی۔وہ روزمرہ کے استعمال میں لائی جانے والی چیزیں بھی اپنے دوستوں اور پڑوسیوں کو استعمال کے لئے نہیں دیتا۔جس شخص کا کردار یہ ہو اس سے زیادہ بدبخت کون ہو سکتا ہے قرآنِ کریم کا ہم پر یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ذلت و رسوائی اور خست کے اس گڑھے سے نکلنے اور بلندیوں پر آشیاں بند ہونے کا درس دیا۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔ اس سورت میں ا رکوع ۷ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الماعون کے فوائد و برکات

☆ اگر اس سورۃ کو گیارہ مرتبہ پڑھے تو رزق میں کشائش ہو اس سورت کو اکتالیس دفعہ پڑھنے سے قرابت والوں کو فقر محتاجی سے بے خوف رکھتا ہے۔

108- سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ

لسان العرب میں ''الکوثر'' کے معنی ''خیر کثیر'' ہیں۔کوثر جنت کی وہ نہر بھی ہے جس سے تمام نہریں نکلتی ہیں۔وہ نبی کریم ﷺ کے لئے خاص ہے۔بعض مفسرین نے کوثر سے مراد قرآن اور نبوت بھی لیا ہے۔یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۔ہم نے تجھے کوثر

دی ہےاس سورت میں یہ بیان کیا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ کو خیر کثیر دی ہے اس وجہ سے آپ ﷺ کو خدا کے سامنے جھکے رہنا چاہیے۔ آپ ﷺ سے دشمنی کرنے والے ہمیشہ ناکام رہیں گے۔

چند اہم مضامین

☆ قدرِ مشترک بات

قرآنِ کریم میں جس جس موقع پر حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی شانِ رفیع کا بیان ہوا ہے ان تمام آیات میں ایک بات قدرِ مشترک ہے وہ یہ کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد اپنے حبیب ﷺ کی شان بتائی ہے۔ مثلاً "**سبحان الذی اسرہ بعبدہ لیلا**"۔ "**وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین**" اسی طرح یہاں بھی "**انا اعطینک الکوثر**" اس کی حکمت کیا ہے؟ (جہاں تک اس ناقص کی فہم کی رسائی ہے مجھے تو اس میں دو حکمتیں جلوہ کناں نظر آتی ہیں۔)

☆ اللہ تعالیٰ کی حکمتیں

ایک تو یہ کہ لوگ حضور ﷺ کے بے اندازہ کمالات کو دیکھ کر حضور ﷺ کو خدا نہ سمجھنے لگیں۔ بتا دیا کہ یہ کمالات ان کے ذاتی نہیں، بلکہ "میں جورب السماوات والارض ہوں، نے انہیں ارزانی فرمائے ہیں"۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ کوئی کم نظر حضور ﷺ کے کمالات کا انکار نہ کر سکے کیونکہ یہ سب کمالات خود اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں جو علیم بھی ہے حکیم بھی ہے اور قدیر بھی ہے۔ جو کمالاتِ رسالت کا انکار کرتا ہے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی قدرت وحکمت اور اس کی صفت جود وعطا کا انکار کرتا ہے۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔ اس سورت میں ا رکوع ۳ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الکوثر کے فوائد و برکات

- ☆ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو ایک ہزار مرتبہ اور ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف شب جمعہ میں سوتے وقت پڑھے تو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔
- ☆ جب دُشمن درپے آزار ہوں تو ایک سو ایک بار اس سورۃ کو پڑھے اور کوری اینٹ پر اس کا نقش لکھ کر کسی پُرانی قبر میں ڈال دے تو دُشمن تباہ و برباد ہو جائے گا۔

109- سُوۡرَۃُ الۡکٰفِرُوۡنَ

"اَلۡکٰفِرُوۡن" کافر کی جمع ہے جس کا مطلب ہے انکار کرنیوالے۔ یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡکٰفِرُوۡنَ کہہ دیجئے کہ اے کافرو! اس سورت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ رسولِ کریم ﷺ خدائے واحد کی عبادت کرتے ہیں جبکہ کافر بتوں کی۔ نہ تو خدا کا رسول ﷺ بتوں کی عبادت کر سکتا ہے اور نہ کافر توحید کی طرف آتے ہیں دونوں کی عبادت کی راہیں جدا جدا ہیں۔

چند اہم مضامین

☆ باطل کی عیاری

باطل بڑا عیار ہے حق سے نبرد آزما ہونے کیلئے وہ طرح طرح کے بھیس بدل کر آیا کرتا ہے کسی قسم کا حربہ استعمال کرنے میں اسے کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی۔ بسا اوقات وہ اپنے مؤقف میں بھی بے حد لچک پیدا کرلیا کرتا ہے۔ اس کا مقصد صرف اتنا ہوتا ہے کہ حق حق نہ رہے۔ باطل تو ہر حال میں باطل ہے کسی چیز کی ملاوٹ اس کے بطلان پر اثر انداز نہیں ہوسکتی بلکہ جو پاک چیز اس میں ملے گی، وہ بھی پلید ہوجائے گی وہ اس حقیقت سے پوری طرح باخبر ہے کہ حق صرف اس وقت تک حق ہے جب تک یہ ہر قسم کی ملاوٹ اور آمیزش سے پاک ہے۔

☆ دعوت کے ابتدائی حالات

رحمتِ عالم ﷺ نے جب دعوتِ توحید کا آغاز کیا تو ابتداء میں کفار نے اس کو درخور اعتنا ہی نہ سمجھا لیکن سعادت مند روحیں اس کی طرف کھچ کھچ کر جانے لگیں۔

☆ کفار کی سودا بازی کا آغاز

انہیں اپنے ماحول میں تبدیلی کے کچھ آثار دکھائی دینے لگے تو انہوں نے اس دعوت کی طرف توجہ دینی شروع کی۔ انہوں نے سوچا کہ ہمارے پاس بے پناہ وسائل ہیں۔ اس داعیِ حق کو خریدنے کے لئے ہم بڑی سے بڑی قیمت ادا کرسکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوطالب کی معرفت سودا بازی کا آغاز کیا کفار کے ایک وفد نے جناب ابوطالب سے ملاقات کی اور آکر کہا کہ آپ کا بھتیجا ہمارے بتوں کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کرتا ہے وہ ہمارے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ آپ قوم کے سردار ہیں ہمارے دلوں میں آپ کا ازحد احترام ہے اسی وجہ سے ہم آپ کے بھتیجے کی باتیں سن کر اب تک خاموش رہے ہیں لیکن اب صبر کا پیمانہ لبریز ہوچکا ہے۔ آپ اپنے بھتیجے کو کہیں کہ اگر اس کو مال و دولت کی خواہش ہے تو ہم سونے چاندی کا ڈھیر اس کے قدموں میں لگانے کیلئے تیار ہیں۔ اگر اس کو حاکم بننے کا شوق ہے تو ہم متفقہ طور پر اس کو اپنا رئیسِ اعلیٰ تسلیم کرنے پر رضامند ہیں اور اگر کوئی رشتہ مطلوب ہے تو وہ صرف اشارہ کردیں ہم فخر و مسرت کے ساتھ وہ رشتہ پیش کردیں گے۔

☆ حضور ﷺ کا جواب

طالع آزما لوگ جو مذہب و دین کو اپنے مقصد کے حصول کے لئے بطور زینہ استعمال کرتے ہیں انہی چیزوں میں سے کوئی چیز ان کا مقصد ہوا کرتی ہے۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب ان کی یہ پیشکش سنی تو فرمایا کہ وہ نادان مجھے پہچان نہیں سکتے۔ میرے دائیں ہاتھ پر اگر وہ سورج لاکر رکھ دیں اور بائیں ہاتھ پر چاند لاکر رکھ دیں تو بھی میں اپنے رب کی توحید کی تبلیغ میں رائی برابر بھی سستی نہیں کروں گا۔

☆ کفار کی دوسری چال

جب اس سودا بازی میں ناکام ہوئے تو انہوں نے ایک اور چال چلی۔ ولید بن مغیرہ، عاص بن وائل، اسود و بن عبدالمطلب اور امیہ بن خلف جیسے رؤسا، مکے میں اکٹھے ہوکر ایک روز حضور ﷺ کے پاس آئے۔ کہنے لگے آپ ﷺ کی تبلیغ اور دعوت سے قوم میں انتشار و افتراق پھیل رہا ہے۔ یہ کسی اچھے مستقبل کا پیش خیمہ نہیں۔ اگر ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان انتشار کی یہ خلیج یونہی وسیع ہوتی چلی گئی تو ایک دن ایسا آئے گا جب

ہماری قوت کا جنازہ نکل جائے گا اور دشمن قبائل ہم پر ہلہ بول کر ہمیں ختم کر کے رکھ دیں گے۔ اس صورتِ حال سے ہم بہت پریشان ہیں آؤ ایک ایسی تجویز پر متفق ہو جائیں کہ آپ ﷺ کی بات بھی رہ جائے اور قوم کی یکجہتی اور اتحاد بھی برقرار رہے۔

اس کے لئے انہوں نے یہ تجویز پیش کی۔ ایک سال ہم سب مل کر آپ ﷺ کے خدا کی عبادت کیا کریں اور دوسرے سال آپ ﷺ ہمارے ساتھ مل کر ہمارے معبودوں کی پرستش کیا کریں۔

☆ حضور ﷺ کی تدبیر

یہ تجویز سن کر نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔ "**معاذ الله ان اشرک بالله غیره**" (میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اس کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراؤں)۔ اس وقت یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی جس نے ان کی ساری امیدوں کو خاک میں ملا دیا اور انہیں ہمیشہ کے لئے مایوس کر دیا کہ وہ اپنی حیلہ سازیوں سے حق کو اپنے دامِ فریب میں پھانس سکتے ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حرم میں تشریف لے گئے۔ کفر وشرک کے سارے سرغنے وہاں جمع تھے۔ مجمع عام میں بڑی جرأت کے ساتھ حضور ﷺ نے یہ سورت پڑھ کر انہیں سنائی تا کہ ان کے دل میں پھر اس قسم کے فاسد خیال پیدا ہونے کا امکان ہی نہ رہے۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔ اس سورت میں ا رکوع ۶ آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الکافرون کے فوائد و برکات

☆ جو شخص یک شنبہ (اتوار) کے روز طلوع آفتاب کے وقت دس بار اس سورۃ کو پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے تو ان شاء اللہ تعالیٰ مُراد پوری ہو۔

☆ ہر روز سات مرتبہ اس سورۃ کا پڑھنا حفاظتِ ایمان کے لئے مفید ہے۔

اس سورۃ کو کشائش رزق کے واسطے بعد نماز صبح ۲۱ بار اور بعد نماز ظہر ۲۲ بار، بعد نماز عصر ۲۳ بار، بعد نماز مغرب ۲۴ بار اور بعد نماز عشاء ۲۵ بار اور اول آخر اسی قدر دُرود شریف پڑھا کرے ان شاء اللہ تعالیٰ روزی میں کشائش ہو گی۔

110- سُوۡرَةُ النَّصۡرِ

"نصر" کے معنی مدد کے ہیں۔ یہ نام سورت کی پہلی آیت میں مذکور ہے۔ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ ۔ جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آئی اس سورت میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق مدد ملی ہے۔ لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے ہیں۔ اس وجہ سے رسول کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے طور پر کثرت سے حمد و تسبیح کرنا چاہیے۔

چند اہم مضامین

☆ حجۃ الوداع

دیگر روایات کے مطابق یہ سورت حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوئی۔ منیٰ کا میدان قدسی صفات بندوں کے پرنور چہروں اور ضیابار پیشانیوں کے باعث نورٌ علیٰ نور ہے۔ تسبیح و تحلیل کی دلنواز صدائیں ہر گوشہ سے بلند ہو رہی ہیں۔ شرک و بت پرستی کے وطن میں آج توحید کا بابرکت

پرچم نصب کیا جارہا ہے۔ سارا جزیرۂ عرب اسلام قبول کرچکا ہے۔ عناد وفساد کی آخری چنگاری بھی بجھ گئی ہے انسانیت کا ہادیٔ برحق اور مرشدِ کامل اپنے خالق کا محبوب بندہ اور برگزیدہ رسول ﷺ اپنی ناقہ پر سوار ہو کر اپنا تاریخ ساز خطبہ ارشاد فرمارہا ہے۔ بین الاقوامی قانون، بین الاقوامی اخلاقی ضابطوں اور فلاحِ دارین کے اصول بیان کررہا ہے اس وقت یہ سورت نازل ہوتی ہے جس میں فتح وکامرانی کی حالت میں جن آداب کی پابندی ضروری ہے ان کی وضاحت فرمائی جارہی ہے۔

☆ ربِ کائنات سے دعا

ہر میدان میں اسلام کی عظمت کے پرچم لہرانے کی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر حالت میں ہمیں ان آداب کی پابندی کی ہمت بخشے جو اس نے امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا احسن الصلوٰۃ واجمل التحیہ کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔ اس سورت میں ا رکوع ۳ آیات ہیں۔ یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ النصر کے فوائد وبرکات

☆ اس سورۃ کو ہر روز سات مرتبہ پڑھے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور فتح ومدد میسر ہو۔

☆ اگر کوئی اس سورۃ کو روزانہ پڑھے تو دُشمن پر فتح یابی حاصل کرے۔

☆ اس سورۃ کو رانگ پر کندہ کر کے جال میں لگادیں، جال میں مچھلیاں خوب آئیں گی۔

111- سُوْرَةُ اللَّهَبِ

''اللَّهَبِ'' کے معنی ہیں آگ کا شعلہ۔ یہ نام پہلی آیت میں آیا ہے۔ تَبَّتْ يَدَا اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۔''ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوئے اور وہ بھی ہلاک ہوا'' ''ابولہب'' عبدالعزی بن عبدالمطلب کی کنیت ہے۔ یہ آنحضرت ﷺ کا چچا تھا مقاتل سے مروی ہے کہ اس کی کنیت اس وجہ سے تھی کہ اس کے رخسار سرخ تھے۔ یا یہ کنایہ جہنمی ہونے سے ہے۔ اس سورۃ میں ابولہب کی مثال دے کر ان لوگوں کا انجام ہلاکت ہونا بتایا ہے جو عداوتِ حق میں غضب سے بھر جاتے ہیں۔ اس سورت کو تَبَّتْ بھی کہہ لیتے ہیں۔

☆ ابولہب کی نافرمانی

دینِ اسلام اور رسولِ اسلام ﷺ سے اس کا بغض وعناد اتنا شدید تھا کہ ابولہب ہر وقت حضور ﷺ کے پیچھے لگا رہتا اور حضور ﷺ کی تکذیب کرتا، حضور ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جہاں کہیں تجارتی بازار لگتے یا لوگوں کا اجتماع ہوتا وہاں تشریف لے جاتے اور حاضرین کو توحید کی دعوت دیتے۔ یہ کمبخت ہر ایسے موقع پر پہنچ جاتا اور چلا چلا کر لوگوں کو کہتا کہ اے لوگو! یہ میرا بھتیجا ہے، یہ دیوانہ ہو گیا ہے، اس کے قریب مت جانا، اس کی بات ہرگز نہ سننا ورنہ گمراہ ہوجاؤ گے۔ الغرض اس سے اسلام کی تائید ونصرت کی جتنی توقعات وابستہ کی جاسکتی تھیں وہ ان کے برعکس اتنی شدت سے ہی اسلام کی مخالفت میں سرگرم رہا کرتا۔ عداوت ومخالفت میں اس کا بڑا نمایاں کردار تھا جو ایک انفرادی حیثیت کا مالک تھا۔ اس لئے قرآن کریم میں اس کا نام لے کر لعنت کی بوچھاڑ کی گئی۔ ابولہب اس کی کنیت تھی اور اسی سے وہ زیادہ مشہور تھا۔ عبدالعزیٰ اس کا نام تھا یہ ناپاک اس قابل نہ تھا کہ اس کو قرآن میں ذکر کیا جاتا۔ اس لئے اس کے نام کی بجائے اس کی کنیت ابولہب ذکر کی گئی تاکہ لوگوں کو اس کے دوزخی ہونے کا بھی پتہ چل

جائے۔

☆ گستاخ و بے ادب کے لئے وعید

اس سورت کے مطالعہ سے اس امر کا آسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بارگاہِ رسالتﷺ میں معمولی سی گستاخی سے جبینِ قدرت پر کس طرح شکن پڑ جاتے ہیں۔غضب خداوندی کے شعلے کس طرح بھڑکنے لگتے ہیں۔اس بدنصیب نے تو ایک انگلی اٹھا کر اشارہ کیا اور نازیبا الفاظ بکے۔اس کے جواب میں رحمتِ عالمﷺ نے تو اسی حلم اور عفو و درگزر کا ثبوت دیا جو آپﷺ کی شایانِ شان تھا۔لیکن غیرتِ خداوندی جوش میں آ گئی اور "تبت یدا ابی لھب" فرما کر ہر بے ادب اور ہر گستاخ کو صاف صاف بتا دیا کہ اگر تم سے کوئی ایسا لفظ یا فعل صادر ہوا جس سے میرے حبیبﷺ کی شان میں بے ادبی کا کوئی پہلو نکلے تو یاد رکھو غضبِ الٰہی کی بجلی کوندے گی اور تمہیں جلا کر خاکستر کر دے گی۔عزت بخاری نے کیا خوب فرمایا ہے۔

ادب گاہیست زیرآسماں از عرش نازک تر

نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔ اس سورت میں ا رکوع اور پانچ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الھب کے فوائد و برکات

☆ اگر اس سورۃ کو لکھ کر درد کی جگہ باندھیں تو درد کم ہو جائے گی۔

☆ اگر کوئی ظالم بادشاہ درپے آزار ہو تو تین ہزار بار اس سورۃ کو پڑھ کر دُعا کرے انشاءاللہ تعالیٰ نجات پاوے۔

☆ اگر اس سورۃ کو ایک سو ایک بار پڑھے تو دُشمن ہلاک ہو۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو ہر آفت سے محفوظ رہے۔

112- سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

"اَلْاِخْلَاص" کے معنی ہیں ایک چیز کو ہر قسم کی آمیزش سے پاک کرنا۔اس سورت میں توحیدِ باری تعالیٰ کو ہر قسم کے شرک سے خالص کر کے بیان کیا گیا ہے۔اس مناسبت سے اس سورت کا نام الاخلاص ہے اس سورت کا مضمون ہی توحیدِ باری تعالیٰ ہے۔شرک کی تمام اقسام کی تردید کر دی گئی ہے۔یہ سورت تمام قرآن کا عمود ہے۔کیونکہ توحید ہی وہ عمود ہے جس کے ارد گرد تمام مضامین گھومتے ہیں اور یہی وہ چشمہ ہے جس سے تمام مضامین نکلتے ہیں۔

چند اہم مضامین

☆ نوعِ انسانی کی غلط فہمیوں کا ازالہ

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفاتِ کاملہ کے بارے میں جس قسم کی غلط فہمیاں نوعِ انسانی کے کسی بھی حلقہ میں پائی جاتی تھیں۔ان تمام کا ازالہ یہ سورت نازل کر کے کر دیا۔بعض کہتے تھے کہ یہ عالم قدیم ہے اس کا کوئی خالق اور مبداء نہیں،اپنی محیر العقول بوقلمونیوں اور بے عدیل باہمی نظم و ضبط کے ساتھ یہ خود بخود معرضِ وجود میں آ گیا ہے۔یہ کہنے والے یونان کے قدیم فلسفی ہوں یا عصرِ حاضر کے ملحد دانشور ہوں۔مصر اور بابل کے

ترقی یافتہ تمدنوں کے بانی ہوں یا وحشی قبائل، سب غلط کہتے ہیں بتا دیا اس کائنات کا خالق ہے اور ہے بھی وہ وحدہٗ لاشریک۔قل ھواللہ احد ۔

☆ اوہام وظنون میں بھٹکنے والوں کی تصحیح

بعض قومیں ذاتِ خداوندی کو تسلیم کرتی تھیں لیکن اس کی صفاتِ کاملہ کا عرفان انہیں نصیب نہیں ہوا تھا۔اس لئے اوہام وظنون کی وادیوں میں صدیوں سے بھٹک رہی تھیں باقی آیات سے ان کے شکوک وشبہات کا ازالہ کر دیا اور انہیں کفر وشرک کے اندھیروں سے نکال کر معرفتِ الٰہی کی روشنی میں پہنچا دیا۔

☆ دیگر انبیاءؑ اور نبی آخر الزمان ﷺ کا مقصد

یہی مسئلہ توحیدِ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔تمام انبیاء ورسل یہی سبق لوگوں کو ذہن نشین کرانے کے لئے تشریف فرما ہوئے۔خاتم النبیین رحمۃ للعالمین ﷺ کی بعثت کا مقصد وحید بھی یہی تھا۔

☆ قدیم وجدید فکری گمراہیوں کا استیصال

اس سورت کی چند مختصر آیات میں قدیم وجدید ہر قسم کی فکری گمراہیوں کا استیصال کر دیا۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔ اس سورت میں ا رکوع ۴ آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الاخلاص کے فوائد وبرکات

☆ جو شخص اس سورۃ کو تین بار پڑھے تو اس کو ختم قرآن مجید کا ثواب حاصل ہوگا۔

☆ اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے خاصوں کا خاص ہو۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس سورۃ کو پڑھنے والا اپنی مُرادوں کو پہنچے گا۔

☆ اگر بعد نماز عشاء کھڑے ہو کر اس سورۃ کو ایک سو ایک بار پڑھے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

☆ اگر اس سورۃ کو لکھ کر اور دھو کر بیمار کو پلائے تو اسے صحت حاصل ہو۔

113- سُوْرَۃُ الْفَلَقِ

"فلق" کے لغوی معنی ہیں پھٹنا۔صبح کے نمودار ہونے پر فلق بولا جاتا ہے کیونکہ تاریکی سے روشنی الگ ہو جاتی ہے یہاں صبح مراد ہے۔اس سورت میں یہ بتایا ہے کہ ہر قسم کے شر اور گناہوں کی ظلمتوں اور دشمنوں کے ضرر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ ضروری ہے اس وجہ سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے۔یہ نام سورۃ کی پہلی آیت میں مذکور ہے۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہہ میں صبح کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔

چند اہم مضامین

☆ زندگی کی حقیقی تصویر کی تکمیل

اس سورۃ مبارک کو پناہ دینے والی سورت قرار دیا گیا ہے اس کے مضامین سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔زندگی خوشیوں اور غموں کا امتزاج

ہے مسکراہٹیں اور آنسو دونوں زندگی کی حقیقی تصویر کو مکمل کرتے ہیں۔لیکن اس کے باوجود انسان کی ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ وہ اپنا دامن زیادہ سے زیادہ خوشیوں اور رحمتوں سے بھرے اور مصائبِ آلام سے اس کا دامن محفوظ رہے۔اس مقصد کے لئے وہ کئی جتن اور تدابیر کرتا ہے لیکن تمام تحفظات وانتظامات کے باوجود انسان شیطان کے چنگل میں پھنس جاتا ہے اس کی ساری تدبیریں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں جیسا کہ انگریزی میں محاورہ مشہور ہے۔

Man proposes God disposes

ترجمہ: انسان سوچتا کچھ ہے اور ہوتا کچھ ہے۔

☆ ربِ کائنات کی پناہ کے طالب

لہٰذا اس سورتِ طیبہ میں ممکنہ رنج والم اور اس کے اسباب وعلل سے بچنے کے لئے اس قادرِ مطلق سے پناہ طلب کی گئی ہے۔جو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے وہ "علی کل شی قدیر" ہے۔وہ جسے تحفظ وپناہ دے اس کا کوئی بال بھی بیکا نہیں کرسکتا ہے اور وہ جسے اذیت دینا چاہے کوئی اس کو بچانے والا نہیں ہے سوائے اس کے عفو وکرم کے۔

☆ ممکنہ مسائل وآلام

اب آیئے ان ممکنہ مسائل وآلام کا جائزہ لیں جو انسانی زندگی کو جہنم کدہ بنا دیتے ہیں اور جن سے بچ جانے والا دائمی راحت Endless bliss سے فائز المرام ہوتا ہے۔

(1) صبح کے رب کی پناہ طلب کی گئی ہے کیونکہ جب دن کا آغاز بہتر ہو تو توقع ہوتی ہے کہ انجام بھی بہتر ہوگا۔

First impression is the last impression.

(2) اچھائی اور برائی، راحت اور غم، دکھ اور سکھ کا خالق رب کائنات ہے۔اس سورتِ پاک میں تمام پیدا کردہ اشیاء کے شر اور نقصان سے بچنے کا استغاثہ کیا گیا۔

پانی شفا بھی ہے اور سیلاب کی صورت میں عذاب۔آگ اور حرارت زندگی کا نظام بحال رکھتی ہیں لیکن جلا کر موت کا سبب بھی بنتی ہے۔ اس لئے ہر شے کے شر والے پہلو سے پناہ اور خیر والے پہلو کی دستیابی طلب کی گئی ہے۔

(3) اندھیرے میں جو شیطان اور شیطانی وطاغوتی قوتیں مکروفریب کے جال بچھاتی ہیں۔ان سے بھی پناہ طلب کی گئی ہے۔

(4) گرہوں پر پھونکیں مار مار کر ٹونے ٹوٹکے کرنے والے بھی انسان کو نفسیاتی اور معاشرتی الجھنوں میں مبتلا کرنے کا جتن کرتے ہیں۔لہٰذا شیطانی طلسمات کرنے والوں کی خباثتوں اور سازشوں سے بچنے کا چارہ بھی اسی صورت میں ہے۔

(5) حاسدین بھی انسانی خوشیوں اور کامیابیوں کو گرہن لگا دیتے ہیں اور کئی ایک قباحتیں اور ناہمواریاں پیدا کرنے کی سعی لاحاصل کرتے رہتے ہیں ان کی جملہ ریشہ دوانیوں سے محفوظ ومامون رہنے کیلئے اس سورۃ پاک میں مولا کریم کا تحفظ طلب کیا گیا ہے۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔اس سورت میں ا رکوع ۵ آیات ہیں۔یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ الفلق کے فوائد و برکات

☆ صحیح حدیث میں ہے کہ اس سورۃ کو مع بسم اللہ شریف ایک ہزار بار پڑھنا اور اول آخر دُرود شریف سو بار پڑھنا تلاش معاش کے لئے نہایت مجرب ہے اور سحر و جادو سے محفوظ رہتا ہے۔

☆ اس سورۃ کو ہر روز بلا ناغہ تلاوت کرنے والا تمام آفات سے محفوظ رہتا ہے۔

114- سُوْرَۃُ النَّاسِ

''النا س'' کے معنی ہیں لوگ۔یہ نام پہلی آیت میں مذکور ہے۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔کہہ میں لوگوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس سورت میں بیان کیا ہے کہ سب لوگوں کا حقیقی تربیت کرنے والا حقیقی بادشاہ اور اصلی معبود صرف ایک خدا ہے۔اسی رب بادشاہ اور معبود کی پناہ میں رہنا چاہیے۔ان دو آخری سورتوں کو معوذتین کہا جاتا ہے۔

چند اہم مضامین

☆ شیطانی قوتوں سے بچنے کے لئے دعا

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو''معوذتین'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔یعنی دو پناہ دینے والی سورتیں سورۃ الفلق کی طرح سورۃ الناس میں بھی اللہ تعالیٰ نے بندۂ خدا کو متعدد نظر آنے والی قوتوں اور نہ نظر آنی والی شیطانی قوتوں سے بچنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔اگر ان دونوں سورتوں کے مضامین کو یکجا کر لیا جائے تو انسان جملہ مصائب و آلام کی گرفت سے آزاد و محفوظ رہنے کا چارہ کر سکتا ہے۔

☆ سورت کے اہم پہلو

آیئے سورت الناس کے چند پہلوؤں کا جائزہ لیں جن کو مدنظر رکھتے ہوئے بندۂ مومن زندگی کی حقیقی کامیابیوں سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔

☆ الناس کے تکلیف دہ پہلوؤں سے بچاؤ

لوگوں کے پروردگار سے پناہ طلب کی گئی ہے۔لوگ انسان کو خوشیاں بھی دیتے اور غموں کا پیش خیمہ بھی ثابت ہوتے ہیں۔انسان انسان کا دارومدار ہے اور فطرتاً مدنی الطبع ہے۔ "Man is a social animal"

انسان معاشرتی حیوان ہے۔لفظ''الناس''استعمال کر کے کل انسانیت کے تکلیف دہ پہلوؤں سے بچاؤ کی تدبیر کی گئی ہے۔

☆ مالکِ حقیقی کی طرف رجوع کا مشورہ

انسانوں کی حقیقی مالک و مختار تو مولا کریم کی ذات بابرکات ہے۔دلوں پر قبضہ بھی مولا کا ہے''مقلب القلوب''۔خدا رحمان و رحیم ہے اگر وہ کسی انسان کے دل میں ہماری الفت و محبت ڈال دے تو کون اس کو نفرت میں بدل سکتا ہے۔اور اگر مولا کسی انسان کو ہماری دشمنی پر مامور

کر دے۔تو کون اس سے نفس و تسکین پا سکتا ہے۔لہٰذا مخلوق کے در پر ماتھا رگڑنے کی بجائے حقیقی مالک کی طرف رجوع کا مشورہ دیا گیا ہے اور یہی دانش مندی اور معقولیت کا راستہ ہے۔سبب کی بجائے مسبب اور مملوک کی بجائے مالک سے لو لگانے کا حکم ہے۔

☆ معبودِ حقیقی کا اعتراف اور جن وانس کا مقصدِ تخلیق

کائنات کا معبودِ واحد اور معبودِ حقیقی فقط رب غفور و رحیم ہے۔اس کا اعتراف بھی کروایا گیا ہے اور اسی کی عبادت بجالانے کا حکم بھی ہے کیونکہ جن وانس کی تخلیق کا مقصد بھی عبادتِ خداوندی ہے۔

☆ شیطان سے پناہ

شیطان اور خواہشاتِ بد چھپ چھپ کر خفیہ طریقے سے انسان کے دل و دماغ کو پراگندہ و آلودہ کرتی ہیں۔

بقول غالبؔ

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دَم نکلے
بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

لہٰذا اللہ کریم نے خفیہ سازشوں اور سازشیوں سے بچ رہنے کیلئے اپنی پناہ طلب کرنے کی تعلیم دی ہے۔

☆ خبیث وذلیل سے ابدی پناہ کی طلب

انسان اور جنات ہر دور میں انسان کیلئے آزمائشیں ہیں۔شیطان بھی جنات سے ہے اور اسی طرح سرکش انسان،فسادی،ظالم،جابر، آمر،غاصب،بدخواہ،بدطینت،بدباطن،کج رو،انسان نما درندے اور استحصالی ٹولے بھی انسانی روپ میں معاشروں اور دنیا کے امن وسکون کو برباد کرر ہے ہیں۔اس سورتِ پاک میں ہر خبیث وغلیظ سے بچنے اور مولا کریم کی ابدی پناہ اور دائمی تحفظ کا حکمِ جلیل دیا گیا ہے۔

یہ سورت پارہ نمبر 30 میں ہے۔اس سورت میں ایک رکوع ۶ آیات ہیں۔یہ مدنی سورت ہے۔

سورۃ الناس کے فوائد و برکات

☆ جو کوئی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو پڑھتا رہے تو ہر چیز کے شر سے محفوظ رہے گا۔

☆ اگر اس سورۃ کو سحر زدہ اور آسیب والے پر دم کریں اور پانی پر دم کر کے پلا دیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ اسے نجات حاصل ہوگی۔

☆ جب کسی جابر و ظالم حاکم کے سامنے جانا ہو تو سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر جاوے تو اس کے ظلم و شر سے محفوظ رہے گا۔

باب چہارم

بنیادی عربی گرائمر

عربی حروف تہجی

أ	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س
ش	ص	ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	ل	م
ن	و	ہ	ی	یے							

عربی حرکات

حرکت (جُنبش) الفاظ پر زیر، زبر اور پیش کو کہتے ہیں اور انہیں اعراب بھی کہتے ہیں۔

فَتُحہٗ یانَصب زبر (ـَــ) کو کہتے ہیں اور جس حرف پر یہ نشان ہو اسے مَنصوب یامَفُتُوح کہتے ہیں۔

کَسُرَہٗ یاجرّ زیر(ـِ) کو کہتے ہیں اور جس حرف پر یہ نشان ہو اسے مَکُسُور یا مُجُرُور کہتے ہیں

ضَمَّہٗ یارَفع پیش(ـُ) کو کہتے ہیں اور جس حرف پر یہ نشان ہو اسے مَضُمُوم یا مَرُفُوع کہتے ہیں۔

سُکُوُن یاجَزُم حرکت نہ ہونے کو کہتے ہیں(ـْ)اور جس حرف پر جزم کا نشان ہو اسے ساکن یا مجزوم کہتے ہیں۔

تَنوِین دوزبر(ـً)یادوزیر(ـٍ) یادوپیش(ـٌ) کا نام ہے۔آواز یوں ہوگی۔اً =اَنُ – اٍ =اِنُ اورقَوُلٌ کو قَوُلُنُ وغیرہ اور جس حرف پر تنوین ہو اسے مُنّوَن کہتے ہیں

تَشُدِید دوحرفوں کو ملا کر پڑھنے کا نام ہے حرف ایک ہی لکھا جاتا ہے مگر اس کے اوپر یہ نشان (ـّ) لگایا جاتا ہے وہ حرف جس پر تشدید یا شد لگی ہو اسے مُشدَّدُ کہتے ہیں۔

کلمہ

کلمہ کی تعریف

جو معنی دار لفظ ہمارے منہ سے نکلتا ہے اس کو کلمہ کہتے ہیں چند کلمات کے مجموعے کو کلام کہتے ہیں۔

عِلمِ صَرف

جس علم میں کلمہ اور اس کے احوال و متعلقات سے بحث کی جاتی ہے۔ اس کو ''علم صرف'' کہتے ہیں۔ بعض کے نزدیک فِعْل کی بحث کا نام علمِ صَرف ہے۔

عِلمِ نَحو

جس علم میں کلام سے متعلقہ مباحث مذکور ہوتے ہیں ان کا نام ''علمِ نحو'' ہے۔ بعض کے نزدیک کلمہ کی بحث کا نام علمِ نحو ہے۔

کلمہ کی اقسام

کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔

۱-اسم ۲-فِعل ۳-حرف

اسم

جو کسی چیز، جگہ، شخص یا کام کا نام ہو جیسے بَنَات'' .مَسْجِدٌ. مُحَمَّدٌ.

فعل

وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کیا جانا یا ہونا معلوم ہو اور اس میں زمانہ پایا جائے جیسے ذَهَبَ (وہ گیا) تَضْرِبُ (تو مارتا ہے) اِضْرِبُ (تو مار)

حرف

وہ لفظ جس کے معنی کسی اور لفظ سے مل کر ظاہر ہوں حرف کہلاتا ہے۔ جیسے مِنْ (سے) اِلٰی (تک)

اسمائے اشارہ

اسم اشارہ وہ کلمہ ہے جس سے کسی خاص آدمی یا چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔ اشارہ کو مَشَار'' اور جس کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مَشَار'' اِلَیْہِ کہتے ہیں۔ مثلاً ذَالِکَ الْکِتَابُ (وہ کتاب) میں ذَالِکَ (مَشَار'') اور اَلْکِتَابُ (مشارالیہ) ہے۔ اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں۔

☆ اشارہ قریب

جب مَشَار'' اِلَیْہِ قریب ہو۔ جیسے هٰذَا الرَّجُلُ (یہ آدمی)

☆ اشارہ بعید

جب مَشَارٌ اِلَیہِ دور ہو۔ جیسے ذَالِکَ الْکِتَابُ (وہ کتاب)

اسم اشارہ پہلے آتا ہے اور مَشَارُ اِلَیْـہِ بعد میں مذکورہ مثال میں ھٰذَا اور ذَالِکَ اسم اشارہ (مَشَارٌ) ہیں اور اَلـرَّجُلُ اور اَلْکِتَابُ مشارالیہ ہیں۔ مَشَارٌ اِلَیہِ کے ساتھ اَل لگتا ہے اور وہ معرفہ ہوتا ہے۔ اسمائے اشارہ نقشہ ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔

اشارہ قریب	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ھٰذَا یہ	ھٰذَانِ یہ دونوں	ھٰٓؤُلَآءِ یہ سب
مونث	ھٰذِہٖ یہ	ھَاتَانِ یہ دونوں	ھٰٓؤُلَآءِ یہ سب
اشارہ بعید	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ذَالِکَ وہ	ذَانِکَ وہ دونوں	اُوْلٰٓئِکَ وہ سب
مونث	تِلْکَ وہ	تَانِکَ وہ دونوں	اُوْلٰٓئِکَ وہ سب

مشق نمبر ۱

ھٰذَا لْقَلَمُ	یہ قلم	ھٰذَانِ الْکَلْبَانِ	یہ دو کتے
ھٰذَا الرَّجُلُ	یہ مرد	ھٰذَا الْکُرْسِیّ	یہ کرسی
ھٰذَا الْخَادِمُ	یہ خادم	ھٰذَانِ الْوَالَدَانِ	یہ دو لڑکے
ذَالِکَ الْکَلْبُ	وہ کتا	ذَانِکَ الْکِتَابَانِ	وہ دو کتابیں
تِلْکَ الْبَقَرَۃُ	وہ گائے	اُوْلٰٓئِکَ الْمُسْلِمُوْنَ	وہ مسلمان (مرد جمع)
تَانِکَ الْھِرَّتَانِ	وہ دو بلیاں	اُوْلٰٓئِکَ الْبَنَاتُ	وہ لڑکیاں (جمع)

ضمائر مُنْفَصِلَه و مُتَّصِلَه

ضمیر ایک اسم ہے جو اسمِ ظاہر کی جگہ لایا جاتا ہے مثلاً کسی کا نام لینے کی بجائے کہیں ھُوَ (وہ) اَنْتَ (تو) یا متکلّم اپنا نام ذکر نہ کرے اور کہے اَنَا (میں)۔ ضمیر کی دو قسمیں ہیں۔

۱- ضمیرِ متصل ۲-ضمیرِ منفصل

ضمیرِ متصل

ضمائرمتصلہ وہ اسم ضمیر ہے جو کسی لفظ کے ساتھ ملا ہوا ہو اور الگ استعمال نہ ہوتا ہو، اسے ضمیر متصل کہتے ہیں جیسے غُلامُہ' (اس کا غلام) یا کِتَابُکَ (تیری کتاب) ان مثالوں میں (ہ' اور کَ) ضمیر متصل ہیں۔

ضمیرِ منفصل

ضمائرمنفصلہ، وہ اسم ضمیر جو الگ بولا جاتا ہو اور کسی لفظ کا جز و نہ ہو مُنفَصِل کہلاتا ہے۔ جیسے هُوَ خَالِدٌ' (وہ خالد ہے) اور هِیَ زَیْنَب' (وہ زینب ہے)۔ان مثالوں میں ھی اور ھو منفصل ہیں۔ضمائر متصلہ حسب ذیل ہیں۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر (صیغہ غائب)	ہ' وہ مرد	هُمَا وہ دونوں مرد	هُمْ وہ سب مرد
مونث (صیغہ غائب)	هَا وہ عورت	هُمَا وہ دونوں عورتیں	هُنَّ وہ سب عورتیں
مذکر (صیغہ حاضر)	کَ تو مرد	کُمَا تم دونوں مرد	کُمْ تم سب مرد
مونث (صیغہ حاضر)	کِ تو عورت	کُمَا تم دونوں عورتیں	کُنَّ تم سب عورتیں
مذکر (صیغہ متکلم)	یَ میں	نَا ہم/مرد وعورتیں	نَا ہم/مرد وعورتیں
مونث (صیغہ متکلم)	یَ میں	نَا ہم	نَا ہم

ضمائر مُنفَصِلَہ یہ ہیں۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر (صیغہ غائب)	هُوَ وہ مرد	هُمَا وہ دونوں	هُمْ وہ سب
مونث (صیغہ غائب)	هِیَ وہ عورت	هُمَا وہ دونوں	هُنَّ وہ سب عورتیں
مذکر (صیغہ حاضر)	اَنْتَ تو	اَنْتُمَا تم دونوں	اَنْتُمْ تم سب
مونث (صیغہ حاضر)	اَنْتِ تو	اَنْتُمَا تم دونوں	اَنْتُنَّ تم سب عورتیں
مذکر (صیغہ متکلم)	اَنَا میں	نَحْنُ ہم	نَحْنُ ہم
مونث (صیغہ متکلم)	اَنَا میں	نَحْنُ ہم	نَحْنُ ہم

مشق نمبر۲

هُوَ صَالِحٌ	وہ (مذکر) نیک ہے	هُوَ مُحتَاجٌ	وہ (مذکر) ضرورتمند ہے

اَنتَ نَظِیفٌ	تو صاف ستھرا ہے	ھُنَّ صَادِقَاتٌ	وہ (عورتیں) سچی ہیں
اَنتِ مُھَذَّبَۃٌ	تو مہذب (عورت) ہے	ھٰذَا کِتَابُکَ	وہ تیری کتاب ہے
اَنَا مُجتَھِدٌ	میں محنتی ہوں	ذَالِکَ قَلَمُکَ	وہ تیرا قلم ہے
نَحنُ مُطِیعَاتٌ	ہم فرمانبردار (لڑکیاں) ہیں	ذَالِکَ اُستَاذِیْ	وہ میرا استاد ہے
نَحنُ سَامِعُوْنَ	ہم (مذکر) سننے والے ہیں	ھُمْ غَائِبُوْنَ	وہ غائب ہونیوالے ہیں

مرکبات کی چند اقسام

مرکب کی تعریف

اکیلے لفظ کو مفرد اور دو یا دو سے زیادہ لفظوں کے مجموعے کو مرکب کہتے ہیں۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں۔

۱-مرکب تام　　۲-مرکب ناقص

مرکبِ تام

اگر مرکب سے پوری بات کوئی ''خبر'' یا ''حکم'' سمجھ میں آتا ہو تو اسے مرکبِ تام اور جملہ کہتے ہیں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ (جملہ اسمیہ) زید کھڑا ہے، یا قَامَ زَیْدٌ (جملہ فعلیہ خبریہ) زید کھڑا ہوا، یا اِضْرِبْ زَیْدًا (جملہ فعلیہ انشائیہ) زید کی پٹائی کرو۔

مرکبِ ناقص

اگر مرکب سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے تو اسے مرکبِ ناقص کہتے ہیں۔ مرکبِ ناقص کی دو اہم قسمیں ہیں۔

۱-مرکب اضافی　　۲-مرکب توصیفی

☆ مرکبِ اضافی

وہ مرکب ہے کہ جب اردو میں اس کا ترجمہ کیا جائے تو اس میں کا-کی-کے میں سے کوئی لفظ آئے جیسے رَسُوْلُ اللّٰہِ (اللہ کا رسول) کِتَابُ اللّٰہِ (اللہ کی کتاب) ان مثالوں میں پہلا لفظ یعنی رسول اور کتاب (مضاف) ہے اور لفظ اللہ (مضاف الیہ)۔ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں۔ عربی میں مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ (یعنی اس کے آخری حرف کے نیچے زیر آتی ہے)۔ یاد رہے کہ مضاف پر نہ اَلْ آتا ہے اور نہ تنوین جیسے بَابُ الدَّارِ (گھر کا دروازہ) اور کِتَابُ زَیْدٍ زید کی کتاب۔

جب مضاف تثنیہ یا جمع سالم ہو تو اس کا آخری نون گر جاتا ہے جیسے کِتَابَا خَالِدٍ (خالد کی دو کتابیں) مُسْلِمُوا الْبَاکِسْتَان (پاکستان کے مسلمان) کِتَابَا دراصل کِتَابَانِ تھا اور مُسْلِمُو، مُسْلِمُوْنَ تھا دونوں کے نون مضاف ہونے کی وجہ سے گر گئے۔

مشق نمبر ۳

صَلٰوۃُ الْفَجْرِ	فجر کی نماز	اَوْرَاقُ الْاَشْجَارِ	درختوں کے پتے

كَلْبُ الْجَارِ	پڑوسی کا کتا	اَقْلَامُ الْاَوْلَادِ	لڑکوں کے قلم
قَصْرُ الْمَلِكِ	بادشاہ کا محل	مَفَاتِيحُ الْاَبْوَابِ	دروازوں کی چابیاں
مِنْقَارُ الْعُصْفُوْرِ	چڑیا کی چونچ	اَوْلَادُ الْمَدْرَسَةِ	سکول کے لڑکے
مِفْتَاحُ الْبَابِ	دروازے کی کنجی	كِتَابَا وَلَدٍ	لڑکے کی دو کتابیں
اِبْنُ زَيْدٍ	زید کا بیٹا	بِنْتَا بَكْرٍ	بکر کی دو بیٹیاں
اَخُوْ سَعْدٍ	سعد کا بھائی	مُعَلِّمُوا الْمَدْرَسَةِ	مدرسہ کے معلم

مرکبِ توصیفی

تعریف

مرکبِ ناقص کی دوسری قسم مرکبِ توصیفی ہے۔ مرکب توصیفی وہ ہے جس میں کسی چیز کی صفت بیان کی جائے۔ جیسے رَجُلٌ صَالِحٌ (نیک آدمی) جس کی صفت بیان کی جائے اسے (موصوف) کہتے ہیں اور جو اس کا وصف (خوبی) ہو اسے (صفت) کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں رَجُلٌ' موصوف اور صَالِحٌ' اس کی صفت ہے اس طرح اَلْوَلَدُ الصَّادِقُ (سچا لڑکا) میں اَلْوَلَدُ موصوف اور اَلصَّادِقُ صفت ہے۔ موصوف اور صفت کے مجموعے کو ''مرکبِ توصیفی'' کہتے ہیں۔ عربی میں موصوف پہلے آتا ہے اور صفت بعد میں جیسا کہ مذکورہ مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ صفت اور موصوف کی حالت یکساں ہوتی ہے یعنی اگر موصوف معرفہ ہو تو اس کی صفت بھی معرفہ ہوگی اور اگر موصوف نکرہ ہو تو اس کی صفت بھی نکرہ ہوگی۔ اسی طرح اگر موصوف مذکر ہو تو اس کی صفت بھی مذکر آئے گی۔ اگر موصوف مونث ہو تو اس کی صفت بھی مونث ہوگی۔ رَجُلٌ ''عَالِمٌ''. بِنْتٌ' صَالِحَةٌ' مُسْلِمَانِ صَالِحَانِ. مُسْلِمُوْنَ صَادِقُوْنَ وغیرہ

مشق نمبر ۴

رَجُلٌ' عَادِلٌ'	انصاف کرنیوالا مرد	سَاعَةٌ' جَمِيْلَةٌ''	خوبصورت گھڑی
سَيْفٌ' قَاطِعٌ	کاٹنے والی تلوار	بِنْتَانِ صَالِحَتَانِ	دو نیک بیٹیاں
مُسْلِمٌ'' صَالِحٌ	ایک نیک مسلمان	يَدٌ' نَّظِيْفَةٌ''	ستھرا ہاتھ
وَلَدَانِ لَاعِبَانِ	دو کھلنڈرے لڑکے	قَلْبَانِ فَارِغَانِ	دو فارغ دل
فَوَاكِهَةٌ'' لَذِيْذَةٌ''	لذیذ یا مزیدار پھل	مُسْلِمُوْنَ خَاشِعُوْنَ	اللہ سے ڈرنے والے مسلمان

جملہ اسمیہّ

جس مرکب سے پوری بات سمجھ میں آجائے اسے مرکب تام یا جملہ کہتے ہیں۔

جملے کی دو قسمیں ہیں۔ ۱- جملہ خبریہ ۲- جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ

اگر جملہ میں کوئی خبر دی گئی ہو تو اسے جملہ خبریہ کہتے ہیں۔ جملہ خبریہ اسمیہ بھی ہوتا ہے اور فعلیہ بھی۔ اسمیہ جیسے بَکْرٌ ذَاهِبٌ (بکر جانے والا ہے) اور فعلیہ قَامَ طَارِقٌ (طارق کھڑا ہے)۔

جملہ انشائیہ

اگر جملہ میں کسی بات کا حکم دیا گیا ہو یا کسی بات سے منع کیا گیا ہو یا کوئی بات دریافت کی گئی ہو تو اسے جملہ انشائیہ کہتے ہیں یہ جملہ عام طور پر فعل امر، فعل نہی یا کلمہ استفہام (سوالیہ) پر شامل ہوتا ہے جیسے اِضْرِبْ حَامِدًا (حامد کو مار) یا لَاتَضْرِبْ مَحْمُوْدًا (محمود کو نہ مار)۔

جملہ اسمیہ

جملہ اسمیہ کا پہلا جز اسم ہوتا ہے اسے مسند الیہ اور مبتداء کہتے ہیں۔ دوسرا جز مسند اور خبر کہلاتا ہے جیسے اَلرَّجُلُ مُجَاهِدٌ (آدمی مجاہد ہے) میں اَلرَّجُل مُبتدا ہے اور مُجَاهِدٌ خبر۔ مبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے اور خبر نکرہ، مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں یعنی ان پر پیش (ُ) آتی ہے مذکر اور مونث ہونے میں مبتدا اور خبر ایک دوسرے کے مطابق ہوتے ہیں۔ جیسے بَکْرٌ عَالِمٌ (بکر عالم ہے) اور عَائِشَةُ عَالِمَةٌ (عائشہ عالمہ ہے)۔

مشق نمبر ۵

اَلْوَلَدلَاعِبٌ	لڑکا کھیل رہا ہے	اَلْوَلَدُمَرِیْضٌ	لڑکا بیمار ہے
اَلْحَقُّ مُرٌّ	سچ کڑوا ہوتا ہے	اَلْمَآءُ بَارِدٌ	پانی ٹھنڈا ہے
اَلْکِتَابُ جَدِیْدٌ	کتاب نئی ہے	اَلْاِنْکِسَارُ تَاجُ الْاِنْسَانِ	تواضع انسان کا تاج ہے
اَلْشَمْسُ لَامِعَةٌ	سورج چمک رہا ہے	اَلْمُعَلِّم حَاضِرٌ	استاد حاضر ہے
حِمَارُ الْجَارِ جَائِعٌ	پڑوسی کا گدھا بھوکا ہے	اَلدَّوَاةُمَمْلُوْءَةٌ	دوات بھری ہوئی ہے
سَاعَتُکَ جَمِیْلَةٌ	تیری گھڑی خوبصورت ہے	بُسْتَانِیْ نَظِیْفَةٌ	میرا باغ صاف ستھرا ہے
اَلْوَلَدُ مُجْتَهِد	لڑکا محنتی ہے		

اسم فاعل

اسم فاعل وہ ہے جو تین حرفی فعل یعنی (ثلاثی مجرد) کے مصدر سے فَاعِلٌ کے وزن پر اس شخص کے لئے لایا جاتا ہے جو کوئی کام انجام دیتا ہے مثلاً ذَاهِبٌ (جانیوالا) ظَالِمٌ (ظلم کرنے والا) عَادِلٌ (انصاف کرنیوالا) اسمِ فاعل کے چھ صیغے ہوتے ہیں۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	عَالِم" جاننے والا	عَالِمَانِ دوجاننے والے	عَالِمُوْنَ سب جاننے والے
مونث	عَالِمَة" جاننے والی	عَالِمَتَانِ دوجاننے والیاں	عَالِمَات" سب جاننے والیاں

مشق نمبر ۶

اَلْوَلَدُصَادِق"	لڑکا سچا ہے	نَحْنُ غَارِ سُوْنَ	ہم پودالگانیوالے ہیں
اَلنَّبِیُّ صَابِر"	نبی صابر ہے	نَحْنُ رَاجِعُوْنَ	ہم واپس لوٹنے والے ہیں
اَللّٰہُ نَاصِر"	اللہ مددگار ہے	هُوَظَالِم"	وہ ظلم کرنیوالا ہے
هُنَّ شَاکِرَات"	وہ سب شکر کرنیوالیاں ہیں	هِیَ صَدِیْقَة"	وہ سچی عورت ہے

اسم مبالغہ

اسم مبالغہ اسم فاعل ہی کی ایک صورت ہے یہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب فاعل میں کوئی صفت زیادتی / کثرت یا شدت کے ساتھ پائی جاتی ہو جیسے ظَلَّام" (بہت ظلم کرنیوالا)

مثالیں

فَعَّال" جیسے	کَذَّاب"	بہت جھوٹ بولنے والا
فَعَّالَة" جیسے	عَلَّامَة"	بہت بڑا عالِم
فِعِّیْل" جیسے	صِدِّیْق"	بہت سچ بولنے والا
فُعُوْل" جیسے	ظُلُوْم"	بہت ظلم کرنے والا
مِفْعَال" جیسے	مِقْدَام"	بہت آگے بڑھنے والا
مِفْعِیْل" جیسے	مِسْکِیْن"	بہت ہی غریب وعاجز
فَعُّوْل" جیسے	قَیُّوْم"	خوب قائم کرنے والا
فُعَلَة" جیسے	هُمَزَة"	چغلی کھانے والا
فَعْلَان" جیسے	عَطْشَان"	بہت پیاسا
فَعِیْل" جیسے	رَحِیْم" کَرِیْم"	بہت رحم کرنے والا، بہت کرم کرنے والا

اسم مفعول

اسم مفعول وہ اسم ہے جس پر کوئی فعل واقع ہو جیسے مَقْتُوْل" یہ مَفْعُوْل" کے وزن پر آتا ہے۔اسم مفعول کی گردان حسب ذیل ہے۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَضْرُوْب"	مَضْرُوْبَانِ	مَضْرُوْبُوْنَ
مونث	مَضْرُوْبَة"	مَضْرُوْبَتَانِ	مَضْرُوْبَات"

مثالیں

اَلجَمَلُ مَذْبُوْح"	اونٹ ذبح کیا ہوا ہے	یَدُالسَّارِقِ مَقْطُوْعَة"	چور کا ہاتھ کٹا ہوا ہے
بَابُ الْمَسْجِدِمَفْتُوْح"	مسجد کا دروازہ کھلا ہے	اَخُوْکَ مَشْغُوْل"بِاالْکِتَابَةِ	تیرا بھائی لکھنے میں مشغول ہے
اَنْتَ مَظْلُوْم"	تو مظلوم ہے	نَحْنُ مَظْلُوْمُوْنَ	ہم مظلوم ہیں
اَلسَّاعَةُ مَکْسُوْرَة"	گھڑی ٹوٹی ہوئی ہے	اَنْتُمْ مَنْصُوْرُوْنَ	تم سب مدد کئے گئے ہو
یَدُہ مَبْسُوْطَة"	اس کا ہاتھ کھلا ہے	اَلصِّدْقُ مَقْبُوْل"	سچائی قبول کی گئی
اَنْتَ مَحْزُوْن"	تو غمگین ہے		

جملہ فعلیہ

فعل فاعل مفعول

جس جملہ خبریہ کے شروع میں فعل ہو اسے جملہ فعلیہ کہتے ہیں جسے ذَهَبَ بَکْر" (بکر گیا) أَکَلَ خَالِد" (خالد نے کھایا)۔مذکورہ مثال میں پہلا جز یعنی ذَهَبَ اور اَکَلَ فعل ہے اس کو مسند بھی کہتے ہیں۔دوسرا جز یعنی بَکْر" اور خَالِد"(فاعل) ہے اس کو مسند الیہ بھی کہتے ہیں۔فعل کی دو قسمیں ہیں۔

فعل کی اقسام

۱- لازم ۲- متعدی

۱-فعل لازم

فعل لازم وہ ہے جس کا مفعول نہ ہو اور فعل وفاعل سے مل کر جملہ مکمل ہو جائے جیسے جَلَسَ زَیْد" (زید بیٹھا)۔

۲-فعل متعدی

متعدی اس فعل کو کہتے ہیں جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہتا ہو اور اس کے بغیر مطلب سمجھ میں نہ آئے جیسے ضَرَبَ خَالِد" بَکْرًا

(خالد نے بکر کو مارا) اس مثال میں ضَرَبَ فعل ہے خَالِد'' اس کا فاعل ہے اور بَکْرًا مفعول ہے فعل، فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ خبریہ ہوا۔

ماضی مطلق معروف

جس فعل سے کسی کام کا گزرے ہوئے زمانہ میں واقع ہونا سمجھا جائے اسے فعل ماضی کہتے ہیں۔ جیسے جَلَسَ خَالِد'' (خالد بیٹھا) جب اس فعل میں ماضی قریب یا بعید کے زمانے کا مفہوم نہ پایا جائے تو اسے ماضی مطلق کہتے ہیں۔

جملہ فعلیہ میں فعل پہلے آتا ہے اور پھر فاعل۔ عربی میں فاعل ہمیشہ مرفوع (پیش والا) ہوتا ہے جیسے جَـــآءَ زَیْـــد'' (زید آیا) اگر فعل متعدی ہو تو فاعل کے بعد مفعول آتا ہے عربی میں مفعول مَنصُوب (یعنی زَبر والا) ہوتا ہے جیسے أَکَلَ طَارِق'' طَعَامًا (طارق نے کھانا کھایا) اس مثال میں اَکَلَ فعل طَارِق'' فاعل اور طَعَامًا مفعول ہے۔

اگر فعل کا فاعل مذکور ہو تو اسے فعل معلوم یا معروف کہتے ہیں فعل ماضی کے چودہ صیغے ہیں۔

صیغہ	گردان	ترجمہ
واحد مذکر غائب	فَعَلَ	اس ایک، مرد نے کیا
تثنیہ مذکر غائب	فَعَلاَ	ان (دو) مردوں نے کیا
جمع مذکر غائب	فَعَلُوْا	ان (سب) مردوں نے کیا
واحد مونث غائب	فَعَلَتْ	اس (ایک) عورت نے کیا
تثنیہ مونث غائب	فَعَلَتَا	ان (دو) عورتوں نے کیا
جمع مونث غائب	فَعَلْنَ	ان (سب) عورتوں نے کیا
واحد مذکر حاضر	فَعَلْتَ	تو (ایک) مرد نے کیا
تثنیہ مذکر حاضر	فَعَلْتُمَا	تم (دو) مردوں نے کیا
جمع مذکر حاضر	فَعَلْتُمْ	تم (سب) مردوں نے کیا
واحد مونث حاضر	فَعَلْتِ	تو (ایک) عورت نے کیا
تثنیہ مونث حاضر	فَعَلْتُمَا	تم (دو) عورتوں نے کیا
جمع مونث حاضر	فَعَلْتُنَّ	تم (سب) عورتوں نے کیا
واحد متکلم (مذکر مونث)	فَعَلْتُ	میں نے کیا
تثنیہ وجمع متکلم (مذکر مونث)	فَعَلْنَا	ہم نے کیا

مشق نمبر ۷

دَخَلْتُ حُجْرَتِيْ میں اپنے کمرے میں داخل ہوا	ذَهَبْتِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ تو (ایک لڑکی) مدرسہ گئی
رَكِبْتَ الاقْطَارَ تو ریل گاڑی میں سوار ہوا	طَلَعَتِ الشَّمْسُ سورج نکل آیا
سَفَرَتْ مَرْيَمُ مریم نے سفر کیا	خَرَجَتْ مِنَ الدَّارِ وہ عورت گھر سے نکلی
عَادَتْ زَيْنَبُ اِلٰى دَارِهَا زینب اپنے گھر واپس آئی	قَتَلْتُمْ عَبْدَهٗ تم نے اسکے غلام کو قتل کر دیا

ماضی قریب

جس فعل سے ظاہر ہو کہ کام کو زیادہ دیر نہیں ہوئی اس فعل کو ماضی قریب کہتے ہیں۔ ماضی مطلق کے صیغے پر قَدْ لگانے سے ماضی قریب بن جاتا ہے قَدْ کے لفظ میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوئی اور یہ تمام الفاظ کے ساتھ ایک ہی حالت میں رہتا ہے جیسے قَدْ فَعَلَ ، قَدْ فَعَلَا، قَدْ فَعَلُوْا وغیرہ

مشق نمبر ۸

قَدْشَرِبْتَ اللَّبَنَ تو (مذکر) نے دودھ پیا ہے	قَدْ سَبَحْنَا فِي الْبَحْرِ ہم دریا میں تیرے ہیں
قَدْعَرَفْنَا قَدْرَالْعِلْمِ ہم نے علم کی قدر پہچانی ہے	قَدْ حَفِظْتُ دَرْسِي میں نے اپنا سبق یاد کرلیا ہے
قَدْ طَبَخْتُنَّ لَحْمًا تم (جمع مونث) نے گوشت پکایا	قَدْفَهِمَتْ دَرْسَهَا اس (مونث) نے اپنا سبق یاد کرلیا ہے
قَدْ كَتَبْتُ مَكْتُوْبًا میں نے ایک خط لکھا ہے	قَدْ لَعِبْتُنَّ فِي الْمَلْعَبِ تم نے (جمع مونث) میدان میں کھیلا ہے
قَدْ غَسَلْنَ ثِيَا بَهُنَّ ان عورتوں نے کپڑے دھوئے ہیں	

ماضی بعید

جس فعل سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ اس کو کئے ہوئے کافی دیر ہو چکی ہے اسے ماضی بعید کہتے ہیں۔ ماضی مطلق پر کَانَ کا لفظ لگانے سے ماضی بعید کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے جیسے ماضی کے صیغے بدلتے جائیں گے ان کے ساتھ ساتھ کَانَ کا لفظ بھی بدلتا جائے گا جیسے كَانَ فَعَلَ ۔ كَانَا فَعَلَا۔ كَانُوْا فَعَلُوا

کَانَ کی گردان

كَانَ	واحد مذکر غائب	كُنْتُمَا	تثنیہ مذکر حاضر
كَانَا	تثنیہ مذکر غائب	كُنْتُمْ	جمع مذکر حاضر
كَانُوا	جمع مذکر غائب	كُنْتِ	واحد مونث حاضر
كَانَتْ	واحد مونث غائب	كُنْتُمَا	تثنیہ مونث حاضر

کَانَتَا	تثنیہ مونث غائب	کُنْتُنَّ	جمع مونث حاضر
کُنَّ	جمع مونث غائب	کُنْتُ	واحد متکلم (مذکر مونث)
کُنْتَ	واحد مذکر حاضر	کُنَّا	تثنیہ، جمع متکلم (مذکر مونث)

ماضی منفی

جس فعل میں کسی کام کا نہ ہونا پایا جائے اسے فعل منفی کہتے ہیں ماضی منفی بنانا مقصود ہو تو ماضی مثبت سے پہلے مَــــا لاتے ہیں جیسے مَــاضَرَبَ (اس نے نہیں مارا) مَـا أَكَلَ (اس نے نہیں کھایا) ماضی کے صیغے پر لَا داخل کر کے بھی ماضی منفی بناتے ہیں مگر اس کی شرط یہ ہے کہ اس کے بعد ایک اور صیغہ ماضی لَا سمیت لاتے ہیں جیسے لَاأَكَلْنَا وَلَاشَرِبْنَا نہ ہم نے کھایا اور نہ پیا

مشق نمبر ۹

كُنْتَ صَدَقْتَ تو نے سچ بولا تھا	مَاعَدَلْتَ فِيْ حَكُمِكَ تم نے اپنے فیصلے میں انصاف نہیں کیا
كُنْتُ خَرَجْتُ مِنَ الدَّارِ میں گھر سے نکلا تھا	كُنْتِ رَكِبْتِ الْقِطَارَ تو ریل گاڑی میں سوار ہوئی تھی
مَافَتَحْتُ الْبَابَ میں نے دروازہ نہ کھولا	مَالَعِبَ الْاَوْلَادُ لڑکے نہیں کھیلے
كَانُوْا غَسَلُوْا اَيْدِيَهُمْ انہوں نے ہاتھ دھوئے تھے	مَاخَرَجْنَا اِلَى الْحُقُوْلِ ہم کھیتوں کی طرف نہیں نکلے
كُنْتَ طَلَبْتَ الطَّعَامَ تو نے کھانا طلب کیا تھا	مَاسَبَحْتِ فِي النَّهْرِ تو (واحد مونث) دریا میں نہیں تیری
كُنْتَ حَضَرْتَ بِئْرًا تو نے کنواں کھودا تھا	كُنَّا قَرَعْنَا الْبَابَ ہم نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا

ماضی مجہول (نائب فاعل)

جس فعل کا فاعل مذکور نہ ہو اسے مجہول کہتے ہیں جسے ضُرِبَ زَيْدٌ'' (زید کو پیٹا گیا) شُرِبَ اللَّبَنُ (دودھ پیا گیا)۔ ماضی مجہول ہمیشہ فُعِلَ کے وزن پر آتی ہے جیسے طُبِخَ (پکایا گیا)، قُتِلَ (قتل کیا گیا) أُكِلَ (کھایا گیا)۔ ان مثالوں میں ضُرِبَ اور شُرِبَ ماضی مجہول ہیں اور زَيْدٌ' اور اَللَّبَنُ کو نائب فاعل کہتے ہیں نائب فاعل چونکہ فاعل کا قائم مقام ہوتا ہے اسلئے مرفوع ہوتا ہے یعنی اس پر پیش ـُـ آتی ہے۔

ماضی مجہول کی گردان

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	ضُرِبَ	ضُرِبَا	ضُرِبُوْا
مونث غائب	ضُرِبَتْ	ضُرِبَتَا	ضُرِبْنَ
مذکر حاضر	ضُرِبْتَ	ضُرِبْتُمَا	ضُرِبْتُمْ

مونث حاضر	ضُرِبْتِ	ضُرِبْتُمَا	ضُرِبْتُنَّ
متکلم (مذکر مونث)	ضُرِبْتُ	ضُرِبْنَا	ضُرِبْنَا

مشق نمبر١٠

قُتِلَ السَّارِقُ	چور قتل کیا گیا	نُصِرَ الْمَظْلُوْمُ	مظلوم کی مدد کی گئی
سُرِقَ الْمَالُ	مال چوری کیا گیا	كُتِبَ الْمَكْتُوْبُ	خط لکھا گیا
قُرِءَ الْكِتَابُ	کتاب پڑھی گئی	ضُرِبَ زَيْدٌ	زید پیٹا گیا
فُتِحَ بَابُ الْمَسْجِدِ	مسجد کا دروازہ کھولا گیا	ذُبِحَتِ النَّاقَةُ	اونٹنی ذبح کی گئی

مضارع معروف

مضارع وہ فعل ہے جس میں حال اوراستقبال یعنی مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں جیسے يَعْلَمُ (وہ جانتا ہے یا جانے گا) يَسْمَعُ وہ سنتا ہے یا سنے گا۔فعل مضارع بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب سے پہلے مضارع کی علامتوں یعنی ا ت ی ن میں سے ایک حرف لگادیا جاتا ہے ان چاروں علامتی حروف کے مجموعے کو اتَیْنَ کہتے ہیں جیسے فَعَلَ سے يَفْعَلُ۔

گردان

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	يَسْمَعُ	يَسْمَعَانِ	يَسْمَعُوْنَ
مونث غائب	تَسْمَعُ	تَسْمَعَانِ	يَسْمَعْنَ
مذکر حاضر	تَسْمَعُ	تَسْمَعَانِ	تَسْمَعُوْنَ
مونث حاضر	تَسْمَعِيْنَ	تَسْمَعَانِ	تَسْمَعْنَ
مذکر مونث متکلم	اَسْمَعُ	نَسْمَعُ	نَسْمَعُ

مشق نمبر١١

نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ	ہم گیند سے کھیلتے ہیں	اَحْفَظُ الدَّرْسَ	میں سبق یاد کرتا ہوں
اَلْبَسُ ثِيَابِي	میں اپنے کپڑے پہنتا ہوں	يَزْرَعُ الْفَلَّاحُ الْحِنْطَةَ	کسان گیہوں بوتا ہے
يَغْسِلُ الْوَلَدُ يَدَيْهِ	لڑکا اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے	يَصْنَعُ النَّجَّارُ كُرْسِيًّا	بڑھئی ایک کرسی بناتا ہے
يَنْزِلُ الْمَطَرُ مینہ برستا ہے		تَحْلُبُ الْبَقَرَةَ	تو گائے دوہتا ہے

مضارع مجہول

مضارع مجہول وہ فعل ہے جس میں کوئی فعل زمانہ حال یا مستقبل میں واقع ہو مگر اسکے فاعل کا پتہ نہ ہو جیسے يُضْـــرَبُ (اسے پیٹا جاتا

ہے)،یُسْمَعُ(وہ سنا جاتا ہے)

مضارع مجہول کی گردان

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	یُعْلَمُ	یُعْلَمَانِ	یُعْلَمُوْنَ
مونث غائب	تُعْلَمُ	تُعْلَمَانِ	یُعْلَمْنَ
مذکر حاضر	تُعْلَمُ	تُعْلَمَانِ	تُعْلَمُوْنَ
مونث حاضر	تُعْلَمِیْنَ	تُعْلَمَانِ	تُعْلَمْنَ
مذکر ومونث متکلم	اُعْلَمُ	نُعْلَمُ	نُعْلَمُ

مشق نمبر۱۲

اُطْلَبُ فِی الْمَدْرَسَةِ میں مدرسہ میں طلب کیا جاتا ہوں	یُرْکَبُ الْجَمَلُ اونٹ پر سواری کی جاتی ہے
یُهْزَمُ الْعَدُوُّ فِی الْحَرْبِ دشمن کو جنگ میں شکست دی جائے گی	تُمْدَحْنَ لِلْجُوْدِ تم (سب عورتوں) کی سخاوت کیلئے تعریف کی جائے گی
تُخْرَجُوْنَ مِنَ الدَّارِ تم (سب مرد) گھر سے نکال دیئے جاؤ گے	یُرْزُقْنَ بِغَیْرِ حِسَابٍ وہ (عورتیں) بے حساب رزق دی جاتی ہیں

ماضی استمراری

ماضی استمراری وہ فعل ہے جس سے یہ سمجھا جاتا ہو کہ کوئی کام زمانہ ماضی میں ہمیشہ یا اکثر ہوتا رہا ہے جیسے کَانَ یَضْرِبُ (وہ مارتا تھا) کَانَ یَسْمَعُ (وہ سنتا تھا)۔فعل مضارع سے پہلے اگر کَانَ کا لفظ لگادیں تو ماضی استمراری بن جاتا ہے مضارع کے صیغوں کے ساتھ کَانَ کے صیغے بھی بدلتے رہتے ہیں مثلاً

کَانَ یَقْتُلُ	وہ قتل کرتا تھا	کَانَا یَقْتُلَانِ	وہ دونوں قتل کرتے تھے	کَانُوْا یَقْتُلُوْنَ	وہ سب مرد قتل کرتے تھے

اسی طرح پوری گردان مکمل کرلی جائے۔

مشق نمبر۱۳

کُنْتُ اَسْمَعُ الْوَعْظَ میں نصیحت سنتا تھا	کُنْتُمْ تَشْرَبُوْنَ اللَّبَنَ تم سب (مرد) دودھ پیتے تھے
کَانَ یَضْرِبُ الْکَلْبَ وہ کتے کو مارتا تھا	کُنْتُنَّ تَقْطَعْنَ الْاَزْهَارَ تم سب (عورتیں) پھول توڑتی تھیں
کُنْتِ تَلْبَسِیْنَ ثِیَابَکِ تو اپنے کپڑے پہنتی تھی	کُنَّ یَذْهَبْنَ اِلَی الْمَدْرَسَةِ وہ سب (عورتیں) مدرسے جاتی تھیں
کُنَّا نَقْتُلُ الْعَدُوَّ ہم دشمن کو قتل کرتے تھے	کُنَّا نَزْرَعُ الْقُطْنَ ہم سب کپاس بوتے تھے

مضارع منفی

فعل مضارع سے پہلے لَا لگانے سے مضارع منفی بن جاتا ہے مضارع منفی میں بھی حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں جیسے لَا نَشْرِبُ (ہم نہیں پیتے ہیں یا نہیں پیئیں گے) لَا یَقُوْمُ (وہ کھڑا نہیں ہوتا یا وہ کھڑا نہیں ہوگا)۔

مشق نمبر ۱۴

لَا تَفْتَحُ الْبَابَ تو دروازہ نہیں کھولے گا	لَا نَلْبِسُ الْحَرِيْرَ ہم ریشم نہیں پہنیں گے
لَا نَلْعَبُ بِالْكُرَّةِ ہم گیند سے نہیں کھیلیں گے	لَا تَضْرِبْنَ اَوْلَادَكُنَّ تم سب عورتیں اپنے بچوں کو نہیں مارو گی
لَا اَضْرِبُ الْفَرَسَ میں گھوڑے کو نہیں ماروں گا	لَا يَكْتُمْنَ الشَّهَادَةَ وہ سب عورتیں گواہی نہیں چھپائیں گی
لَا نَفْهَمُ قَوْلَكَ ہم تیری بات نہیں سمجھتے	لَا تَجْلِسُوْنَ فِی الطَّرِيْقِ تم راستہ میں نہیں بیٹھو گے

مضارع مختص بحال

قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے کہ فعل مضارع میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں جب فعل مضارع کو زمانہ حال سے مخصوص کرنا مقصود ہو تو اس کے شروع میں ل لگا دیتے ہیں جیسے لَيَجْلِسُ وہ بیٹھتا ہے لَنَذْهَبُ ہم جاتے ہیں۔

مشق نمبر ۱۵

لَيَحْفَظُ دَرْسَهٗ وہ اپنا سبق یاد کرتا ہے	لَنَجْمَعُ الْقُطْنَ ہم روئی جمع کرتے ہیں
لَتَدْخُلُوْنَ الْمَسْجِدَ تم (سب مرد) مسجد میں داخل ہوتے ہیں	لَاَصْبِرُ عَلَى الْمَصَائِبِ میں مصیبت میں صبر کرتا ہوں
لَتَرْكَبِيْنَ عَلَى الْفَرَسِ تو گھوڑے پر سوار ہوتی ہے	لَيَسْمَعْنَ كَلَامَ اللّٰهِ وہ سب (عورتیں) اللہ کا کلام سنتی ہیں
لَيَذْبَحُوْنَ الْجَمَلُ وہ سب (مرد) اونٹ ذبح کرتے ہیں	لَنَسْبَحُ فِی النَّهْرِ ہم دریا میں تیرتے ہیں
لَتَقْتُلْنَ الْعَدُوَّ تم سب (عورتیں) دشمن کو قتل کرتی ہو	

مضارع مختص بمستقبل

اگر مضارع کے صیغہ سے پہلے س یا سوف لگا دیں تو اس کے معنے مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتے ہیں س مستقبل قریب کے معنی دیتا ہے اور سَوْفَ مستقبل بعید کے لئے جیسے سَيَقُوْمُ (وہ عنقریب کھڑا ہوگا) سَوْفَ نَكْتُبُ (ہم آگے چل کر لکھیں گے)

مشق نمبر ۱۶

سَاَذْهَبُ اِلَى الْمُحَطَّةِ میں عنقریب سٹیشن جاؤں گا	سَتَكْتُمِيْنَ سِرَّكِ تو عنقریب اپنا بھید چھپائے گی
سَيَرْكَبُ عَلَى الْفَرَسِ وہ عنقریب گھوڑے پر سوار ہوگا	سَتَرْحَمُوْنَ الْفَقِيْرَ تم عنقریب فقیر پر رحم کرو گے
سَوْفَ نَحْصُدُ الْقَصَبَ ہم آئندہ گنے کی فصل کاٹیں گے	سَوْفَ يُرْزَقُوْنَ وہ آئندہ روزی دیئے جائیں گے

جملہ انشائیہ

☆ امر حاضر

جس فعل میں مخاطب کو کسی بات کا حکم دیا گیا ہو یا اس سے کوئی مطالبہ کیا گیا ہو اسے فعل امر حاضر کہتے ہیں۔ جیسے اِضْرِبْ (تو مار)

بنانے کا طریقہ

امر حاضر فعل مضارع سے بنایا جاتا ہے مضارع مخاطب کے شروع سے علامت مضارع یعنی (ت) گرا کر اس کے شروع میں ہمزہ وصل یعنی (أ) لے آتے ہیں اور حرف آخر کو ساکن کر دیتے ہیں اگر مضارع مضموم العین ہو تو ہمزۂ وصل مضموم لاتے ہیں جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ اور اگر مضارع مفتوح العین یا مکسور العین ہو تو دونوں حالتوں میں ہمزہ وصل مکسور ہوتا ہے جسے تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور تَحْسِبُ سے اِحْسِبْ۔

امر حاضر کی گردان

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر حاضر	اُقْتُلْ تو (ایک مرد) قتل کر	اُقْتُلَا تم (دو مرد) قتل کرو	اُقْتُلُوْا تم (سب مرد) قتل کرو
مونث حاضر	اُقْتُلِی تو (ایک عورت) قتل کر	اُقْتُلَا تم (دو عورتیں) قتل کرو	اُقْتُلْنَ تم (سب عورتیں) قتل کرو

مشق نمبر ۱۷

اُعْبُدُوْ اَرَبَّکُمْ تم اپنے رب کی عبارت کرو	اُنْظُرْنَ اِلَی الْجِبَالِ تم (مونث) پہاڑوں کی طرف دیکھو
اُنْصُرِ الْمَظْلُوْمَ تو (مذکر) مظلوم کی مدد کر	اُتْرُکِی اللَّعْبَ تو (مونث) کھیل چھوڑ دے
اِغْسِلِیْ وَجْھَکِ تو (مونث) اپنا منہ دھو	اِزْرَعِ الْقَصَبَ تو گنا کاشت کر
اِفْتَحْ بَابَ الْحُجْرَةِ تو (مذکر) کمرے کا دروازہ کھول	اِشْرَبَا الْمَآءَ تم دونوں پانی پیو
اِحْفَظُوْا دُرُوْسَکُمْ تم (مذکر) اپنے سبق یاد کرو	اِشْرَبُوْا تم (مذکر) پیو

امر غائب

عام طور پر حکم اس شخص کو دیا جاتا ہے جو سامنے (حاضر) ہو لیکن بعض دفعہ غائب کو بھی حکم دیا جاتا ہے اس کے لئے امر غائب استعمال کرتے ہیں امر غائب معروف مضارع معروف سے بنایا جاتا ہے اور امر غائب مجہول مضارع مجہول سے مضارع کے شروع میں لام امر (لِ) لگا کر حروف آخر کو جزم دیتے ہیں جیسے یَفْتَحُ سے لِیَفْتَحْ، اور یُفْتَحُ سے لِیُفْتَحْ امر غائب معروف ہے۔اور لِیُفْتَحْ امر غائب مجہول ہے۔

امر غائب کی گردان

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	لِيَذْهَبْ	لِيَذْهَبَا	لِيَذْهَبُوْا
مونث	لِتَذْهَبْ	لِتَذْهَبَا	لِيَذْهَبْنَ
مذکر مونث	لِاَذْهَبْ	لِنَذْهَبْ	

مشق نمبر ۱۸

لِيَنْصُرْ وہ مدد کرے	لِيَقْتُلُوْا وہ (مذکر) قتل کریں
لِيَفْتَحِ الْبَابَ وہ دروازہ کھولے	لِنَزْرَعِ الْقَصَبَ چاہے کہ ہم گنا کاشت کریں
لِيَاْكُلْ وہ کھائے	لِنُعْرَفْ ہم پہچانے جائیں
لِيَشْرَبْنَ اللَّبَنَ وہ (مونث) دودھ پیئیں	لِيُسْجَنْ وہ قید کیا جائے

نہی حاضر

جس فعل کے ذریعہ کسی کام سے روکا جائے اسے فعل نہی کہتے ہیں جیسے لَا تَضْرِبْ (تو نہ مار) فعل نہی حاضر مضارع معروف مخاطب سے بنایا جاتا ہے۔ مضارع حاضر کے صیغے پر لا لگا کر آخر کو جزم دیتے ہیں جیسے تَجْلِسُ سے لَا تَجْلِسْ (تو نہ بیٹھ) تَذْهَبُ سے لَا تَذْهَبْ (تو نہ جا)

نہی حاضر کی گردان

مذکر	لَا تَقْتُلْ	لَا تَقْتُلَا	لَا تَقْتُلُوْا
مونث	لَا تَقْتُلِي	لَا تَقْتُلَا	لَا تَقْتُلْنَ

نہی غائب

بعض دفعہ غائب کو بھی کسی کام سے روکا جاتا ہے اسے نہی غائب کہتے ہیں نہی غائب بنانا مقصود ہو تو مضارع غائب سے پہلے لائے نفی (لا) لگا کر لام کلمہ کو جزم دیتے ہیں جیسے لَا يَسْمَعْ (وہ نہ سنے) لَا يَفْتَحْ (وہ نہ کھولے) اسی طرح نہی غائب مجہول مضارع مجہول سے بناتے ہیں جیسے لَا يُقْتَلْ (اسے قتل نہ کیا جائے)۔

نہی غائب کی گردان

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	لَا یَلْعَبْ وہ نہ کھیلے	لَا یَلْعَبَا وہ دو نہ کھیلیں	لَا یَلْعَبُوْا وہ سب نہ کھیلیں
مونث غائب	لَا تَلْعَبْ وہ عورت نہ کھیلے	لَا تَلْعَبَا وہ دو عورتیں نہ کھیلیں	لَا یَلْعَبْنَ وہ سب عورتیں نہ کھیلیں
مذکر/مونث متکلم	لَا اَلْعَبْ میں نہ کھیلوں	لَا نَلْعَبْ ہم نہ کھیلیں	لَا نَلْعَبْ ہم نہ کھیلیں

مشق نمبر ۱۹

لَا تَکْتُبْ تو نہ لکھ	لَا یَخْلِفُوا الْوَعْدَ وہ (جمع مذکر) وعدہ نہ توڑیں
لَا تَشْرَبِ الْمَآءَ الْبَارِدَ تو ٹھنڈہ پانی نہ پی	لَا یُضْرَبِ الاَوْلَادُ بچوں کو نہ پیٹا جائے
لَا تَلْعَبُوْا تم مت کھیلو	لَا یَحْلِفْنَ الْحَلْفَ الْکَاذِبَ وہ (جمع مونث) جھوٹی قسمیں نہ کھائیں
لَا تَغْضَبِی عَلَی الْخَادِمِ تم (مونث) خادم پر غصے نہ ہو	لَا اَقْتُلِ الْعَدُوَّ میں دشمن کو قتل نہ کروں
لَا تَخْرُجْ فِی الْحَرِّ تو گرمی میں باہر مت نکل	لَا نَفْرَحْ عَلٰی هَلَاکِ الْعَدُوِّ ہم دشمن کی ہلاکت پر خوش نہ ہوں
لَا تَجْلِسُوا فِی الطَّرِیْقِ تم (مذکر) راستے میں مت بیٹھو	لَا یَکْتُمَا اَسْرَارَهُمَا وہ دونوں اپنے بھید نہ چھپائیں

کلمات استفہام

استفہام یعنی دریافت اور سوال کے لئے کئی لفظ استعمال کئے جاتے ہیں ان میں سے دو زیادہ مشہور ہیں۔(ا) همزہ (أ) اور (هَلْ) ان دونوں کو حروف استفہام کہتے ہیں۔

أ ۔ یہ جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے خواہ وہ مثبت ہوں یا منفی جیسے أَجَلَسَ زَیْدٌ" (کیا زید بیٹھا ہے) اَلَا تَسْمَعُ کَلَامَنَا ؟ (کیا تو ہمارا کلام نہیں سنے گا)۔

هَلْ ۔صرف مثبت جملے پر داخل ہوتا ہے خواہ اسمیہ ہو یا جیسے هَلْ اَنْتُمْ ذَاهِبُوْنَ (کیا تم جانے والے ہو؟)۔

مندرجہ ذیل کلمات بھی دریافت اور طلب کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں ان کو اسمائے استفہام کہتے ہیں۔

☆ مَنْ ۔ (کون) یہ انسانوں کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے مَنْ هٰذَا الطِّفْلُ ؟ یہ لڑکا کون ہے؟

☆ مَا ۔ (کیا) یہ بے جان اشیاء کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے مَاهٰذَا الشَّیْءُ ؟ یہ کیا چیز ہے؟

☆ مَاذَا ۔ (کیا) یہ مَا استفہامیہ اور ذَا اسم اشارہ سے مرکب ہے جیسے مَاذَا تَصْنَعُ ؟ تو کیا کرتا ہے؟

☆ لِمَ۔ (کیوں۔کس لئے) جیسے لِمَ كَتَبْتَ ؟ تو نے کیوں لکھا؟
☆ مَتٰی۔ (کب) جیسے مَتٰی ذَهَبْتَ ؟ تو کب گیا؟
☆ اَيَّانَ۔ (کب) جیسے اَيَّانَ يَوْ مُ الْعِيْدُ ؟ عید کا روز کب آئے گا؟
☆ اَيْنَ۔ (کہاں) جیسے اَيْنَ زَيْدٌ زید کہاں ہے؟
☆ كَيْفَ۔ (کیسا) جیسے كَيْفَ حَالُكَ؟ تمہارا حال کیا ہے؟
☆ اَنّٰى۔ (جہاں۔کہاں) جیسے اَنّٰى ذَهَبَ خَالِدٌ؟ خالد کہاں گیا؟
☆ كَمْ۔ (کتنا) جیسے كَمْ دِيْنَارًا عِنْدَكَ ؟ آپ کے پاس کتنے دینار ہیں؟
☆ اَيُّ۔ (کون سا) جیسے اَيُّ كِتٰبٍ عِنْدَكَ ؟ تمہارے پاس کون سی کتاب ہے؟

مشق نمبر ۲۰

ءَ اَنْتَ زَيْدٌ ؟ کیا تو زید ہے؟	مَاذَا تَفْعَلُ؟ تو کیا کرتا ہے؟
اَخَالِدٌ مَرِيْضٌ ؟ کیا خالد بیمار ہے؟	اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ یہ کون سا شہر ہے؟
اَتَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ کیا تو مدرسے نہیں جائے گا؟	كَيْفَ حَالُ مَرِيْضِكُمْ تمہارے بیمار کا کیا حال ہے؟

نکرہ معرفہ

تعریف:

نکرہ وہ اسم ہے جو کسی غیر معین اور عام چیز کو ظاہر کرتا ہے جیسے:

فِى الدَّارِ رَجُلٌ

(گھر میں کوئی آدمی ہے۔)

اس مثال میں رَجُلٌ (کوئی آدمی) نکرہ ہے۔اس کے برعکس معرفہ وہ اسم ہے جو کسی چیز کو ظاہر کرتا ہو جیسے: ذَالِكَ الْكِتَابُ (وہ کتاب) اس مثال میں اَلْكِتَابُ معرفہ ہے۔اسم نکرہ پر الف لام لگا دیں یا اسے کسی معرفہ کیطرف مضاف کر دیں تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے جیسے كِتَابٌ سے اَلْكِتَابُ یا كِتَابُ اللّٰهِ.

اسم معرفہ کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ اسم اشارہ جیسے هٰذَا (یہ) ذَالِكَ (وہ)

۲۔ اسم ضمیر جیسے هُوَ هُمَا ، هُمْ وغیرہ۔

۳۔ اسم علم جیسے خَالِدٌ. طَارِقٌ. بَاكِسْتَان. لَاهُوْرُ وغیرہ۔

۴۔ اسم موصول جیسے اَلَّذِىْ

۵۔ معروف باللام جس پر تعریف کا الف لام داخل ہو۔ مثلاً اَلْکِتَابُ اَلرَّجُلُ

۶۔ وہ اسم جو کسی معرفہ کیطرف مضاف ہو جیسے رَسُولُ اللّٰہ، . کِتَابُ اللّٰہ.

مذکر و مئونث

بعض ایسے اسم ہوتے ہیں کہ ان سے نر یا مادہ کے مفہوم کا اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً رَجُل" (مرد) زَیْد" (زید) کَلْب" (کتا) وغیرہ سے نر کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔ ایسے اسم کو مذکر کہتے ہیں۔ اس کے برعکس اَمْرَاءَ ۃ" (عورت) زَیْنَبُ (زینب) دَجَاجَہ" (مرغی) وغیرہ مادہ چیز کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان کو مئونث کہتے ہیں۔ عربی میں مئونث کی تین علامتیں ہیں۔

۱۔ اس کے آخر میں تائے تانیث ہوتی ہے۔ جیسے عَالِمَۃ" سَاجِدَۃ" وغیرہ

۲۔ اس کے آخر میں الف ممدودہ ہوتا ہے جیسے حُمَیْرَاءُ . اَسْمَاءُ وغیرہ

۳۔ اس کے آخر میں الف مقصورہ ہوتا ہے جیسے صُغْریٰ. کُبْریٰ وغیرہ۔

بعض اسموں میں بظاہر مئونث کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ تاہم وہ مونث ہوتے ہیں۔ جیسے زَیْنَبُ. مَرْیَمُ وغیرہ۔
مندرجہ ذیل کو مونث سماعی کہتے ہیں۔

۱۔ انسانی جسم کے اعضاء جو جوڑا جوڑا ہیں۔ مثلاً یَد" (ہاتھ) رِجل" (پاؤں) عَیْن" (آنکھ) اُذُن" (کان)

۲۔ ہواؤں کے لیے جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں وہ بھی مئونث سماعی ہیں۔ مثلاً: رِیْح" (آندھی)

۳۔ دوزخ کے نام جیسے جَھَنَّمُ. سَقَرُ. جَحِیْم" وغیرہ

۴۔ یہ الفاظ بھی مئونث استعمال ہوتے ہیں۔ دَار" (گھر) فَاءْس (کلہاڑا) شَمْس" (سورج) اگر فاعل مذکر ہو تو فعل مذکر لایا جائے گا اور اگر مئونث ہو تو فعل بھی مئونث ہوگا جیسے ضَرَبَ خَالِد". ضَرَبَتْ زَیْنَبُ.

مُفرد، تثنیہ اور جمع

۱۔ مفرد:۔ وہ اسم ہے جو ایک چیز کو ظاہر کرتا ہے اسے واحد بھی کہتے ہیں جیسے قَلَم". رَجُل". مُوءْمِن" وغیرہ۔

۲۔ تثنیہ:۔ جو اسم دو چیزوں کو ظاہر کرے اسے تثنیہ یا مثنٰی کہتے ہیں جیسے قَلَمَانِ. مَسْجِدَانِ. کِتَابَان. واحد کے آخر میں الف و نون لگانے سے تثنیہ بن جاتا ہے۔ جیسے کِتَاب" سے کِتَابَان (دو کتابیں) اور دَار" سے دَارَانِ (دو گھر) یہ صورت رفعی حالت میں ہے۔ نصبی اور جرّی حالت میں یائے اور نون بڑھاتے ہیں۔ جیسے رَجُل" سے رَجُلَیْنِ اور قَلَم" سے قَلَمَیْنِ.

۳۔ جمع: جو اسم دو سے زیادہ چیزوں کو ظاہر کرتا ہوا سے جمع کہتے ہیں جیسے اَقْلَام". رِجَال". مُسْلِمُوْنَ. مُسْلِمَات".

جمع کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ جمع مذکر سالم:۔ واحد پر رفعی حالت میں واؤ اور نون لگانے سے یہ جمع بن جاتی ہے۔ جیسے مُسْلِم" سے مُسْلِمُوْنَ.

۲۔ جمع مئونث سالم:۔ مفرد مونث کی تاء کو گرا کر الف اور ت بڑھانے سے جمع مئونث سالم بن جاتی ہے۔ جیس مُسْلِمَۃ" سے مُسْلِمَات".

۳۔ جمع مُکسّر: یہ جمع واحد میں تبدیلی کرنے سے بنتی ہے۔ جیسے قَلَم" سے اَقْلَام". کِتَاب" سے کُتُب". رَجُل" سے رِجَال".

حروفِ جرّ

تعریف: حروف جارہ ہیں جو اسم پر داخل ہو کر اسے جرّ دیتے ہیں ایسے اسم کو مجرور کہتے ہیں جیسے:

مِنَ الْبَصْرَ ةِاِلٰی الْکُوْفَةِ الْکُوْ فَةِ

بصرہ سے کوفہ تک

اس مثال میں

البصرة اور **الکوفة** مجرور ہیں اور مِنْ اور اِلٰی حروف جارّہ ہیں۔

حروف جارہ

حروفِ جارہ سترہ ہیں۔

(۱) باء (ساتھ، حرفِ قسمیہ)	(۲) تاء (حروف قسمیہ)	(۳) کاف (مانند)
(۴) لام (واسطے، لئے)	(۵) واوَ (حرف قسم)	(۶) مُنْذُ (سے)
(۷) مُذ (سے)	(۸) خَلا (سوائے)	(۹) رُبَّ (کتنے ہیں)
(۱۰) حَاشَا (سوائے)	(۱۱) مِنْ (سے)	(۱۲) عدا (سوائے)
(۱۳) فِیْ (میں)	(۱۴) عَنْ (بارے میں)	(۱۵) علی (اوپر)
(۱۶) حَتّٰی (یہاں تک کہ)	(۱۵) اَلٰی (طرف)	

حروف مشبّہ بَالْفِعْل

شاعر نے حروف مشبہ بالْفِعل کو ایک شعر میں جمع کر دیا ہے۔

اِنَّ اَنَّ کَاَنَّ لَیْتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ

ناصب اسم اندو رافع درخبر ضدّ ماولا

چونکہ ان حروف میں فعل کے معنے پائے جاتے ہیں۔ اس لیے ان کو مشبہ بالفعل کہتے ہیں۔

یہ حروف مبتلا پر داخل ہو کر اس کو نصب دیتے ہیں۔ ان کے مبتدا کو اسم کہتے ہیں۔ ان کی خبر مرفوع آتی ہے۔

اِنَّ زَیْدَ ا قَائِم"

اس مثال میں زَیْدًا اِنَّ کا اسم ہے اور قَائِم" اس کی خبر ہے۔

اِنَّ واَنَّ: اِنَّ اور اَنَّ کلام میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لیے آتے ہیں۔

آغاز کلام میں اِنَّ لاتے ہیں اور وسط کلام میں اَنّ

كَاَنَّ: تشبیہ کے لیے آتا ہے۔ جیسے

كَاَنَّ زَيْدًا اَسَد"

(گویا کہ زید شیر ہے)

لٰكِنَّ: **اِسْتَدْرَاک** یعنی پہلی بات سے پیدا شدہ وہم کو دور کرنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے

بَكْر" قَائِم" لٰكِنَّ خَالِدًا جَالِس"

(بکر کھڑا ہے مگر خالد بیٹھا ہے)

لَيْتَ: کسی مشکل یا محال چیز کی خواہش کر لیے آتا ہے جیسے

لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ

(اے کاش! کہ جوانی لوٹ آتی))

لَعَلَّ: کسی مرغوب چیز کی امید اور توقع کے اظہار کے لیے آتا ہے۔ جیسے

لَعَلَّ زَيْدَ يَجِيْءُ

(ممکن ہے کہ زید لوٹ آئے)

اسم جامد و مشتق

اسم کی اقسام:

(۱) جامد (۲) مشتق

اسم جامد:

وہ ہے جو کسی دوسرے لفظ سے نکالا نہ گیا ہو اور اپنا مستقل وجود رکھتا ہو۔ جیسے

رَجُل" (مرد) اِمْرَاءَ ة" (عورت) غُصْن" (شاخ)

اسم مشتق:

وہ ہے جو مصدر سے بنایا گیا ہو۔ جیسے

عَالِم". مَظْلُوْم". مَحْمُوْد" وغیرہ۔

اسم مشتق کی سات اقسام ہیں۔

۱۔ اسم فاعل: جیسے **ضَارِب". جَاهِل". نَافِع".**

۲۔ اسم مبالغہ: جیسے **عَلاَّمَة". كَذَّاب". فَهَّام".**

۳۔ اسم مفعول: جیسے **مُقْتُوْل". مَظْلُوْم". مَعْرُوْف".**

۴۔ صفت مشبہ: جیسے **صَعْب"** (دشوار) **عَلِيْم"** ، **حَسَن"**

۵۔ اسم تفضیل: جیسے زَیۡد" اَعۡلَمُ مِنۡ م بَکۡرٍ
زید بکر سے بڑا عالم ہے۔

٦۔ اسم زمان ومکان: جیسے اَلۡاَرۡضُ مَعۡدِنُ الذَّھَبِ (زمین سونے کی کان ہے)
"مُعۡدِنُ" ظرف مکان ہے۔
اَلۡیَوۡمَ مَوۡلِدُاَخِیۡکَ (آج تمہارے بھائی کا یوم ولادت ہے)
مَوۡلِدُ ظرف زمان ہے۔

۷۔ اسم آلہ: جیسے فَتَحۡتُ الۡقُفُلَ بِالۡمِفۡتَاحِ (میں نے چابی سے دروازہ کھولا)
المفتاح اسم آلہ ہے۔

فعل ثلاثی مُجرّد

جس فعل میں تین اصلی حروف ہوں۔کوئی زائد حرف نہ ہو اسے ثلاثی مجرد کہتے ہیں۔
ثلاثی کے معنی ہیں تین حروف والا اور مجرد کے معنی ہیں زائد حروف سے خالی۔جیسے

ضَرَبَ . نَصَرَ. عَلِمَ

ثلاثی مجرد کے چھ باب ہیں۔

ا۔	فَتَحَ یَفۡتَحُ	۲۔	ضَرَبَ یَضۡرِبُ
۳۔	نَصَرَ یَنۡصُرُ	۴۔	سَمِعَ یَسۡمَعُ
۵۔	کَرُمَ یَکۡرُومُ	۲۔	حَسِبَ یَحۡسِبُ

فعل ماضی کے پہلے حرف کو فا کلمہ دوسرے کو عین کلمہ اور تیسرے کو لام کلمہ کہتے ہیں۔

ا۔ فَتَحَ یَفۡتَحُ بوزن فَعَلَ یَفۡعَلُ
اس باب میں ماضی اور مضارع کے صیغوں میں عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

۲۔ ضَرَبَ یَضۡرِبُ بوزن فَعَلَ یَفۡعِلُ
اس باب میں ماضی کا عین کلمہ مفتوح اور مضارع کا عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔

۳۔ نَصَرَ یَنۡصُرُ بوزن فَعَلَ یَفۡعُلُ
اس باب میں ماضی کا عین کلمہ مفتوح اور مضارع کا عین کلمہ مضموم ہوتا ہے۔

۴۔ سَمِعَ یَسۡمَعُ بوزن فَعِلَ یَفۡعَلُ
اس باب میں ماضی کا عین کلمہ مکسور اور مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔

۵۔ کَرُمَ یَکْرُمُ بوزن فَعُلَ یَفْعُلُ

اس باب میں ماضی اور مضارع دونوں کا عین کلمہ مضموم ہوتا ہے۔

۶۔ حَسِبَ یَحْسِبُ بوزن فَعَلَ یَفْعَلُ

اس باب میں ماضی اور مضارع دونوں کا عین کلمہ مکسور ہوتا ہے۔ یہ باب عربی میں بہت کم استعمال ہوتا ہے۔

فعل ثلاثی مزید فیہ

ثلاثی مجرد کے اصلی حروف میں جب ایک یا دو الفاظ بڑھا کر اور افعال بناتے ہیں تو ان کو ثلاثی مزید کہتے ہیں۔ ثلاثی مزید کے آٹھ ابواب زیادہ مشہور ہیں۔ ہر باب میں الگ الگ خاصیتیں پائی جاتی ہیں۔

یہ خاص معنی اس باب کے خواص کہلاتے ہیں۔

ثلاثی مزید کے ابواب حسب ذیل ہیں۔ ان ابواب کے نام ان کے مصدر کے وزن پر رکھے گئے ہیں۔

۱ ۔اِفْعَال'': ثلاثی مجرد کے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب سے پہلے ہمزہ زیادہ کرنے سے باب اِفْعَال' بن جاتا ہے۔ جیسے۔

کَرُمَ سے اَکْرَمَ

سَلِمَ سے اَسْلَمَ

اَکْرَمَ یُکْرِمُ اِکْرَامُ

باب افعال کا ہمزہ وسط کلام میں بھی نہیں گرتا اس کو ہمزہ قطع کہتے ہیں۔ جیسے

اِذَا جَآءَ زَیْدٌ فَاَکْرِمْہُ

(جب زید آئے تو اس کی عزت بجالاؤ)

۲ ۔تَفْعِیْل'': اس باب کی علامت صرف عین کلمے کا مشدد ہونا ہے۔ فاء سے پہلے تاء نہیں ہوتی۔ نیز اس میں بھی علامت مضارع معروف کے صیغوں میں مضموم ہوتی ہے۔ جیسے

اَلتَّصْرِیْفُ (پھیرنا) صَرَّفَ یُصَرِّفُ تَصْرِیْفًا فھو مُصَرِّف''

۳۔مُفَاعَلَة'': ثلاثی مجرد کے فا کلمہ کے بعد الف زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے

قَتَلَ سے قَاتَلَ

قَاتَلَ . یُقَاتِلُ. مُقَاتَلَة''

۴ ۔اِفْتِعَال'': ثلاثی مجرد کے شروع میں ہمزہ وصل اور فا کلمہ کے بعدت بڑھانے سے بنتا ہے۔ جیسے

قَطَعَ سے اِقْتَطَعَ اور قَرُبَ سے اِقْتَرَبَ

اِقْتَطَعَ. یَقْتَطِعُ. اِفْتِطَاع''.

۵ .اِنفِعَال": ثلاثی مجرد کے شروع میں ہمزہ وصل اور نون بڑھانے سے باب انفعال بن جاتا ہے۔جیسے

صَرَفَ سے اِنصَرَفَ کَسَرَ سے اِنکَسَرَ

باب انفعال ہمیشہ لازم استعمال ہوتا ہے۔متعدی نہیں ہوتا۔

اَنکَسَرَ. یَنکَسِرُ. انکِسَار".

٦ .تَفَعُّل": ثلاثی مجرد کے شروع میں ت زیادہ کرنے اور عین کلمہ کو مشدد و مکرر لانے سے بنتا ہے۔جیسے

کَسَرَ سے تکَسُّرَ مَرِضَ سے تَمَرَّضَ

۷ .تَفَاعُل": ثلاثی مجرد سے شروع میں ف اور پہلے اصلی حرف کے بعد الف بڑھا دینے سے باب تفاعل بن جاتا ہے۔جیسے

قَتَلَ سے تقَاتَلَ قَطَعَ سے تقَاطَعَ

تقَاتَلَ. یَتقَاتَلُ. تقَاتُلُ.

۸ .اِستِفعَال": ثلاثی مجرد کے شروع میں ہمزہ وصل نیز س اور ت برھانے سے باب استفعال بن جاتا ہے جیسے

خَرَجَ سے اِستَخرَجَ فَہِمَ سے اِستِفہَمَ

اِستَخرَجَ.یَستَخرِجُ. اَستِخرَاجُ"

باب پنجم

علمِ تجوید وقرأت کے اہم اصول مشقیں

حرکات اور تعوذ وتسمیہ کے بیان میں

حرکات کے بیان میں

زیر، زبر اور پیش کو عربی میں حرکت کہتے ہیں اور جس حرف پر زیر، زبر اور پیش ہو اِس کو متحرک کہتے ہیں۔

زبر کے دونام

زبر کے دونام فَتْحَہ اور نَصَب ہیں اور جس حرف پر زبر ہو اس کو مَفْتُوح اور مَنْصُوب کہتے ہیں۔

زیر کے دونام

زیر کے دونام کَسرَ ہ اور جَرّ ہیں اور جس حرف کے نیچے زیر ہو اس کو مَکْسُور اور مَجْرُ وُر کہتے ہیں۔

پیش کے دونام

پیش کے دونام ضَمَّہ اور رَفْع ہیں اور جس حرف پر پیش ہو اس کو مَضْموم اور مَرْفُوع کہتے ہیں۔

حرکات کے پڑھنے کے بیان میں

جن حروف پر زَبر، زِیر، پیش یا جَزم وتشدید ہو انکو پڑھنا چاہیے اور جن حروف پر کچھ نہ ہو یعنی خالی ہوں انکو نہیں پڑھا جاتا ہے اور الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور اگر الف پر حرکت ہو تو وہ ہمزہ ہوتا ہے۔

حرفِ مدہ

وہ حروف جن کو ادا کرتے وقت آواز کو کھینچا جاتا ہے انکو حروف مدہ کہتے ہیں۔ حروفِ مدہ تین ہیں۔

- ☆ واوٗ ساکن جبکہ اس سے پہلے پیش ہو۔
- ☆ یائے ساکن جبکہ اس سے پہلے زیر ہو۔
- ☆ الف جبکہ اس سے پہلے زبر ہو۔

مثلاً لفظ اُوْتِیْنَا میں واوٗ ساکن، یائے ساکن اور الف حروفِ مدّہ ہیں۔

لحنِ جلی

لحنِ جلی بڑی غلطی کو کہتے ہیں۔ اگر بڑی غلطی قرآنِ مجید کی تلاوت میں کی جائے تو انسان گنہگار ہوتا ہے اور اسطرح پڑھنا حرام ہوتا ہے۔ اگر نماز میں لحنِ جلی کی جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ لحنِ جلی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔تبدیلی حرف بحرف

مثلاً ''تا'' کی جگہ ''طا'' یا ''س'' کی جگہ ''ص'' ادا ہو جائے۔

ح کی جگہ ''ہ'' وغیرہ جیسے اَلْحَمْدُ کی جگہ اَلْھَمْدُ ادا کرنا۔

۲۔حروف کا بڑھانا

مثلاً اَلْحَمْدُ کو اَلْحَمْدُوْا پڑھنا۔

لِلّٰہِ کو لِلّٰھِیْ پڑھنا۔

۳۔حروف کا گھٹانا

مثلاً لَمْ یُوْلَدْ کو لَمْ یُلَدْ پڑھنا۔

۴۔زیر، زبر یا پیش کی غلطی

مثلاً اٰمَنُوْ کو اٰمِنُوْ پڑھنا۔

ثابت ہوا کہ لحن جلی سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ قرآن مجید پڑھنے کا ثواب نہ ہوگا۔

لحنِ خفی

جب صفات عارضہ میں غلطی کی جائے تو اس کو لحنِ خفی کہتے ہیں۔ اس سے بھی بچنا ضروری ہے کیونکہ اس غلطی پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے لحن خفی مکروہ ہے۔

تلاوتِ قرآنِ پاک کے طریقے

تلاوتِ قرآنِ پاک کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں۔

☆ وصلِ کُل ☆ فصلِ کُل ☆ وصلِ اول، فصلِ ثانی ☆ فصلِ اول، وصلِ ثانی

نوٹ:۔ وصل کے معنی ہیں مِلانا اور فصل کے معنی جُدا کرنا کے ہیں۔

وصلِ کُل

تعوذ، تسمیہ اور کوئی آیت ایک ہی سانس میں پڑھنا۔

فصلِ کُل

تعوذ، تسمیہ اور کوئی آیت الگ الگ پڑھی جائے تو اسے فصلِ کُل کہتے ہیں۔

وصلِ اول، فصلِ ثانی

پہلے دو کو ملانا اور اگلے دو کو جُدا کرنا یعنی تعوذ اور تسمیہ کو ملا کر پڑھنا اور تسمیہ اور کسی آیت کو جُدا کر کے پڑھنا۔

فصلِ اول، وصلِ ثانی

پہلے دو کو جُدا کرنا اور اگلے دو کو ملانا یعنی تعوذ اور تسمیہ کو الگ پڑھنا اور کسی بھی سورۃ کو تسمیہ سے ملا کر پڑھنا۔
یہ چاروں سورتیں اس وقت کیلئے ہیں جب تلاوت کسی سورۃ کے شروع سے کی جائے۔

حروف کے مخارج کا بیان

پہلی فصل

حروفِ ہجا (تہجی) کل 29 یا 28 ہیں اور ان کے مخارج 17 ہیں۔ حروف کے مخارج بعض قراء کے نزدیک 16 اور بعض کے نزدیک 14 ہیں۔

۱۔ اقصاءِ حلق

گلے کا وہ حصہ جو سینہ کیطرف ہے اس سے ﴿ء، ہ﴾ نکلتے ہیں۔

۲۔ وسطِ حلق

گلے کا بیچ کا حصہ۔ اس سے ﴿ع، ح﴾ نکلتے ہیں۔

۳۔ ادنیٰ حلق

گلے کا وہ حصہ جو منہ کی طرف ہے۔ اس سے ﴿غ، خ﴾ نکلتے ہیں۔ ﴿ء، ہ، ع، ح، غ، خ﴾ کو حروفِ حلقیہ کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ حلق سے نکلتے ہیں۔

۴۔ زبان کی جڑ اور اُوپر کا تالُو

اس سے ﴿ق﴾ نکلتا ہے۔

۵۔ قاف کے مخرج سے ذرا منہ کیطرف ہٹ کر

اس سے ﴿ک﴾ نکلتا ہے۔ ان دونوں کو حروفِ لہویہ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ لہو یعنی زبان سے نکلتے ہیں۔

۶۔ وسطِ زبان اور اوپر کا تالو

اس سے ﴿''ج، ش اور یائے غیر مدّہ'' نکلتے ہیں۔ ان تینوں کو حروفِ شجریہ کہتے ہیں۔

۷۔ اوپر کی داڑھیں اور حافۂ لسان، ضواحک سے نواجد تک

اس سے ﴿ض﴾ نکلتا ہے۔ ''ض'' کو حرفِ حافیہ بھی کہتے ہیں۔

۸۔ زبان کی کروٹ، ضواحک تا ثنایا تک

اس سے ﴿ل﴾ نکلتا ہے۔

۹۔ زبان کا سرا اور اوپر کا تالو

اس سے ﴿ن﴾ نکلتا ہے۔

۱۰۔ زبان کی پشت کا سرا اور اوپر کا تالو

اس سے ﴿ ر ﴾ نکلتا ہے ﴿ ۔''ل،ن،ر'' کوحروف طرفیہ یا ذلقیہ بھی کہتے ہیں۔ ﴾

۱۱۔ زبان کا سرا اور ثنایا علیا کی جڑ

اس سے ﴿ ت،د،ط ﴾ نکلتے ہیں۔(انکوحروفِ نطعیہ کہتے ہیں۔ ﴾

۱۲۔ زبان کا سرا اور ثنایا علیا کی کنارہ

اس سے ﴿ ث،ذ،ظ ﴾ نکلتے ہیں۔ان کوحروفِ لثویہ کہتے ہیں۔

۱۳۔ زبان کی نوک اور ثنایا سفلی کا کنارہ

اس سے ﴿ ز،س،ص ﴾ نکلتے ہیں۔ان کوحروفِ اسلیہ اور صفیریہ کہتے ہیں۔

۱۴۔ نیچے کے ہونٹ کا شکم اور ثنایا علیا کا کنارہ

اس سے ﴿ ف ﴾ نکلتی ہے۔

۱۵۔ دونوں ہونٹ

اس سے ﴿ ب،و،م ﴾ نکلتے ہیں۔ب تری سے اورم خشکی سے ادا ہوتا ہے۔اور'و' ہونٹوں کے ناتمام ملنے سے ادا ہوتا ہے۔ ﴿ ف،ب، م،و،کوحروف شفویہ کہتے ہیں۔ ﴾

۱۶۔ جوفِ دہن

اس سے حروفِ مدّہ اور حروفِ لین شامل ہیں۔ ﴿ جیسے الف اور و،ی ساکن ماقبل موافق حرکت ﴾

۱۷۔ خیشوم

ناک کا بانسہ،اس سے غنہ ادا ہوتا ہے۔اس میں نون مشدد اور میم مشدد شامل ہیں۔

صفاتِ لازمہ کے بیان میں

صفاتِ لازمہ کے معنی ہیں ہمیشہ رہنے والی۔صفاتِ لازمہ بھی کل 17 ہیں جن میں 10 متضادہ اور 7 غیر متضادہ ہیں۔

صفاتِ متضادہ

نام صفت	معنی	بیان کرنے کا طریقہ	مجموعہ
ہمس	پستی،ضعف	اسکے ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی پستی کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ جاری رہتی ہے۔جیسے ناس کی سین۔انکوحروفِ مہموسہ کہتے ہیں۔	فَحثَّہٗ شَخْصٌ'' سَکَتْ
جہر	بلندی،قوت	اسکے ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی قوت کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ سانس بند ہوجاتا ہے۔جیسے مُحِیْط کی طاء۔انکوحروفِ مجہورہ کہتے ہیں۔	ہمس کے علاوہ باقی تمام حروف میں جہر کی صفت ہے۔

شدّت	سختی	اسکے ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی سختی کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ بند ہو جاتی ہے۔جن حروف میں یہ صفت ہو انھیں شدیدہ کہتے ہیں۔	اَجِدُکَ قَطَبَتَ
رخاوت	نرمی	اس کے ادا کرتے وقت آواز مخرج میں ایسی نرمی کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ جاری رہتی ہے۔جیسے منقوش کی شین۔انکو حروف رخوہ کہتے ہیں۔	شدیدہ اور متوسطہ کے علاوہ باقی سولہ حروف رخوہ ہیں۔
استعلاء	اوپر کی جانب اُٹھنا	اسکے ادا کرتے وقت زبان اوپر تالو کی طرف اٹھتی ہے۔جیسے مرصاد کی صاد۔ یہ سات حروف ہیں انکو حروف مستعلیہ کہتے ہیں۔	خُصَّ ضَغطٍ قِظْ
استفال	نیچے رہنا	اسکے ادا ہوتے وقت زبان اوپر نہیں اُٹھتی بلکہ نیچے رہتی ہے۔یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔جیسے غَیْث کی ثاء۔انکو حروف مستفلہ کہتے ہیں۔	استعلاء کے علاوہ باقی حروف میں استفال کی صفت موجود ہے۔
اطباق	لپٹنا اور اچھی طرح ملنا	اسکے ادا کرتے وقت زبان کا اکثر حصہ اوپر کے تالو سے لپٹ جاتا ہے۔یہ چار حروف ہیں انکو حروف مطبقہ کہتے ہیں	طاء،ظاء،صاد، ضاد
انفتاح	جُدا اور علیحدہ ہونا	اسکے ادا ہوتے وقت زبان کا بیچ تالو سے نہیں لپٹتا بلکہ الگ رہتا ہے۔جیسے تابوت کی تاء۔انکو حروف منفتحہ کہتے ہیں۔	اطباق کے علاوہ باقی حروف میں انفتاح کی صفت موجود ہوتی ہے۔
اذلاق	زبان اور ہونٹ کے کنارے سے ادا ہونا	اسکے ادا ہوتے وقت آواز مخرج سے آسانی اور جلدی سے نکل جاتی ہے۔جیسے قل کی لام۔یہ چھ حروف ہیں انکو حروفِ مذلقہ کہتے ہیں۔	فَرَّ مِنْ لُبِّ
اصمات	روکنا	اسکے ادا ہوتے وقت آواز رُک کر گرانی سے نکلتی ہے۔جیسے مُجْذُوذ کی ذال۔ جن حروف میں یہ صفت ہو انھیں مُصْمَتہ کہتے ہیں۔	اذلاق والے حروف کے علاوہ باقی دوسروں میں اصمات کی صفت موجود ہوتی ہے۔

صفاتِ غیر متضادہ

جن حروف میں یہ صفات پائی جاتی ہیں ان کو مقرر اور جن میں یہ نہیں پائی جاتی ان کا نام کوئی مقرر نہیں اس لئے ان کو صفاتِ غیر متضادہ کہتے ہیں۔

نام صفت	معنی	بیان کرنے کا طریقہ	مجموعہ
صفیر	سیٹی	اسکے ادا کرتے وقت آواز میں سیٹی پیدا ہوتی ہے۔جیسے عَزِیْز کی زاء۔انکو حروف صفیریہ کہا جاتا ہے۔	ز،س،ص
قلقلہ	جُنبش،حرکت	اسکے ادا کرتے وقت آواز میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔انکو حروف قلقلہ کہتے ہیں۔	قُطُبُ جَدٍّ

لین	نرمی	اسکے ادا کرتے وقت ایسی نرمی پیدا ہوتی ہے کہ اگر مد کرنا چاہیں تو کر سکیں۔ جیسے خَوْفًا و بَیْتُ۔	واو ساکن، یائے ساکن جبکہ ان سے پہلے زبر ہو۔
انحراف	پھرنا، لوٹنا	یہ صفت لام اور راء کی ہے اسکے ادا ہوتے وقت زبان کا کنارہ دوسرے حروف کے مخارج سے لوٹتا ہے۔	ل، ر
مشابہت تکرار	تکرار کی طرح ہونا	اسکے ادا ہوتے وقت زبان میں رعشہ اور لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کو حروفِ مکرّر کہتے ہیں۔	را
تفشی	پھیل جانا	اس کے ادا ہوتے وقت آواز منہ کے اندر پھیل جاتی ہے۔	ش
استطالت	درازی چاہنا	اس کے ادا کرتے وقت آواز اپنے مخرج میں درازی چاہتی ہے۔ اور مخرج کے شروع سے آخر تک امتداد رہتا ہے۔	ض

صفاتِ عارضہ

صفاتِ عارضہ اُن صفات کو کہتے ہیں جو کبھی ہوتی ہیں اور کبھی نہیں ہوتی ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل آٹھ حروف میں پائی جاتی ہیں۔ جنکا مجموعہ ہے اَوْ یَرْ مَلاَنِ یعنی أَ۔ وَ۔ یَ۔ رَ۔ م۔ ل۔ ا۔ ن

تفخیم کے قاعدے	ترقیق کے قاعدے
راپر زبر یا پیش ہو تو راپُر پڑھی جائے گی جیسے رَؤُوْف“	را کے نیچے زیر ہو تو راباریک پڑھی جائے گی جیسے وَرِیْشًا
اگر رائے ساکن ہو اور اس سے پہلے زبر یا پیش ہو تو راپُر ہوگی جیسے فَرْدًا۔ قُرْاٰن“	اگر رائے ساکن سے پہلے اصلی زیر ایک ہی کلمہ میں ہو اور اس را کے بعد حرف مستعلیہ اسی کلمے میں نہ ہو تو راباریک ہوگی جیسے فِیْ مِرْیَةٍ
اگر رائے ساکن سے پہلے زیر عارضی ہو یا دو کلموں میں ہو یا راء کے بعد کوئی حرفِ مستعلیہ اسی کلمے میں ہو تو پُر ہوگی جیسے اِرْجِعُوْا	جس رائے ساکن سے پہلے اصلی زیر ایک کلمے میں اور حرف مستعلیہ اس کے بعد دوسرے کلمے میں ہو تو وہ راباریک ہوگی جیسے فَاصْبِرْ، صَبْرًا
جس راء پر وقف بالاسکان یا بالاشمام کیا جائے اور اس سے پہلے ساکن غیر یاء ہو اور اس ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو تو وہ راءپُر ہوگی جیسے تَاکُلُهُ النَّارُ.	جس را پر وقف بالاسکان یا بالاشمام کیا جائے اور اس سے پہلے ساکن غیر یاء ہو اور راء کے نیچے زیر ہو تو رِا باریک پڑھی جائے گی۔ جیسے وَلَا بِکْر“.
را ساکن ہو اس سے پہلے حرف بھی ساکن ہو اور اس سے پہلا حرف جو ہے جس پر زبر یا پیش ہو تو اس کو پُر پڑھتے ہیں۔ جیسے لَیْلَةُ الْقَدْرِہ.	اگر رائے ساکن سے پہلیائے ساکن ہو تو وہ راباریک ہوگی جیسے خَیْــــــر“. خَبِیْر“.
	جس رامیں امالہ کیا جائے وہ راباریک ہوگی۔ جیسے مَجْرِهَا

ن ساکن اور تنوین کے قاعدے

نْ ساکن وہ ہے جس پر حرکت نہیں ہوتی اور تنوین دو زبر ً دو زیر ٍ دو پیش ٌ کو کہتے ہیں۔ نْ اور تنوین کے مندرجہ ذیل چار قاعدے ہیں۔

۱۔اظہار ۲۔ادغام ۳۔اقلاب ۴۔اخفاء

۱۔ اظہار

اظہار کے معنی ہیں واضح کر کے پڑھنا۔ 'نْ' ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو اظہار ہوگا۔ مثلاً اَنْعَمْتَ، سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ۔ مَنْ اٰمَنَ، اور مِنْھُمْ وغیرہ

ادغام

اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف "یَرْمَلُوْنْ" میں سے کوئی حرف آجائے تو ادغام ہوگا۔ ادغام کا مطلب ہے ملانا اور مدغم کرنا۔ دو حروف کو یکجا کر دینا۔ یعنی پہلے ساکن حرف کو دوسرے متحرک حرف میں مدغم کرنا۔ ادغام کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ادغام ناقص ۲۔ادغام تام

۱۔ ادغام ناقص

صرف دو حروف یعنی واو اور یاء میں ہوتا ہے جیسے مِنْ وَّالٍ، مَنْ یَّشَآءُ، جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْن.

۲۔ ادغامِ تام

ادغام تام چار حروف یعنی، را، لام، میم اور نون میں ہوتا ہے۔ اگر راء اور لام میں ہو تو بغیر غنہ کے اور میم اور نون میں غنہ کیساتھ ہوگا جیسے مِنْ رَّبِّھِمْ ، مِنْ لَّدُنْکَ ، مِنْ مَّآءٍ.

۳۔ اقلاب

اقلاب قلب سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب ہے بدل دینا۔ اگر 'نْ' یا تنوین کے بعد 'باء' آئے تو 'ن' ساکن کو م سے بدل دیتے ہیں اور ایک الف جتنی دیر لگتی ہے۔ جیسے مِنْۢ بَعْدِ ، سَمِیْعٌۢ بَصِیْر".

۴۔ اخفاء

اخفاء کا مطلب ہوتا ہے چھپانا۔ اگر 'ن' ساکن یا تنوین کے بعد نہ تو حروفِ حلقی (ہ، ء، ع، ح، غ، خ) ہوں اور نہ یرملون اور نہ ہی باء ہو ان تیرہ حروف کے علاوہ اور حروف ہوں تو اخفاء ہوگا۔ جیسے عَفُوًّا قَدِیْرًا، اِنْتِقَام"، یُنْفِقُ.

میم ساکن کے قاعدے

میم ساکن کے تین بڑے قاعدے ہیں۔

ادغامِ شفوی:

اگر میم ساکن کے بعد دوسرا میم (متحرک میم) آجائے تو ادغام ہوگا جیسے وَكَمْ مِّنْ اسکو ادغامِ شفوی کہتے ہیں۔

اخفاءِ شفوی:

اگر میم ساکن کے بعد 'باء' آجائے تو اخفاء ہوگا۔ جیسے وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ۔ اس کو اخفاءِ شفوی کہتے ہیں۔

اِظہار شفوی:

اگر میم ساکن کے بعد باء یا میم اور الف کے علاوہ کوئی اور حرف آجائے تو اظہار ہوگا۔ جیسے اَلَمْ نَشْرَحْ

مَدّ اور اس کی اقسام

مَدّ کے لغوی معنی درازی اور اصطلاح تجوید میں حروف مدّہ یا لین پر آواز کے دراز کرنے کو مدّ کہا جاتا ہے جبکہ ان کے بعد اسباب مدّہ میں سے کوئی سبب پایا جائے۔

حروف مَدّہ:

حروف مدّہ تین ہیں: ا، و، ی

اسبابِ مَدّ: (۱) ہمزہ اور (۲) سکون

مدّ کی اقسام: (۱) مدّ اصلی (۲) مدّ فرعی

۱:مدِّ اصلی:

اگر حرف مدّہ کے بعد مدّ کا کوئی سبب نہ ہو تو اس کو مدّ اصلی، طبعی یا ذاتی کہتے ہیں۔ جیسے اُوْتِيْنَا میں واو، یاء اور الف اس مدکی مقدار ایک الف کے برابر ہوتی ہے۔

۲:مدِّ فرعی:

اگر حرف مدّہ یا لین کے بعد کا سبب پایا جائے تو اس کو مدِّ فرعی کہتے ہیں۔

مدِّ فرعی کی اقسام:

مدِّ فرعی کی مشہور چار قسمیں ہیں۔

(۱) **مدِّ مُتّصِلْ** (۲) **مدِّ منفصل** (۳) **مدِّ عارض** (۴) **مدِّ لازم**

مدِّ متصِلْ:

اگر حرف مدّہ کے بعد ہمزہ اسی کلمے میں ہو اسکو مد دواجب بھی کہتے ہیں جس میں حرف مدّہ ہے۔ تو اس کو مدِّ متصل کہتے ہیں۔ جیسے جَآءَ، مَلٰٓئِكَةُ ، اُولٰٓئِكَ

مدِّ منفصل

اگرحرف مَدّ ہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمے میں ہوتو اس کو مَدِّ منفصل کہتے ہیں۔جیسے **وَمَآ اُنْزِلَ. تُو بُوْٓا اِلیٰ اللّٰهِ. اِنّیٓ اَخَافُ.**

مقدار: ان مدات کی مقدار دو الف، اڑھائی الف، چار الف ہے۔اس کے علاوہ قصر بھی جائزہ ہے۔اس مد کو مدِ جائز بھی کہتے ہیں۔

مدّ کا سبب اگر سکون ہے تو اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) **مدِّ عارض** (۲) **مدِّ لازم**

مدِّ عارض

اگرحرف مدّ ہ یا حرفِ لین کے بعد سکون عارضی ہوتو پہلی کو مدِّ عارض اور دوسری کو مدّ لین کہتے ہیں، جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے نون خَوْف'' کی فاء کا ساکن کرنا۔

مقدار: مدّ عارض اور مد لین میں طول، توسط اور قصر ہوتا ہے۔

مدِّ لازم:

اگرحرف مدّ ہ یا حرف لین کے بعد سکون اصلی ہوتو پہلی کو مدِّ لازم اور دوسری کو مدِّ لین لازم کہتے ہیں۔

مدِّ لازم کی چار اقسام ہیں

۱. مدِّلازم کلمی مثقل:

اگر کلمے میں حرف مدّ ہ کے بعد سکون اصلی بالتشدید ہوتو اس کو **مدِّ لازم کلمی مثقل** کہتے ہیں۔جیسے **اَتُحَآجُّوْنِیْ. اَلصَّآفَّةُ.**

۲. مدِّلازم کلمی مخفف:

اگر کلمے میں حرف مدہ کے بعد سکون اصلی بغیر تشدید کے ہوتو اس کو **مدّ لازم کلمی مخفف** کہتے ہیں جیسے آٰلْئٰنَ. اس مد کی مثال یہی لفظ سورہ یونس میں دو مرتبہ آیا ہے۔

۳. مدِّلازم حرفی مثقّل :

اگرحرف میں حرفِ مدّ ہ کے بعد سکون اصلی بالتشدید ہوتو اس کو **مدِّ لازم حرفی مثقل** کہتے ہیں جیسے **الٓمّٓ**

۴. مدِّلازم حرفی مخفف:

اگرحرف میں حرف مدّ ہ کے بعد سکون اصلی بغیر تشدید کے ہوتو اس کو **مدِّ لازم کلمی مخفف** کہتے ہیں۔جیسے الم میں یائے مدہ کے بعد میم ساکن اصلی ہے۔

مقدار: مدّ لازم کی چاروں اقسام میں طول ہی ہوگا۔

اقسامِ تلاوت

تلاوت کی پانچ اقسام ہیں۔

۱۔ترتیل	آہستہ آہستہ تلاوت کرنا جس میں پوری مدّات ادا کرنا مقدار کے علاوہ۔
۲۔تدویر	ذرا تیز پڑھنا جس طرح نماز میں تلاوت ہوتی ہے۔یعنی توسط۔
۳۔حدر	جلدی جلدی پڑھنا لیکن قواعد کا لحاظ رکھتے ہوئے جیسے تراویح میں تلاوت ہوتی ہے۔مثلاً قصر۔
۴۔تحقیق	جوڑ کر پڑھنا۔جیسے معصوم بچوں کو قاری ضَ رَبَ علیحدہ علیحدہ کر کے پڑھاتے ہیں۔
۵۔تعجیل	یعنی تیز تیز قرآن پڑھنا جس سے ادائیگی کا حُسن اور صفات کا لحاظ نہ رہے۔یہ طریقہ غلط ہے۔

وقوف کی صورتیں

وقوف کی مندرجہ ذیل چار صورتیں ہیں۔

۱۔ وقف بالاسکان ۲۔ وقف بالابدال ۳۔وقف بالروم ۴۔وقف بالاشمام

۱۔ وقف بالاسکان

وقف بالاسکان میں سانس توڑیں اور آخری حرف کو ساکن کریں کہ حرکت کا ذرہ بھر شائبہ نہ رہے۔جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَo

۲۔ وقف بالابدال

اگر آخری حرف دوزبر والا ہے تو اسکی ایک زبر ختم کر کے صرف ایک زبر الف کے ساتھ ادا ہوگی۔جیسے عَظِیْمًا سے عَظِیْمَا یا رَحِیْمًا سے رَحِیْمَا وغیرہ۔اور اگر آخری حرف تائے مدّورہ (گول تاء) ہو تو اُس کو ''ہ'' سے بدل دیتے ہیں۔جیسے زَهْرَة'' سے زَهْرَهْ ۔مُعَلِّمَة'' سے مُعَلِّمَهْ وغیرہ اسکو وقف بالابدال کہتے ہیں۔

۳۔وقف بالروم

کلمہ کے آخری حرف پر اسطرح سانس توڑنا کہ حرکت کا تیسرا حصہ ظاہر ہو اور یہ صرف زیر یا پیش میں ہوتی ہے۔جیسے وَالْفَجْرِ، نَسْتَعِیْنُ.

۴۔وقف بالاشمام

اسکا مطلب ہے اشارہ سے ظاہر کرنا یعنی ہونٹوں کو غنچے کی طرح گول بنا کر ضَمَّہ کی طرف اشارہ کیا جائے۔یہ وقف صرف اس آخری حرف پر ہوگا جس پر پیش ہوگی۔جیسے نَسْتَعِیْنُ۔

رموزِ اوقاف

رموزِ اوقاف مندرجہ ذیل ہیں۔

☆	'O'	دائرے کا نشان	یہاں رُکنا چاہیے۔
☆	'ج'	جائز	رُکنا چاہیے اگر نہ رکیں تو مُضائقہ نہیں۔
☆	'ط'	وقف مطلق	یہاں رُکنا ضروری ہے۔
☆	'لا'	نہیں	نہیں رُکنا چاہیے۔
☆	'م'	وقف لازم	یہاں ضرور رُکنا چاہیے۔ ورنہ معنی الٹ ہو جائے گا۔
☆	'ص، صلے'	ملانا	ملا کر پڑھنا چاہیے۔
☆	'وقفہ'	ملانا	زیادہ رُکیں لیکن سانس نہ توڑیں۔
☆	'سکتہ'	وقفہ	کم رُکیں لیکن سانس نہ توڑیں۔
☆	∴		ایک جگہ پر رکیں جبکہ دوسری جگہ ملا دیں۔
☆	'ق، ک'		یہاں رُکنا نہیں چاہیے۔ ایک جگہ پر وقف کریں اور دوسری جگہ پر ملا کر پڑھیں۔

وقف کی اقسام

محلِ وقف: یعنی کس کلمے پر وقف کرنا چاہیے اور کس پر نہیں کرنا چاہیے۔

اس کی چار اقسام ہیں۔

☆ وقفِ تام ☆ وقفِ کافی ☆ وقفِ حسن ☆ وقفِ قبیح

☆ **وقف تام** ایسی جگہ پر وقف کیا کہ بعد والے کلمہ سے لفظی اور معنوی تعلق نہ رہے۔ تو وقف تام ہے۔

☆ **وقف کافی** ایسی جگہ پر وقف کیا کہ مابعد سے معنوی تعلق رہے تو اس کو وقف کافی کہتے ہیں۔ جیسے یُنْفِقُوْنَ۔ پیچھے سے لوٹانا ضروری نہیں۔

☆ **وقف حسن** ایسی جگہ پر وقف کیا جائے کہ مابعد والے کلمے سے لفظی تعلق رہے تو وقفِ حسن ہے۔ مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ مگر اعادہ ضروری ہے۔

☆ **وقف قبیح** اگر ایسے کلمے میں مابعد کا لفظی اور معنوی تعلق رہے۔ یہ وقف ناجائز ہے۔ اس کو وقفِ قبیح کہتے ہیں۔

اجتماع مثلین ومتجانسین ومتقاربین

☆ **اجتماع مثلین** دو ایک جیسے حروف اکٹھے ایک لفظ میں آجائیں تو مثلین ہوگا۔ مثلاً ءَ اَنْذَرْتُھُمْ جِبَاھُھُمْ.

☆ **اجتماع متجانسین** اس کے معنی ہیں ہم جنسی۔ اگر ایک ہی مخرج کے دو حروف کا اجتماع ہو جائے تو اس کو اجتماع متجانسین کہتے ہیں۔

مثلاً عَبَدْ تُّمْ، قَدْ تَبَیَّنَ

☆ اجتماعِ متقاربین — دو قریب المخرج حروف کا اکٹھا ہونا۔ مثلاً " اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ، قُلْ رَّبِّ،

☆ تسہیل — ہمزہ کو اس کے مخرج اور حرکت کے موافق حرفِ مدّہ کے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا۔ جیسے آللّٰهُ، ءَ اَعْجَمِیٌّ"۔

☆ اِبْدَال (بدلنا) — ہمزہ کو خالص الف سے بدل کر پڑھنا جیسے اَ ءَ مَنُوْ کو اٰمَنُوْا اِءْ مَان" کو اِیْمَان" کی طرح پڑھنا۔ ان حالتوں میں محتاط ہو کر حروف ادا کیے جائیں۔

سکون یعنی جزم (منتخب قرآنی الفاظ)

اَنْتَ	عَدْنٍ	تَنْسٰی	اَلْهَمَ	اِهْدِ	عَشْرٍ
يَخْشٰی	اَنْشَرَ	بَعْدُ	عَصْفٍ	يَسْعٰی	اَنْقَضَ
بَطْشَ	غَرْقًا	يَتْلُوْا	دَمْدَمَ	سَعْیَ	غُلْبًا
يَدْعُوْا	عَسْعَسَ	كُنْتُ	فَصْلٌ	تَجْرِیْ	اَعْبُدُ
لَسْتَ	قَدْحًا	يَهْدِیْ	نَعْبُدُ	اَمْرٍ	قَضْبًا
يُغْنِیْ	يَخْرُجُ	بَرْدًا	كَاْسًا	اَلْقَتْ	يَحْسَبُ
جَمْعًا	كَدْحًا	اَمْهِلْ	يَشْرَبُ	حَبْلٌ	لَغْوًا
اِقْرَاْ	يَشْهَدُ	خُسْرٍ	مِسْكٌ	فَارْغَبْ	تَرْهَقُ
خَلْقًا	نَخْلاً	فَانْصَبْ	تَعْرِفُ	سَبْحًا	نَشْطًا
وَانْحَرْ	اُقْسِمُ	سَبْقًا	نَفْسٍ	اَخْرَجَ	يُبْدِئُ
شَاْنٌ	نَقْعًا	اَرْسَلَ	يُنْفَخُ	صُبْحًا	يُسْرًا
اَغْطَشَ	يَنْقَلِبُ	ضَبْحًا	اَبْقٰی	اَفْلَحَ	يُوَسْوِسُ
عَبْدًا	تَرْضٰی	اَكْرَمَ	ثَقُلَتْ		

تشدید (منتخب قرآنی الفاظ)

بُرِّزَ	حُصِّلَ	صَدَّقَ	عَدَّدَ	قَدَّرَ	كَذَّبَ
نَعَّمَ	يَظُنُّ	يَحُضُّ	جَنَّةٍ	ذَرَّةٍ	قُوَّةٍ
كَرَّةٌ	سُعِّرَتْ	قَدَّمَتْ	كَذَّبَتْ	زُوِّجَتْ	سُجِّرَتْ
فُجِّرَتْ	سُيِّرَتْ	ثَجَّاجًا	غَسَّاقًا	فَعَّالٌ	كِذَّابًا

وَهَّاجًا	مُمَدَّدَةٍ	مُكَرَّمَةٍ	مُطَهَّرَةٍ	وَالسَّمَآءِ	وَالتَّرَآئِبِ
وَالنّٰشِطٰتِ	وَالنّٰزِعٰتِ	وَالسّٰبِحٰتِ	فَالسّٰبِقٰتِ	فَالْمُدَبِّرٰتِ	اَيَّانَ
اِيَّاکَ	تَجَلّٰى	فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ	تُبْلَى السَّرَآئِرُ		

تشدید مع سکون (منتخب قرآنی الفاظ)

مَرُّوْا	رَبِّیْ	مُدَّتْ	حُقَّتْ
خَفَّتْ	تَبَّتْ	تَخَلَّتْ	قَدَّمَتْ
وَالصُّبْحِ	وَالشَّمْسِ	وَالشَّفْعِ	بِالصَّبْرِ

تشدید مع تشدید (منتخب قرآنی الفاظ)

يَزَّكّٰى	اَلْمُدَّثِّرُ	اَلْمُزَّمِّلُ	عِلِّيُّوْنَ

تشدید بعد حروفِ مدّہ (منتخب قرآنی الفاظ)

ضَآلًّا	دَآبَّةٍ	حَآجَّکَ	حَآجُّوْکَ
لَضَآلُّوْنَ	وَلَاالضَّآلِّيْنَ	اَتُحَآجُّوْنِّیْ	وَلَاتَحٰٓضُّوْنَ
وَالصّٰٓفّٰتِ	جَآءَتِ الصَّآخَّةُ		

مُفرداتِ قرآن

ا	ب با	ت تا	ث ثا	ج
ح حا	خ خا	د	ذ	ر را
ز زا	س	ش	ص	ض
ط طا	ظ ظا	ع	غ	ف
ق	ک	ل	م	ن
و	ہ ھ ھا	ء	ی یا	ے یا

حروف متشابہ الصوت

ت تا	ط طا	ث ثا	س	ص
ہ ھ ھا	ح حا	خ خا	ض	د
ذ	ز زا	ظ ظا	ع	ء
ق	ک			

حُرُوفِ مقطعات

الٓمٓ	الٓمٓصٓ	الٓرٰ	الٓمٓرٰ
كٓهٰيٰعٓصٓ		طٰهٰ	طٰسٓمٓ
طٰسٓ	يٰسٓ	صٓ	حٰمٓ
حٰمٓ عٓسٓقٓ		قٓ	نٓ

حَرَکات

اَ	اِ	اُ	هَ	هِ	هُ	عَ	عِ	عُ
حَ	حِ	حُ	غَ	غِ	غُ	خَ	خِ	خُ
قَ	قِ	قُ	کَ	کِ	کُ	جَ	جِ	جُ
شَ	شِ	شُ	یَ	یِ	یُ	ضَ	ضِ	ضُ
لَ	لِ	لُ	نَ	نِ	نُ	رَ	رِ	رُ
طَ	طِ	طُ	دَ	دِ	دُ	تَ	تِ	تُ
صَ	صِ	صُ	سَ	سِ	سُ	زَ	زِ	زُ
ظَ	ظِ	ظُ	ذَ	ذِ	ذُ	ثَ	ثِ	ثُ
فَ	فِ	فُ	وَ	وِ	وُ	بَ	بِ	بُ

تنوین

مًا	مٍ	مٌ	باً	بٍ	بٌ	واً	وٍ	وٌ
فاً	فٍ	فٌ	ثاً	ثٍ	ثٌ	ذًى	ذٍ	ذٌ
ظاً	ظٍ	ظٌ	زاً	زٍ	زٌ	سًا	سٍ	سٌ
صًا	صٍ	صٌ	ةً	ةٍ	ةٌ	دًى	دٍ	دٌ
طاً	طٍ	طٌ	راً	رٍ	رٌ	نًا	نٍ	نٌ
لاً	لٍ	لٌ	ضًا	ضٍ	ضٌ	يًا	يٍ	یٌ
شًا	شٍ	شٌ	جًا	جٍ	جٌ	كاً	كٍ	كٌ
قاً	قٍ	قٌ	خًا	خٍ	خٌ	غًا	غٍ	غٌ
حًا	حٍ	حٌ	عًا	عٍ	عٌ	هًا	هٍا	هاٌ

حرکاتِ تنوین

اَبَدًا	اَحَدٌ	اَخَذَ	اَذِنَ	اَمَرَ	اَنَا پڑانون
بَخِلَ	بَرَرَةٍ	جَعَلَ	جَمَعَ	حَسَدَ	حَشَرَ
خَشِیَ	خَلَقَ	خُلِقَ	ذَكَرَ	رَفَعَ	رَقَبَةٍ
سُرُرٌ	سَفَرَةٍ	صُحُفًا	وَسَطًا	طَبَقٍ	طَبَقًا
طُوًى	عَبَسَ	عَدَلَ	عَلَقٍ	عَمَدٍ	عِنَبًا
غَبَرَةٌ	فَعَلَ	قَتَرَةٌ	قُتِلَ	قَدَرَ	قُرِئَ

قَسَمٌ	كَبَدٍ	كُتُبٌ	كَسَبَ	كَفَرَ	كُفُوًا
لُبَدًا	لُمَزَةٍ	لَهَبٍ	مَسَدٍ	نَخِرَةً	وَجَدَ
وَسَقَ	وَقَبَ	وَلَدَ	وَهَبَ	هُمَزَةٍ	هُدًى

کھڑی زبر، کھڑی زیر، اُلٹا پیش

بٰ	یٰ	رٰ	مٰ	لٰ	وٰ
نٰ	ءٰ	هٰ	عٰ	حٰ	غٰ
خٰ	تٰ	ثٰ	جٰ	دٰ	ذٰ
زٰ	سٰ	شٰ	صٰ	ضٰ	طٰ
ظٰ	فٰ	قٰ	كٰ	اٰ	هٰ
	وٗ	هٗ	ءٗ		

مدّولین

بَا	بُوْا	بِیْ	تَا	تُوْا	تِیْ	ثَا	ثُوْا
ثِیْ	حَا	حُوْا	حِیْ	خَا	خُوْا	خِیْ	رَا
رُوْا	رِیْ	زَا	زُوْا	زِیْ	طَا	طُوْا	طِیْ
ظَا	ظُوْا	ظِیْ	فَا	فُوْا	فِیْ	هَا	هُوْا
هِیْ	یَا	یُوْا	یِیْ	ا	اُوْ	اِیْ	جَا

جُوْا	جِیْ	دَا	دُوْا	دِیْ	ذَا	ذُوْا	ذِیْ
سَا	سُوْا	سِیْ	شَا	شُوْا	شِیْ	صَا	صُوْا
صِیْ	ضَا	ضُوْا	ضِیْ	عَا	عُوْا	عِیْ	غَا
غُوْا	غِیْ	قَا	قُوْا	قِیْ	کَا	کُوْا	کِیْ
لَا	لُوْا	لِیْ	مَا	مُوْا	مِیْ	نَا	نُوْا
نِیْ	وَا	وُوْا	وِیْ				
؏ تَوْ	تِیْ	ثَوْ	ثِیْ	دَوْ	دَیْ	ذَوْ	ذَیْ
رَوْ	رَیْ	زَوْ	زَیْ	سَوْ	سَیْ	شَوْ	شَیْ
صَوْ	صَیْ	ضَوْ	ضَیْ	طَوْ	طَیْ	ظَوْ	ظَیْ
لَوْ	لَیْ	نَوْ	نَیْ	اَوْ	اَیْ	بَوْ	بَیْ
جَوْ	جَیْ	حَوْ	حَیْ	خَوْ	خَیْ	عَوْ	عَیْ
غَوْ	غَیْ	فَوْ	فَیْ	قَوْ	قَیْ	کَوْ	کَیْ
مَوْ	مَیْ	وَوْ	وَیْ	ھَوْ	ھَیْ	یَوْ	یَیْ

سکون یعنی جزم

اَبْ	اِبْ	اُبْ	اَتْ	اِتْ	اُتْ	اَثْ	اِثْ
اُثْ	اَجْ	اِجْ	اُجْ	اَحْ	اِحْ	اُحْ	اَخْ
اِخْ	اُخْ	اَدْ	اِدْ	اُدْ	اَذْ	اِذْ	اُذْ
اَرْ	اِرْ	اُرْ	اَزْ	اِزْ	اُزْ	اَسْ	اِسْ اسی طرح آخر تک

تشدید

اَبَّ	اَبِّ	اَبُّ	اِبَّ	اِبِّ	اِبُّ	اُبَّ	اُبِّ
اُبُّ	اَبًّا	اَبٍّ	اَبٌّ	اِبًّا	اِبٍّ	اِبٌّ	اُبًّا
اُبٍّ	اُبٌّ	اَتَّ	اَتِّ	اَتُّ	اِتَّ	اِتِّ	اِتُّ
اُتَّ	اُتِّ	اُتُّ	اَتًّا	اَتٍّ	اَتٌّ	اِتًّا	اِتٍّ
اِتٌّ	اُتًّا	اُتٍّ	اُتٌّ	اَثَّ	اَثِّ	اَثُّ	اِثَّ
اِثِّ	اِثٌّ	اُثَّ	اُثِّ	اُثُّ	اَثًّا	اَثٍّ	اَثٌّ
اِثًّا	اِثٍّ	اِثٌّ	اُثًّا	اُثٍّ	اُثٌّ	اَجَّ	اَجِّ
اَجُّ	اِجَّ	اِجِّ	اِجُّ	اُجَّ	اُجِّ	اُجُّ	اَجًّا
اَجٍّ	اَجٌّ	اِجًّا	اِجٍّ	اِجٌّ	اَهًّا	اَهِّ	اَهُّ
اِهًّا	اِهِّ	اِهُّ	اُهًّا	اُهِّ	اُهُّ	اَهًّا	اَهٍّ
اَهٌّ	اِهّاً	اِهٍّ	اِهٌّ	اُهًّا	اُهٍّ	اُهٌّ	اَعًّا
اَعِّ	اَعُّ	اِعًّا	اِعِّ	اِعُّ	اُعًّا	اُعِّ	اُعُّ
اَعًّا	اَعٍّ	اَعٌّ	اِعًّا	اِعٍّ	اِعٌّ	اُعًّا	اُعٍّ
اُعٌّ	اَحًّا	اَحِّ	اَحُّ	اِحًّا	اِحِّ	اِحُّ	اُحًّا
اُحِّ	اُحُّ	اَحًّا	اَحٍّ	اَحٌّ	اِحًّا	اِحٍّ	اِحٌّ
اُحًّا	اُحٍّ	اُحٌّ	اَخًّا	اَخِّ	اَخُّ	اِخًّا	اِخِّ
اِخُّ	اُخًّا	اُخِّ	اُخُّ	اَخًّا	اَخٍّ	اَخٌّ	اِخًّا
اِخٍّ	اِخٌّ	اُخًّا	اُخٍّ	اُخٌّ			

ایمانِ مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ کَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِهٖ اِقْرَارٌۢ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌۢ بِالْقَلْبِ

شش کلمے

اوّل کلمہ طیّب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ؕ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِهِ الْخَیْرُ ؕ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْۢبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَةً وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ مِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِیْٓ اَعْلَمُ وَ مِنَ الذَّنْۢبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ

چھٹا کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِیْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

اذان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً ارَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدً ارَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَر ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اذان کی دُعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآ مَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآ ئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ انِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ

وَابْعَثْہُ مَقَا مًا مَّحْمُوْدَ انِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط

بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّا حِمِیْنَ ط

نماز

ثناء

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ

وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ ط

تعوّذ — اَعُوْذُ بِا اللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط

تسمیہ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سورۂ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ہ اِیَّا کَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہ

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ہ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآ لِّیْنَ ہ اٰ مِیْنَ

سورۂ اخلاص

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ہ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ہ لَمْ یَلِدْ ہ وَلَمْ یُوْلَدْ ہ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ہ

تسبیح رکوع — سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ط

تسمیع — سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط

تحمید — رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ط

سجدہ کی تسبیح   سُبۡحَا نَ رَبِّیَ الۡاَ عۡلٰی ؕ

تشہد

اَلتَّحِیَّا تُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ ؕ اَلسَّلَا مُ عَلَیۡکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَا تُہٗ ؕ
اَلسَّلَا مُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصّٰلِحِیۡنَ ہ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشۡھَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ ؕ

درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰیٓ اِ بۡرٰھِیۡمَ وَعَلٰیٓ اٰلِ اِبۡرٰھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ہ
اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰیٓ اِبۡرٰھِیۡمَ وَعَلٰیٓ اٰلِ اِبۡرٰھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ہ

دعا

رَبِّ اجۡعَلۡنِیۡ مُقِیۡمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ ۃ رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ ہ رَبَّنَااغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ہ

دُعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسۡتَعِیۡنُکَ وَنَسۡتَغۡفِرُکَ وَنُؤۡمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡکَ وَنُثۡنِیۡ عَلَیۡکَ الۡخَیۡرَ ؕ وَنَشۡکُرُکَ وَلَا نَکۡفُرُکَ وَ
نَخۡلَعُ وَنَتۡرُکُ مَنۡ یَّفۡجُرُکَ ؕ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیۡ وَنَسۡجُدُ وَاِلَیۡکَ نَسۡعٰی وَنَحۡفِدُ وَنَرۡجُوۡا رَحۡمَتَکَ
وَنَخۡشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالۡکُفَّارِ مُلۡحِقٌ ؕ

نماز جنازہ

ثناء (بعد پہلی تکبیر)

سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَآ ئُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیۡرُکَ ؕ

درود شریف (بعد دوسری تکبیر)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ وَسَلَّمۡتَ وَبَارَکۡتَ وَرَحِمۡتَ وَتَرَحَّمۡتَ عَلٰیٓ اِبۡرَاھِیۡمَ
وَعَلٰیٓ اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ؕ

بالغ مرد وعورت کی دُعا (بعد تیسری تکبیر)

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیۡرِنَا وَکَبِیۡرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنۡثَانَا ؕ اَللّٰھُمَّ مَنۡ اَحۡیَیۡتَہٗ مِنَّا فَاَحۡیِہٖ
عَلَی الۡاِسۡلَامِ وَمَنۡ تَوَفَّیۡتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الۡاِیۡمَانِ ؕ

نابالغ لڑکے کی دُعا (بعد تیسری تکبیر)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًاوَّاجْعَلْہُ لَنَاشَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ط

نابالغ لڑکی کی دُعا (بعد تیسری تکبیر)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَالَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ط

بعد چوتھی تکبیر

اَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُاللّٰہ

قرآن مقدس کی آخری دس سورتیں

(مشق وحفظ کیلئے)

سُوْرَۃُ الْفِیْلِ

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ o اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَ ھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ o وَّاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ o

تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ o فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْ کُوْلٍ o

سُوْرَۃُ قُرَیْشٍ

لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ o اٖلٰفِھِمْ رِحْلَةَالشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ o فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَاالْبَیْتِ o

الَّذِیْٓ اَطْعَمَھُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَھُمْ مِّنْ خَوْفٍ o

سُوْرَۃُ الْمَاعُوْنِ

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ o فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ o وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ o

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ o الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَا ھُوْنَ o الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ o وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ o

سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ o فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ o

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ o

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ

قُلْ يٰۤاَيُّهَاالْكٰفِرُوْنَ ہ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ہ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ہ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ہ
وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ہ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ہ

سُوْرَةُ النَّصْرِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ ہ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ہ
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕاِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ہ

سُوْرَةُ اللَّهَبِ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ہ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَاكَسَبَ ہ سَيَصْلٰى نَارًاذَاتَ لَهَبٍ ہ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ
حَمَّا لَةَ الْحَطَبِ ہ فِىْ جِيْدِ هَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ہ

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ ہ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ہ لَمْ يَلِدْ ۙوَلَمْ يُوْلَدْ ہ
وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ہ

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ہ مِنْ شَرِّمَاخَلَقَ ہ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ہ
وَمِنْ شَرِّالنَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ ہ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ہ

سُوْرَةُ النَّاسِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہ مَلِكِ النَّاسِ ہ اِلٰهِ النَّاسِ ہ مِنْ شَرِّالْوَسْوَاسِ ۙالْخَنَّاسِ ہ
الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِالنَّاسِ ہ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ہ

باب نمبر ششم

تیس پاروں کے مکمل الفاظ معانی

قارئین کیلئے ضروری گزارش

قرآن کریم میں تقریباً اسّی ہزار (۸۰۰۰۰) الفاظ ہیں جبکہ اصل الفاظ کی تعداد دو ہزار (۲۰۰۰) ہے جو بار بار آنے کی وجہ سے اسّی ہزار (۸۰۰۰۰) تک پہنچ جاتی ہے۔ جن میں تقریباً ساڑھے پانچ سو (۵۵۰) الفاظ وہ ہیں جو اردو میں روزمرہ (تلفظ اور رسم الخط کے معمولی سے فرق کے ساتھ) بولے اور سمجھے جاتے ہیں۔ لہٰذا یہ بات ذہن نشین کر لی جائے کہ اللہ کریم نے کلام مقدس کو سمجھنے اور عمل کرنیوالوں کیلئے بہت آسان بنا کر نازل فرمایا ہے۔

جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے،

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القمر: ۱۷)

(ترجمہ) اور البتہ تحقیق ہم نے قرآن کو کھول کر آسان کر دیا ہے پس کیا وہ نصیحت نہ پکڑیں گے۔

فہرست الفاظ عربی (بکثرت استعمال بزبان اُردو)

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
آخر	اواخر	آفت	آفات	آلہ	آلات
اَب''	آباء	اَبد	آباد	آیت	آیات
اثر	آثار۔اثرات	اجنبی	اجانب	اَجر	اُجور
اَخ''	اخوۃ	اخبار	اخبارات	احسان	احسانات
ادب	آداب	ادیب	ادباء	اَرذل	اراذل
اسلوب	اسالیب	اسم	اسماء	استاد	اساتذہ
اشارہ	اشارات	اشتہار	اشتہارات	اَصل	اصول
اکبر	اکابر	الم	آلام	افق	آفاق
اُمت	اُمم	امر (حکم)	امور	امارت	امارات
امیر	امراء	اوّل	اوائل	امام	ائمہ
باب	ابواب	بحر	ابحار۔بحور	بدن	ابدان

برکت	برکات	برہان	براہین	برج	بروج
بصیرت	بصائر	بقیہ	بقایا	بُستان	بساتین
بناء	ابنیہ	بیت (شعر)	ابیات	بصر	ابصار
تبرک	تبرکات	تجلّی	تجلیات	تاجر	تجار۔تاجران
تجویز	تجاویز	تحریک	تحریکات	تاریخ	تواریخ
تحفہ	تحائف	تحقیق	تحقیقات	تخمینہ	تخمینات
ترجمہ	تراجم	ترکیب	تراکیب	تدبیر	تدابیر
تشریح	تشریحات	تصریح	تصریحات	تصنیف	تصانیف
تصور	تصورات	تصویر	تصاویر	تصنیف	تصنیفات
تعبیر	تعبیرات	تغیر	تغیرات	تفسیر	تفاسیر
تفصیل	تفصیلات	تقریر	تقاریر	تفصیل	تفاصیل
تمثیل	تماثیل	تمثیل	تمثیلات	تکلیف	تکالیف
تنبیہ	تنبیہات	توجیہہ	توجیہات	تلمیذ	تلمیذات
جانب	جوانب	جاہل	جہلا۔جہال	ثابت	ثوابت
جَبَل	جبال	جد	اجداد	ثقہ	ثقات
جذبہ	جذبات	جَرَم	اجرام	جُرم	جرائم
جزو	اجزاء	جزو	اجزاء	جریدہ	جرائد
جسم	اجسام	جماد	جمادات	جمل	جمال
جنس	اجناس	جواب	جوابات	جِنّ	جنّات
جَواب	اَجْوبہ	جُوہر	جواہر	جہت	جہات
حاجت	حاجات	حاجی	حجاج	جیّد	جیاد
حاشیہ	حواشی	حاضر	حاضرین	حادثہ	حادثات
حافظ	حفاظ	حاکم	حکام	حادثہ	حُوادث

حال	احوال	حالت	حالات	حبیب	احباب۔احبا
حد	حدود	حدیث	احادیث	حجاب	حجابات
حرّ	احرار	حرف	حروف	حرکت	حرکات
حشرہ	حشرات	حضرت	حضرات	حِس	حواس
حق	حقوق	حقیقت	حقائق	حکایت	حکایات
حکمت	حکم	حکیم	حکماء	حکم	احکام
خاتون	خواتین	خادم	خدام	حوراء	حور
خاصیت	خواص	خاطر	خواطر	حیوان	حیوانات
خبر	اخبار	خدمت	خدمات	خرچ	اخراجات
خصلت	خصائل	خط	خطوط	خزینہ	خزائن
خطا	خطایا	خطبہ	خطبات	خطرہ	خطرات
خلف	اخلاف	خُلق	اخلاق	خطیب	خطباء
خَلق	خلائق	خلیفہ	خلفاء	خنزیر	خنازیر
خیال	خیالات	خیمہ	خیام	خواہش	خواہشات
دَار	دیار	دائرہ	دوائر	دبر	ادبار
دستور	دساتیر	داعی	داعیان	درجہ	درجات
دُعا	ادعیہ	دعویٰ	دعاوی	دفتر	دفاتر
دقیقہ	دقائق	دکان	دکانات	دفینہ	دفائن
دکان	دکاکین	دلیل	دلائل،ادلہ	دوا	ادویہ
دولت	دُوَل	دہ۔دیہہ	دہات۔دیہات	دور	ادوار
دہر	دہور	دَین	دیون	دینار	دنانیر
ذخیرہ	ذخائر	ذرّہ	ذرّات	دین	ادیان
ذریعہ	ذرائع	ذکر	اذکار	ذکی	اذکیا

راکب	رُکاب	رائے	آراء	ذہن	اذہان
روایت	روایات	رب	ارباب	رذیلہ	رذائل
رسم	رسوم	رسول	رُسل	رسالہ	رسائل
رعیت	رعایا	رفیق	رفقاء	رقعہ	رقعات
رکن	ارکان	رمز	رموز	رقم	رقوم
روایت	روایات	روح	ارواح	روضہ	ریاض
زاہد	زہاد	زائر	زائرین	رئیس	رؤسا
زمانہ	ازمنہ	زیارت	زیارات	سابق	سابقین
سابق	سوابق	ساحل	سواحل	سابق	سابقون
ساکن	ساکنان	سامع	سامعین	سانحہ	سوانح
سبق	اسباق	سجدہ	سجود	سبب	اسباب
سد	سدود	سر	اسرار	سطر	سطور
سفر	اسفار	سفیر	سفراء	سعی	مساعی
سفینہ	سفن	سفینہ	سفن	سفینہ	سفائن
سلسلہ	سلاسل	سلطان	سلاطین	سلاح	اسلحہ
سلف	اسلاف	سن	اسنان	سند	اسناد
سید	سادات	سیرت	سیر	سورت	سور
شاعر	شعراء	شبہ	شبہات	شجر	اشجار
شر	شرور	شراب	اشربہ	شخص	اشخاص
شرط	شرائط	شریر	اشرار	شریعت	شرائع
شریک	شرکاء	شعاع	اشعہ	شریف	شرفاء
شعر	اشعار	شغل	اشغال	شفقت	شفقات
شک	شکوک	شکایت	شکایات	شفقت	اشفاق

شکل	اشکال	شہید	شہداء	شے	اشیاء
صاحب	اصحاب	صالح	صلحا۔صالحین	شیطان	شیاطین
صانع	صناع	صبح	اصباح	صدمہ	صدمات
صفت	صفات	صفحہ	صفحات	صف	صفوف
صنم	اصنام	صوت	اصوات	صلہ	صلات
صورت	صور	صوم	صیام	صنعت	صنائع
ضابطہ	ضوابط	ضد	اضداد	ضرب	ضربات
ضرر	ضرور،اضرار	ضعیف	ضعفاء	ضرب المثل	ضرب الامثال
ضلع	اضلاع	ضمیر	ضمائر	طالب	طلاب
طائر	طیور	طائفہ	طوائف	طالبہ	طالبات
طبق	اطباق	طبقہ	طبقات	طبیب	اطباء
طرف	اطراف	طعام	اطعمہ	طبیعت	طبائع
طفل	اطفال	طلسم	طلسمات	ظرف	ظروف
ظلم	مظالم	ظلمت	ظلمات	ظاہر	ظواہر
عابد	عباد	عادت	عادات	عارضہ	عوارض
عازم	عازمین	عاشق	عاشقان	عارف	عارفان
عاشق	عشاق	عاقل	عقلاء	عالم	علماء
عام	عوام	عامل	عمال	عالم	عالمین
عامل	عملہ	عبادت	عبادات	عبد	عباد
عدد	اعداد	عدد	اعداء	عجیب	عجائب
عرضی	عرائض	عرق	عروق	عزم	عزائم
عسکر	عساکر	عضو	اعضاء	عزیز	اعزا
عطاء	عطایا	عطیہ	عطیات	عظیم	عظام

عقیدہ	عقائد	علت	علل	عقل	عقول
علم	علوم	علم	اعلام	عمارت	عمارات
عمل	اعمال	عنایت	عنایات	عمر	اعمار
عنکبوت	عناکب	عہد	عہود	عندلیب	عنادل
عیب	عیوب	عید	اعیاد	عنصر	عناصر
غائب	غائبین	غذا	اغذیہ	غرض	اغراض
غزل	غزلیات	غلط	اغلاط	غریب	غرباء
غم	غموم	غنی	اغنیا	غنیمت	غنائم
غیر	اغیار	غیم	غیوم	غیب	غیوب
فاتح	فاتحین	فاصلہ	فواصل	فاضل	فضلاء
فائدہ	فوائد	فتح	فتوح	فاضل	فضلاء
فتنہ	فتن	فتویٰ	فتاویٰ	فرد	افراد
فرمان	فرامین	فساد	فسادات	فرعون	فراعنہ
فصل	فصول	فصیح	فصحاء	فضل	فضول
فضیلت	فضائل	فعل	افعال	فضلہ	فضلات
فقرہ	فقرات	فقیر	فقراء	فقیہہ	فقہاء
فلک	افلاک	فن	فنون	فکر	افکار
فوج	افواج	فریضہ	فرائض	فہم	افہام
قاری	قارئین	قاضی	قضاۃ	فیض	فیوض
قاعدہ	قواعد	قافیہ	قوافی	قانون	قوانین
قبیلہ	قبائل	قدم	اقدام	قبر	قبور
قدیم	قدماء	قریب	اقرباء	قرینہ	قرائن
قسم	اقسام	قصہ	قصص	قسط	اقساط

قصبہ	قصبات	قصر	قصور	قصیدہ	قصائد
قطر	اقطار	قطرہ	قطرات	قطب	اقطاب
قطعہ	قطعات	قلب	قلوب	قندیل	قنادیل
قول	اقوال	قوم	اقوام	قوت	قویٰ
کاتب	کاتبین	کاغذ	کاغذات	کافر	کفار
کبیرہ	کبائر	کتاب	کتب	کبیر	کبار
کرامت	کرامات	کسر	کسور	کلمہ	کلمات
کوکب	کواکب	کیفیت	کوائف	کمال	کمالات
کیفیت	کیفیات	لازمہ	لوازم	لباس	البسہ
لذیذ	لذائذ	لسان	السنہ	لذت	لذات
لطف	الطاف	لطیفہ	لطائف	لغت	لغات
لقب	القاب	لمحہ	لمحات	لفظ	الفاظ
لوح	الواح	لون	الوان	مال	اموال
مائع	مائعات	مبلغ	مبالغ	مانع	موانع
مبلغ	مبلغین	مترجم	مترجمین	متعلم	متعلمین
مثال	امثلہ	مثل	امثال	متکلم	متکلمین
مجاہد	مجاہدین	مجلس	مجالس	مجمع	مجامع
محدث	محدثین	محقق	محققین	محاورہ	محاورات
محفل	محافل	محل	محلات	محنت	محن
مخزن	مخازن	مدبر	مدبرین	مخرج	مخارج
مدرس	مدرسین	مدرسہ	مدارس	مدیر	مدیران
مذہب	مذاہب	مراسلہ	مراسلات	مدینہ	مدائن
مرتبہ	مراتب	مرثیہ	مراثی	مرحلہ	مراحل

مسجد	مساجد	مسکن	مساکین	مرض	امراض
مسئلہ	مسائل	مشرق	مشارق	مشروب	مشروبات
مشکل	مشکلات	مشہور	مشاہیر	مشغلہ	مشاغل
مصاحب	مصاحبین	مصدر	مصادر	مصلحت	مصالح
مصنوع	مصنوعات	مصیبت	مصائب	مصنع	مصانع
مضمر	مضمرات	مضمون	مضامین	مطالبہ	مطالبات
مطبوعہ	مطبوعات	مطلب	مطالب	مطبع	مطابع
مظہر	مظاہر	معاملہ	معاملات	معبد	معابد
معدن	معاون	معدن	معدنیات	معجزہ	معجزات
معقول	معقولات	معلم	معلمین	معنی	معانی
مقابلہ	مقابلہ جات	مقالہ	مقالات	مفہوم	مفاہیم
مقام	مقامات	مقبرہ	مقابر	مقبرہ	مقبرات
مقصد	مقاصد	مکان	مکانات	مقدار	مقادیر
مکتب	مکاتب	مکتوب	مکاتیب	ملبوس	ملبوسات
ملحد	ملاحدہ	ملک	ممالک	ملت	ملل
ملک	ملوک	ملک	املاک	ملک	ملائک۔ملائکہ
ممکن	ممکنات	منارہ	منائر۔منائرات	ممبر	ممبران
منبر	منابر	منتظم	منتظمین	منظّم	منظمین
منزل	منازل	منصب	مناصب	منظوم	منظومات
منظر	مناظر	منفعت	منافع	منقول	منقولات
موج	امواج	موضع	مواضع	موت	اموات
موضوع	موضوعات	موقد	مواقد	موقع	مواقع
نادر	نوادر	ناصح	ناصحین	مومن	مومنین

ناصر	انصار	ناصر	نصاریٰ	ناظر	ناظرین
نبی	انبیاء	نتیجہ	نتائج	نبات	نباتات
نجم	نجوم	ندیم	ندماء	نسب	انساب
نسخہ	نسخ	نصیحت	نصائح	نسخہ	نسخہ جات
نظر	انظار	نظیر	نظائر	نعمت	نعم
نفس	نفوس	نفس	انفاس	نغمہ	نغمات
نفیس	نفائس	نقش	نقوش	نقطہ	نقاط
نکتہ	نکات	نور	انوار	نقل	نقول
نوع	انواع	نہر	انہار	وارث	وارثان
واعظ	واعظا	واقعہ	واقعات	واسطہ	وسائط
وجہ	وجوہ	وحشی	وحوش	ورد	اوراد
وزن	اوزان	وزیر	وزراء	ورق	اوراق
وسوسہ	وسوسات	وسیلہ	وسائل	وصف	اوصاف
وضع	اوضاع	وطن	اوطان	وصیت	وصایا
وظیفہ	وظائف	وعدہ	مواعید	وفد	وفود
وقف	اوقاف	وکیل	وکلاء	وقت	اوقات
ولایت	ولایات	ولد	اولاد	ولی	اولیاء
ہدایت	ہدایات	ہدف	اہداف	وہم	اوہام
ہدیہ	ہدایا	ہرم	اہرام	ہمت	ہمم
یتیم	یتمیٰ۔یتامیٰ	ینبوع	ینابیع	ہندو	ہنود
یوم	ایام	یہودی	یہود		

الفاظ معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آ	کیا	هُوَ	وه	بَ	ساتھ
تَ	تو	هُمْ	وه سب	هُمَا	وه دونوں
تُ	میں	هِيَ-هَا	وه (عورت)	رَا	اس نے دیکھا
سَ	جلد	اَنْتَ	تو	هُنَّ	وه (عورتیں)
ع (عین)	آنکھ-چشمہ	اَنْتُمَا	تم دونوں (تثنیہ)	فَ	پس
كَ	تجھ کو-تیرا	اَنْتِ	تو (عورت)	اَنْتُمْ	تم سب
لَ	البتہ-واسطے-لئے	اَنْتُمَا	تم دونوں (عورتیں)	نَ	ہم
وَ	اور-قسم	اَنَا	میں	اَنْتُنَّ	تم سب عورتیں
هُ	اسکو-اسے	نَحْنُ	ہم	یَ	میرا
اِذْ	جب	هَاذَانِ	یہ (تثنیہ)	هٰذَا	یہ (اشارہ قریب)
اِنْ	اگر	هٰؤُلَآءِ	یہ سب (مرد-عورتیں)	اَنْ	یہ کہ
لِلْ	واسطے	هَاذَانِ	یہ (تثنیہ)	هٰذِهٖ	یہ (اسم اشارہ قریب)
فِيْ	بیچ-میں	ذٰلِكَ	وه (اسم اشارہ بعید)	اِیَّا	صرف-خاص کر
اُولٰٓئِكَ	وه سب (مذکر مونث)	اَلَّذِیْ	وه سب (مونث)	ذَانِكَ	وه (تثنیہ)
تِلْكَ	وه (مونث)	اَلَّذَانِ	وه جو (دو)	تَانِكَ	وه (تثنیہ)
اَلَّتِیْ	وه جو (مونث)	عَلٰی	اوپر-پر	اَلَّذِيْنَ	وه جو (سب)
اَلَّتَانِ	وه جو (تثنیہ)	كَمْ	کتنے	اَلَّذِيْنَ	وه جو سب (جمع)
كُمْ	تم	عَنْ	سے-بارے میں	مِنْ	سے
هَلْ	کیا-نہیں	لَيْتَ	کاش	لاَ	نہیں
اِنَّ	بے شک	لَعَلَّ	تاکہ-شاید کہ	لَوْ	کاش-اگر
اَنَّ	یہ کہ	لٰكِنْ	لیکن	كُمَا	تم دو

كَمَا	جیسا کہ	لَمْ	نہ	اَمْ	یا
اِلَّا	مگر	لَنْ	ہرگز نہیں	حَتّٰى	یہاں تک کہ
اِنَّمَا	سوائے اس کے نہیں	مَا	کیا - جو نہیں	مَاذَا	کیا چیز
قَدْ	تحقیق	اِلٰی	طرف	کَانَ	تھا - ہے
کَانُوْا	تھے	یٰاَیُّهَا	اے (مذکر)	یَا	اے (مذکر)
هُمْ	وہ - ان کے	یٰاَیَّتُهَا	اے (مونث)	هَیَا	اے
قُلْ	کہہ دیجئے	مَنْ	جو کوئی - جو	اِذَا	جب
لَمَّا	جب - ابھی نہیں	لَیْسَ	نہیں	کُلَّمَا	جب کبھی

پارہ نمبر ۱

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	تمام تعریفیں واسطے اللہ کے	لَاذَلُوْلٌ	نہ ہل جوتی ہوئی	اِیَّاکَ نَعْبُدُ	صرف تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں
اَلْمَغْضُوْبِ	جو غصہ کئے گئے	قَسْوَةً	سخت	اَوْ اَشَدُّ	یا زیادہ
لِلْمُتَّقِیْنَ	واسطے پرہیزگاروں کے	یَهْبِطُ	گر پڑتا ہے	یُنْفِقُوْنَ	خرچ کرتے ہیں
وَیُقِیْمُوْنَ	اور قائم رکھتے ہیں	خِزْیٌ	رسوائی	تَظٰهَرُوْنَ	مددگاری کرتے ہو تم
یُوْقِنُوْنَ	وہ یقین رکھتے ہیں	لَاتَهْوٰی	نہ پسند کرتے ہو	هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ	وہی ہیں فلاح پانیوالے
غِشَاوَةٌ	پردہ ہے	قُلْ بِئْسَمَا	کہہ دیجئے برا ہے جو	وَرَآءَهٗ	سوائے اس کے ہے
یُخٰدِعُوْنَ	فریب دیتے ہیں	بِمُزَحْزِحِهٖ	وہ بچانے والا ہے اسکو	قَالُوْٓا اٰنُؤْمِنُ	کہتے ہیں کیا ایمان لائیں ہم
مُسْتَهْزِءُوْنَ	مذاق کرنے والے	وَدَّ کَثِیْرٌ	دل سے چاہتے ہیں بہت	بِضَآرِّیْنَ	ساتھ ضرر پہنچانے والے
وَیَمُدُّهُمْ	ڈھیل دیتا ہے انکو	هَاتُوْا	لے آؤ	طُغْیَانِهِمْ	سرکشی ان کی
مَاحَوْلَهٗ	جو گرد اسکے ہے	خَآئِفِیْنَ	ڈرتے ہوئے	بُرْهَانَکُمْ	دلیل اپنی کو

ذَهَبَ اللّٰهُ	لے گیا اللہ	قَضٰی	مقرر کرتا ہے	رَعْدٌ وَّبَرْقٌ	گرج اور بجلی
مُحِيْطٌ	گھیرنے والا ہے	فَاتَمَّهُنَّ	بس پورا کیا انکو	اَمْرًا	کام کچھ
مَشَوْا	چلتے ہیں	وَالْعٰكِفِيْنَ	اور اعتکاف کرنیوالے	اَنْدَادًا	شریک (جمع)
وَقُوْدُهَاالنَّاسُ	ایندھن اسکا آدمی ہیں	وَاَرِنَا	اور دکھا ہم کو	يَرْفَعُ	اٹھاتا تھا
اَنْ يَّضْرِبَ	یہ کہ بیان کرے	مَنَاسِكَنَا	طریقے عبادت ہماری	مَابَعُوْضَةً	کوئی سی مچھر کی
يُقْبَلُ	قبول کی جائے گی	فِيْ شِقَاقٍ	بیچ جھگڑے کے	يَرْغَبُ	پھر جاتا ہے
وَيَقْطَعُوْنَ	اور کاٹتے ہیں	فَسَيَكْفِيْكَهُمُ	پس جب کفایتکرے گا تجھ کوان سے	لَاتَجْزِيْ	نہ کفایت کرے گا
بَلَآءٌ	آزمائش	وَقِثَّآءِ هَا	اور ککڑی اس کی سے		

پارہ نمبر ۲

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَاوَلّٰهُمْ	کس چیز نے پھیر دیا انکو	وَعَفَاعَنْكُمْ	اور معاف کیا تم سے	تَقَلُّبَ	پھرنا
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ	پس البتہ پھیریں گے ہم تجھکو	وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ	اور فتنہ سخت تر ہے قتل سے	مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ	دھاگے کالے سے
تَرْضٰهَا	کہ پسند کرے تو اسکو	فَاِنِ انْتَهَوْا	پس اگر باز رہیں	وَلَئِنْ اَتَيْتَ	اور البتہ اگر لائے تو
اَلْمُمْتَرِيْنَ	شک لانے والوں	وَتَزَوَّدُوْا	اور زادراہ لیا کرو	اَوْنُسُكٍ	یا ذبح سے
لِئَلَّايَكُوْنَ	تو کہ نہ ہو	ثُمَّ اَفِيْضُوْا	تم بھی واپس آؤ	اِسْتَعِيْنُوْا	مدد چاہو
لَايُخَفَّفُ	نہیں ہلکا کیا جائے گا	عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ	شراب سے اور جوئے سے	فَاِنْ زَلَلْتُمْ	پس اگر ڈگمگا جاؤ تم
مَوْتِهَا	موت اس کی	وَلَوْاَعْجَبَتْكُمْ	اور اگرچہ خوش لگے تم کو	اَنْدَادًايُّحِبُّوْنَهُمْ	مدمقابل محبت کرتے ہیں ان سے
وَتَقَطَّعَتْ	اور کٹ جائیں گے	اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ	طلاق دوبار	يَتَرَبَّصْنَ	انتظار کریں

لَنَا کَرَّۃً فَنَتَبَرَّاَ	واسطے ہمارے پھر جانا، طرف دنیا کی پس بیزاری کریں ہم	اَوْتَسْرِیحٌ بِاِحْسَانِ	یا نکال دینا ساتھ اچھی طرح کے	تَبَرَّءُ وْامِنَّا	بیزار ہو گئے ہیں وہ ہم سے
بَلْ نَتَّبِعُ	بلکہ پیروی کریں گے ہم	وَعَلَی الْمُقْتِرِقَدَرُہٗ	اور اوپر تنگی والے کے قدر اسکی	وَکِسْوَ تُھُنَّ	اور پہنانا ان کا
مَآاَلْفَیْنَا	جو پایا ہم نے	وَھُمْ اُلُوفٌ	اور وہ تھے ہزاروں	یَنْعِقُ	چلّا تا ہے
فَمَنِ اضْطُرَّ	پس جو بے بس ہو	مُبْتَلِیْکُمْ	آزمانے والا ہے تم کو	فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗٓ اَضْعَافًا	پس دوگنا کرے واسطے اسکے دُگنا
اَصْبَرَھُمْ	صبر انکا	وَمَنْ لَّمْ یَطْعَمْہُ	اور جو کوئی نہ چکھے گا اسکو	شِقَاقٍ م بَعِیْدٍ	جھگڑے دور کے ہیں
وَفِی الرِّقَابِ	اور بیچ گردن چھڑانے کے	رَبَّنَآ اَفْرِغْ	اے پروردگار ہمارے ڈال	فَلَمَّا جَاوَزَہٗ	پس جب پار اُترا اس سے
اَلْحُرُّبِا لْحُرِّ	آزاد بدلے آزاد کے	فَھَزَمُوْھُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ	سوانہیں شکست دی انھوں نے اللہ کے حکم کیساتھ	دَعَانِ	پکارتا ہے مجھ کو
اُجِیبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ	رسوانھیں شکست دی انھوں نے اللہ کے حکم کیساتھ	حَذَرَالْمَوْتِ	ڈر موت کے سے		

پارہ نمبر ۳

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِصْرِیْ	بھاری عہد میرا	یَتَخَبَّطُہٗ	باؤلا کرتا ہے اس کو	طَوْعًا وَّ کَرْھًا	خوشی سے اور ناخوشی سے
مَااقْتَتَلُوْ	نہ لڑتے	وَدَّتْ	دل سے چاہتا ہے	یَمْحَقُ اللّٰہ	مٹاتا ہے اللہ
خُلَّۃٌ	دوستی	ھُمُ الضَّآلُّوْنَ	وہی ہیں گمراہ (جمع)	حِفْظُھُمَا	نگہبانی ان دونوں کی
اَسْتَمْسَکَ	پکڑ رکھا اس نے	تَکْتُبُوْہُ صَغِیْرًا	تم لکھوا سکو تھوڑا	اَجَلٍ مُّسَمًّی	وقت مقرر
یُخْرِجُوْنَھُمْ	نکالتے ہیں ان کو	مَقْبُوْضَۃٌ	اسکا قبضہ دے دیا کرو	فَبُھِتَ	پس حیران ہوا
کَمْ لَبِثْتَ	کتنی دیر رہا تو	وَالرَّاسِخُوْنَ	اور مضبوط لوگ	لَانُفَرِّقُ	نہیں جدائی ڈالتے ہم

حِمَارِکَ	گدھے اپنے کے	سَتُغْلَبُوْنَ	جلدی مغلوب کئے جاؤ گے	حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ	ایک دانہ کی کہ اگائے
سُنْۢبُلَةٍ	بالی کے	وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ	اور بخشش مانگنے والے	اَلْمُقَنْطَرَةِ	اکٹھے کئے ہوئے
یَتْبَعُهَآ	پیروی کرے اس کی	اَسْلَمْتُ	مطیع کیا میں نے	تُرَابٌ	مٹی
یُصِبْهَا	پہنچے اس کو	جَمَعْنٰهُمْ	اکٹھا کریں گے ہم ان کو	مُعْرِضُوْنَ	منہ پھیرنے والے ہیں
ضُعَفَآءُ	ناتوان	وَیُحَذِّرُكُمُ	اور ڈراتا ہے تم کو	فَاحْتَرَقَتْ	پس جل جائے
نَفَقَةٍ اَوْنَذَرْتُمْ	کچھ خرچ کرنا یا منت مانو تم	فَاتَّبِعُوْنِیْ	پس پیروی کرو میری	مُّحْضَرًا	حاضر کیا ہوا اپنے سامنے
اِبْتِغَآءَ	ڈھونڈنا	وَضَعَتْهَا	پیدا کیا اس کو	مِنَ التَّعَفُّفِ	بے سوالی سے
هُنَالِکَ	اس جگہ	فَنَادَتْهُ	پس پکارا اس کو	وَاَنْۢبَتَهَانَبَاتًا	اور اگایا اس کو اگانا
یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ	اے مریم فرمانبرداری کر	یَخْتَصِمُوْنَ	جھگڑتے تھے	کَهَیْئَةِ	مانند صورت
تُحَآجُّوْنَ	جھگڑتے ہو	اَلْسِنَتَهُمْ	زبانوں اپنی کو	خَلَقَهٗ	پیدا کیا اس کو

پارہ نمبر ۴

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَنَالُوْا	پاسکو گے تم	قَرْحٌ	زخم	اَلطَّعَامِ	کھانا
وُّضِعَ	ٹھہرا۔مقرر کیا گیا	حَسِبْتُمْ	گمان کیا تم نے	اَضْعَافًا	دوگنا
تُطِیْعُوْا	مانو گے	مُؤَجَّلًا	وقت مقرر	حُفْرَةٍ	گڑھے کے
وَتَسْوَدُّ	اور کالے ہوں گے	فَظًّا	سخت خو	نُعَاسًا	اونگھ
اَبْیَضَّتْ	سفید ہونگے	یَّغُلَّ	خیانت کرے	یَعْتَدُوْنَ	حد سے نکل جائے
بِطَانَةً	رازدار	لَاتَخَافُوْهُمْ	نہ ڈرو ان سے	اَطَاعُوْنَا	کہا مانتے ہمارا
یَفْرَحُوْا	خوش ہوں گے	نُمْلِیْ	ہم ڈھیل دیتے ہیں	خَآئِبِیْنَ	نامراد ہوکر
یُّحْمَدُوْا	تعریف کئے جائیں	مُسَوِّمِیْنَ	نشان کئے ہوئے	سَیُطَوَّقُوْنَ	جلد طوق پہنائے جائیں گے

زُخۡزِحَ	بچالیا گیا	عِوَجًا	عیب۔کجی	سَنَکۡتُبُ	جلد ہم لکھتے ہیں
اَخۡزَیۡتَه'	رسوا کیا تو نے اسکو	اِسۡتِبۡدَالَ	بدلنے کا	لَاتَعۡضُلُوۡهُنَّ	نہ منع کرو ان کو
اَلۡاَبۡرَار	نیک بختوں کے	وُجُوۡه'	چہرے	نِحۡلَةِ	خوشی سے
هَنِیۡئًا مَّرِیۡئًا	لذت حاصل کرتے ہوئے خوشگوار سمجھتے ہوئے	خٰلٰتُکُمۡ	خالائیں تمہاری	اَلۡعَافِیۡنَ	معاف کرنیوالے
اَفۡضٰی	ملے ہیں	فَسِیۡرُوۡا	پس سیر کرو	حُجُوۡرِکُمۡ	گودیوں تمہاری کے
قِنۡطَارًا	خزانہ	تَهِنُوۡا	سستی کرو	یَمۡسَسۡکُمۡ	لگے تم کو
نُزُلاً	مہمانی	غَلِیۡظًا	گاڑھا	یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ	خوش ہو رہے ہیں
غُزًّی	غازی	تَدۡرُوۡنَ	جانتے تم		

پارہ نمبر ۵

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَامَلَکَتۡ	جن کے مالک ہوئے	یَزۡعُمُوۡنَ	دعویٰ کرتے ہیں	مُحۡصِنِیۡنَ	پاک دامنی کرنیوالے
مِنۡ فَتَیٰتِکُمۡ	لونڈیوں تمہاری سے	مُشَیَّدَةٍ	بلند	وَیُسَلِّمُوۡا	اور مان لیں
سُنَن'	راہیں	یٰلَیۡتَنِیۡ	اے کاش میں	تَمِیۡلُوۡ مَیۡلاً	جھک جاؤ تم جھک جانا
تَجۡتَنِبُوۡا	بچو گے تم	فَوۡزًا عَظِیۡمًا	کامیابی بڑی	فَاَفُوۡزَ	پس میں کامیاب ہوتا
نُشُوۡزَهُنَّ	چڑھائی ان کی سے	وَالۡمُسۡتَضۡعَفِیۡنَ	اور واسطے کمزوروں کے	فِی الۡمَضَاجِعِ	بیچ خواب گاہ کے
وَالصَّاحِبِ	اور ہم مجلس	لَوۡلَآ اَخَّرۡتَنَآ	کیوں نہ ڈھیل دی ہم کو	مِنۡ لَّدُنۡکَ	نزدیک اپنے سے
مُخۡتَالاً فَخُوۡرًا	تکبر کرنیوالا۔شیخی کرنیوالا	یَسۡتَنۡبِطُوۡنَه'	تحقیق کرتے ہیں اسکی	یَوَدُّالَّذِیۡنَ	آرزو کرینگے وہ لوگ
سُکَارٰی	مست	بَرَزُوۡا	باہر نکلتے ہیں	تَنۡکِیۡلاً	بند کرنے میں
اَنۡ نَّطۡمِسَ	یہ کہ مٹا ڈالیں ہم	یُبَیِّتُوۡنَ	وہ راتوں کو سوچا کرتے ہیں	بِالۡجِبۡتِ	ساتھ بتوں کے
نَقِیۡرًا	تل برابر	اَرۡکَسَهُمۡ	الٹا کیا ان کو	حُیِّیۡتُمۡ	سلام دیا جائے تمہیں

نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ	گل جائینگے چمڑے انکے	حَصِرَتْ	اس حال میں کہ تنگ ہو چکے ہونگے	ظِلاًّ ظَلِیْلاً	سایہ دار چھاؤں میں
وَدِیَۃٌ	اور خون بہا	بَرِیْٓئًا	بے گناہ	اَعْتَزِلُوْکُمْ	ایک طرف ہوجائیں تم سے
مُسَلَّمَۃٌ	ادا کیا ہوا	لَھَمَّتْ	البتہ قصد کیا تھا	اُوْلِی الضَّرَرِ	معذوروں
یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ	پالے اس کو موت	کَالْمُعَلَّقَۃِ	جیسے لٹکی ہوئی	اَصْحٰبُ	رہنے والے
اَسْلِحَتَھُمْ	ہتھیار اپنے	کُسَالٰی	سستی سے	خَصِیْمًا	جھگڑنے والا

پارہ نمبر ٦

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْجَھْرَ	برملا کہنا	مُکَلِّبِیْنَ	شکار پکڑنے کی تعلیم دیتے ہوئے	تُبْدُوْا	ظاہر کرو
مُّھِیْنًا	رُسوا کرنیوالا	مِنَ الْغَآئِطِ	رفع حاجت سے	اَخْدَانٍ	چھپے دوست
سُلْطَانًا مُّبِیْنًا	غلبہ ظاہر	یَجْرِمَنَّکُمْ	باعث ہو تم کو	مِیْثَاقًا غَلِیْظًا	عہد گاڑھا
صَلَبُوْہُ	سولی دی اس کو	وَاَحِبَّآئُوہٗ	اور محبوب اس کے ہیں	اِذْھَمَّ قَوْمٌ	جب قصد کیا ایک قوم نے
اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ	مگر پیروی کرنا گمان کی	لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ	ہمیشہ رہیگا تو خبردار ہوتا	اَلرَّاسِخُوْنَ	مضبوط لوگ
ضَلٰلاً بَعِیْدًا	گمراہی دور کی	عَلٰی فَتْرَۃٍ	اور موقوف ہوجانے کے	لَا یَتَنَاھُوْنَ	نہیں منع کرتے
لَا تَغْلُوْا	نہ زیادتی کرو	فَتَنْقَلِبُوْا	پس پلٹ جاؤ گے	قِسِّیْسِیْنَ	عالم
لَنْ یَّسْتَنْکِفَ	ہرگز نہ انکار کرے گا	یَتِیْھُوْنَ	سرگرداں پھریں گے	مَادَامُوْا	جب تک کہ وہ رہیں گے
یَسْتَفْتُوْنَکَ	فتوٰی پوچھتے ہیں آپ سے	یُسَارِعُوْنَ	جو تیز رفتار ہیں	وَالْمُنْخَنِقَۃُ	گلا گھونٹنے سے مرا ہوا
وَالنَّطِیْحَۃُ	سینگ لگنے سے مرا ہوا	ھُزُوًا وَّلَعِبًا	تماشا اور کھیل	لَوْمَۃَ لَآئِمٍ	ملامت کرنیوالے کی ملامت سے
اَلْقِرَدَۃُ	بندر	وَاَرْجُلُھُمْ	اور پاؤں ان کے	مَغْلُوْلَۃٌ	بند ہیں
مَبْسُوْطَتٰنِ	دونوں کشادہ ہیں	مَوَاضِعِہٖ	جگہ اُس کی	وَالسَّارِقُ	اور چور مرد

مُقْتَصِدَۃٌ	اعتدال پسند	بِمَااسْتُحْفِظُوْا	ساتھ اس کے جو یاد رکھوائے گئے تھے	وَالصَّابِئُوْنَ	اور بے دین
بَسَطْتَّ	دراز کرے گا تو	سَوْاٰ ۃَ اَخِیْهِ	لاش بھائی اپنے کی	وَالْاَنْفَ	اور ناک

پارہ نمبر ۷

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَعْیُنَهُمْ	آنکھوں انکی کو	رَجُلاً وَّ لَلَبَسْنَا	مرد، اور البتہ شبہ ڈالتے ہم	وَنَطْمَعُ	اور طمع رکھتے ہیں ہم
لَاتَعْتَدُوْا	نہ حد سے نکل جاؤ	لَتَشْهَدُوْنَ	البتہ گواہی دیتے ہو	لَیَجْمَعَنَّكُمْ	البتہ اکٹھا کرے گا تم کو
بِاللَّغْوِ	ساتھ بے مقصد کے	مَایَزِرُوْنَ	جو بوجھ اٹھاتے ہیں	عَقَّدْتُّمُ	گرہ باندھی تم نے
اَوْسَطِ	درمیان	بِجَنَاحَیْهِ	ساتھ بازو (پروں) اپنے کے	اِعْرَاضُهُمْ	منہ پھیرنا ان کا
اَوْكِسْوَتُهُمْ	یا پہنانا ان کا	فَقُطِعَ	پس کاٹی گئی	حَلَفْتُمْ	قسم کھاؤ تم
فَاجْتَنِبُوْهُ	پس بچو اس سے	خَزَآئِنُ	خزانے	اَوْجَهْرَةً	یا آشکار
مُتَعَمِّدًا	جان کر	نُهِیْتُ	منع کیا گیا ہوں میں	لِیَذُوْقَ	تا کہ چکھے
فَیَنْتَقِمُ	پس بدلہ لے گا	تُبْسَلَ	ہلاکت میں سونپا جائے	اَسْرَعُ	جلد کرنے والا ہے
وَلِلسَّیَّارَةِ	اور واسطے مسافروں کے	بَازِغَةً	روشن	وَالْقَلَآئِدَ	اور گلے میں پٹے والیاں
مَرْجِعُكُمْ	پھر جانا تمہارا	حُجَّتُنَآ	دلیل ہماری	اَتُحَآجُّوْنِّیْ	کیا جھگڑتے ہو تم مجھ سے
فَیُقْسِمٰنِ	پس قسم کھائیں	وَوَهَبْنَالَهٗ	اور دیئے ہم نے واسطے اسکے	فَتَنْفُخُ	پس تو پھونکتا تھا
مُنَزِّلُهَا	اتارنے والا ہوں اسکو	لَیُؤْمِنَنَّ	تا کہ ایمان لائیں	قَرَاطِیْسَ	ورق ورق
اَیْدِیْهِمْ	ہاتھوں اپنے سے (اُن کے)	وَلِتُنْذِرَ	اور تا کہ ڈرائے تو	مَلَكًا	فرشتہ
جِئْتُمُوْنَا	آئے تم ہمارے پاس	طَلْعِهَا	گابھے اس کے سے	لِتَهْتَدُوْا	تا کہ راہ پاؤ تم
خَوَّلْنٰكُمْ	حوالے کیا ہم نے تمہارے	وَخَرَقُوْا	اور باندھ لیئے ہیں	فَالِقُ الْحَبِّ	پھاڑنے والا ہے دانوں کا

سَكَنًا	آرام	وَلَا تَسُبُّوا	اورمت براکہو	وَلِنُبَيِّنَه'	اورتا کہ بیان کریں ہم اُسکو

پارہ نمبر ۸

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وَلِتَصْغٰٓى	اورتا کہ جھکیں	اَغْوَيْتَنِىْ	گمراہ کیا تونے مجھ کو	يَخْرُصُوْنَ	اٹکل کرتے
مَااضْطُرِرْتُمْ	جوناچارہوتم	مَذْءُ وْمًا مَّدْ حُوْرًا	برے حال سے راندہ ہوا	وعَنْ شَمَآئِلِهِمُ	اور بائیں ان کے سے
لِيُجَادِلُوْكُمْ	یہ کہ جھگڑیں تم سے	لَاَمْلَئَنَّ	البتہ بھروں گا میں	سَيُصِيْبُ	جلد پہنچے گی
يُنْذِرُوْنَكُمْ	ڈراتے تھے تم کو	وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ	اورشروع کیاان دونوں نے ڈھانکنا	مَاوٗرِىَ	جو کچھ چھپایا گیا تھا
وَيَسْتَخْلِفْ	اورجگہ پر بٹھائے	مُسْتَقَرٌّ"وَّ مَتَاعٌ"	ٹھکانہ ہےاورایک فائدہ ہے	لِيُرْدُوْهُمْ	تو کہ ہلاک کریں ان کو
اَمَّا اشْتَمَلَتْ	یااسکو لئے ہوئے ہیں	مُخْلِصِيْنَ	خالص کرکے	لَاتَرَوْنَهُمْ	نہیں دیکھتے تم ان کو
فَمَنِ اضْطُرَّ	پس جوکوئی بےبس ہو	بَدَاَ كُمْ تَعُوْدُوْنَ	پیدا کیا تم کو پھرآ وَ گے	اَلْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ	دلیل پہنچی ہوئی
تَتَّبِعُوا السُّبُلَ	پیروی کروراہوں کی	وَالْبَغْىَ	اور سرکشی	وَيَحْسَبُوْنَ	اور گمان کرتے ہیں
دِرَاسَتِهِمْ	پڑھنے ان کے سے	لَايَسْتَاْخِرُوْنَ	نہیں پیچھے رہ جاتے	يُنَبِّئُهُمْ	خبردےان کو
تَزِرُوَازِرَةٌ"	بو جھ اٹھاتا کوئی بو جھ اٹھانیوالا	يَنَالُهُمْ	پہنچے گاان کو	يَسْتَقْدِمُوْنَ	آ گے نکل جاتے ہیں
فَلَنَسْئَلَنَّ	پس البتہ سوال کرینگے ہم	اِذَاا دَّ ارَكُوْا	جب مل جائیں گے	ثَقُلَتْ	بھاری ہوئی
مَكَّنّٰكُمْ	قدرت دی ہم نے تم کو	اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا	ڈالواُوپر ہمارے	فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ	بیچ ناکے سوئی کے
اَنْ تَتَكَبَّرَ	یہ کہ تکبر کرے تو	فَيَشْفَعُوْالَنَآ	پس شفاعت کریں واسطے ہمارے	مِنَ الصّٰغِرِيْنَ	ذلیلوں میں سے ہے
اَوَعَجِبْتُمْ	کیا تعجب کیا تم نے	سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا	نرم زمین اس کی سے محل	يَطْلُبُه' حَثِيْثًا	طلب کرتا ہےاسکوتیزی سے
وَاِنَّالَنَظُنُّكَ	اور بیشک البتہ گمان کرتے ہیں تجھکو	لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا	واسطے ان لوگوں کے جو کمزور جانے گئے	اَتُجَادِلُوْنَنِىْ	کیا جھگڑتے ہوتم مجھ سے

سَمَّیْتُمُوْهَآ	رکھ لیے ہیں تم نے وہ نام	وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا	اور چاہتے ہو واسطے اسکے کجی	لَاتَبْخَسُوا النَّاسَ	نہ کم دو لوگوں کو
وَقَطَعْنَا دَابِرَ	اور کاٹ ڈالی ہم نے جڑ				

پارہ نمبر ۹

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلْمَلَاُ	سرداروں نے	اَلْمَدَآئِنِ	شہروں کے	لَنُخْرِجَنَّکَ	البتہ نکال دیں گے ہم تجھ کو
لَتَعُوْدُنَّ	البتہ پھر آؤ گے	عَصَاکَ	عصا اپنا (تیرا)	فَغُلِبُوْا	پس مغلوب ہو گئے
کٰرِهِیْنَ	ناخوش رہنے والے	وَتَوَفَّنَا	اور مار ہم کو	نَجّٰنَا	نجات دی ہم کو
الرَّجْفَةُ	زلزلے نے	وَّخِیْفَةً	اور ڈر سے	وَاٰلِهَتَکَ	اور معبودوں تیرے کو
جٰثِمِیْنَ	زانو پر گرے ہوئے	اُوْذِیْنَا	ایذا دیئے گئے ہیں ہم	لَّمْ یَغْنَوْا	نہ بستے تھے
اَبْلَغْتُکُمْ	پہنچائے میں نے تم کو	وَیَسْتَخْلِفَکُمْ	اور خلیفہ کرے تمکو	یُوْرِثُهَا	وارث کرتا ہے اسکو
وَنَصَحْتُ	اور خیرخواہی کی میں نے	بِالسِّنِیْنَ	ساتھ قحط کے	یَضَّرَّعُوْنَ	عاجزی کریں
بَاْسُنَا	عذاب ہمارا	یَعْرِشُوْنَ	چڑھاتے	مَشَارِقَ	مشرقوں
ضُحًی	چاشت کے وقت	وَاَتْمَمْنٰهَا	اور پورا کیا ہم نے اسکو	یَلْعَبُوْنَ	وہ کھیلتے ہوں
اَنْبَآئِهَا	خبریں ان کی	صَعِقًا	بے ہوش	وَکَلَّمَهٗ	اور کلام کیا اس سے
یَطْبَعُ	مہر لگا دیتا ہے	اَلرُّشْدِ	بھلائی کی	عَاقِبَةُ	آخر کام
حَقِیْقٌ	ثابت ہوں	غٰفِلِیْنَ	غافل (جمع)	اَلْغَیِّ	گمراہی کی
ثُعْبَانٌ	اژدھا	وَلِاَخِیْ	اور واسطے بھائی میرے	لَسٰحِرٌ	البتہ جادوگر ہے
اَلسُّفَهَآءُ	بیوقوفوں	یَلْهَثْ	زبان لٹکائے	اَلْاَلْوَاحَ	تختیاں
اَلْاُمِّیِّ	ان پڑھ	وَسْئَلْهُمْ	اور سوال کر ان سے	نَسُوْا	بھول گئے
قِرَدَةً	بندر	تَضَرُّعًا	عاجزی سے	وَاِخْوَانُهُمْ	اور بھائی ان کے

وَقَطَّعْنٰهُمُ	اور ٹکڑے ٹکڑے کیا ہم نے ان کو	تُلِيتُ	پڑھی جاتی ہے	ظُلَّةٌ	سائبان ہے
ظُهُوْرِهِمْ	پیٹھوں ان کی	يُشَاقِقِ	خلاف کرے	وَتَوَدُّوْنَ	اور تم دوست رکھتے تھے
غٰفِلِيْنَ	غافل (جمع)	الرُّعْبَ	رعب	اَفَتُهْلِكُنَا	کیا پس ہلاک کرتا ہے ہمکو
فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ	پس وہی راہ پانیوالا ہے	وَاضْرِبُوْا	اور مارو	الْاَقْدَامَ	قدموں کو
يُضْلِلْ	گمراہ کرے	فَذُوْقُوْهُ	پس چکھلو اس کو	مَتِيْنٌ	مضبوط ہے
يَنْظُرُوْا	نظر کرتے	لِيُثْبِتُوْكَ	تو کہ ثابت رکھیں تجھ کو	تَسْتَفْتِحُوْا	فتح چاہتے ہو تم
تَدْعُوْهُمْ	بلاؤ تم ان کو	يَصُدُّوْنَ	بند کرتے ہیں	تُنْظِرُوْنِ	ڈھیل دو مجھ کو
يَنْزَغَنَّكَ	وسوسہ کرے تجھ کو	الْاَوَّلِيْنَ	پہلوں کی	فَسَيُنْفِقُوْنَهَا	پس جلد خرچ کریں گے اسکو
يُقْصِرُوْنَ	تھمتے	مَوْلٰكُمْ	دوست ہے تمہارا		

پارہ نمبر ۱۰

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
غَنِمْتُمْ	غنیمت حاصل کرو تم	لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ	نہیں پسند کرتا بدعہدی کرنیوالوں کو	يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ	وہ دن کہ ملیں دو جماعتیں
الْقُصْوٰی	دور کے	يُثْخِنَ	خون ریزی کرے	يَخْدَعُوْكَ	دھوکہ دیں تجھ کو
وَالرَّكْبُ	اور سوار	بَرَآءَةٌ	بیزاری ہے	لَفَشِلْتُمْ	البتہ بزدل ہو جاتے تم
بَطَرًا وَّرِئَآءَ	اکڑتے ہوئے دکھلاوے کیلئے	لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ	کم کیا انہوں نے تم سے	مُخْزِی الْكٰفِرِيْنَ	رسوا کرنیوالا کافروں کو
عَقِبَيْهِ	دونوں ایڑھیوں اپنی کے	وَجَدْتُّمُوْهُمْ	پاؤ ان کو	غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ	دھوکا دے دیا ان کو انھوں نے
شَرَّ الدَّوَآبِّ	بدترین جانوروں میں سے	وَاقْعُدُوْا	اور بیٹھو	وَاحْصُرُوْهُمْ	اور گھیرو ان کو
تَثْقَفَنَّهُمْ	پاؤ تم ان کو	اسْتَجَارَكَ	پناہ مانگے تجھ سے	فَشَرِّدْ بِهِمْ	پس بھگاؤ ان کو

بَدَءُوكُمْ	شروع کیا انہوں نے تم سے	لِيُوَاطِئُوا	تا کہ موافقت کریں	اِشْتَرَوْا	مول لیتے ہیں
يَعْمُرُ	وہی آباد کر سکتا ہے	ثَانِيَ اثْنَيْنِ	دوسرا دو میں سے	عَشِيرَتُكُمْ	قبیلہ تمہارا
كَسَادَهَا	جسکے مندے کا	وَالْمُؤْتَفِكٰتِ	اور الٹائی گئی بستیوں	يَحْلِفُوْنَ	قسمیں کھاتے ہیں
تَرْضَوْنَهَآ	پسند کرتے ہو اسکو	نَجْوٰهُمْ	مصلحتیں ان کی	وَضَاقَتْ	اور تنگ تھی
جُنُوْدًا	لشکر (جمع)	فَيَسْخَرُوْنَ	پس ٹھٹھا کرتے ہیں	الْمُطَّوِّعِيْنَ	رغبت کرنیوالوں کو
يُغْنِيْكُمْ	غنی کر دے گا تمکو	فَلْيَضْحَكُوْا	پس چاہیے کہ ہنسیں	يُعْطُوا الْجِزْيَةَ	وہ دیں جزیہ
اَحْبَارَهُمْ	عالموں اپنے کو	حَزَنًا	غم سے	تَفِيْضُ	بہتے ہیں
رُهْبَانَهُمْ	درویشوں اپنے کو	يَلْمِزُكَ	عیب پکڑتا ہے تجھ سے	اَرْبَابًا	پروردگار
يُحْمٰى	گرم کیا جائے	لِلْخُرُوْجِ	واسطے نکلنے کے	فَاسْتَاْذَنُوْكَ	پس اجازت مانگتے ہیں تجھ سے
اقْعُدُوْا	بیٹھو	بِالْقُعُوْدِ	ساتھ بیٹھنے کے	يَسْتَاْذِنُكَ	اجازت مانگتے تجھ سے
وَارْتَابَتْ	اور شک میں ہیں	مَعَ الْخَوَالِفِ	ساتھ پیچھے رہنے والوں کے	تَزْهَقَ	نکل جائیں

پارہ نمبر 11

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لَنْ نُّؤْمِنَ	ہرگز نہ مانیں گے ہم	وَلَا يَقْطَعُوْنَ	اور نہیں کاٹتے	مِنْ اَخْبَارِكُمْ	بعض خبروں تمہاری سے
بِكُمُ الدَّوَآئِرَ	ساتھ تمہارے گردش زمانے کی	غِلْظَةً	سختی	يَحْذَرُوْنَ	وہ بچیں
وَصَلَوٰتِ	اور دعائے خیر	رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ	شفقت کرنیوالا مہربان	مَرَدُوْا	سرکشی کرتے ہیں
سَتُرَدُّوْنَ	جلد پھیرے جاؤ گے	شَرَابٌ	پینا ہے	عَجَبًا	تعجب
وَاِرْصَادًا	اور گھات لگانے کو	حَمِيْمٍ	گرم پانی	اُسِّسَ	بنیاد رکھی گئی
الْمُطَّهِّرِيْنَ	پاکی کرنیوالوں کو	اسْتِعْجَالَهُمْ	جلدی مانگتے ہیں انکو	وَاطْمَاَنُّوْا	اور آرام پکڑا

جُرُفٍ هَارٍ	کھائی گرنے والی کے	دَعَانَالِجَنْبِہٖٓ	پکارتا ہے ہمکو اوپر کروٹ کے	وَیُقْتَلُوْنَ	اور مارے جائیں گے
بَایَعْتُمْ	سوداگری کی ہے تم نے	اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ	کیا خبر دیتے ہو تم اللہ کو	عَصَیْتُ	نافرمانی کروں میں
السَّآئِحُوْنَ	خدا کی راہ میں پھرنے والے	یُسَیِّرُکُمْ	وہ چلاتا ہے تم کو	لَاَوَّاهٌ	البتہ دردمند تھا
سَاعَةِ الْعُسْرَةِ	وقت سختی کے	نَبَاتُ الْاَرْضِ	روئیدگی زمین کی	فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	بیچ خشکی کے اور دریا کے
اِذَا ضَاقَتْ	جب تنگ ہوگئی	زُخْرُفَهَا	بناؤ اپنا	لَّامَلْجَاَ	نہیں کوئی پناہ
ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ	پیاس اور نہ محنت	وَلَا یَرْهَقُ	اور نہ ڈھانکے گی	بِالْاَمْسِ	کل کو
وَلَا مَخْمَصَةٌ	اور نہ بھوک	عَاصِمٍ	بچانے والا	مُظْلِمًا	اندھیری کے
تُصْرَفُوْنَ	تم پھیرے جاتے ہو	تُفِیْضُوْنَ	تم شروع کرتے	فِیْ شَاْنٍ	بیچ کسی حال کے
شُرَکَآئِکُمْ	شریکوں تمہارے کو	یَحْزَنُوْنَ	غمگین ہوں گے	تُؤْفَکُوْنَ	تم پلٹائے جاتے ہو
تَصْدِیْقَ	سچا کرنا ہے	وَلَایَحْزُنْکَ	اور نہ غمگین کرے تجھ کو	لَهُمُ الْبُشْرٰی	واسطے انکے خوشخبری
مَنِ اسْتَطَعْتُمْ	جو کر سکو تم	اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ	نہیں پیروی کرتے تم	بِالْمُفْسِدِیْنَ	ساتھ فساد کرنیوالوں کے
اَنْتُمْ بَرِیْٓئُوْنَ	ہو تم بے تعلق	مُبْصِرًا	دکھانے والا	یَخْرُصُوْنَ	اٹکل کرتے ہیں
یَسْتَمِعُوْنَ	کان رکھتے ہیں	مَرْجِعُهُمْ	پھر آنا ہے ان کا	لَایَعْقِلُوْنَ	نہیں عقل رکھتے
لَمْ یَلْبَثُوْٓا	نہ رہے تھے	ثُمَّ اقْضُوْٓا	پھر تمام کر ڈالو	وَتَذْکِیْرِیْ	اور نصیحت کرنی میری
قُضِیَ	فیصلہ کیا جاتا ہے	فِی الْفُلْکِ	بیچ کشتی کے	فَلَایَسْتَاْخِرُوْنَ	پس نہیں پیچھے رہتے
یَسْتَقْدِمُوْنَ	آگے بڑھتے	لِتَلْفِتَنَا	تا کہ پھیر دے ہم کو	وَمَلَا۟ئِهٖ	اور سرداروں اسکے
مَاوَقَعَ	جس وقت ہو پڑے گا	لَکُمَاالْکِبْرِیَآءُ	واسطے تمہارے بڑائی	تَکْسِبُوْنَ	تم کماتے
لَافْتَدَتْ	البتہ بدلے دے	سَیُبْطِلُهٗ	جلد باطل کرتا ہے اسکو	اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ	ہو تم ڈالنے والے
فَلْیَفْرَحُوْا	پس چاہیے کہ خوش ہوں	یَفْتِنَهُمْ	عذاب کرے ان کو	یَفْتَرُوْنَ	باندھ لیتے ہیں
رَبَّنَا اطْمِسْ	اے رب ہمارے مٹا	یُمَتِّعْکُمْ	فائدہ دے گا تم کو	وَنَجِّنَا	اور نجات دے ہم کو
قَدْاُجِیْبَتْ	تحقیق قبول کی گئی	یَثْنُوْنَ	پہنتے ہیں	وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ	اور نہ پیروی کرو میری
اِذَآ اَدْرَکَهُ	جب پالیا اس کو	مَایُسِرُّوْنَ	جو کچھ چھپاتے ہیں	وَمَا یُعْلِنُوْنَ	اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں

پارہ نمبر ۱۲

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مِنۡ دَآبَّةٍ	کوئی چلنے والا	فَخُوۡرٌ	شیخی خورا ہے	وَمُسۡتَوۡدَعَهَا	اور جگہ سونپے اسکے کی
لَيَئُوۡسٌ	البتہ ناامید	اَرَاذِلُنَا	رازلے ہمارے	يُعۡرَضُوۡنَ	روبرو لائے جائیں گے
كَنۡزٌ	خزانہ	بِطَارِدِ	ہانکنے والا	يُبۡخَسُوۡنَ	کمی کئے جائیں گے
اَحۡزَابٌ	گروہ	نُصۡحِیۡ	نصیحت کرنی میری	تَزۡدَرِیۡ	حقیر دیکھتی ہے
فَعُمِّيَتۡ	پس چھپائی گئی	تَبۡتَئِسۡ	غم کھا	اَنُلۡزِمُكُمُوۡهَا	تو کیا ہم جبراً مسلط کریں تم پر یہ
مُلٰقُوۡا	ملنے والے ہیں	وَفَارَ	اور جوش مارا	مُبَرَّءٌ	گزرنے والے
جَادَلۡتَنَا	جھگڑا کیا تو نے ہم سے	مَجۡرٖهَا	چلنے اس کے	يُغۡوِيَكُمۡ	گمراہ کرے تم کو
وَاصۡنَعِ الۡفُلۡكَ	اور بنا کشتی	وَاسۡتَوَتۡ	اور لگی وہ کشتی	فِیۡ مَعۡزِلٍ	بیچ کنارے کے
سَخِرُوۡا	مذاق کرتے تھے	بَقِيَّتُ	باقی رکھا ہوا	اِحۡمِلۡ	چڑھالے
وَمُرۡسٰهَا	اسکا لنگر انداز ہونا	اُنِيۡبُ	رجوع کرتا ہوں میں	نَشٰٓؤُا	چاہیں ہم
سَاٰوِیۡ	جلد جگہ پکڑ لیتا ہوں میں	يَجۡرِمَنَّكُمۡ	باعث ہو تم کو	مِدۡرَارًا	برسنے والا
مَبۡعُوۡثُوۡنَ	اٹھائے جائیں گے	فِيۡنَا	درمیان ہمارے	وَدُوۡدٌ	دوست
وَحَاقَ	اور گھیر لیا	رَهۡطُكَ	تمہارے کنبے کا لحاظ نہ ہونا	كَفُوۡرٌ	ناشکرا ہے
اَلۡمَوۡرُوۡدُ	جہاں انہیں داخل کیا جائے گا	تَاۡوِيۡلِ	تعبیر بتانی	اَلۡوِرۡدُ	داخل ہونے کی جگہ
اَلۡمَرۡفُوۡدُ	جو انھیں دیا جائے گا	لِلسَّآئِلِيۡنَ	واسطے پوچھنے والوں کے	فَاَوۡرَدَهُمُ النَّارَ	پس لاکھڑا کریگا انکو آگ پر
حَصِيۡدٌ	جڑ سے کٹے ہوئے	وَجۡهُ	توجہ	عُصۡبَةٌ	جماعت سخت
مَجۡمُوۡعٌ	اکٹھے کئے جائیں گے	تَاۡمَنَّا	امین جانتا ہو تو ہم کو	مَشۡهُوۡدٌ	حاضر کئے گئے
شَقِيٌّ	بدبخت	يَاۡكُلَهُ الذِّئۡبُ	کھا جائے اس کو بھیڑیا	يَلۡتَقِطۡهُ	اٹھالے اس کو

وَسَعِیۡدٌ	اور نیک بخت	اَلۡمُسۡتَعَانُ	مدد مانگی گئی ہے	زَفِیۡرٌ وَّشَھِیۡقٌ	چیخنا اور چلانا
غَیۡرَ مَجۡذُوۡذٍ	جو ختم نہیں ہوگی۔	قُدَّ	پھٹی ہوئی	نَسۡتَبِقُ	ہم دوڑتے ہوئے
لَیُوَفِّیَنَّھُمۡ	البتہ پورا دے گا انکو	لَیُسۡجَنَنَّ	البتہ قید کیا جائے گا	تَطۡغَوۡا	سرکشی کرو
تَرۡکَنُوۡآ	جھکو	یٰبِسٰتٍ	خشک	تَسۡتَفۡتِیٰنِ	سوال کرتے تھے
لَاَمۡلَئَنَّ	البتہ بھروں گا میں	یَعۡصِرُوۡنَ	نچوڑیں گے	رُءۡیَاکَ	خواب اپنے کو
حَصۡحَصَ	آشکارا ہو گیا				

پارہ نمبر ۱۳

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَارَحِمَ	جو رحم کرے	رُدَّتۡ	پھیری گئی ہے	اِئۡتُوۡنِیۡ	لے آؤ میرے پاس
لَدَیۡنَا	نزدیک ہمارے	وَکِیۡلٌ	کارساز	یُحَاطَ	گھیرا جائے
مَکِیۡنٌ	مرتبے والا	مَوۡثِقَھُمۡ	عہد اپنا	مَکَّنَّا	جگہ دی ہم نے
یَتَبَوَّاُ	جگہ پکڑتا تھا	تَبۡتَئِسۡ	غم کھا	عَلَّمۡنٰہُ	سکھایا تھا ہم نے اسکو
فَعَرَفَھُمۡ	پس پہچانا ان کو	اَیَّتُھَا الۡعِیۡرُ	اے قافلے والو	خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ	بہتر مہمانی کرنیوالا
جَھَّزَھُمۡ	تیار کیا واسطے انکے	سَارِقِیۡنَ	چور (جمع)	تَاللّٰہِ	قسم اللہ کی
سَنُرَاوِدُ	جلد بہلا دیں گے	اِسۡتَخۡرَجَھَا	نکال لیا اس کو	لَفَاعِلُوۡنَ	البتہ کرنے والے ہوں
لِفِتۡیٰنِہٖ	واسطے جوانوں اپنے کے	یُبۡدِھَا	ظاہر کیا اس کو	نَرۡفَعُ	بلند کرتے ہیں ہم
بِضَاعَتَھُمۡ	پونجی ان کی	تَصِفُوۡنَ	بیان کرتے ہو تم	رِحَالِھِمۡ	شلیتوں ان کے
یَرۡجِعُوۡنَ	پھر آئیں	اِسۡتَایۡئَسُوۡا	ناامید ہوئے	شَیۡخًا	بوڑھا
اَمِنۡتُکُمۡ	امانت دار جانا تھا میں نے تمکو	فَرَّطۡتُّمۡ	تقصیر کی تھی تم نے	فَتَحُوۡا	کھولا انہوں نے
وَنَزۡدَادُ	اور زیادہ لائیں گے ہم	حٰفِظِیۡنَ	نگہبان	اِرۡجِعُوۡا	پھر جاؤ

لَصٰدِقُوْنَ	البتہ سچے ہیں	سَوَّلَتْ	بنالی ہے	وَتَوَلّٰی	اور منہ پھیرا
یٰٓاَسَفٰی	اے افسوس	یُفْتَرٰی	باندھ لی جائے	وَظَنُّوْٓا	اور گمان کیا اُنہوں نے
اَشْکُوْا	شکایت کرتا ہوں تم سے	مَدَّ	کھینچا	فَتَحَسَّسُوْا	پس خبر لو
مَسَّنَا	لگی ہم کو	زَرْعٌ	کھیتیاں	زَوْجَیْنِ	جوڑے
مُزْجٰةٍ	تھوڑی	یُسْقٰی	پلائی جاتی ہے	وَتَصَدَّقْ	اور خیرات کر
اٰثَرَکَ	پسند کیا تجھ کو	تَحْمِلُ	اٹھاتی ہے	تُرٰبًا	مٹی
فَصَلَتِ	جدا ہوا	اَلْمُتَعَالِ	بلند	رِیْحَ	ہوا
لَاَجِدُ	البتہ پاتا ہوں میں	مُعَقِّبٰتٌ	چوکیدار ہیں	وَسَارِبٌ	اور چلنے والا
اَلْقُهُ	ڈال دیا اس کو	یُغَیِّرُ	بدلتا ہے	خٰطِئِیْنَ	خطا کرنے والے
تُفَنِّدُوْنِ	بہکا ہوا کہو مجھ کو	فَیَمْکُثُ	پس رہتی ہے	زَبَدًا	جھاگ
وَخَرُّوْا	اور گرے	الْمِهَادُ	بچھونا	لَطِیْفٌ	لطف کرنے والا
اَلْحِقْنِیْ	ملا دے مجھ کو	وَبَرَزُوْا	اور روبرو لائیں گے	یُذْهِبْکُمْ	لے جائے تم کو
غَاشِیَةٌ	ڈھانکنے والا	تَلُوْمُوْنِیْ	ملامت کرو مجھ کو	بَغْتَةً	اچانک
السَّاعَةُ	قیامت	اَصْلُهَا	جڑ اس کی	مَحِیْصٍ	جگہ بھاگنے کی
دَارَالْبَوَارِ	گھر آخرت کا	فِی الْاَصْفَادِ	بیچ زنجیروں کے	وَسَخَّرَ	اور مسخر کیا
وَسَکَنْتُمْ	اور رہے تھے تم	سَرَابِیْلُهُمْ	کرتے اُن کو	اُولُوالْاَلْبَابِ	اے عقل والو

پارہ نمبر ۱۴

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وَیَتَمَتَّعُوْا	اور فائدہ اٹھائیں	تَسْرَحُوْنَ	شام کو نکال لیتے ہو	مَاتَسْبِقُ	نہیں آگے نکل جاتی
یَسْتَاْخِرُوْنَ	پیچھے رہ جاتے	اَغْوَیْتَنِیْ	گمراہ کیا تو نے مجھ کو	وَالْجَآنَّ	اور جنوں کو
لَمَجْنُوْنٌ	البتہ دیوانہ ہے	وَنَزَعْنَا	اور نکال ڈالا ہم نے	یَعْرُجُوْنَ	چڑھے ہوئے
اَبْصَارُنَا	آنکھیں ہماری	یَمْتَرُوْنَ	وہ شک کرتے ہیں	خَطْبُکُمْ	مہم تمہاری

زَيَّنّٰهَا	زینت دی ہم نے انکو	يَلْتَفِتْ	پھر کر دیکھے	مَدَدْنٰهَا	بچھایا ہم نے اسکو
مَوْزُوْنٍ	وزن والی	وَاَمْطَرْنَا	اور برسایا ہم نے	تُخْزُوْنِ	رسوا کرو مجھ کو
بِخَازِنِيْنَ	ذخیرہ کرنے والے	سِجِّيْلٍ	کنکر	يَنْحِتُوْنَ	تراشتے
عَيْنَيْكَ	آنکھیں تیری	لِتُبَيِّنَ	تا کہ بیان کرے تو	يَشْتَهُوْنَ	وہ چاہتے ہیں
لَنَسْئَلَنَّهُمْ	البتہ سوال کریں گے ہم ان سے	يَتَوَفّٰكُمْ	قبض کریگا تم کو	كَفَيْنٰكَ	ہم نے کفایت کیا تجھ کو
يَضِيْقُ	تنگ ہوجاتا ہے	يُوَجِّهْهُ	بھیجے اس کو	بَنِيْنَ	بیٹے
تَسْتَعْجِلُوْهُ	جلدی کرتے ہو اسکی	يُمْسِكُهُنَّ	تھام رکھا ان کو	تَسْرَحُوْنَ	شام کو نکال لیتے ہو
وَالْخَيْلَ	اور گھوڑے	يُنْكِرُوْنَهَا	انکار کرتے ہیں اس کا	اَصْوَافِهَا	بالوں اونٹوں ان کے سے
جَآئِرٌ	کج ہے	يُسْتَعْتَبُوْنَ	عذر قبول کئے جائینگے	وَتَسْتَخْرِجُوْا	اور نکالو
تُحْصُوْهَا	پورا گن سکو ان کو	تَوْكِيْدِهَا	مضبوطی ان کی	وَاِيْتَآئِ	اور دینے
تُسِرُّوْنَ	چھپاتے ہو تم	فَتَزِلَّ	پس ڈگمگا جائے گا	اَسَاطِيْرُ	کہانیاں ہیں
سَيِّاٰتُ	برائیاں	وَاَوْبَارِهَا	اور بالوں بھیڑوں انکے سے	مُطْمَئِنٌّ	اطمینان پکڑنے والا
فَسِيْرُوْا	پس سیر کرو	وَاَشْعَارِهَآ	اور بالوں بکریوں انکی سے	وَالشَّمَآئِلِ	اور بائیں طرف سے
تَجْئَرُوْنَ	فریاد کرتے ہو	سَرَابِيْلَ	کرتے ہیں		

پارہ نمبر ۱۵

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَسْرٰى	سیر کروائی	لِوَلِيِّهٖ	واسطے والی اس کے	لِنُرِيَهٗ	تا کہ دکھائیں ہم اسکو
وَكِيْلاً	کارساز	وَالْبَصَرَ	اور آنکھ	اَشُدَّهٗ	جوانی اپنی کو
حَمَلْنَا	چڑھائے تھے ہم نے	تَخْرِقَ	پھاڑے گا	وَقَضَيْنَآ	اور حکم کیا ہم نے
وَلَتَعْلُنَّ	اور البتہ بلندی پکڑو گے	نَجْوٰى	مصلحت کرتے ہیں	يَفْقَهُوْهُ	سمجھیں اس کو

فَجَاسُوْا	پس بیٹھ گئے	مُهْلِكُوْهَا	ہلاک کرنیوالے ہیں اسکے	اَسَاْتُمْ	برائی کرو تم
حَصِيْرًا	قید خانه	اَلْبَحْرِ	دریا	غُرُوْرًا	فریب کا
عَجُوْلاً	جلدکار	كَفُوْرًا	ناشکرا	طٰٓئِرَهٗ	عمل نامه اس کا
مُعَذِّبِيْنَ	عذاب کرنے والے	اجْتَمَعَتِ	اکٹھے ہوویں	فَتَهَجَّدْ	پس نماز تہجد پڑھ
اَلْعَاجِلَةَ	(جلدی)دنیا کا	يَنْبُوْعًا	چشمہ	مَذْمُوْمًا	برے حال سے
مَحْظُوْرًا	بند کی گئی	خَزَآئِنَ	خزانوں	كِسَفًا	ٹکڑے ٹکڑے
وَاخْفِضْ	اور بچھا	مَسْحُوْرًا	جادو کیا ہوا	اَلْمُبَذِّرِيْنَ	بے جا خرچ کرنیوالے
تَرْجُوْهَا	امید رکھتا هے تو اس کی	اَلْمُلْكِ	بادشاہی	خُشُوْعًا	عاجزی کرنا
يَبْسُطُ	کھول دیتا هے	تَكْبِيْرًا	بڑائی کرنا	اَسَفًا	مارے غم کے
شَطَطًا	بات زیادہ	خُضْرًا	سبز	وَيَلْبَسُوْنَ	اور پوشاک پہنیں گے
وَلْيَتَلَطَّفْ	اور چاهیے که نرم گوئی کرے	اِسْتَبْرَقٍ	تافتے کے	يَسْتَغِيْثُوْا	فریاد کریں گے
يَرْجُمُوْكُمْ	سنگسار کریں گے تم کو	مُتَّكِئِيْنَ	تکیہ کئے ہوئے	اَعْثَرْنَا	مطلع کیا ہم نے
تَسْتَفْتِ	سوال کر	تَبِيْدَ	ہلاک ہوئے	وَحَفَفْنٰهُمَا	اور گھیرا ہم نے ان دونوں کو
اَبْصِرْهُمْ	کیا خوب دیکھنے والا ہے	كَفَّيْهِ	ہتھیلیاں اپنی	بِالْغَدٰوةِ	صبح کو
وَاتَّبِعْ	اور پیروی کر	اَشْهَدْتُّهُمْ	شاہد کیا تھا میں نے انکو	مَوْعِدًا	وعدہ گاہ
سُرَادِقُهَا	پردوں اس کے کے	قُبُلاً	سامنے		

پاره نمبر ١٦

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فَانْطَلَقَا	پھر چلے دونوں	وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا	اور چھوڑ جا مجھ کو مدتوں	يُرْهِقَهُمَا	گرفتار کرے ان کو
لَوْشِئْتَ	اگر چاھتا تو	لَهٗ سَمِيًّا	واسطے اس کے ہم نام	شَقِيًّا	بے نصیب
وَاَمَّا الْجِدَارُ	اور جو تھی دیوار	لَنَنْزِعَنَّ	البتہ کھینچ لیں گے ہم	اِنَّا مَكَّنَّا	تحقیق قدرت دی هم نے
نُكْرًا	بڑا	لَاُوْتَيَنَّ	البتہ دیا جاؤں گا میں	عِتِيًّا	سرکشی میں/ انتہا میں
لَدَيْهِ خُبْرًا	پاس اس کے تھی خبرداری	يَتَفَطَّرْنَ	پھٹ جائیں	زُبَرَ الْحَدِيْدِ	ٹکڑے لوھے کے
سَاوٰى	برابر کردیا	اُمْكُثُوْآ	رہ جاؤ	لِتَشْقٰى	تا کہ آپ مشقت میں پڑیں
قِطْرًا	تانبا گلا ہوا	فَاخْلَعْ	پس اتار ڈال	فِيْ غِطَآءٍ	بیچ پردے کے
نُزُلًا	مہمانی	اَتَوَكَّئُوا	میں ٹیک لگاتا ہوں	اَكَادُ	نزدیک ہے
بُكْرَةً وَّعَشِيًّا	صبح کو اور شام کو	مَاٰرِبُ	فائدے ہیں	بِوَالِدَيْهِ	ساتھ والدین اپنے کے
اِذِا نْتَبَذَتْ	جب جا پڑی	فَاَوْقِدْ	پس ڈال دے	مَنَنَّا	احسان کیا تھا ہم نے
يٰلَيْتَنِيْ	اے کاش کہ میں	فَرَجَعْنٰكَ	پس پھیر لائے ہم تجھ کو	وَهُزِّيْٓ	اور ہلا لے
بِجِذْعِ	ساتھ تنے	لَيِّنًا	نرم	وَلَاتَنِيَا	اور نہ سستی کرو
رُطَبًا جَنِيًّا	کھجور تازہ	اَنْ يَّفْرُطَ	یہ کہ جلدی کرے	مِنْ مَّشْهَدِ	حاضر ہونے سے
وَعِصِيُّهُمْ	اور لاٹھیاں ان کی	فَنَبَذْتُهَا	پس ڈال دیا میں نے اسکو	فَلَنَاْتِيَنَّكَ	پس البتہ لائیں گے ہم تجھ کو
فَاَوْجَسَ	پس چھپایا	صَفْصَفًا	میدان صاف	تَلْقَفْ	نگل جائے گا
جُذُوْعِ	شاخوں سے	هَضْمًا	توڑنے سے	وَخَشَعَتْ	اور نیچی ہو جائے گی
طَرِيْقًا	راہ	تَظْمَؤُا	پیاسا رہے تو	يَبَسًا	خشک
دَرَكًا	پیچھے سے پکڑے جانے کا	لِنَفْتِنَهُمْ	تا کہ ہم آزمائیں ان کو	يَخْصِفٰنِ	ٹانکتے تھے

بِلِحۡیَتِیۡ	ساتھ داڑھی میری	فِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی	بیچ کتابوں پہلی کے ہے	مُتَرَبِّصٌ	انتظار کرنیوالا ہے

پارہ نمبر ۱۷

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِقۡتَرَبَ	قریب آ گیا	صَنۡعَةَ	کاریگری	یَلۡعَبُوۡنَ	وہ کھیلتے
لَا هِیَةً	غفلت میں ہیں	بَاۡسِکُمۡ	تمہاری سے	لِتُحۡصِنَکُمۡ مِّنۡ	تا کہ بچائے تم کو لڑائی
اَضۡغَاثُ اَحۡلَامٍ	پریشان خواب	عَاصِفَةً	تیز	اَحَسُّوۡا بَاۡسَنَا	محسوس کیا انھوں نے عذاب ہمارا
یَرۡکُضُوۡنَ	دوڑتے ہیں	سُکٰرٰی	مست	مُرۡضِعَةٍ	دودھ پلانے والی
خٰمِدِیۡنَ	بجھے ہوئے	اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ	ناکارہ عمر کی	نَقۡذِفُ	پھینکتے ہیں
فَیَدۡمَغُهٗ	پس سر توڑتا ہے اس کا	بِسَبَبٍ	ساتھ رسی کے	ثَانِیَ عِطۡفِهٖ	موڑنے والا کندھے اپنے کو
رَتۡقًا	ملے ہوئے	مَنۡ یُّهِنِ اللّٰهُ	جسکو ذلیل کرے اللہ تعالیٰ	مِنۡ عَجَلٍ	جلدی سے
فَتَبۡهَتُهُمۡ	پس حیران کردے گی ان کو	مَقَامِعُ	گرز ہونگے	خَصۡمٰنِ	دو جھگڑنے والے
طَالَ	دراز ہوگئی	اَسَاوِرَ	کنگن	یُصۡحَبُوۡنَ	رفاقت کئے جاتے ہیں
نَنۡقُصُهَا	ہم گھٹاتے ہیں اسکو	رِجَالًا	پیدل	حَرِیۡرٌ	ریشم
نَفۡحَةٌ	لُو	تَفَثَهُمۡ	میل کچیل اپنی (ان کی)	خَرۡدَلٍ	رائی
اَلتَّمَاثِیۡلُ	تصویریں۔مورتیاں	اَلۡمُخۡبِتِیۡنَ	عاجزی کرنے والے	فَتَخۡطَفُهُ	پس اچک لے اسکو
جُذٰذًا	ٹکڑے ٹکڑے	یُدٰفِعُ	دفاع کرتا ہے	فَتًی	نوجوان
حَرِّقُوۡهُ	جلاؤ اس کو	بِئۡرٍ مُّعَطَّلَةٍ	کنویں بیکار ہو چکے	صَوَامِعُ	خلوت خانے درویشوں کے

نَفَشَتْ	چگ گئی	مَخْضَرَّةً	تروتازہ	غَنَمُ	ریوڑ
لَا يَسْتَنْقِذُوْهُ	نہ چھڑا سکیں اس سے				

پارہ نمبر ۱۸

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خَاشِعُوْنَ	عجز و نیاز ہونیوالے	لَمُبْتَلِيْنَ	البتہ آزمائش کرنیوالے	فٰعِلُوْنَ	ادا کرنیوالے ہیں
لِفُرُوْجِهِمْ	واسطے شرمگاہوں اپنی کے	اَتْرَفْنٰهُمْ	دولت دی تھی ہم نے انکو	بِلِقَآءِ	ساتھ ملاقات
مَلُوْمِيْنَ	ملامت کئے گئے	نٰدِمِيْنَ	پشیمان	اَلْعٰدُوْنَ	حد سے گزرنے والے
رَاعُوْنَ	رعایت کرنیوالے ہیں	غُثَآءً	ریزہ ریزہ	الصَّيْحَةُ	آواز تند
اَلْفِرْدَوْسَ	بہشت	تَتْرَا	پے درپے	سُلٰلَةٍ	سنی ہوئی (بجتی)
قَرَارٍمَّكِيْنٍ	جگہ مضبوط کے	عَالِيْنَ	سرکش	وَسُلْطٰنٍ	اور معجزے
عَلَقَةً	خون جما ہوا	مَعِيْنٍ	جاری	عِظٰمًا	ہڈیاں
تُبْعَثُوْنَ	اٹھائے جاؤ گے	يَّنْطِقُ	بولتی ہے	زُبُرًا	ٹکڑے ٹکڑے
فَاَنْشَاْنَا	پس نکالے ہم نے	تَجْئَرُوْا	تم چلاؤ	فَوَاكِهُ	میوے ہیں
تُحْمَلُوْنَ	سوار کئے جاتے ہو	اَسَاطِيْرُ	کہانیاں	تَنْكِصُوْنَ	پھر جاتے
يَتَفَضَّلَ	بڑائی کرے	يُجِيْرُ	پناہ دیتا ہے	وَفَارَالتَّنُّوْرُ	اور جوش مارے تنور
سَبَقَ	گزری ہے	اَلْفَآئِزُوْنَ	مراد پانیوالے	تَضْحَكُوْنَ	ہنستے
اِسْتَوَيْتَ	سوار ہوتو	بُرْهَانَ	دلیل	اَلْمُنْزِلِيْنَ	اتارنے والے
رَاْفَةٌ	مہربانی	يَحِيْفَ	کجراہی کرے	فَاجْلِدُوْا	پس مارو
يَرْمُوْنَ	تہمت لگاتے ہیں	اِرْتَضٰى	پسند کردیا ہے	هَيِّنًا	آسان
تَشِيْعَ	پھیلے	طَوّٰافُوْنَ	پھرنے والے ہیں	تَضَعُوْنَ	اتار رکھتے ہو
مُبَرَّءُوْنَ	پاک ہیں	ثِيَابَهُنَّ	کپڑے اپنے	تَسْتَاْنِسُوْا	اجازت لو

مَسْکُوْنَۃٍ	رہتا	وَاَعَانَہٗ	اور مدد کی ہے اسکی	یَتَسَلَّلُوْنَ	چھپ کر نکل جاتے ہیں
بِخُمُرِھِنَّ	ساتھ اوڑھنیاں اپنی	قُصُوْرًا	محل	جُیُوْبِھِنَّ	گریبانوں اپنے
تَحَصُّنًا	بچے رہنا	تَغَیُّظًا	غصہ کھانا	سَعِیْرًا	دوزخ
کَمِشْکٰوۃٍ	مانند طاق کی	وَزَفِیْرًا	اور چلانا	مِصْبَاحٌ	چراغ ہے
اَلزُّجَاجَۃِ	فانوس	مُقَرَّنِیْنَ	جکڑے ہوئے	ضَیِّقًا	تنگ
دُرِّیٌّ	روشن	قَوْمًا بُوْرًا	قوم ہلاک ہونیوالی	تُلْھِیْھِمْ	غافل کرتی انکو
کَسَرَابٍ	مانند ریت کے ہیں	صَرْفًا	پھیر دینا	نَسُوْا	بھول گئے
سَحَابٌ	بادل ہیں	الاَسْوَاقِ	بازاروں میں	صٰفّٰتٍ	پر کھولے ہوئے
یُؤَلِّفُ	الفت ڈالتا ہے	اَتَصْبِرُوْنَ	کیا صبر کرتے ہوتم	فِتْنَۃً	آزمائش
مُذْعِنِیْنَ	مطیع ہوکر	بَصِیْرًا	دیکھنے والا	یَحْشُرُھُمْ	اکٹھا کریگا انکو

پارہ نمبر ۱۹

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لَا یَرْجُوْنَ	نہیں امید رکھتے	وَاَنَاسِیَّ کَثِیْرًا	اور آدمیوں بہت کو	وَعَتَوْ	اور سرکشی کی انہوں نے
حِجْرًا مَّحْجُوْرًا	بند کئے جانا	یَبِیْتُوْنَ	رات کاٹتے ہیں	وَصِھْرًا	اور سسرال
ھَبَآءً مَّنْثُوْرًا	بکھری ہوئی ریت	مُھَانًا	رسوا	مَقِیْلًا	جگہ دوپہر کاٹنے میں
عَسِیْرًا	سخت	اَلْغُرْفَۃَ	بالاخانے	لَایَشْھَدُوْنَ الزُّوْرَ	نہیں گواہی دیتے جھوٹی
یَعَضُّ الظَّالِمُ	کاٹ کاٹ کھائے گا ظالم	مَایَعْبَئُو ابِکُمْ	نہیں اختیار دیتا تم کو	خَذُوْلًا	ہلاکت میں سونپنے والا
جُمْلَۃً وَّاحِدَۃً	اکٹھا ایک بار	بَاخِعٌ	ہلاک کرنیوالا ہے	لِزَامًا	لگ جانے والا
لِنُثَبِّتَ	تاکہ ثابت کریں ہم	وَیَضِیْقُ	اور تنگی کرتا ہے	وَرَتَّلْنٰہُ تَرْتِیْلًا	اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ہم نے اسکو
فَدَمَّرْنٰھُمْ	پس ہلاک کیا ہم نے اسکو	نَتَّبِعُ السَّحَرَۃَ	پیروی کریں ہم جادوگروں کی	فَفَرَرْتُ	پس بھاگ گیا میں

وَاَصۡحٰبَ الرَّسِّ	اور کنویں والے	قَالُوۡا لَاضَیۡرَ	کہا انہوں نے نہیں ضرر	تَبَّرۡنَا	ہلاک کیا ہم نے
مَطَرَ السَّوۡءِ	بری طرح برسا مینہ	لَمُدۡرَکُوۡنَ	البتہ پائے گئے ہیں	وَّکُنُوۡزٍ وَّمَقَامٍ	اور خزانوں اور مکانوں
مَدَّ الظِّلَّ	پھیلایا سائے کو	فَنَظَلُّ	پس رہتے ہیں ہم	دَلِیۡلًا	نشانی
سُبَاتًا	آرام	اَوۡ یَضُرُّوۡنَ	یا بدلہ لیتے ہیں	لَهَا عٰكِفِيۡنَ	واسطے اسکے بیٹھے ہوتے
فَکُبۡکِبُوۡا فِیۡهَا	پس الٹے ڈالے جائیں بیچ اسکے	سَنَنۡظُرُ	جلد دیکھیں گے ہم	بِطَارِدِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ	نکال دینے والا مومنوں
خُلُقُ الۡاَوَّلِیۡنَ	عادت پہلوں کی	اَفۡتُوۡنِیۡ	جواب دو مجھ کو	فَاَلۡقِهۡ	پس ڈال دے اسکو
هَضِيۡمٌ	بڑے نرم و نازک	اَفۡسَدُوۡهَا	خراب کرتے ہیں اسکو	وَتَنۡحِتُوۡنَ	اور تراش لیتے ہو
فٰرِهِیۡنَ	باتکلف	صٰغِرُوۡنَ	وہ رسوا ہونگے	اَذِلَّةً	ذلیل کر کے
اَتَاۡتُوۡنَ الذُّكۡرَانَ	کیا آتے ہو مردوں کے پاس	عِفۡرِيۡتٌ	ایک دیو نے	وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ	اور نہ کم دو لوگوں کو
فَاَسۡقِطۡ عَلَيۡنَا	پس ڈال دو اوپر ہمارے	عَرۡشَهَا	تخت اس کا	نَكِّرُوۡا	بدل ڈالو
فَقَرَاَهٗ	پس پڑھا اس کو	اُدۡخُلِی الصَّرۡحَ	داخل ہو محل میں	وَاخۡفِضۡ جَنَاحَكَ	اور نیچا کر اپنا بازو
اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍ	جھوٹ باندھنے والا گنہگار	سَاقَيۡهَا	دونوں پنڈلیوں اپنی	لُجَّةً وَّكَشَفَتۡ	گہرا پانی اور کھول دیا
يَهِيۡمُوۡنَ	سرگرداں ہوتے ہیں	صَرۡحٌ	ایک محل ہے	عَنِ السَّمۡعِ	سننے سے
لَمَعۡزُوۡلُوۡنَ	البتہ باز رکھے گئے	مِنۡ قَوَارِيۡرَ	شیشے سے	مُّمَرَّدٌ	منڈھا ہوا
اَحَطۡتُّ	احاطہ کیا میں نے	طَيَّرۡنَا	بدشگون دیکھا ہم نے	تُحِطۡ	احاطہ کیا تو نے
لَنُبَيِّتَنَّهٗ	البتہ شب خون ماریں گے اس پر	فَتَتَّبِعُ	پس پیروی کر	رَهۡطٍ	شخص (برادریاں)

پارہ نمبر ۲۰

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حَدَآئِقَ	باغات	يُصْدِرَالرِّعَآءُ	پھیرلے جائیں چرواہے	ذَاتَ بَهْجَةٍ	رونق والے
حَاجِزًا	پردہ	اَلْاَجَلَيْنِ	دو مدتیں	اَسْتَاْجِرْهُ	نوکر رکھ لے اس کو
بَلِ ادّٰرَكَ	بلکہ مختلف ہوا ہے	اَصْبَحَ	ہوگیا	رِدْفَ	پیچھے
وَلَّوْا	پھر جائیں	اَوْجَذْوَةٍ	یا چنگاری	اَمْكُثُوْآ	ٹھہر جاؤ تم
يُوْزَعُوْنَ	فرقے فرقے اکٹھے کئے جائیں گے	تَصْطَلُوْنَ	تم سینکو	فَفَزِعَ	پس ڈر جائے گا
تَمُرُّ مَرَّالسَّحَابِ	چلے جاتے ہیں جیسے چلنا بادلوں کا	الْوَادِالْاَيْمَنِ	میدان برکت والے کے سے	شَاطِیءِ	کنارا
اَتْقَنَ	محکم کیا	تَهْتَزُّ	ہلتا ہے	فَكُبَّتْ	پس ڈالے جائیں گے
اَتْلُوَ الْقُرْاٰنَ	پڑھوں میں قرآن	وَاضْمُمْ	اور ملالے	مُدْبِرًا	پشت پھیر کر
شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ	فرقے مختلف ضعیف جانتا تھا	يُصَدِّقُنِيٓ	مدد دے مجھ کو	فَالْتَقَطَهٗٓ	پس اٹھالیا اسکو
الْمَرَاضِعَ	دودھ دائیوں کا	صَرْحًا	ایک محل	فَاَوْقِدْلِيْ	پس آگ جلا واسطے میرے
فَبَصُرَتْ بِهٖ	پس دیکھتی تھی اسکو	لَّعَلِّيٓ اَطَّلِعُ	تاکہ میں سراغ لگا سکوں	فَوَكَزَهٗ	پس مکا مارا اسکو
ظَهِيْرًا	مددگار	فِي الْيَمِّ	بیچ دریا کے	فَنَبَذْنٰهُمْ	پس ڈال دیا ہم نے انکو
خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ	ڈرتا ہوا خبر لیتا	قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ	قرن پس دراز ہوئی	وَرَدَمَآءَ	وارد ہوا پانی پر
تَذُوْدٰنِ	پرے ہٹاتی تھیں	سَرْمَدًا	ہمیشہ	بَطِرَتْ	اتراتی تھیں

پارہ نمبر ۲۱

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِذًالَّارْتَابَ	اس وقت تو ضرور شک کرتے	جَدِيْدٍ	نئی	غُرَفًا	بالاخانوں میں
وَيُتَخَطَّفُ	اور اچکے جاتے ہیں	اَئِمَّةً	پیشوا	مُنْتَقِمُوْنَ	بدلہ لینے والے ہیں
مَوَدَّةً	پیار	مَهِيْنٍ	حقیر	وَاَلْوَانِكُمْ	اور رنگوں تمہارے کا
قَانِتُوْنَ	فرمانبردار ہیں	اَلْجُرُزِ	بنجر	نَسُوْقُ	چلاتے ہیں ہم
فَلَايَرْبُوْا	پس نہیں بڑھتا	جَوْفِهٖ	پیٹ اس کے کے	مُصْفَرًّا	زرد ہوئی
تَمِيْدَ	ہل جائے	اَدْعِيَآءَ كُمْ	لے پالکوں تمہارے کو	تُظٰهِرُوْنَ	تم ظہار کرتے ہو
وَوَصَّيْنَا	اور حکم کیا ہم نے	وَمَوَالِيْكُمْ	اور موالی تمہارے ہیں	وَهْنًا	سستی سے
خَرْدَلٍ	رائی کے	فَرَرْتُمْ	بھاگو تم	اَلْحَنَاجِرَ	حلق کو
وَاغْضُضْ	اور نرم کر	اَلْمُعَوِّقِيْنَ	منع کرنیوالوں کو	اَلْحَمِيْرِ	گدھے کی
مُنِيْرٍ	روشن	صَيَاصِيْهِمْ	قلعوں ان کے سے	اَلْاَحْزَابَ	جماعتوں کی کو
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى	مضبوط حلقہ	اُسَرِّ حْكُنَّ	رخصت کروں میں تم کو	يَمُدُّهٗ	سیاہی اس کی
كَالظُّلَلِ	مانند سائبانوں کے	ضِعْفَيْنِ	دو برابر	بِغَيْظِهِمْ	ساتھ غصے ان کے
سُلٰلَةٍ	خلاصے	لَّمْ تَطَئُوْهَا	نہ پاؤں رکھا تھا تم نے اس پر		

پارہ نمبر ۲۲

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يَقْنُتْ	فرمانبرداری کرے	فَيَسْتَحْيٖ	پس شرماتا ہے تم سے	تَخْضَعْنَ	تم نرمی کرو
قَرْنَ	تم ٹھری رہو	اِحْتَمَلُوْا	اٹھایا انہوں نے	وَّرَآءِ	پیچھے
تَبَرَّجْنَ	بناؤ کرو	جَلَابِيْبِهِنَّ	چادریں اپنی	تَبَرُّجَ	بناؤ

اَلْخِيَرَةُ	اختیار	وَالْمُرْجِفُوْنَ	اور بدخبر اڑانے والے	يُعْرَفْنَ	پہچانی جائیں
مُبْدِيْهِ	ظاہر کرنیوالا ہے اسکو	لَنُغْرِيَنَّكَ	البتہ پیچھے لگا دیں گے ہم تجھ کو	وَطَرًا	حاجت
اَدْعِيَآئِهِمْ	لے پالکوں انکے کے	تَقْتِيْلاً	خوب قتل کرنا	مَلْعُوْنِيْنَ	لعنت کئے گئے
قَضَوْا	ادا کرلیں	لِسُنَّةِ اللّٰهِ	واسطے عادت اللہ کی	وَدَعْ اَذٰهُمْ	اور چھوڑ دے ایذا دینا ان کو
سَرَاحًا	رخصت کرنا	عَرَضْنَا	روبرو کیا تھا ہم نے	فَبَرَّاَهُ	پس پاک کیا اس کو
يَمِيْنُكَ	داہنا ہاتھ تیرا	فَاَبَيْنَ	پس انکار کیا سب نے	اَفَآءَ اللّٰهُ	پھیر لایا ہے اللہ
هَاجَرْنَ	وطن چھوڑ آئی ہیں	وَاَشْفَقْنَ	اور ڈر گئے	يَحْمِلْنَهَا	اُٹھائیں اس کو
وَهَبَتْ	بخش دیوے	ظَلُوْمًا	بے باک	تُرْجِىْ	ڈھیل دے تو
وَمَنِ ابْتَغَيْتَ	اور جسکو بلوا بھیجے تو	يَعْرُجُ	چڑھتا ہے	جَهُوْلاً	نادان
عَزَلْتَ	ایک کنارے کردیا تو نے	يَعْزُبُ	پوشیدہ ہوتا	اِنٰهُ	پکنے اس کے کے
فَانْتَشِرُوْا	پس متفرق ہو جاؤ	نَخْسِفْ	دھنسا دیں ہم	مُزِّقْتُمْ	ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تم
مُسْتَاْنِسِيْنَ	جی لگا رہنے والے	نُسْقِطْ	ڈال دیں ہم	كِسَفًا	ٹکڑا
مُّنِيْبٍ	رجوع کرنے والا	اَلسَّيْرَ	سیرائیں	وَّاَثْلٍ	اور جھاؤ
اَوِّبِىْ	رجوع سے تسبیح کرو	لَيَالِىَ	راتوں کو	وَاَلَنَّا	اور نرم کیا ہم نے
سٰبِغٰتٍ	زرہیں	يَمْلِكُوْنَ	مالک ہوتے	بٰعِدْ	دوری ڈال
فِى السَّرْدِ	پرونے میں	فُزِّعَ	اضطراب دور کیا جاتا	غُدُوُّهَا	صبح کی سیر اس کی
رَوَاحُهَا	شام کی سیر اس کی	مَوْقُوْفُوْنَ	کھڑے کئے جائیں گے	اَلْحَقْتُمْ	ملا دیا تم نے
اَسَلْنَا	بہایا ہم نے	مُتْرَفُوْهَآ	دولتمندوں انکے نے	عَيْنَ الْقِطْرِ	چشمہ گلے ہوئے تانبے کا
يَزِغْ	کجی کرے	مُحْضَرُوْنَ	حاضر کئے جائیں گے	اٰمِنُوْنَ	نڈر ہیں
مَحَارِيْبَ	قلعوں	يُخْلِفُهٗ	بدلہ دیتا ہے اس کا	تَمَاثِيْلَ	تصویریں
جِفَانٍ	لگن	مِعْشَارَ	دسویں حصے کو	وَلِيُّنَا	کارساز ہمارا ہے
كَالْجَوَابِ	مانند تالابوں کی	بِصَاحِبِكُمْ	ساتھ یار تمہارے کو	رّٰسِيٰتٍ	ایک جگہ دھری رہنے والی
مَادَلَّهُمْ	نہ خبردار کیا ان کو	فَزِعُوْا	یہ گھبرا دیں گے	يَقْذِفُ	ڈالتا ہے
مِنْسَاَتَهٗ	عصا اس کا	فَوْتَ	بھاگ سکیں گے	خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ	گر پڑا - جانا جنوں نے

سَیۡلَ الۡعَرِمِ	رو زور کی	یَـقۡذِفُوۡنَ	پھینکتے تھے	التَّنَاوُشُ	پکڑنا
ذَوَاتَیۡ	میووں والے	قُدُوۡرٍ	دیگیں	اُکُلٍ خَمۡطٍ	بدمزہ

پارہ نمبر ۲۳

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شَفَاعَتُهُمۡ	سفارش ان کی	جِبِلًّا	خلق کو	یُنۡقِذُوۡنِ	چھڑادیں مجھ کو
فَاسۡمَعُوۡنِ	پس سنو بات میری	نَخۡتِمُ	مہر ماری ہم نے	تَعۡقِلُوۡنَ	تم سمجھو
مُنۡزِلِیۡنَ	اتارنے والے	لَطَمَسۡنَا	البتہ ناپید کردیں ہم	یَسۡتَهۡزِءُوۡنَ	مذاق کرتے
مُحۡضَرُوۡنَ	حاضر کئے گئے ہیں	وَمَشَارِبُ	اور پینا ہے	رَكُوۡبُهُمۡ	سواری ان کی
تُنۡبِتُ	اگاتی ہے	جُنۡدٌ	لشکر ہیں	نَسۡلَخُ	کھینچتے ہیں ہم
لِمُسۡتَقَرٍّلَّهَا	مقرر ہیں واسطے اسکے	تُوۡقِدُوۡنَ	روشن کرتے ہو	یُحۡیِی الۡعِظَامَ	زندہ کرے گا ہڈیوں کو
كَالۡعُرۡجُوۡنِ	مانند کھجور	فَالتّٰلِیٰتِ	پس تلاوت کرنیوالے	الۡقَدِیۡمِ	سوکھی کے
یَسۡبَحُوۡنَ	چلتے ہیں	فَاسۡتَفۡتِهِمۡ	پس پوچھ ان سے	یُقۡذَفُوۡنَ	پھینکے جاتے ہیں
اَنُطۡعِمُ	کیا کھلائیں ہم	مِنۡ طِیۡنٍ لَّازِبٍ	مٹی چپکتی سے	صَیۡحَةًوَّاحِدَةً	ایک آواز تیز
تَوۡصِیَةً	وصیت کرنا	غٰوِیۡنَ	گمراہ	مُسۡتَسۡلِمُوۡنَ	فرمانبردار ہیں
یَنۡسِلُوۡنَ	دوڑیں گے	یَسۡتَكۡبِرُوۡنَ	تکبر کرتے ہیں	مِنۡ مَّرۡقَدِنَا	خوابگاہ ہماری سے
تُجۡزَوۡنَ	جزا دیئے جاؤگے	مُكۡرَمُوۡنَ	عزت دیئے جائیں گے	فَوَاكِهُ	میوے
عَلَی الۡاَرَآئِکِ	اوپر تختوں کے	یُطَافُ	پھرایا جائے گا	مُتَّكِـُٔوۡنَ	تکیہ لگائے ہوئے
یُنۡزَفُوۡنَ	بےہودہ کہیں گے	كَالۡفُجَّارِ	مانند بدکاروں کی	بِكَاۡسٍ	ساتھ پیالہ
اَغۡرَقۡنَا	ڈبو دیا ہم نے	وَلَا تَحۡنَثۡ	اور نہ جھوٹی کر قسم اپنی	شِیۡعَتِهٖ	جماعت / گروہ
سَقِیۡمٌ	بیمار	وَنَفَخۡتُ فِیۡهِ	اور پھونکوں بیچ اسکے	حَمِیۡمٌ وَّغَسَّاقٌ	گرم پانی اور پیپ
بِالۡیَمِیۡنِ	ساتھ داہنے ہاتھ کے	لَعۡنَتِیۡ	لعنت ہے میری	یَزِفُّوۡنَ	دوڑتے ہوئے
مَاتَنۡحِتُوۡنَ	جو تم تراشتے ہو	لَاَصۡطَفٰی	البتہ چن لیتا	یُبۡعَثُوۡنَ	اٹھائے جائیں گے

لِلْجَبِيْنِ	ماتھے پر	وَاسِعَةٌ	کشادہ ہے	عَجُوْزًا	ایک بڑھیا
مِنَ الْمُدحَضِيْنَ	دھکیلے گیوں سے	الطَّاغُوْتَ	بتوں سے	عَصَيْتُ	نافرمانی کروں میں
وَهُوَ مُلِيْمٌ	اور وہ ملامت میں پڑا ہوا تھا	يَسْتَمِعُوْنَ	سنتے ہیں	يَقْطِيْنٍ	کدو کا
اِفْكِهِمْ	طوفان اپنے سے	تَقْشَعِرُّ	بال کھڑے ہو جاتے ہیں	يَنَابِيْعَ	بیچ چشموں کے
بِفٰتِنِيْنَ	بہکانے والے	مِنْهُ جُلُوْدُ	اس سے کھالوں پر	فَسَآءَ	بس بری ہوگی
مِنْ قَرْنٍ	قرنوں سے	تَكْسِبُوْنَ	تم کماتے ہو	تَلِيْنُ	نرم ہو جاتے ہیں
حِيْنَ مَنَاصٍ	وقت خلاص کا	يَتَذَكَّرُوْنَ	نصیحت پکڑیں	مَهْزُوْمٌ	شکست پا گئے
ذُو الْاَوْتَادِ	میخوں والے نے	مُتَشَاكِسُوْنَ	بدخو	عَرَبِيًّا	عربی

پارہ نمبر ۲۴

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وَيُخَوِّفُوْنَكَ	اور ڈراتے ہیں تجھ کو	يَبْسُطُ	کشادہ کرتا ہے	مُمْسِكٌ	وہ بند کرنیوالے
مَنَامِهَا	نیندان کی	وَاَنِيْبُوْآ	اور رجوع کرو	لَاتَقْنَطُوْا	نہ ناامید ہو
اَشْمَاَزَّتْ	نفرت کرتے ہیں	كَرَّةً	پھر جانا	وَبَدَالَهُمْ	اور ظاہر ہو جائیگا واسطے انکے
مَقَالِيْدُ	کنجیاں	فَوَقٰهُ	پس بچایا اس کو	بِمَفَازَتِهِمْ	ساتھ کامیابی ان کی
فَصَعِقَ	پس بے ہوش ہو جائینگے	لِتَرْكَبُوْا	تاکہ سوار ہو	وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ	اور چمک جائیگی زمین
وَسِيْقَ	اور ہانکے جائیں گے	حِجَابٌ	پردہ ہے	فُصِّلَتْ	جدا کی گئیں ہیں
خَزَنَتُهَآ	چوکیدار اس کے	دُخَانٌ	دھواں تھا	حَآفِّيْنَ	گھیرے ہونگے
يَغْرُرْكَ	فریب میں ڈالے تجھ کو	الْاَسْفَلِيْنَ	نیچے والوں سے	بِمَصَابِيْحَ	ساتھ چراغوں کے
اَمَتَّنَا	مارا تو نے ہم کو	حَمِيْمٌ	رشتے دار	فَاعْتَرَفْنَا	بس اقرار کیا ہم نے
مَقْتِكُمْ	ناخوش رکھنے تمہارے	ذُوْحَظٍّ	نصیب والا	يُلَقّٰهَآ	سکھلایا جاتا اسکو

وَاَحۡیَیۡتَنَا	اور جلایا تو نے ہم کو	نَزۡغٌ	چوکنے والا	یَوۡمَ الۡاٰزِفَةِ	دن قیامت سے
کَاظِمِیۡنَ	غم کے بھرے ہوئے	یُلۡحِدُوۡنَ	کجراہی کرتے ہیں	خَاشِعَةً	دبی ہوئی
یَوۡمَ التَّنَادِ	دن پکارنے کے سے	عَزِیۡزٌ	عزت والی	صَرۡحًا	ایک محل
فِیۡ تَبَابٍ	نپٹ ہلاکت کے	وَقۡرٌ	بوجھ ہے	عِقَابٍ	عذاب
وَاُفَوِّضُ	اور سونپتا ہوں میں	عَمًی	اندھا ہے		

پارہ نمبر ۲۵

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
یُرَدُّ	پھیرا جاتا ہے	بَطۡشًا وَّمَضٰی	پکڑ میں اور گزر گئی	اَکۡمَامِهَا	غلافوں اپنے میں سے
تَضَعُ	پیدا کرتی	لِتَسۡتَوٗا	تا کہ چڑھ بیٹھو تم	فَاَنۡشَرۡنَا	پس زندہ کیا ہم نے
اٰذَنّٰکَ	جتا دیا ہم نے تجھ کو	مُقۡرِنِیۡنَ	طاقت پانیوالے	مَّحِیۡصٍ	جگہ بھاگنے کی
قَنُوۡطٌ	نہایت ناامید	اَصۡفٰکُمۡ	برگزیدہ کیا تم کو	جُزۡءًا	اولاد
رُّجِعۡتُ	پھر جاؤں میں	کَظِیۡمٌ	غم سے بھرا ہوا	مُحِیۡطٌ	گھیر رہا ہے
یَتَفَطَّرۡنَ	پھٹ جائیں	مُسۡتَمۡسِکُوۡنَ	محکم پکڑ رہے ہیں	یُنَشَّؤُا	پالا جاتا ہے
یَذۡرَؤُکُمۡ	پھیلاتا ہے تم کو	سُقُفًا	چھتیں	مَقَالِیۡدُ	کنجیاں
یَقۡتَرِفۡ	کوئی کمائے	وَّمَعَارِجَ	اور سیڑھیاں	فِضَّةٍ	چاندی
اَلۡغَیۡثَ	بارش	سُرُرًا	تخت (جمع)	اَلۡجَوَارِ	کشتیاں ہیں چلنے والی
یَجۡتَنِبُوۡنَ	بچتے ہیں	نُقَیِّضۡ	مقرر کرتے ہیں	یَتَّکِئُوۡنَ	تکیہ کرتے ہیں
مَرَدٍّ	پھیرنے والا	یَضۡحَکُوۡنَ	ہنستے ہیں	یَهَبُ	دیتا ہے
یُزَوِّجُهُمۡ	ملا دیتا ہے ان کو	یَصِدُّوۡنَ	تالیاں بجاتے ہیں	مَهِیۡنٌ	ذلیل ہے
تَصِیۡرُ الۡاُمُوۡرُ	پھیرے جاتے ہیں سب کام	اٰسَفُوۡنَا	غصے میں لائے ہم کو	عَقِیۡمًا	بانجھ
اَفَنَضۡرِبُ	بس ماردیں ہم	خَصِمُوۡنَ	جھگڑالو	سَلَفًا	پیشوا

بِصِحَافٍ	ساتھ طباق کے	يَغْلِيْ	جوش کرتا ہے	تَشْتَهِيهِ	چاہیں اس کو
مُبْرِمُوْنَ	مقرر کرنے والے ہیں	سُنْدُسٍ	لاہی	يَلْبَسُوْنَ	پہنیں گے
سِرَّهُمْ	آہستہ بولنا ان کا	اِسْتَبْرَقٍ	تافتے سے	يَخُوْضُوْا	بحث کریں
بِدُخَانٍ	دھواں	وَزَوَّجْنٰهُمْ	اور بیاہ دینگے ہم انکو	مُتَقٰبِلِيْنَ	آمنے سامنے
نَبْطِشُ	پکڑیں گے ہم	مُّرْتَقِبُوْنَ	منتظر ہیں	اَدُّوْآ	دے دو تم
فَاعْتَزِلُوْنِ	کنارے ہو جاؤ مجھ سے	مِنْ رِّجْزٍ	گاڑھی قسم کے	يُصِرُّ	استادگی کرتا ہے
فٰكِهِيْنَ	عیش کرتے	بِمُسْتَيْقِنِيْنَ	یقین لانیوالا	يُسْتَعْتَبُوْنَ	عذر قبول کئے جائینگے
اَخْتَرْنٰهُمْ	پسند کرلیا ہم نے انکو				

پارہ نمبر ۲۶

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَوْ اَثٰرَةٍ	یا کچھ نقل	اَلْمَغْشِيِّ	وہ شخص کہ بے ہوشی آتی ہے	تُفِيْضُوْنَ	شروع کرتے ہو
وَنَتَجَاوَزُ	اور ہم تجاوز کرتے ہیں	عَزَمَ	مقرر ہوا	طَاعَةٌ	مطلب انکا فرمانبرداری ہے
يَسْتَغِيْثٰنِ	فریاد کرتے	اَسْخَطَ	ناخوش کرتی ہے	وَاسْتَمْتَعْتُمْ	اور فائدہ اٹھایا تم نے
بِالْاَحْقَافِ	بیچ احقاف کے	فَلَعَرَفْتَهُمْ	البتہ پہچان لے تو انکو	اَرَيْنٰكَهُمْ	دکھائیں ہم تجھ کو وہ لوگ
عَارِضًا	بادل	شَآقُّوا	مخالفت کی انہوں نے	مُسْتَقْبِلَ	سامنے سے آنے والا
قُرْبَانًا	واسطے تقرب کے	تُعَزِّرُوْهُ	قوت دو اس کو	اَضْغَانَكُمْ	بدنیتی تمہاری
اَنْصِتُوْا	آپس میں چپکے رہو	تُوَقِّرُوْهُ	تعظیم کرو اس کی	بِخَلْقِهِنَّ	ساتھ پیدا کرنے انکے کے
فَشُدُّوْا	پس مضبوط کرو	بِبَطْنِ	بیچ سرحد کے	شَغَلَتْنَآ	مشغول کیا تھا ہم کو
الْوَثَاقَ	قید کرنا	اَظْفَرَكُمْ	غالب کیا تم کو	عَرَّفَهَا لَهُمْ	جتلا دیا اسکو واسطے ان کے
فَتَعْسًا	پس گر پڑتا ہے	مُحَلِّقِيْنَ	منڈاتے ہوئے	تَطَئُوْهُمْ	کچل ڈالو تم ان کو
غَيْرِ اٰسِنٍ	نہ باسی	رُحَمَآءُ	رحمدل ہیں	لَبَنٍ	دودھ
عَسَلٍ مُّصَفًّى	شہد صاف کئے گئے کی	لِيَغِيْظَ	تا کہ غصے میں لائے	يُعْجِبُ	خوش لگتی ہے

اَمۡعَآءَ هُمۡ	انتڑیاں ان کی کو	یَغُضُّوۡنَ	پست کرتے ہیں	اٰنِفًا	ابھی
اَشۡرَاطُهَا	نشانیاں اس کی	اَلۡحُجُرٰتِ	چاردیواروں گھروں کے	امۡتَحَنَ	آزمایا ہے
لَا تَنَابَزُوۡا	نہ بدنام کرو	فَالۡمُقَسِّمٰتِ	پھر بانٹنے والوں کی	لَاتَجَسَّسُوۡا	نہ جاسوسی کرو
نَضِیۡدٌ	تہ بہ تہ	لُغُوۡبٍ	ماندگی (تھکن)	ذَاتِ الۡحُبُکِ	راہوں والے کی
تَحِیۡدُ	مڑ جاتا ہے	بَطۡشًا	پکڑ میں	فَنَقَّبُوۡا	پس چھید ڈال دیئے انہوں نے
مَحِیۡصٍ	جگہ بھاگ جانے کی	وَالۡمَحۡرُوۡمِ	بغیر سوال کرنیوالا	یَهۡجَعُوۡنَ	سوتے تھے
اَلۡخُرُوۡجِ	قبروں میں سے نکلنا ہے	اَلۡمُکۡرَمِیۡنَ	حرمت کئے گیوں کی	وَالذّٰرِیٰتِ	قسم ہے ان ہواؤں کی
ذَرۡوًا	جوجدا کرتی ہیں زمین سے	فَصَکَّتۡ	پس ہاتھ مارا	سَمِیۡنٍ	تلا ہوا
وِقۡرًا	اٹھاتی ہیں بادل بوجھ والوں کو	صَرَّةٍ	حیرت کے	اَثۡخَنۡتُمُوۡهُمۡ	چوڑ کردوان کو
فَالۡجٰرِیٰتِ	پھر چلنے والی کے				

پارہ نمبر ۲۷

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُسَوَّمَةً	نشان لگے ہوئے	اَضۡحَکَ	وہ ہنساتا ہے	مُلِیۡمٌ	برے حال میں
کَالرَّمِیۡمِ	مانند ہڈی گلی ہوئی کے	وَانۡشَقَّ	اور پھٹ گیا	سَامِدُوۡنَ	غفلت میں ہو
بِاَیۡدٍ	ساتھ قوت کے	مُسۡتَمِرٌّ	ہمیشہ کا قوی	فَرَشۡنٰهَا	بچھایا ہم نے اس کو
مَجۡنُوۡنٌ	دیوانہ	وَازۡدُجِرَ	اور ڈانٹا گیا	نُکُرٍ	ناپہچان کی
طَاغُوۡنَ	سرکش	فَانۡتَصِرۡ	پس بدلہ لے میرا	تَنۡفَعُ	فائدہ دیتا ہے
مَسۡطُوۡرٍ	لکھی ہوئی	مُدَّکِرٍ	نصیحت پکڑنے والا	وَدُسُرٍ	اور میخوں والی کے
تَمُوۡرُ	پھٹ جائے گا	اَعۡجَازُ	مُڈھ	دَعًّا	دھکے دے کر
مُتَّکِئِیۡنَ	تکیہ لگائے ہوئے	مُسۡتَقِرٌّ	ٹھہرنے والا	وَاصۡطَبِرۡ	اور صبر کر

مَصۡفُوۡفَةٍ	بچھے ہوئے پلنگوں	وَاَمَرُّ	اور بہت کڑوی	رَهِیۡنٌ	گرفتار ہے
سَاقِطًا	گرتا ہوا	ذَاتُ الۡاَکۡمَامِ	غلافوں والی	وَالۡحَبُّ	اور اناج ہے
یُصۡعَقُوۡنَ	بے ہوش کئے جائینگے	مَّارِجٍ	شعلہ والی	زَاغَ	کجی کی
ضِیۡزٰی	بہت برا	وَجۡهُ	ذات	کَالۡاَعۡلَامِ	مانند پہاڑوں کے
مَّبۡلَغُهُمۡ	ان کا مبلغ	تَنۡفُذُوۡنَ	نکل جاؤ گے تم	یَجۡتَنِبُوۡنَ	بچتے ہیں
لَاتُزَکُّوۡا	خودستائی نہ کیا کرو	مُدۡهَآمَّتٰنِ	نہایت سبز ہیں	قٰصِرٰتُ	نیچی نگاہوں والی
مُسۡتَخۡلَفِیۡنَ	جانشین پہلوں کا	الۡاَمَدُ	مدت	یَسۡعٰی	دوڑتا ہوگا
نَقۡتَبِسۡ	ہم روشنی لیں	وَتَکَاثُرٌ	اور زیادتی کرنی ہے	وَتَفَاخُرٌ	اور بڑائی کرنی ہے
وَتَرَبَّصۡتُمۡ	اور منتظر تھے تم	اَلۡحَقۡنَا	ملا دیئے ہم نے	فَطَالَ	پس دراز ہوئی

پارہ نمبر ۲۸

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سَمِعَ	سنا اس نے	اَلۡجَبَّارُ	زبردست	تُجَادِلُکَ	جھگڑتی تھی تجھ سے
تَشۡتَکِیۡٓ	شکایت کرتی	تُقۡسِطُوۡا	انصاف کرو	عَادَیۡتُمۡ	عداوت رکھتے ہو تم
یُظٰهِرُوۡنَ	ظہار کرتے ہیں	فَامۡتَحِنُوۡهُنَّ	جانچ پڑتال کرلو	مُتَتَابِعَیۡنِ	پے در پے
یَتَمَآسَّا	ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں	یَسۡرِقۡنَ	چوری کریں	یُبَایِعۡنَکَ	بیعت کرتی تجھ سے
کُبِتُوۡا	انھیں ذلیل کیا جائے گا	یَزۡنِیۡنَ	زنا کریں	اَحۡصٰهُ	گن رکھا تھا اسکو
نَجۡوٰی	سرگوشی	بُنۡیَانٌ	عمارت	مَقۡتًا	ناخوشی میں
حَیَّوۡکَ	دعا دیتے ہیں تجھکو	مَّرۡصُوۡصٌ	سیسہ پلائی ہوئی	تَفَسَّحُوۡا	کشادگی کرو
فَانۡشُزُوۡا	پس اٹھ کھڑے ہو	لِیُطۡفِئُوۡا	تا کہ بجھادیں	زَاغُوۡآ	ٹیڑھے ہوگئے
یَحۡلِفُوۡنَ	قسم کھاتے ہیں	یُسَبِّحُ	پاکی بیان کرتا ہے	اِسۡتَحۡوَذَ	غالب آیا
حِزۡبُ	گروہ	اَلۡبَیۡعَ	سودا کرنا	تَفِرُّوۡنَ	بھاگتے ہو تم

اُصُولِهَا	جڑوں اس کے	فَانْتَشِرُوْا	پس پھیل جاؤ	حَاجَةً	خلش
يُّوْقَ	بچایا جائے	خُشُبٌ	لکڑیاں	فَطُبِعَ	پس مہر رکھی گئی
خَصَاصَةٌ	تنگی	مُسَنَّدَةٌ	تکیہ لگائی ہوئی	رَهْبَةً	ڈر میں
شَتّٰى	متفرق ہیں	تُلْهِكُمْ	غافل کریں تم کو	صَيْحَةٍ	آواز بلند کو
اَلتَّغَابُنِ	غبن دینے کا	اَبْكَارًا	بن خاوند دیکھی ہوئیں	اَلْبَلٰغُ	پہنچا دینا
شُحَّ	بخیلی	يَسْعٰى	دوڑتا ہوا	نَصُوْحًا	خالص
يُحْدِثُ	پیدا کردے	فَنَفَخْنَا	پس پھونکا ہم نے	ذَوَىْ	دو صاحب
مِنْ وُّجْدِكُمْ	مقدور اپنے سے	يَنْهٰكُمْ	منع کرتا ہے تمکو	مُتِمُّ	پورا کرنے والا
عَتَتْ	سرکشی کرے	تَبَرُّوْهُمْ	احسان کرو تم ان سے	فَذَاقَتْ	پس چکھا انہوں نے
يَتَنَزَّلُ	اترتا ہے	اُسْوَةٌ	پیروی۔نمونہ	عَدُوِّىْ	میرا دُشمن
اَحَاطَ	گھیر لیا	تُلْقُوْنَ	پیغام بھیجتے ہو تم	تَحِلَّةَ	کھولنا
صَغَتْ	کج ہوگے	اَلْمُهَيْمِنُ	نگہبان	اَلْبَارِئُ	درست کرنے والا
ظَهِيْرٌ	مددگار	اَدُلُّكُمْ	خبر کروں میں تم کو	سٰٓئِحٰتٍ	روزہ رکھنے والیاں

پارہ نمبر ۲۹

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
طِبَاقًا	اوپر تلے	غَيْرُ مَمْنُوْنٍ	نہ کاٹا گیا	تَفٰوُتٍ	کوئی خلل
حَسِيْرٌ	تھکی ہوئی ہے	مَّشَّآءٍ	چلنے والا	هَمَّازٍ	عیب کرنیوالا لوگوں کو
اَلسَّعِيْرِ	دہکتی آگ	مُصْبِحِيْنَ	صبح ہوتے	شَهِيْقًا	چلانا
خَزَنَتُهَآ	چوکیدار اس کے	نَآئِمُوْنَ	سوتے تھے	طَآئِفٌ	پھر جانے والا
نَعْقِلُ	ہم سمجھتے	يَتَخَافَتُوْنَ	چپکے چپکے باتیں کرتے تھے	يَخْسِفَ	دھنسا دیوے
حَاصِبًا	پتھر برسانے والی ہوا	يُكْشَفُ	پردہ اٹھایا جائے گا	يُبْدِلَنَا	بدلہ دے ہم کو

مَايُمۡسِكُهُنَّ	نہیں تھام رکھتا ان کو	تَرۡهَقُهُمۡ	ڈھانکتی ہوگی انکو	غُرُوۡرٍ	فریب کا
مُكِبًّا	گراہوا	مُثۡقَلُوۡنَ	بوجھل ہیں	مَغۡرَمٍ	تاوان
ذَرَاَكُمۡ	پھیلایا تم کو	مَذۡمُوۡمٌ	مذمت کیا ہوا	زُلۡفَةً	نزدیک ہوئی
سِيْئَتۡ	برے بن جاویں گے	وَالۡمُؤۡتَفِكٰتُ	بستیوں کے باشندے	وَثَمٰنِيَةٌ	اور آٹھ
يُجِيۡرُ	پناہ دے گا	حَمَلۡنٰكُمۡ	چڑھالیا ہم نے تم کو	مَعِيۡنٍ	جاری
بِمَجۡنُوۡنٍ	دیوانہ	لَاتَخۡفٰى	نہ چھپی رہے گی	وَاعِيَةٌ	یادرکھنے والا
غِسۡلِيۡنٍ	دوزخیوں کے سے	وَاَحۡصٰى	اور گن لیا	اَلۡاَقَاوِيۡلَ	باتیں
حَاجِزِيۡنَ	پردہ رکھنے والے	عَسِيۡرٌ	بھاری ہے	اَلۡمُدَّثِّرُ	چادر لپٹنے والے
لَحَسۡرَةٌ	البتہ پچھتاوا ہے	مَاسَلَكَكُمۡ	کیا چیز لے گئی تم کو	رَاعُوۡنَ	رعایت کرنیوالے ہیں
نُبَدِّلَ	بدل ڈالیں ہم	اَلۡمُسۡتَقَرُّ	ٹھکانا	اَلۡخَآئِضِيۡنَ	بحث کرنیوالوں کو
مِدۡرَارًا	بہت برسنے والا	اَلۡمَسَاقُ	چلنا	تَبَارًا	بجز ہلاکت اور بربادی
سَفِيۡهُنَا	بیوقوف ہمارے	وَيُطَافُ	اور پھرائے جاتے ہیں	مُسۡتَطِيۡرًا	پھیل جانے والی

پارہ نمبر ۳۰

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اَلنَّبَاِ	خبر	اَلۡمُتَنَافِسُوۡنَ	سبقت لے جانے والے	مِهٰدًا	بچھونا
اَوۡتَادًا	میخیں	مَمۡنُوۡنٍ	کاٹا گیا	تَخَلَّتۡ	خالی ہوجائیگی
سُبَاتًا	آرام	اَلۡاُخۡدُوۡدِ	کھائیوں والے	وَهَّاجًا	روشن
ثَجَّاجًا	کثرت	رُوَيۡدًا	ایک مدت تک	رَجۡعِهٖ	پھیر لانے اسکے
اَلۡفَافًا	گھنے باغات	فَسَوّٰى	پس درست کیا	فُتِحَتۡ	کھولا جائے گا
دِهَاقًا	چھلکتا ہوا	مَوۡضُوۡعَةٌ	رکھے ہوئے	اَشۡقَى	بڑا بدبخت
اَلرَّاجِفَةُ	زمین کانپتی ہوئی	اِيَابَهُمۡ	پھر آنا ان کا	نَخِرَةً	گلی ہوئی

اَرْسٰھَا	گاڑ دیا اسکو	اَنْقَضَ	جس نے بوجھ کر دیا تھا	سَوْطَ	کوڑا
کُوِّرَتْ	لپیٹا جائے گا	حَامِیَةٌ	جلتی ہوئی	عَسْعَسَ	جانے لگے
بِضَنِیْنٍ	بخیل	شَانِئَکَ	دشمن تیرا	سِجِّیْلٍ	کنکر
مَرْقُوْمٌ	لکھا ہوا	اَلْاَبْتَرُ	بے نسل	لَمَحْجُوْبُوْنَ	روک دیا جائے گا
نَضْرَةَ	تازگی	حَبْلٌ	رسی	وَّتَبَّ	اور ہلاک ہو وہ
اَلصَّمَدُ	بے احتیاج	وَقَبَ	چھپ جائے	یُوَسْوِسُ	وسوسہ ڈالتا ہے
النَّفّٰثٰتِ	پھونکنے والیوں کی	حَطَبِ	لکڑیاں		

فہرست کتب وحوالہ جات (مصادر ومراجع)

القرآن الحکیم		
ضیاء القرآن	جلد اوّل	پیر کرم شاہ الازہری
ضیاء القرآن	جلد دوم	پیر کرم شاہ الازہری
ضیاء القرآن	جلد سوم	پیر کرم شاہ الازہری
ضیاء القرآن	جلد چہار	پیر کرم شاہ الازہری
ضیاء القرآن	جلد پنجم	پیر کرم شاہ الازہری
تفسیر نعیمی	جلد اوّل	مفتی احمد یار خان نعیمیؒ
مقدمہ تفسیر نعیمی		مفتی احمد یار خان نعیمیؒ
تفسیر مظہر القرآن		مفتی مظہر اللہ مجددی
آیئے دین سیکھئے		پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی
آیئے سلوک نقشبندیہ سیکھیے		پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی
عربی اردو بول چال		پروفیسر مخدوم صابری (ایم اے)
عربیک گرائمر اینڈ ٹرانسلیشن		پروفیسر ایم ڈی چوہدری
فیروز اللغات		مولوی فیروز دین (لاہور)
معلومات قرآن		صدر الدین اصلاحی
تیسیر التجوید		مولانا عبد الخالق سہارن پوری
احسن التجوید		مولانا قاری محمد اظہر حسن
علم التجوید		قاری غلام رسول
انسائیکلو پیڈیا آف قرآن		احمد رجافی
جمال القرآن (تجوید)		مولانا اشرف علی تھانوی

مقدمہ الجزری (عربی)	علامہ جذری
فوائد مکیہ	مولانا قاری عبدالرحمٰن مکی
کلیّات اقبال (فارسی/اُردو)	علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ
فلسفۂ شریعتِ اسلام	ڈاکٹر صبحی محمصانی مترجم مولوی محمد احمد رضوی
انسائیکلوپیڈیا آف انڈین لٹریچر	اماریشس دتّہ (صحبتیہ اکیڈمی)
قواعد اُردو	مولوی عبدالحق (لاہور اکیڈمی لاہور)
آسان تجوید	سلمیٰ کوکب (کراچی)
اصلاح زبان اُردو	مولوی منشی خواجہ عبدالرّؤف (لکھنو)
المنجد (عربی/اُردو)	مولانا الشیخ عبدالحفیظ بلیاوی
مترجم: عصمت ابوسلیم مکتبۂ دانیال	(خذینہ علم وادب اُردو بازار لاہور)

مضامینِ کتاب ایک نظر میں!

قرآن مجید آخری شریعت کے احکام لایا ہے اس لئے اس کے بہت سے احکامات نے پہلی کتابوں کے حکموں کو منسوخ کر دیا۔ پہلی کتابیں ایک دفعہ ہی اکٹھی نازل ہوئیں اور جبکہ قرآن مجید تئیس (۲۳) برس تک ضرورتوں کے وقت نازل ہُوا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اہلِ حق کے دلوں میں محفوظ ہوتا گیا۔ اور سینکڑوں، ہزاروں آدمی اس کے احکامات کو قبول کرتے اور مسلمان ہوتے گئے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی موجودگی میں اس کی تحریر و تدوین فرمائی اور حفظ کی صحت کا بھی اہتمام کیا۔

قرآن مجید ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور یہ سینہ بسینہ حفاظت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک زمانے سے آج تک برابر چلی آتی ہے اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گی۔ اسی سینہ بسینہ حفاظت کی وجہ سے اسلام کے دُشمنوں کو کسی وقت یہ موقعہ نہ ملا کہ قرآن میں کمی بیشی کر سکیں یا اسے دُنیا سے ناپید کر دیں اور نہ خدا چاہے قیامت تک ایسا موقع ملے گا۔

قرآن مجید کے احکام ایسے معتدل ہیں کہ ہر زمانے اور ہر قوم کے لئے مناسب ہیں۔ دُنیا میں کوئی ایسی قوم نہیں کہ وہ قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے سے عاجز ہو۔ چونکہ قرآن مجید کے احکام ہر زمانے اور ہر قوم کے لئے مناسب ہیں اس لئے قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد کسی دوسری شریعت اور کسی دوسری آسمانی کتاب کی حاجت باقی نہیں رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت تمام دُنیا کے لئے عام کر دی گئی۔ اور آپ ﷺ کو ختم نبوت کا تاج پہنا دیا گیا ہے۔

تفہیم قرآن دینی، دنیوی اور اُخروی حسنات و برکات سمیٹنے کا مئوثر ترین ذریعہ ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے کتاب ہذا کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ جن میں نزولِ قرآن کی تفصیلات، جمع و تدوین، ترویج و اشاعت، اصولِ تجوید و قرأت، بنیادی قرآنی لغت، عربی گرائمر، مضامین قرآن اور متفرق معروضی معلومات کو مستند کتب کی مدد سے قارئین کی نذر کیا گیا ہے۔ ربّ کریم اس منبع رشد و ہدایت سے ہمیں بہرہ یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری عاجزانہ کاوشوں کو قبول اور کوتاہیوں کو معاف فرمائے۔ آمین!

کتاب کی مزید بہتری اور اصلاح کے لئے قارئین کے قیمتی مشورہ جات کو بصمیمِ قلب شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔

مئولفین

عظیم پبلی کیشنز
سردار پلازہ، نعمانیہ چوک، گوندلانوالہ روڈ، گوجرانوالہ۔
Tel:0321-6441756 پاکستان